جملہ حقوق محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اور بیشک ہم نے آسان کر دیا قرآن کو ۔ دعوت تفہیم دیتے ہیں ہر اک انسان کو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ

مَضَامِيْنُ الْقُرْاٰن

مُسَمّٰی بِہٖ

تَسْهِيْلُ الْفُرْقَان

جِلْدِ اَوَّل

تالیف

ابُوالبشیر مولوی محمد حسین صاحب پالوا جالندہری

زیر اہتمام

میاں بشیر حسین پالوا

منجانب

پالوا برادرز ناشران تسہیل الفرقان بلڈنگ ۲۳ کوپر روڈ لاہور

رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ — جولائی ۱۹۴۹ء

طبع شد

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

Price Rs. 8-0-0

ادارہ اسلامیات غ ۱۹۰ انارکلی

Marfat.com

DATA ENTERED

نثرِ عقیدت

مضامین القرآن کے اس بیش بہا ذخیرے المعروف بہ تسہیل الفرقان کو میں اپنے دادا استاذ حضرت الحاج الحافظ مولانا محمد اعزاز علی صاحب مدظلہ العالی شیخ الادب دار العلوم دیوبند کے نام نامی اور اسم گرامی سے معنون کرتا ہوں جنہوں نے علمار کرام کی مقدس جماعت میں سے سب سے پہلے احقر کی اس خدمتِ قرآنی کو بنظرِ استحسان دیکھا اور اپنی گوناگوں، مصروفیتوں کے باوجود پوری کتاب کا مطالعہ فرما کر اس کی تصحیح فرمائی اور مناسب موقعوں پر اپنے گراں قدر مشوروں سے مجھے مستفیض فرماتے رہے اور ہمیشہ اس کتاب کی تکمیل واشاعت کے لئے دعائیں فرماتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ جیسے بزرگوں کی برکت سے اس خدمت کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین یارب العالمین۔

ابوالبشیر محمد حسین پالوا عفی عنہ

۲۳/۴ جیکب لائنز۔ کراچی (پاکستان)

Marfat.com

DATA ENTERED

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین تسہیل الفرقان جلد اوّل

نمبر سلسلہ	جزئی نمبر	مضمون	صفحہ
	۱	فہرست مضامین	ا
	۲	فہرست پارہ ہائے قرآن مجید	ھ
	۳	فہرست سورتہائے قرآن مجید	و
	۴	مقدمۃ الکتاب	(۱)
	۵	تقریظات علمائے کرام	(۱۱)
	۶	قطعہ تاریخ	(۱۶)
		حصہ اوّل - ایمان	
		باب ۱ - اللہ	
		۱- ہستی باری تعالیٰ	
۱	۱	اللہ کی پہچان	۳
۲	۲	زمین و آسمان (دلیل اوّل)	۶
۳	۳	نظامِ شمسی (دلیل دوم)	۹
۴	۴	رات دن (دلیل سوم)	۱۱
۵	۵	سمندر اور جہاز رانی (دلیل چہارم)	۱۳
۶	۶	پیدائشِ انسانی (دلیل پنجم)	۱۴
۷	۷	فطرتِ انسانی (دلیل ششم)	۱۷
۸	۸	نیند موت اور زندگی (دلیل ہفتم)	۱۸
۹	۹	نباتات (دلیل ہشتم)	۱۹
۱۰	۱۰	طبعیات (دلیل نہم)	۲۱
۱۱	۱۱	حیوانات (دلیل دہم)	۲۳
۱۲	۱۲	جمادات (دلیل یازدہم)	۲۵
۱۳	۱۳	متفرق دلائل	۲۶
		۲- توحید باری تعالیٰ	
۱۴	۱	توحید کی ضرورت	۲۹
۱۵	۲	عبادت کے لائق کون ہو سکتا ہے؟	۳۰
۱۶	۳	پیغمبرانِ علیہم السلام کا مسلک	۳۳
		۳- شرک کا رد	
۱۷	۱	اللہ کے رشتہ دار نہیں	۳۶
۱۸	۲	تردید الوہیت مسیح	۳۹
۱۹	۳	بت شکنی	۴۱
۲۰	۴	گائے	۴۶
	۵	اجرامِ فلکی	۴۷
۲۲	۶	غیر اللہ	۴۸
۲۳	۷	اللہ اور غیر اللہ کا مقابلہ	۵۱
۲۴	۸	مشرک کا حشر	۵۵

Marfat.com

نمبر سلسلہ	جزئی نمبر	مضمون	صفحہ
۲۵	۹	نصیحت	۵۸
		۴۔ متشابہات	
۲۶	۱	محکم اور متشابہ آیات	۶۸
۲۷	۲	اللہ کا عرش و کرسی	۶۹
۲۸	۳	متشابہات	۷۲
۲۹		**۵۔ علمِ غیب**	۷۶
		۶۔ صفاتِ خداوندی	
۳۰	۱	اسمائے الٰہی	۸۰
۳۱	۲	یکتائی	۹۸
۳۲	۳	ملکیت	۹۹
۳۳	۴	حکومت	۱۰۰
۳۴	۵	قدرت	۱۰۱
۳۵	۶	ربوبیت	۱۰۵
۳۶	۷	علم	۱۰۶
۳۷	۸	سنت اللہ کا ناقابلِ تبدیل ہونا	۱۰۷
۳۸	۹	وعدہ وفائی	۱۰۹
۳۹	۱۰	حوائج سے پاک ہونا	۱۰۹
۴۰	۱۱	لطافت و جمال	۱۱۰
۴۱	۱۲	مکان سے منزہ ہونا	۱۱۱
۴۲	۱۳	رحمت و انصاف	۱۱۱
۴۳	۱۴	بے نیازی	۱۱۵
۴۴		**۷۔ اللہ کی نعمتیں**	۱۱۷
۴۵		**۸۔ اللہ کی حمد و ثنا ذکر و شکر**	۱۲۱
۴۶		**۹۔ محبتِ الٰہی**	۱۲۶
۴۷		**۱۰۔ رضائے الٰہی**	۱۲۷
۴۸		**۱۱۔ اللہ کی معیّت**	۱۲۸
۴۹		**۱۲۔ نورِ معرفتِ الٰہی**	۱۲۹
۵۰		**۱۳۔ دیدارِ الٰہی**	۱۳۰
		۱۴۔ اللہ کی ہدایت	
۵۱	۱	ہدایتِ خاصّہ	۱۳۱
۵۲	۲	ہدایتِ عامہ	
		حواسِ مدرکاتِ ذہنی کی ہدایت	۱۳۶
۵۳		**۱۵۔ اللہ کی آزمایش**	۱۳۷

Marfat.com

نمبر سلسلہ	جزئی نمبر	مضمون	صفحہ
۵۴		۱۶- اللہ کی تدبیر	۱۴۳
		۱۷- عذابِ الٰہی	
۵۵	۱	اسباب اور قانونِ عذاب	۱۴۵
۵۶	۲	معذب اقوام	۱۵۰
۵۷	۳	عبرت	۱۵۳
۵۸		۱۸- لعنتِ الٰہی	۱۵۶
۵۹		۱۹- کذب و افترا علی اللہ	۱۵۷
۶۰		۲۰- اللہ نے کن چیزوں کی قسم کھائی	۱۶۰
		باب ۲- رسول	
		۱- بعثتِ انبیاء	
۶۱	۱	یومِ میثاق	۱۶۵
۶۲	۲	مقصدِ رسالت	۱۶۶
۶۳	۳	نزولِ وحی	۱۶۷
۶۴	۴	بشریتِ انبیاء	۱۶۸

نمبر سلسلہ	جزئی نمبر	مضمون	صفحہ
۶۵	۵	صفاتِ الانبیاء	۱۶۹
۶۶	۶	عوام کا سلوک	۱۷۱
۶۷	۷	سلسلہ انبیاء	۱۷۲
۶۸	۸	پیغمبروں کا خود مختار قادرِ مطلق نہ ہونا	۱۷۵
۶۹	۹	اطاعتِ رسول	۱۷۶
۷۰	۱۰	معیارِ نبوت	۱۷۷
۷۱		۲- کتبِ سابقہ میں بشارات محمد صلعم	۱۸۱
		۳- حضرت محمد صلعم کا پیغمبرِ برحق ہونا	
۷۲	۱	پہلی زندگی	۱۹۴
۷۳	۲	بشریت	۱۹۵
۷۴	۳	رجولیت	۱۹۶
۷۵	۴	توحید	۱۹۷
۷۶	۵	تعلیم و تربیت	۱۹۸
۷۷	۶	امانت و دیانت و للّٰہیت	۲۰۱
۷۸	۷	عدم تضاد	۲۰۳
۷۹	۸	نصرتِ الٰہی	۲۰۴
۸۰	۹	معجزات	۲۰۵
۸۱	۱۰	بشارت و تصدیق	۲۰۷
		۴- صفاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	
۸۲	۱	اسمائے گرامی	۲۱۰

Marfat.com

نمبر سلسلہ	جزئی نمبر	مضمون	صفحہ
۸۳	۲	رسالت و رحمت	۲۱۶
۸۴	۳	اسوۂ حسنہ۔ آداب و اخلاق	۲۱۷
۸۵	۴	بعض خصائص و درود شریف	۲۲۰
		۵ حضرت محمد صلعم کی مکی زندگی	
۸۶	۱	بعثت محمد صلعم کے وقت عرب کی حالت	۲۲۱
۸۷	۲	بعثت حضرت محمد صلعم	۲۲۳
۸۸	۳	کفار کی ایذا رسانی	۲۲۵
۸۹	۴	ہجرتِ حبشہ	۲۳۴
۹۰	۵	سفرِ طائف اور جنّات کا مسلمان ہونا	۲۳۶
۹۱	۶	معراج النبی صلے اللہ علیہ وسلم	۲۳۸
۹۲	۷	حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی حوصلہ افزائی	۲۴۶
۹۳	۸	حضور صلعم کو نصیحت	۲۵۱
۹۴		**۶۔ ہجرتِ مدینہ**	۲۵۴
		۷ حضرت محمد صلعم کی مدنی زندگی	
۹۵	۱	اجتماعی زندگی کی ابتداء	۲۶۰
۹۶	۲	تحویلِ قبلہ	۲۶۱
۹۷	۳	مشروعیتِ جہاد	۲۶۲
۹۸	۴	جنگِ بدر	۲۶۴
۹۹	۵	جنگِ احد	۲۷۳
۱۰۰	۶	غزوہ حمراء الاسد	۲۷۸
۱۰۱	۷	غزوہ بدرِ موعد	۲۷۹
۱۰۲	۸	غزوہ بنو نضیر	۲۸۰
۱۰۳	۹	جنگِ احزاب (خندق)	۲۸۱
۱۰۴	۱۰	غزوہ بنو قریظہ	۲۸۴
۱۰۵	۱۱	غزوہ بنی المصطلق اور واقعہ افک	۲۸۶
۱۰۶	۱۲	صلح حدیبیہ اور بیعتِ رضوان	۲۸۷
۱۰۷	۱۳	غزوہ خیبر	۲۸۸
۱۰۸		**۸۔ فتح مکہ**	۲۸۹
۱۰۹		**۹۔ جنگِ حنین**	۲۹۲
۱۱۰		**۱۰۔ جنگِ تبوک**	۲۹۵
۱۱۱		**۱۱۔ مسجدِ ضرار**	۲۹۶
۱۱۲		**۱۲۔ ایک عظیم الشان پیشگوئی**	۲۹۷
۱۱۳		**۱۳۔ حضور صلعم کی ازواجِ مطہرات**	۳۰۰
۱۱۴		**۱۴۔ ختمِ نبوت و اکمالِ دین**	۳۰۶

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست پارہ ہائے قرآن مجید

نمبر پارہ	نام پارہ	نمبر سورۃ و آیات پارہ
۱	الٓمٓ	۱ — ۲
۲	سیقول	۲
۳	تلک الرسل	۲ — ۳
۴	لن تنالوا	۳ — ۴
۵	والمحصنٰت	۴
۶	لایحب اللہ	۴ — ۵
۷	واذا سمعوا	۵ — ۶
۸	ولو اننا	۶ — ۷
۹	قال الملاء الذین	۷ — ۸
۱۰	واعلموا	۸ — ۹
۱۱	یعتذرون	۹ — ۱۱
۱۲	وما من دابۃ	۱۱ — ۱۲
۱۳	وما ابرئ نفسی	۱۲ — ۱۵
۱۴	ربما	۱۵ — ۱۶
۱۵	سبحن الذی	۱۷ — ۱۸
۱۶	قال الم اقل	۱۸ — ۲۰
۱۷	اقترب للناس	۲۱ — ۲۲
۱۸	قد افلح المؤمنون	۲۳ — ۲۵
۱۹	وقال الذین	۲۵ — ۲۷
۲۰	امن خلق السموات	۲۷ — ۲۹
۲۱	اتل ما اوحی	۲۹ — ۳۳
۲۲	ومن یقنت	۳۳ — ۳۶
۲۳	ومالی	۳۶ — ۳۹
۲۴	فمن اظلم	۳۹ — ۴۱
۲۵	الیہ یرد	۴۱ — ۴۵
۲۶	حٰمٓ	۴۶ — ۵۱
۲۷	قال فما خطبکم	۵۱ — ۵۷
۲۸	قد سمع اللہ	۵۸ — ۶۶
۲۹	تبارک الذی	۶۷ — ۷۷
۳۰	عمّ	۷۸ — ۱۱۴

Marfat.com

فہرست سور القرآن

نمبر سورت	نام سورت	نمبر پارہ
۱	الفاتحہ	۱
۲	البقرۃ	۱-۳
۳	آلِ عمران	۳-۴
۴	النساء	۴-۶
۵	المائدۃ	۶-۷
۶	الانعام	۷-۸
۷	الاعراف	۸-۹
۸	الانفال	۹-۱۰
۹	التوبۃ	۱۰-۱۱
۱۰	یونس	۱۱
۱۱	ھود	۱۱-۱۲
۱۲	یوسف	۱۲-۱۳
۱۳	الرعد	۱۳
۱۴	ابراھیم	۱۳
۱۵	الحجر	۱۳-۱۴
۱۶	النحل	۱۴
۱۷	بنی اسرائیل	۱۵
۱۸	الکھف	۱۵-۱۶
۱۹	مریم	۱۶
۲۰	طٰہٰ	۱۶
۲۱	الانبیاء	۱۷
۲۲	الحج	۱۷
۲۳	المؤمنون	۱۸
۲۴	النور	۱۸
۲۵	الفرقان	۱۸-۱۹
۲۶	الشعراء	۱۹
۲۷	النمل	۱۹-۲۰
۲۸	القصص	۲۰
۲۹	العنکبوت	۲۰-۲۱
۳۰	الروم	۲۱
۳۱	لقمٰن	۲۱
۳۲	السجدۃ	۲۱
۳۳	الاحزاب	۲۱-۲۲
۳۴	السبا	۲۲
۳۵	الفاطر	۲۲
۳۶	یٰسٓ	۲۲-۲۳
۳۷	الصافات	۲۳
۳۸	صٓ	۲۳
۳۹	الزمر	۲۳-۲۴
۴۰	المؤمن	۲۴
۴۱	حٰمٓ السجدۃ	۲۴-۲۵
۴۲	الشوریٰ	۲۵
۴۳	الزخرف	۲۵
۴۴	الدخان	۲۵
۴۵	الجاثیہ	۲۵
۴۶	الاحقاف	۲۶
۴۷	محمد	۲۶
۴۸	الفتح	۲۶
۴۹	الحجرات	۲۶
۵۰	قٓ	۲۶
۵۱	الذاریات	۲۶-۲۷
۵۲	الطور	۲۷
۵۳	النجم	۲۷
۵۴	القمر	۲۷
۵۵	الرحمٰن	۲۷
۵۶	الواقعۃ	۲۷
۵۷	الحدید	۲۷
۵۸	المجادلۃ	۲۸
۵۹	الحشر	۲۸
۶۰	الممتحنہ	۲۸
۶۱	الصف	۲۸
۶۲	الجمعہ	۲۸
۶۳	المنافقون	۲۸
۶۴	التغابن	۲۸
۶۵	الطلاق	۲۸
۶۶	التحریم	۲۸
۶۷	الملک	۲۹
۶۸	القلم	۲۹
۶۹	الحاقہ	۲۹
۷۰	المعارج	۲۹
۷۱	نوح	۲۹
۷۲	الجن	۲۹
۷۳	المزمل	۲۹
۷۴	المدثر	۲۹
۷۵	القیمۃ	۲۹
۷۶	الدھر	۲۹
۷۷	المرسلٰت	۲۹
۷۸	النبا	۳۰
۷۹	النٰزعٰت	۳۰
۸۰	عبس	۳۰
۸۱	التکویر	۳۰
۸۲	الانفطار	۳۰
۸۳	التطفیف	۳۰
۸۴	الانشقاق	۳۰
۸۵	البروج	۳۰
۸۶	الطارق	۳۰
۸۷	الاعلیٰ	۳۰
۸۸	الغاشیۃ	۳۰
۸۹	الفجر	۳۰
۹۰	البلد	۳۰
۹۱	الشمس	۳۰
۹۲	اللیل	۳۰
۹۳	الضحیٰ	۳۰
۹۴	الانشراح	۳۰
۹۵	التین	۳۰
۹۶	العلق	۳۰
۹۷	القدر	۳۰
۹۸	البینۃ	۳۰
۹۹	الزلزال	۳۰
۱۰۰	العٰدیٰت	۳۰
۱۰۱	القارعۃ	۳۰
۱۰۲	التکاثر	۳۰
۱۰۳	العصر	۳۰
۱۰۴	الھمزۃ	۳۰
۱۰۵	الفیل	۳۰
۱۰۶	القریش	۳۰
۱۰۷	الماعون	۳۰
۱۰۸	الکوثر	۳۰
۱۰۹	الکافرون	۳۰
۱۱۰	النصر	۳۰
۱۱۱	اللھب	۳۰
۱۱۲	الاخلاص	۳۰
۱۱۳	الفلق	۳۰
۱۱۴	الناس	۳۰

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُقدّمۃُ الکِتاب

حَمْدًا لَّکَ یَا مَنْ خِبَاءُ عِزَّتِہٖ لَایُرَامُ وَجَارُہٗ لَایُضَامُ خَلَقَ الْخَلْقَ بِالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ وَشَرَّفَ الْاِنْسَانَ بِالتَّفْضِیْلِ وَالْاِکْرَامِ۔ فَھُوَ الْمَحْمُوْدُ عَلٰی مَرِّ الدُّھُوْرِ وَکَرِّ الْاَیَّامِ وَعَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ اَزْکٰی صَلٰوۃٍ وَسَلَامٍ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَادَۃِ الْاُمَّۃِ وَقَادَۃِ الْاَنَامِ۔

اَمَّا بعد۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شریعت اسلامیہ قرآن مجید۔ احادیث نبویہ اور فقہ ائمہ اربعہ کے مجموعے کا نام ہے اور بغیر ان مخازن کے ہم ہرگز کسی مسئلے کی پورے طور پر تحقیق نہیں کر سکتے لیکن ان تمام کا منبع اور سرچشمہ وحی الٰہی ہے جو بعینہٖ الفاظِ خداوندی میں قرآنِ حکیم میں اسی طرح محفوظ ہے جس طرح پیغمبر عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صحرائے عرب میں نازل ہوئی تھی۔ اور اس کے بعینہٖ لفظ بہ لفظ محفوظ ہونے کے نہ صرف اہل اسلام ہی مدعی ہیں بلکہ دشمنان اسلام بھی اس کی تصدیق کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ صرف کہنے کی بات نہیں بلکہ ایک مسلمہ امر ہے جس سے کسی مذہب و ملت کا انسان بھی انکار نہیں کر سکتا کہ اگر انقلاب زمانہ کی وجہ سے دنیا کی تمام کتابیں نیست و نابود ہو جائیں تو صرف قرآنِ حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کو بعینہٖ دوبارہ لکھا جا سکتا ہے۔ اور اس نئی لکھی ہوئی اور پرانی کتاب میں زیر اور زبر کا بھی فرق نہ ہوگا۔ یہ محض اس لئے ہے کہ یہ کتاب قانونِ خداوندی کا ہر لحاظ سے مکمل اور آخری ایڈیشن ہے جس میں دنیا کے ختم ہونے تک کسی ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اس کے قوانین ایسے اٹل۔ مفید اور حکمتوں سے بھرپور ہیں کہ آج غیر قومیں اس بات پر مجبور ہو رہی ہیں کہ ان قوانین کو اپنی اپنی مجالس واضع قوانین میں پاس کرا کر اپنے اندر رائج کر کے اپنے لئے ایک ترقی کی راہ قائم کریں لیکن افسوس کہ جن لوگوں کو یہ کتاب ملی تھی انہوں نے اس کو پس پشت ڈال کر اپنے لئے تنزل کی راہ قائم کر لی اور اس کو ریشمی رومال میں لپیٹ کر گھر میں اونچی جگہ رکھ دینا اور کبھی کبھی نکال کر تبرکاً پڑھ لینا یا کوئی جھگڑا ہو جائے تو حلف اٹھانے کے لئے اس کو ایک حربہ بنا لینا اپنا عمل بنا لیا۔

جہلا کے اندر اس کتاب سے بے رغبتی اس لئے پیدا ہو گئی کہ پیشہ ور واعظین قوم نے صرف ایک دو

Marfat.com

آیات تبرکاً پڑھ کر قصے کہانیوں میں پڑ جانا اور اسی میں اپنی تقریر کو ختم کر دینا اور قرآن حکیم کی طرف بالکل توجہ نہ دلانا اپنا شعار بنا لیا۔ قوم کو لوٹنے والے پیروں نے طبلہ اور سارنگی کے ساتھ اشعار سن کر اس میں مست ہو جانا اور جھومنا معرفت الٰہی اور طریقت کی کنجی قرار دے لیا۔ چاہے اس سے مساجد کی توہین ہو اور چاہے مزارات میں سوئی ہوئی ہستیوں کو تکلیف ہو۔ واعظین اور پیروں کے اس رویے نے جہلا کو اپنی طرف متوجہ کر کے علمائے ربانی کے پاس جانے اور کسی مسئلہ کی تحقیق کرنے سے روک دیا۔ اور قرآن کریم کی تلاوت محض ایک رسم ہو کر رہ گئی۔)

تعلیم یافتہ طبقہ (جس میں آج کل کی نئی روشنی کے زمانہ میں صرف انگریزی تعلیم یافتہ یا یورپ زدہ لوگ ہی شمار میں آتے ہیں) نے ایسی درسگاہوں میں تعلیم پائی جہاں کا طریقہ تعلیم ایسا ہے کہ یہ باتیں خود بخود ان کے دلوں میں گھر کر گئیں کہ قرآن پرانا ہو چکا ہے۔ اس میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ قوم کے علما تنگ خیال ملا ہیں جن کو سوائے حجروں میں بیٹھنے کے کوئی کام نہیں۔ شریعت، طریقت اور سیاست تین مختلف چیزیں ہیں جن میں سے بالخصوص تیسری کے ساتھ علماء کو کوئی تعلق نہیں۔ نماز کا پڑھنا صرف تنظیم مساوات اور ورزش کے لئے تھا جس کے مقابلہ میں اس سے بہتر چیزیں۔ انجمنیں۔ سوسائٹیاں اور کلب موجود ہیں۔ ان میں شریک ہو جاؤ۔ وضو محض عرب کے گرد آلود بدوؤں کو صفائی سکھانے کا ذریعہ تھا جس کی اب ضرورت نہیں۔ نماز جمعہ اور حج محض جلسے اور سالانہ کانفرنسیں تھیں جن میں شرکت کی اب ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان سے بہتر اجلاس اور کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ ڈاڑھی کا رکھنا چونکہ مردوں کو عورتوں سے الگ کر دکھاتا ہے اس لئے مساوات کا تقاضا یہی ہے کہ ایسی شکل و صورت بناؤ کہ ظاہراً طور پر پتہ ہی نہ چلے کہ مرد کونسا ہے اور عورت کونسی۔ غرضیکہ اس طریقہ تعلیم نے ایسی ایسی زہریلی باتیں بتدریج ان کے ذہن میں بٹھا دیں کہ ان کو علمار ربانی سے نفرت اور قرآن حکیم سے وحشت ہوتی چلی گئی اور انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا کلچر۔ اپنا تمدن۔ اپنا مذہب۔ اپنا عروج۔ غرضیکہ سب کچھ تباہ و برباد کر لیا اور خالی ہاتھ ہو کر ایک ایسی قوم کے غلام بن گئے جن کے ہاں تمام برائیاں فخریہ کی جاتی ہیں جن کی تفریح کا سامان شراب۔ جوا اور زناکاری ہے۔ جن کا بہترین رفیق کتا ہے۔ تعلیمات قرآنی سے ان کو ایسی نفرت ہو گئی کہ آیت قرآنی کا مرتبہ ان کے نزدیک ایک سائنسدان کے قول کے برابر بھی نہ رہا۔ ان کے نزدیک آئے دن کی بدلنے والی سائنس کی معلومات ایسی اہم ہو گئیں کہ وہ خدا تک کی ہستی سے منکر ہو بیٹھے۔ وہ اس بات سے بالکل ناآشنا ہو گئے

Marfat.com

کہ قرآن نے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر ایسا قانون دنیا کے سامنے پیش کیا تھا کہ جس کے سامنے موجودہ سائنس کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی اور موجودہ سائنس کی سینکڑوں سالوں کی محنت کے نتائج قرآن کی سرسری طور پر بیان کی ہوئی آیتوں میں اس سے بدرجہا اتم موجود ہیں (جن میں سے بعض کو میں نے اس کتاب کے ایک مستقل حصہ بنام "علوم جدیدہ و قدیمہ" میں بیان کیا ہے) اور قرآن کی پرواز وہاں تک ہے۔ جہاں تک سائنسداں خواب میں بھی نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ سائنس کی انتہائی پرواز کی حد سے قرآنی حقائق و معارف کی ابتدا ہوتی ہے۔

یہ طبقہ اس بات سے بالکل بے بہرہ ہو گیا کہ قرآن نے ایک ایسے وقت میں جبکہ دنیا کے چپے چپے پر اندھیرا چھایا ہوا تھا اور جبکہ آج کل کی مہذب قوموں اور سائنسدانوں کو لنگوٹ باندھنا بھی نہ آتا تھا۔ اخلاقی تعلیم اور قوانین سیاست دنیا سے نابود تھے۔ ایک ایسا دستور العمل پیش کیا کہ جس کو اختیار کر کے ایک وحشی قوم تمام دنیا کی استاذ اور حکمراں بن گئی۔ اور اسی قرآن کی برکت سے چند سالوں میں دنیا کے اندر وہ انقلاب پیدا کر دیا۔ جس کی نظیر تاریخ دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ اس قوم نے قرآن کی برکت سے دنیا کے سامنے تاریخ دانی۔ تاریخ نویسی۔ مجالس شوریٰ کا قیام۔ بین الاقوامی میل جول کے طریقے لڑائی کے قوانین۔ خالق حقیقی کا غلام بن کر تمام دنیا پر غالب آجانا وغیرہ وغیرہ ایسے طریقے پیش کئے کہ قرنوں کی سوئی قومیں سمندروں میں ڈالنے والے لوگ، رضائے خدا چاہنے کے لئے جنگلوں میں جا بیٹھنے والے گوشہ نشین پکار اٹھے کہ سوائے تعلیمات قرآنی کو اختیار کئے ترقی کی راہ پر پڑنا ناممکن ہے۔ دین اور دنیا الگ چیزیں نہیں ہیں۔ شریعت۔ طریقت اور سیاست ایک ہی درخت کے تین حصے ہیں جن میں سے شریعت جڑ۔ تنہ۔ شاخوں اور پتوں کا نام ہے۔ طریقت ان کا رنگ و بو ہے۔ اور ان تمام کی تکمیل سے جو پھل لگتا ہے وہ سیاست ہے یعنی شریعت اسلامیہ پر چلتا ہوا رضائے الٰہی کا طالب اللہ کے ہاں سے ایک ایسا پھل حاصل کرتا ہے جس کو خلافت اور حکومت کہتے ہیں۔

اس تعلیم یافتہ طبقہ کے اندر یہ زہر ناقابل احساس طریقے سے پھیلایا گیا اور پھیلایا جا رہا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب میں نے ۱۶ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۳۹ء کو ایسے ہی طبقہ کے ایک جلسے میں جس میں مجھے تقریر کے لئے بلایا گیا تھا۔ حاضرین کو عربی زبان اور قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی اور ان سے یہ کہا کہ جس طرح دنیوی قانون کو سمجھنے کے لئے تم کسی وکیل کے پاس جاتے ہو اسی طرح دین

Marfat.com

کی باتوں کی تحقیق کے لئے علماء حقانی کے پاس جایا کرو۔ اور مسائل کی خوب تحقیق کر کے صحیح راستے پر قائم ہو جاؤ۔ آئندہ نسلوں میں قرآن کریم کو سمجھنے کی لیاقت پیدا کرنے کے لئے اپنے بچوں کو عربی زبان کی تعلیم دلاؤ۔ تو ایک یورپ زدہ شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ۔ قرآن کے اردو ترجمے بہت ہو گئے ہیں جن سے ہر شخص قرآن کو سمجھ سکتا ہے ہمیں اپنے بچوں کو عربی پڑھانے کے لئے ملاؤں کے پاس بٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ یہ سب علماء واجب القتل ہیں اور بغیر ان کا صفایا کئے دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا اس سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ اس طبقہ کے نزدیک تعلیمات قرآنی کی اتنی بھی قدر و منزلت نہیں رہی جتنی کہ آئے دن بدلنے والے قانون حکومت کی۔

غرضیکہ ان تمام حالات کو دیکھکر میری طبیعت بہت کڑھتی تھی۔ اور میرا جی چاہتا تھا کہ میں لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کروں کہ قرآن ایک مکمل دستور العمل ہے جس کو اختیار کئے بغیر ترقی ناممکن ہے اور جب تک شریعت اسلامیہ میں قرآن کو مقدم قرار نہ دیا جائے گا۔ آپس کے جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے۔ بار بار میرا جی چاہتا تھا کہ میں قرآن کو لوگوں کے سامنے پیش کروں۔ لیکن میرے پاس کوئی ایسی کتاب نہ تھی جس کے ذریعے مستقل مضامین قرآن کریم سے اخذ کر سکتا، میں نے کئی کتب خانوں میں جا کر ایسی کتابیں تلاش کیں اور ان کا مطالعہ کیا۔ مگر کسی کتاب سے میری تسلی نہ ہوئی۔ مسلسل آٹھ سال میں اسی پریشانی میں سرگرداں رہا مگر کوئی راہ میری سمجھ میں نہ آئی۔ حضرات علماء کرام سے مل کر بہت سے مسائل کی تحقیق پر زور دیتا مگر وہ بے چارے زیادہ وقت نہ دے سکتے تھے۔ بعض نے کہا کہ میاں اپنے کام سے کام رکھو اور زیادہ الجھن میں نہ پڑو۔ بعض نے کہا کہ کسی اہل تصوف سے مل کر چین حاصل کرنے کا ذریعہ ڈھونڈو۔ مگر ان باتوں سے مجھے تسکین نہ ہوتی تھی اور میرا دل قرآن کو سمجھنے اور دوسروں کے سامنے پیش کرنے کے لئے بے چین رہتا تھا۔ میں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اس پریشانی کو دور کرنے اور اس مشکل کو آسان کرنے کی دعائیں مانگتا رہتا تھا۔ اور ہر وقت یہ آیت پیش نظر رہتی تھی۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

ترجمہ: اور جن لوگوں نے ہمارے واسطے محنت کی ہم ان کو اپنی راہیں سجھا دیتے ہیں۔

تائید غیبی

ان ہی حالات میں میں نے ۲۸ جمادی الثانیہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار بوقت صبح صادق ایک عجیب و غریب خواب دیکھا کہ۔

Marfat.com

"ایک بڑی عالیشان مسجد (غالباً جامع مسجد دہلی) ہے اس کے اندر ایک کتاب رکھی ہے۔ وہ کتاب مجلد ہے اور جلد براؤن رنگ کے چمڑے کی ہے نچلا گتا بالکل صاف ہے اور اوپر والا پھول دار جب میں نے اس کتاب کو کھول کر دیکھا تو یہ کتاب قرآن کریم نکلی۔ میں نے اس کو اٹھالیا۔ میرے اٹھاتے ہی اس کا کبوتر بن گیا جو بہت خوبصورت اور سفید رنگ کا تھا۔ اس کی دُم بڑی شاندار اور دھاری دار تھی اور دُم کا پچھلا حصہ چوڑا تھا۔ میرے ہاتھ میں وہ کبھی کتاب اور کبھی کبوتر بن جاتا تھا۔ اور یہ تبدیلی اتنی جلدی جلدی واقع ہو رہی تھی کہ گویا وہ بہت بے چین ہے۔ میں نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو وہ یوں گویا ہوا کہ۔

"اے اللہ کے بندے! میں جس شخص کی ملک تھا وہ یہاں آکر روزانہ میری تلاوت کیا کرتا تھا۔ مجھے اس سے اور اس کو مجھ سے بڑی محبت تھی۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیمار ہو گیا ہے۔ اور کئی روز سے یہاں نہیں آیا۔ اب میں اس کے فراق میں بے چین ہوں۔ اگر تم مجھے اس شخص سے ملا دو۔ تو میں تمہارا بہت احسان مند ہوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم دے گا۔"

میں اس کی یہ بات سن کر بہت حیران ہوا۔ اور ٹانگے میں بیٹھ کر اس کو ہمراہ لے کر چاندنی چوک دہلی کی طرف روانہ ہوا۔ لیکن یہ یاد نہیں رہا کہ اب وہ کبوتر کی شکل میں تھا یا کلام مجید کی (غالباً وہ ایک پھڑپھڑاتے ہوئے کبوتر کی شکل میں تھا) یکایک ٹانگہ چاندنی چوک سے گذر کر شمالی سمت کو ایک کوچے میں گھس گیا اور فوراً لدھیانہ کے محلہ سیدان کا نظارہ سامنے آگیا۔ اور وہاں کے مکانات نظر آنے لگے" لیکن ابھی اس شخص کے مکان پر نہ پہنچے تھے کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے آپ کو دہلی میں اپنے بستر پر پایا۔ نماز کا وقت تھا۔ فوراً اٹھ کر فجر کی نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد میں نے اپنے اندر اس عظیم الشان کام کے لئے کمربستہ ہونے کی قوت محسوس کی اور یہ ارادہ کیا کہ ایک فہرست مضامین (انڈکس) تیار کروں جو مختلف عنوانات کے تحت ہو اور حروف تہجی کے لحاظ سے اس کو ترتیب دے کر کلام مجید کے مضامین بوقت ضرورت معلوم کرنے کے لئے کام میں لاؤں۔ اور جامع مسجد و فاتر سول لائنز دہلی میں اپنے سلسلہ بیان میں ان مضامین کو لوگوں کے سامنے پیش کروں۔ خیال تھا کہ اسی یا سو صفحے کی ایک فہرست مرتب ہو جائے گی۔ جس کو بعد میں

Marfat.com

اگر ضرورت محسوس ہوئی تو شائع کرا دیا جائے گا۔

دور اوّل | چنانچہ میں نے کلام مجید کو از سر نو پڑھنا اور بغور مطالعہ کرنا شروع کیا اور مختلف مضامین کے مفصل حوالہ جات کو ایک کاپی میں لکھتا گیا۔ یہ پہلا دور تھا۔ ارادہ تھا کہ اس کے بعد دور ثانی میں ان حوالوں کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کر لیا جائے گا۔ اور کتاب مکمل ہو جائے گی۔ لیکن دور اول کے اختتام پر جب ضخامت کو دیکھا تو دو سو صفحے ہو گئے جس سے دور ثانی یقیناً بڑا ہونا تھا۔

دور ثانی | دور ثانی میں میں نے حوالوں کو بہت مختصر کر کے مختلف عنوانات کے تحت لکھنا شروع کیا تاکہ وہ دو سو صفحات میں ہی پوری ہو جائے۔ لیکن اس اختصار میں کامیابی نہ ہو سکی۔ کیونکہ اول تو حوالہ جات اتنے مختصر ہو گئے کہ جب تک قرآن کریم کو کھول کر نہ دیکھا جائے مضمون کا پتہ نہ چل سکتا تھا۔ اور دوسرے یہ کہ ضخامت بہت بڑھ گئی۔

مختلف آراء | جب دور ثانی کے مسودات مختلف احباب نے دیکھے تو سب نے یہی مشورہ دیا کہ اس کو اتنا مختصر نہ رکھا جائے بلکہ ایسا بنا دیا جائے کہ اس کتاب ہی سے مستقل مضامین کا پتہ چل جائے اور کوئی اس سے انڈکس کا کام لینا چاہے تو اس کا مقصد بھی پورا ہو جائے۔ انہی دنوں میں ترجمان القرآن مصنفہ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد بھی میری نظروں سے گذرا اور اس کے دیباچہ کے صفحہ ۴۵ پر میں نے مندرجہ ذیل عبارت تحریر پائی:۔

> یاد رہے کہ اس سلسلہ (قرآن حکیم کی تعلیم و اشاعت) میں اس وقت تک جو کچھ ہوا ہے مفید مقصد نہیں ہے۔ (۴) ایک ایسی کتاب کے لئے جو حوالہ و استشہاد کی کتاب ہو ضروری ہے کہ استخراج مطالب و الفاظ کی تمام سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ مثلاً قرآن کریم کے ایسے ایڈیشن مرتب کئے جائیں جو حوالہ جات (رفرنس) کے ساتھ ہوں۔ یا مثلاً قرآن کے الفاظ و اسماء اور مطالب و آیات کے انڈکس مرتب کئے جائیں جو ہر پہلو سے جامع اور مکمل ہوں۔ یا مثلاً قرآن میں جس قدر جغرافیائی اور تاریخی اشارات ہیں ان کے نقشے تیار کئے جائیں۔ تاکہ ان مقامات کی قدیم و جدید جغرافیائی حیثیت بیک نظر واضح ہو جائے۔"

حضرات علماء کرام و مناظرین حضرات اور متعدد انگریزی تعلیم یافتہ احباب کے مشوروں نیز

Marfat.com

مولنا ابوالکلام صاحب کے مذکورہ بالا نظریہ سے میں اس بات پر آمادہ ہوا کہ مضامین کو ایسے طریقے سے مرتب کروں کہ وہ بذات خود ایک مستقل کتاب بھی ہو جس میں مضامین قرآنی مختلف عنوانات کے تحت ایسے طریقے سے جمع کئے جائیں کہ سب کچھ قرآن ہی ہو اور پڑھنے والے کو ایسا معلوم ہو کہ وہ ایک مسلسل مضمون پڑھ رہا ہے۔ اور جو حضرات قرآن کریم سے استخراج مطالب کے شائق ہوں ان کے لئے یہ حوالہ و استشہاد کی کتاب بھی ثابت ہو

دو بڑی دقتیں

اس میں دو بڑی دقتیں یہ درپیش آئیں کہ (۱) مختلف عنوانات کی سرخیاں کیا اور کس طرز پر مرتب کی جائیں اور (۲) حوالہ کا طریقہ کیا ہو کہ ایک ہی درجے کی سہولت سے ہر شخص چاہے جس کلام مجید سے اس مضمون کو نکال سکے۔ وقت اوّل کے حل کے لئے میں اس بات کی تلاش میں تھا۔ کہ عنوانات اور ابواب ایسے طریقے سے مرتب کئے جائیں کہ وہ جس طرح کم تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے مفید ثابت ہوں۔ اسی طرح زیادہ تعلیم یافتہ طبقہ۔ بالخصوص تہذیب یورپ اور سائنس کی روشنی میں ہر چیز کو دیکھنے والا طبقہ بھی کما حقہٗ اس سے فائدہ اٹھا سکے جس آسانی کے ساتھ ایک وکیل یا مجسٹریٹ قرآن کریم سے کسی قانون کا پتہ لگانے میں اس کو مفید پائے، اسی طرح ایک طالب رضائے الٰہی بھی مسائل طریقت معلوم کرنے میں اس سے بہرہ ور ہو سکے جس طرح یہ کتاب ایک واعظ کے لئے مستقل مضامین اخذ کرنے کا ذریعہ ہو اسی طرح ایک مناظر بھی بوقت ضرورت اس سے استفادہ حاصل کر سکے۔ چنانچہ اسی جدوجہد میں مجھے ہر لائن کے حضرات سے ملنا پڑا۔ اور اپنی طرف سے پوری کوشش کر کے کتاب کو دس حصوں میں منقسم کر کے ہر حصے کو اس کے مناسب عنوانات اور سرخیوں میں تقسیم کر دیا۔ مضمون کو مسلسل بنانے کی غرض سے آیات کے حوالوں کی ترتیب کو بدلنے کی ضرورت درپیش آئی۔ چنانچہ حوالہ جات لکھتے وقت بجائے قرآن کریم میں آیات کی ترتیب کے مضمون کی ترتیب کا زیادہ خیال رکھا گیا ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے مضمون کا مسلسل ہونا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ مضامین لکھتے وقت اگرچہ آیات کے لفظی ترجمہ کی بجائے مفہوم و مضمون آیت کا زیادہ اہتمام سے خیال رکھا گیا ہے تاہم لفظی ترجمہ کو لانے کی بھی بہت کوشش کی گئی ہے چنانچہ مضمون کو مسلسل بنانے کے لئے جن مقامات پر ترجمے کے علاوہ کچھ الفاظ زائد کئے گئے ہیں ان کو اکثر مقامات پر خطوط وحدانی کے اندر لکھ دیا ہے اور بعض مواقع بالخصوص قصص القرآن والے حصے میں ترجمہ بعینہٖ لکھ دیا ہے جن مقامات پر آیات کا مضمون تشریح طلب تھا وہاں مضمون لکھنے کے بعد ف، لکھ کر آگے اس کی تشریح لکھ دی ہے۔ لیکن ہر بات میں اختصار کا بہت خیال رکھا گیا ہے۔ اور جن حضرات کو اب بھی دقت پیش آئے وہ کسی تفسیر میں ملاحظہ فرما دیں۔ میں نے عام فہم تفاسیر میں تفسیر بیان القرآن

Marfat.com

مصنفہ حکیم الامتہ حضرت مولٰنا محمد اشرف علی صاحب تھانوی نوراللہ مرقدہ اور تفسیر حقانی مصنفہ مولوی عبدالحق صاحب دہلوی مرحوم و مغفور کو بہت مفید اور بہتر پایا ہے۔

دوسری دِقّت کے سلسلے میں یہ بات عام محسوس ہوتی تھی کہ ہر کلام مجید میں آیات کا نمبر نہیں اس لئے بہت غور و خوض کے بعد موجودہ طریقہ اختیار کیا گیا یعنی پارہ۔ سورت اور رکوع کا نمبر دے کر رکوع کی آیت کا نمبر دیدیا ہے کیونکہ ایک رکوع میں گنتی کی چند آیات ہوتی ہیں جو نشان آیت ۵ گن کر بہت آسانی سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔ اس موجودہ طریقہ میں ایک دقت یہ محسوس ہوئی کہ بہت سے کلام مجید ایسے ہیں کہ ان میں پاروں اور سورتوں کے نام تو ہیں مگر نمبر نہیں۔ اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے تمام پاروں اور سورتوں کی فہرست نام اور نمبر کے لحاظ سے فہرست مضامین کے آخر میں دے دی ہے۔ اور اس عاجز نے مضامین کو مسلسل بنانے اور حوالہ جات کے استخراج کے متعلق سہولتیں بہم پہنچانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ نمبر صفحہ والے خانہ میں اس کلام مجید کے صفحات لگا دیئے ہیں جو مدینہ پریس بجنور (یوپی) میں چھپا ہے اور جس کا ترجمہ شیخ الہند حضرت مولٰنا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور حاشیہ پر فوائد حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی کے ہیں۔ اور یہ کلام مجید معنوی حیثیت سے آج کل کے تمام مترجم اور محشّٰی کلام مجیدوں میں بہترین ہے۔

تیسرا دور ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے تیسرا دور مرتب کیا گیا جو سات سو صفحات کے قریب ہوا۔ جب یہ سب کام ۱۹۴۱ء کے شروع میں مکمل ہو چکا تو اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا اندازہ کر کے یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس میں کوئی بات ایسے پیرائے میں آگئی ہو جو تمام کئے کرائے کو خاک میں ملا دے اور جہنم میں لے جانے کا سبب بن جائے۔ نیز اپنے حضرات اکابرین کا بھی یہی مشورہ تھا کہ اشاعت سے قبل مسودات کسی اہل فن کو دکھا لئے جائیں۔

چنانچہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۰ر ذی قعدہ ۱۳۵۸ھ ہفتہ کی شام کو میرے شیخ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نئی دہلی میں ایک جلسے میں تقریر کے لئے تشریف لائے۔ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور بھی ہمراہ تھے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی طور پر حضرت شیخ الحدیث سے کتاب کا ذکر فرمایا اور مجھ سے مسودات منگوا کر دکھائے اور فرمایا کہ ان مسودات کو بغور مطالعہ کر کے رائے بتاؤ۔ حضرت شیخ الحدیث نے رات کا اکثر حصہ مسودات کو دیکھنے میں صرف کیا۔ اور اگلے دن صبح کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے فرمایا کہ یہ بہت اچھی خدمت ہے لیکن چھپنے سے پہلے کسی اہل فن کی نظر سے گذر جائے تو بہتر ہے۔ ازاں بعد اراپریل ۱۹۴۰ء

Marfat.com

مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ بروز جمعرات حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ العالی نے بھی مسودات کو دیکھ کر یہی رائے دی تھی اور کئی اور حضرات نے بھی اسی کی تائید فرمائی تھی۔ اس کا ذکر میں نے اپنے حضرات اساتذہ کرام سے کیا۔ الحمدللہ کہ یہ مرحلہ بھی اللہ تعالیٰ نے طے کرا دیا۔ اور میرے دادا استاذ حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب شیخ الادب دارالعلوم دیوبند نے اس ناچیز کی اس خدمت کو بہت اچھی نظروں سے دیکھا اور اس کی تصحیح کا وعدہ فرمایا

چوتھا دور مسودات کو حضرت والا کی خدمت میں اصلاح کے لئے پیش کرنے سے پیشتر ایک دفعہ پھر مضامین اور حوالہ جات کو کلام مجید سے ملایا۔ شروع کے ابواب بہت مختصر تھے ان کو ذرا مفصل کر کے لکھا اور ماہ رجب ۱۳۶۰ھ میں مسودات قسط وار حضرت والا کی خدمت میں اصلاح کی غرض سے ارسال کرنے شروع کر دیئے۔ الحمدللہ کہ حضرت والا نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود تمام کتاب کو اول سے آخر تک بغور مطالعہ فرما کر تصحیح فرما دی ہے۔ اور تقریظ بھی تحریر فرمائی ہے۔ اس چوتھے دور کے اختتام پر کتاب کی ضخامت آٹھ سو صفحات کے قریب ہو گئی۔

پانچواں دور اور اشاعت جب یہ سب کام پورا ہو چکا تو اس وقت یورپ کی دوسری جنگ خوب زوروں پر تھی اور اس کی وجہ سے باقی چیزوں کے ساتھ کاغذ بہت گراں اور کم یاب تھا۔ اس لئے جنگ کے اختتام تک بھاؤ کے اعتدال پر آنے کا انتظار کرنا پڑا۔ اسی انتظار میں تاریخ دنیا کا سب سے زیادہ خونی سال ۱۹۴۷ء شروع ہوا اور بہت کچھ سیاسی الٹا پلٹی کے بعد ۳ رجون ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشے میں ایک نئے ملک "پاکستان" کے اضافے کا اعلان ہوا۔ اور ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کو اسلامی ممالک کی فہرست میں اس ملک کا اضافہ ہو گیا اور اس کا دارالسلطنت کراچی قرار دیا گیا۔ دشمنانِ اسلام نے اس ملک کے وجود میں آنے سے بھی پہلے ہی مسلمانوں کو سرزمین ہند سے مٹانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور مسلمانوں کو ہر طرح کا جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ بدقسمتی سے میرا وطن (بنگہ ضلع جالندھر) بھی اسی علاقے میں پڑا جو کفار کے ظلم و ستم کی آماجگاہ بنایا گیا۔ اور اس کتاب کے شروع کے تین دوروں کے مسودات جو وطن میں ہی تھے۔ باقی تمام سامان کے ساتھ کفار کی نذر ہوئے۔ چوتھے دور کے مسودات دہلی میں میرے پاس تھے اور ۹ راگست ۱۹۴۸ء کو جب پاکستان سپیشل ٹرین کو بھٹنڈہ سے آگے کفار نے بم سے اڑانے کی کوشش کر کے لائن سے گرایا تو یہ مسودات میرے ساتھ ہی اس گاڑی کے ان ڈبوں میں موجود تھے جو بالکل چورا چورا ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو کچھ اس کتاب کی اشاعت منظور تھی کہ اس نے اس کو مع تمام عملہ پاکستان کے جو اس گاڑی میں سوار تھا محض اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھا۔

کراچی پہنچ کر مجھے یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ کہیں اور کوئی انقلاب ایسا نہ آجائے کہ یہ مسودات بھی تلف ہو جائیں

Marfat.com

اس لئے ان کی اشاعت کی فکر کرنی چاہیئے۔ یہاں پر میرے دوسرے دادا استاذ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی تشریف فرما ہیں۔ ان کی خدمت میں مسودات پیش کر کے دعا کی درخواست کی۔ حضرت والا نے اس خدمت کو بہت ہی پسند فرمایا اور بہت خوش ہو کر دعا دی اور تقریظ بھی تحریر فرمائی۔ اور یہ ارشاد فرمایا کہ اس کتاب کی بہت ضرورت ہے یہ جلدی چھپ جانی چاہیئے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ اور اس کو کلام اللہ شریف سے خوب اچھی طرح ملا لیا جائے تاکہ کوئی خامی نہ رہ جائے۔ حضرت والا کے اس حکم کی تعمیل میں جو کتاب کو پانچویں دور میں سے گذارا۔ تو ضخامت ایک ہزار صفحات کے قریب ہوتی نظر آرہی ہے کاغذ کی گرانی و کمیابی کے باعث پہلے جلد اول جو حصہ ایمان کے صرف دو ابواب پر مشتمل ہے شائع کی جارہی ہے۔ اس کے بعد جلد دوم میں ایمان کے باقی ابواب ہوں گے۔ تیسری جلد پیدائش و احکام والے حصوں پر مشتمل ہوگی۔ اور چوتھی جلد میں قصص القرآن۔ سائنس اور متفرق مسائل والے تین حصص ہوں گے انشاء اللہ۔

ضروری التماس

جملہ اہل اسلام بالخصوص حضرات علماء کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی خامی دیکھیں تو بجائے اعتراض یا مخالفت کے احقر کو مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ تاکہ مزید تحقیق کے بعد آئندہ اشاعتوں میں اس کی اصلاح ہو سکے، اس سلسلہ میں میرے ہاتھوں جو کچھ بھی ہوا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور احسان ہے۔ میں ہرگز اس قابل نہ تھا کہ یہ خدمت سرانجام دے سکتا۔ یہ محض اس قادر خدائے قدوس کا کرم ہے کہ اس نے اپنی مقدس کتاب کی یہ خدمت مجھ سے لی۔ اب دعا یہ ہی ہے کہ خداوند حقیقی بطفیل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول فرمائے۔ اور برادرانِ ملت کے لئے بالخصوص اور برادران نوع انسانی کے لئے بالعموم فائدہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔ اور اس کی برکت سے میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔ آمین یارب العلمین!

احقر العباد۔ ابوالبشیر محمد حسین پالواعفی عنہ

(ساکن بنگہ ضلع جالندھر)

حال مقیم ۲۳/۴ جیکب لائنز۔ کراچی (پاکستان)

۴ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۴۹ء

جمعۃ المبارک

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تسہیل الفرقان کے متعلق علمائے کرام کی گرامی قدر رائیں

حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی کی رائے

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امّا بعد۔ قرآن کریم کے جہاں اور بہت سے لفظی و معنوی اعجاز ہیں وہاں یہ خصوصیات بھی قرآن کریم کا ایک مستقل معجزہ ہے کہ ساڑھے تیرہ سو سال کی طویل مدت میں بیشمار عنوانات سے اس کتاب حکیم کی خدمات کی جا چکی ہیں۔ اور پہلے خدمت پر یقین سا ہو جاتا ہے کہ اب تمام پہلوؤں سے خدمات کی تکمیل ہو چکی اور اب کوئی عنوان باقی نہیں رہا۔ لیکن حق تعالیٰ جن کو یہ امتیازی سعادت عطا فرمانا چاہتے ہیں بالکل وہبی اور الہامی طریقہ پر خدمت کا کوئی نہ کوئی نیا عنوان دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اللہ کے انہی مقبول بارگاہ بندوں میں سے جن کو قرآن کریم کے اشتغال اور کسی نئی خدمت کا موقع عنایت فرمایا گیا ہے۔ جوان صالح، فہیم و فطین اور پرجوش مبلغ مولوی محمد حسین صاحب پالوا بھی ہیں جنہوں نے اپنی سرکاری اور محکمہ جاتی مصروفیات کے باوجود انتہائی ذوق و شوق اور بڑی کاوش و محنت کے ساتھ قرآن کریم کی یہ انوکھی خدمت پیش کی ہے۔ حق تعالیٰ اس علمی سرمایہ کو ہدایت عام و خاص کا ذریعہ فرماویں اور مؤلف سلمہ کو اجر جزیل عطا فرماویں۔ آمین۔

اس کتاب کی ندرت اور جدت کو دیکھکر جی چاہا کہ لفظاً لفظاً پوری کتاب کا مطالعہ کیا جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ میری گوناگوں مصروفیات نے مجھے اس علمی حظ سے محروم رکھا۔ تاہم سرسری طور پر جہاں کہیں سے دیکھا یہ چند خصوصیات نظر پڑیں

(۱) ماشاء اللہ قرآن کریم کی کوئی آیت چھوٹی نہیں لیکن ترتیب ایسی کہ وہ مستقل ایک عنوان کے تحت نہایت ٹھوس مضمون اور یوں علیحدہ علیحدہ آیتیں ہیں۔ (۲) ہر آیت پر حوالہ و استشہاد بھی دیا گیا ہے۔

(۳) تبویب ابواب اس طرح پر کی گئی ہے کہ ہر مسئلہ جس کی نوعیت معلوم ہو اسی قسم کے باب میں آسانی سے نکل سکتا ہے۔

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل سیرت قرآن کریم سے مستقل ایک باب میں لکھی گئی ہے۔

(۵) ہر باب میں مسائل کو حل کیا گیا ہے اور جدید مباحث پر بھی سیر حاصل بحث موجود ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اہل علم اس قیمتی سرمایۂ علم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ فقط

(دستخط حضرت علامہ) شبیر احمد (صاحب) عثمانی (مدظلہ العالی)

۲۶، جیکب لائنز۔ کراچی

Marfat.com

حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب شیخ الادب دارالعلوم دیوبند کی رائے

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد۔ مدتوں سے تمنا تھی کہ قرآن حکیم کے مضامین عالیہ اس طرح شائع کئے جائیں کہ عدیم الفرصت، ذوق عربیت سے ناآشنا، اردو داں حضرات بھی مستفید اور مستفیض ہوں۔ لیکن اپنی ہمت کے قصور کے ساتھ ہی ساتھ علمی بضاعت کی کمی نے اس خدمت کی انجام دہی سے معذور اور محروم رکھا، بعض دوستوں سے ذکر کیا تو انہوں نے اس مقصد کی تحسین کی مگر اپنی معذوریاں پیش کیں۔

خدا کا شکر ہے کہ میرے عزیز دوست مولوی محمد حسین صاحب پالوا کے مبارک قلب میں اس خیال کا القا ہوا۔ اور ممدوح نے سالہا سال کی عرق ریزی کے بعد قرآنی مضامین کا ذخیرہ اس طرح ترتیب دیا کہ اب اس کنز مکنون کو حاصل کرنا آسان ہوگیا۔ اور نہ صرف یہ کہ یہ کتاب سمجھ دار اردو داں حضرات کے لئے مفید ہے بلکہ بہت سے مضامین اس میں ایسے ہیں کہ ان عربی دان لوگوں کی نظر سے بھی اوجھل ہیں۔ جنہوں نے قرآن کریم کا مطالعہ پورے غور اور خوض کے ساتھ نہیں کیا ہے۔ ممدوح سرکاری ملازم ہیں اور ایسے محکمہ میں ہیں کہ اس کی تمام خدمات کو انجام دے لینا ہی بڑی کامیابی ہے۔ لیکن قدرت الہیہ نے آپ کو توفیق خیر کی نعمت عطا فرمائی۔ کہ دنیاوی ان گنت مصروفیتوں کے باوجود آپ نے پوری ہمت کے ساتھ تبلیغ احکام شرعیہ کی خدمت انجام دی، اور اس میں اپنی عمر کا ایک معتدبہ زمانہ گذارا، اور اب قرآنی مضامین کی تبلیغ تسہیل الفرقان کی صورت میں کی، فی الحقیقت یہ کتاب جامع اور تکمیل تبلیغ کے لئے وافی ہے۔

میرے نزدیک امور ذیل اس کتاب کے لئے مابہ الامتیاز ہیں۔

(الف) ترتیب مضامین میں سادگی اور جاذبیت ہے۔

(ب) مضامین کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ہر مضمون کے ختم پر قلب اعمال صالحہ کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے اور اعمال حسنہ کے ترک پر دل میں چبھن پیدا ہوجاتی ہے۔

(ج) بہت سے ایسے مسائل بھی زیر بیان ہیں جن کی ضرورت فی زمانا اس لئے زیادہ ہے کہ غیر مسلموں نے ان کو (ع) بنا خوبتر صورتے شرح داد" کے طریقے پر مسخ کرکے بیان کیا ہے، اس کتاب کے صفحات میں ان کے جوابات اس طرح کافی دیئے ہیں کہ جواب ذہن نشین ہوجاتا ہے اور شبہات

Marfat.com

کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے۔

(د) ان سب امور میں جو چیز زیادہ نمایاں اور مصنف ممدوح کے لئے قابل مبارکباد ہے۔ وہ یہ ہے کہ مصنف نے کلام الٰہی ہی کے ذریعہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر پوری روشنی ڈالی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ قادر مطلق ممدوح کی اس سعی کو مقبول و مشکور فرماوے۔ اور تمام مرغیات کی توفیق دے۔

(دستخط حضرت مولٰنا) محمد اعزاز علی (صاحب) غفرلہٗ امروہوی

۲۴ رجمادی الثانیہ ۱۳۶۷ھ یوم الاربعاء

حضرت مولٰنا محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند کی رائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ اما بعد۔ مبلغ اسلام مولوی محمد حسین صاحب بالوا کی کتاب تسہیل الفرقان کے ایک معتدبہ حصہ کو دیکھنے کی سعادت و توفیق الحمد للہ احقر کو بھی حاصل ہوئی۔ ماشاء اللہ ایک نئے اسلوب سے قرآن کی عمدہ خدمت کی ہے۔ جس کے ذریعہ تو تعلیم یافتہ، ملازمت پیشہ، کاروباری مسلمان تھوڑی فرصت میں مضامین قرآنیہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہجوم مشاغل کے سبب پوری کتاب کا مطالعہ نہیں کرسکا۔ مگر ایک معتدبہ حصہ دیکھا اور اس میں اپنی نظر و استعداد کے مطابق کچھ مشورے بھی دیئے جن کو مؤلف سلمہٗ نے قبول کیا۔ میری نظر میں یہ کتاب واعظین و مبلغین کے لئے نہایت مفید اور نو تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے مضامین قرآنیہ سے مناسبت پیدا کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف سلمہٗ کو جزائے خیر اور اس تصنیف کو مقبولیت عامہ عطا فرماویں۔ واللہ الموفق والمعین۔

بندہ محمد شفیع مفتی دیوبند۔

تنزیل کراچی ۳ وکٹوریہ روڈ ۳ رشعبان ۱۳۶۸ھ

حضرت مولٰنا مناظر حسن صاحب گیلانی صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کی رائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

"تسہیل الفرقان" نامی کتاب کے ذریعے سے قرآن حکیم کی جس گراں قدر خدمت کی توفیق مولوی ابوالبشیر صاحب

Marfat.com

پالوا کو میسر آئی ہے، خاکسار نے جستہ جستہ مقامات سے اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا۔ اور دیباچہ میں مولٰنا نے جن مقاصد اور فوائد پر بحث کی ہے وہ بھی میری نظر سے گذرے، واقعہ یہ ہے کہ مقاصد و اغراض کے لحاظ سے یہ کام بڑا اہم تھا، اس سے پہلے بھی لوگوں نے اس قسم کی ناقص کوششیں کی ہیں لیکن جہاں تک میرا خیال ہے اس سلسلہ میں مولٰنا ابو البشیر صاحب کا کام گذشتہ خدمات کے مقابلہ میں بہت زیادہ جامع اور مکمل ہے۔ جن جن مقامات کو خصوصی طور پر کھول کر میں نے پڑھا یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ قرآن فہمی میں سلف صالح کی راہ پر چلنے کی مولٰنا نے کوشش فرمائی ہے۔ اور جو حاصل قرآنی الفاظ کا اپنی زبان میں مولٰنا نے ادا فرمایا ہے۔ اگرچہ اس کو قرآن کا لفظی ترجمہ تو نہیں کہا جا سکتا لیکن قرآنی الفاظ کے احاطہ سے وہ خارج بھی نہیں ہے۔ بہرحال سب سے بڑی ضمانت مضامین کی صحت کے لئے میرے نزدیک یہ ہے کہ ملک کے مشہور فاضل جلیل مولٰنا اعزاز علی صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند نے تفصیلی طور پر اس کتاب کے ہر حصہ کو دیکھ کر صحت کی توثیق فرمائی ہے۔

مجھے امید ہے کہ مولٰنا کی اس بروقت خدمت سے مسلمانوں کو اپنی زندگی کے اس نازک دور میں بڑی مدد ملے گی، زندگی سے جو مایوس ہیں، ان کے لئے یہ کتاب امید کا ایک زندہ پیغام ہے۔ قرآنی تعلیمات کو زندگی کے اندر شریک کرنے کی یہ بہترین صورت ہے کہ ہر ہر بات میں قرآنی مشوروں کو پہلے سمجھا جائے۔ اور پھر ان کو اعلیٰ زندگی کا جزو بنایا جائے۔ بہرحال حق تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مولٰنا کی اس مخلصانہ خدمت سے وہ راضی ہو اور حسن قبول عوام و خواص میں اس کو عطا فرمائے۔ فقط

نیازمند مناظر احسن گیلانی۔

عالیجناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کی رائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید جیسا ہر زمانے کی رہنمائی کے لئے ہے تو ناگزیر ہے کہ اس کو ہر زمانے کی ضرورت کے مطابق پیش کیا جاتا رہے، آج کل بحمداللہ مسلمانان عالم میں ہر جگہ یہ طلب، خاص کر نوجوانوں میں بڑھ رہی ہے کہ قرآن مجید سے براہ راست استفادہ کریں اور اپنی ضرورتوں کا حل خود معلوم کریں۔

قرآن مجید کے مضامین کو باب وار طور پر مرتب کرنے کے باعث تلاش کرنے میں بڑی سہولت

Marfat.com

ہوتی ہے۔ اور اس نقطۂ نظر سے سب سے زیادہ جامع رسالہ جو آج تک میری نظر سے اردو میں گذرا یہی ہے۔ سالہا سال کی محنت کے باعث یہ ضخیم تالیف تیار ہوئی ہے اور خدا نے چاہا تو عرصہ دراز تک کارآمد رہے گی۔

دستخط محمد حمید اللہ۔ جامع عثمانیہ۔

۱۶ رجب ۱۳۶۷ھ

تعارف

از جناب کوکب شادانی صاحب

(۱) مولوی پالوا صاحب نے جو کی سعی بلیغ
کارِ دشوار کو اللہ نے آسان کیا
اللہ اللہ، یہ ترتیبِ مضامیں کوکب
خردِ نکتہ کا ہر لفظ نے اعلان کیا

(۲) مرتّب کئے حضرتِ پالوا نے
مضامینِ قرآں بہ تسہیلِ فرقاں
نظیر اس کی ملنی ہے دشوار کوکب
کیا اس نے تفہیمِ قرآں کو آساں

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

نتیجۂ فکر عالیجناب سید محمد آلوب علی صاحب ایم اے کوکب شادانی

چنان ترتیب داده پاکوا آیاتِ قرآں را
تو گوئی باعراقِ قلب پیوسته رگِ جاں را
چه ترتیبے که آساں کرد استخراجِ ہر مضمون!
چه تفسیرے که روشن می کند چشم و دل و جاں را
چساں باشد براہِ حق قدم برداشتن ممکن
اگر یک ذره نشناسی حدودِ راہِ عرفاں را
کتابے یا چراغے ہست در دستت نگاہے کن
بخواں ایں را چو خواہی یافتن اسرارِ یزداں را
بترتیبِ مضامیں سلکِ مروارید را ماند
به تسہیلِ معانی خود ہدایتنامه جاں را
ببیں تسہیلِ فرقاں را که تو دیگر کجا بینی
فراہم ساختہ یکجا بہارِ صد گلستاں را
پئے تاریخِ طبعش بستم و نه کم کردم و گفتم
گنوده سہل کلکِ پاکوا تفہیمِ قرآں را

۱۳۹۷ — ۲۹ = ۱۳۶۸

Marfat.com

حِصّہ اوّل
اِیمان

(نوٹ)

حوالہ کے آخری خانہ میں حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کے مشورے سے نمبر صفحہ اس کلام مجید کا دیا گیا ہے جو مدینہ پریس بجنور میں چھپا ہے اور جس کا ترجمہ حضرت شیخ الہند رح کا اور حاشیہ حضرت علامہ عثمانی مدظلہ العالی کا ہے تاکہ جن حضرات کے پاس یہ کلام مجید ہو وہ اس نمبر صفحہ سے فائدہ اُٹھا سکیں جن کے پاس یہ کلام مجید نہ ہو وہ اپنے کلام مجید کا صفحہ اگر چاہیں تو خود لگا سکتے ہیں۔

اس نمبر صفحہ سے حوالہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

وَالْمُؤْمِنُوْنَ

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ

وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

(ترجمہ) مان لیا رسول نے جو کچھ اترا اُس پر اُس کے رب کی طرف سے

اور مسلمانوں نے بھی

سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو

کہتے ہیں کہ ہم جدا نہیں کرتے کسی کو اس کے پیغمبروں میں سے

اور کہا اٹھے کہ ہم نے سنا اور قبول کیا تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری ہی طرف

لوٹ کر جانا ہے۔

بقرہ رکوع ۴۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	باب ۱ - اللہ					
	۱ - ہستی باری تعالیٰ					
	۱ - اللہ کی پہچان					
۱	۱ - لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بغیر علم - ہدایت اور کتاب منیر کے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ نے تمہارے لئے زمین و آسمان کو مسخر کیا اور ظاہر و باطن کی تمام نعمتیں تم پر پوری فرما دیں۔	۱۷	۲۲	۱	۸	۴۳۰
		۲۱	۳۱	۳	۱	۵۳۵
۲	۲ - اللہ تعالیٰ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور خوب کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اس کو پہچانو اور عقل مند بن جاؤ۔	۲۰	۴۷	۷	۱۱	۴۹۹
		۲۷	۵۷	۲	۶	۷۰۰
۳	۳ - وہ اپنی قدرت دکھانے اور اپنی طرف رجوع ہونے والے بندے کو نصیحت یاد دلانے کے لئے نشانیاں دکھاتا ہے۔	۲۶	۵۰	۱	۸	۶۷۲
۴	۴ - اور اپنی نشانیوں کو پھیر پھیر کر بیان کرتا ہے تاکہ لوگ باز آجاویں۔	۲۶	۴۶	۴	۱	۶۵۵
۵	۵ - مگر تم زمین و آسمان میں اللہ کی بے شمار نشانیوں سے بے خبر ہو کر گذر جاتے ہو اور ان پر کچھ دھیان نہیں کرتے۔	۱۳	۱۲	۱۲	۱	۳۲۰
۶	۶ - تم کو چاہیئے کہ زمین و آسمان کی تمام چیزوں میں غور کرو اور یاد رکھو کہ اللہ کی نشانیاں ایمان نہ لانے والوں کو کفایت نہیں کرتیں۔	۱۱	۱۰	۱۰	۹	۲۸۴
۷	۷ - کیا تم اس ہستی سے نڈر ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے اور اگر چاہے					

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	تو تم کو زمین میں دھنسا دے اور اچانک وہ جنبش کرے اور اگر چاہے تو تم پر پتھروں کی بارش برسا دے۔ پھر تم کو معلوم ہو جائے کہ اس کا ڈرانا کیسا ہوتا ہے۔	۲۹	۶۷	۲	۲-۳	۷۳۰
۸	۸- تم اس کی نعمتوں کو پہچانتے ہو اور پھر انکار کرتے ہو اور تم میں سے اکثر ناشکر ہیں۔	۱۴	۱۶	۱۱	۷	۳۵۷
۹	۹- اچھا اگر تم منہ پھیرتے ہو تو تمہاری مرضی۔ ہمارا کام صرف پہنچا دینا ہے۔	۱۴	۱۶	۱۱	۴-۷	۳۵۷
۱۰	۱۰- تمہارے جیسے جھٹلانے والے پہلے بھی ہو گذرے ہیں ان کا حشر دیکھو۔	۲۹	۶۷	۲	۱-۴	۷۳۰
۱۱	۱۱- شاید تمہاری موت کا وقت قریب آگیا ہو۔ پھر تم کس بات پر ایمان لاؤ گے۔	۹	۷	۲۳	۴	۲۲۵
۱۲	۱۲- کیا تم اپنی اور زمین و آسمان کی درمیانی چیزوں کی پیدائش میں غور نہیں کرتے جن کو اللہ نے حق کے ساتھ ایک مقررہ مدت کے لئے پیدا کیا اور تم میں سے اکثر انکار کرتے ہیں اور ملاقاتِ الٰہی کو نہیں مانتے۔ اور زمین میں پھر کر سابقہ بڑی بڑی قوت والی قوموں کا حشر نہیں دیکھتے۔ جنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور اپنے نفسوں پر ظلم کیا۔ اور پھر بُرے انجام کو پہنچے۔ حالانکہ وہ تم سے تعداد اور طاقت کے لحاظ سے زیادہ تھے۔	۲۱ ۲۴	۳۰ ۴۰	۱ ۹	۱۰-۸ ۳-۷	۵۲۵ ۶۱۷- ۶۱۸
۱۳	۱۳- ہم اللہ کی نشانیاں حق کے ساتھ بیان کریں گے پس تم کون سی نشانیوں سے انکار کرو گے اور کونسی نشانیوں پر ایمان لاؤ گے۔ اس جھوٹ باندھنے والے گنہ گار پر افسوس ہے جس کے سامنے اللہ کی نشانیاں بیان کیجائیں اور وہ تکبر کرتا ہوا اعتدکرے۔ گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں۔ ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خبر دو۔ جو اللہ کی نشانیوں میں سے بعض کی خبر پاکر ان کا مذاق اُڑاتا ہے۔ ایسوں کے لئے رسوا کرنے والا بڑا اور دردناک عذاب اور دوزخ ہے۔ اور اپنے رب کی نشانیوں سے کفر کرنے والوں کے	۲۴ ۲۵	۴۰ ۴۵	۹ ۱	۳ ۶=۱۱	۶۱۷ ۶۴۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	لئے بھی دردناک عذاب ہے۔					
۱۴	۱۴۔ (اللہ کی نشانیوں کو دیکھ کر اس کو پہچاننے کی ایک مثال وہ ہے جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کو پہچانا (چنانچہ) جب رات کا وقت ہوا تو آپ نے ستارے کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ میرا رب ہے جب وہ چھپ گیا تو آپ نے فرمایا میں چھپ جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ پھر آپ نے چمکتے ہوئے چاند کو دیکھا اور کہا کہ یہ میرا رب ہے۔ جب وہ بھی چھپ گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر میرے رب نے مجھکو ہدایت نہ دی تو میں گمراہوں میں سے ہو جاؤں گا۔ پھر جب آپ نے روشن سورج کو دیکھا تو کہا کہ یہ سب سے بڑا ہے یہ میرا رب ہے۔ جب وہ بھی غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ اے میری قوم! میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں اور میں سب سے یک سو ہو کر اس ذات کی طرف متوجہ ہو گیا ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔	۷	۶	۹	۷-۱۰	۱۶۷
۱۵	۱۵۔ (اگر تم یہ چاہو کہ اللہ کو جسم کے ساتھ دیکھ لو تو یہ ناممکن ہے کیونکہ) اللہ (جسم نہیں رکھتا بلکہ وہ) تو ایسا لطیف ہے کہ نظر اس کو نہیں پا سکتی اور وہ نظر کو پا لیتا ہے۔	۷	۶	۱۳	۳	۱۸۱
۱۶	۱۶۔ (اور تم تو کس کھیت کی مولی ہو اس کے پیارے پیغمبر) جناب موسیٰ علیہ السلام نے (جو اس طرح براہ راست اللہ سے ہم کلام ہوتے تھے کہ آپ کا لقب ہی کلیم اللہ ہو گیا تھا) چلہ کشی کے بعد اپنے رب سے کوہ طور پر جا کر عرض کی کہ اے میرے رب! تو مجھے اپنے آپ کو دکھا کہ میں تجھ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ جواب ملا کہ تم مجھ کو نہیں دیکھ سکتے بلکہ تم پہاڑ کی طرف دیکھو (میں اس پر اپنی تجلی ڈالوں گا پھر) اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہ گیا تو البتہ تم	۹	۷	۱۶	۳-۴	۲۱۶
		۱	۲	۶	۵	۱۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	مجھ کو دیکھ سکو گے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلّی پہاڑ کی طرف نازل فرمائی تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اور حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو عرض کیا "تو پاک ہے۔ میں نے توبہ کی اور میں پہلا ایمان لانے والا ہوں۔"	۱ ۹	۲ ۷	۶ ۱۷	۵ ۳-۲	۱۰ ۲۱۶
۱۷-	۱۷- اور کوئی چیز اس کی مانند بھی نہیں ہے (کہ اس کی تصویر یا بُت بنا کر تم کو سمجھا دیں)۔	۲۵	۴۲	۲	۲	۶۲۷
	تو دل میں تو آتا ہے پر سمجھ میں نہیں آتا ✻ بس جان گیا میں تیری پہچان یہی ہے (امیر مینائی)					
	ف- اب ہم ہر عنوان کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی کچھ نشانیاں بیان کرتے ہیں، ان میں غور کر کے اس کی ذات کو پہچانو۔					
	۲- زمین و آسمان (دلیل اوّل)					
۱۸-	۱- اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس نے زمین و آسمان کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔	۲۱ ۲۵ ۲۰ ۲	۳۰ ۴۲ ۲۹ ۲	۳ ۳ ۴ ۲۰	۳ ۱۰ ۱۴ ۱	۵۲۷ ۶۳۱ ۵۲۰ ۳۰
۱۹-	۲- پھر اس ایک نشانی یعنی پیدائش زمین و آسمان میں بے شمار نشانیاں ہیں جو صرف ان لوگوں کو نظر آتی ہیں جو ان میں غور کرتے ہیں اور کھڑے بیٹھے، لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور ایمان لانے والے ہیں۔	۴ ۲۵	۳ ۴۵	۲۰ ۱	۲-۱ ۳	۹۶ ۶۴۷
۲۰	۳- چنانچہ تم دیکھو کہ اللہ نے آسمان کو چھت بنایا۔ برابر کیا اور پھر اس کو بلند کر دیا۔	۲۴ ۳۰	۴۰ ۷۹	۷ ۲	۴ ۲-۱	۶۱۴ ۷۶۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۲۱	۴- کیا تم دیکھتے نہیں کہ آسمان کس طرح بلند کیا گیا۔	۳۰	۸۸	۱	۱۸	۷۷۳
۲۲	۵- اور سب سے بڑی کاری گری یہ ہے کہ بغیر ستون کے بلند کیا۔	۱۳	۱۳	۱	۲	۳۴۱
۲۳	۶- اور اسی طرح اوپر تلے سات آسمان بنائے۔	۲۴	۴۱	۲	۴	۶۱۹
		۲۹	۷۱	۱	۱۵	۷۴۱
۲۴	۷- اور یہ ساتوں آسمان سخت ہیں (روئی یا دھوئیں کی مانند نہیں)	۳۰	۷۸	۱	۱۲	۷۵۷
۲۵	۸- اب تم غور کرو کہ یہ سات آسمان اوپر تلے بنانے میں کوئی چوک بھی نہیں ہوئی۔ چنانچہ تم اپنی نظر کو پھراؤ۔ کیا تمہیں کوئی شگاف نظر آتا ہے	۲۹	۶۷	۱	۳-۴	۷۲۹
	پھر دوبارہ اپنی نظر کو پھراؤ۔ وہ تھک کر اور ذلیل ہو کر واپس آجائیگی۔ (مگر کوئی نقص نہ نکال سکے گی۔)	۲۶	۵۰	۱	۶	۶۷۲
۲۶	۹- اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ اس کو زینت دی۔	۲۶	۵۰	۱	۶	۶۷۲
۲۷	۱۰- چنانچہ آسمانِ دنیا (یعنی سب سے نیچے آسمان کو سورج۔ چاند اور ستاروں سے مزین کیا۔	۲۳	۳۷	۱	۶	۵۶۸
		۲۴	۴۱	۲	۴	۶۱۹
		۲۹	۶۷	۱	۵	۷۲۹
۲۸	۱۱- (اسی طرح زمین کو دیکھو کہ) اللہ نے زمین کو تمہارے لئے قرارگاہ اور بچھونا بنایا۔	۲۴	۴۰	۷	۴	۶۱۴
		۲۵	۴۳	۱	۱۰	۶۳۵
		۲۹	۷۱	۱	۱۹-۲۰	۷۴۱
		۳۰	۷۸	۱	۶	۷۵۷
		۳۰	۷۹	۲	۴	۷۶۰
		۳۰	۸۸	۱	۲۰	۷۷۳
۲۹	۱۲- اس کو تمہارے لئے پست کیا۔ تاکہ تم اس پر چل پھر سکو اور اس میں سے اپنا رزق (بذریعہ کاشت کاری وغیرہ) حاصل کر سکو۔	۲۹	۶۷	۲	۱	۷۳۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۳۰	۱۳۔ اس میں تمہارے لئے کشادہ راستے بنائے تاکہ تم آسانی سے چل پھر سکو اور راہ پا سکو۔	۱۴	۱۶	۳	۶	۳۴۷
		۲۵	۴۳	۱	۱۰	۶۳۵
		۲۹	۷۱	۱	۱۹-۲۰	۷۴۱
۳۱	۱۴۔ زمین کو ہلنے جلنے سے بچانے کے لئے اس میں پہاڑ بنائے اور نباتات اگانے کے لئے دریاؤں اور نہروں کو بنایا۔ اس میں فکر مندوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔	۱۳	۱۳	۱	۳	۳۴۲
		۱۴	۱۶	۲	۶	۳۴۷
		۲۶	۵۰	۱	۷	۶۴۲
		۳۰	۷۸	۱	۷	۷۵۷
۳۲	۱۵۔ (اس پیدائش کی اجمالی کیفیت یہ ہے کہ) اللہ رب العلمین نے زمین کو دو دن میں بنایا اور اس میں پہاڑ قوت اور برکت رکھ کر چار دن میں کل کام مکمل کر دیا۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ (آسمان) دھواں تھا۔ پس اس سے اور زمین سے کہا کہ تم چار و ناچار آؤ۔ ان دونوں نے کہا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں پس دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس کا کام اتارا اور آسمانِ دنیا (یعنی سب سے نچلے آسمان) کو ستاروں سے زینت دی۔	۲۴	۴۱	۲	۱-۴	۶۱۹
۳۳	۱۶۔ اس طرح زمین و آسمان کو چھ دن میں بنایا۔	۱۴	۱۱	۱	۷	۲۸۷
	ف یہ سب کام چھ دن میں پورا فرمانا اللہ تعالیٰ کی مصلحت کی بنا پر تھا جس کو وہ خود ہی سمجھتا ہے۔ ہماری عقل نارسا وہاں تک نہیں پہنچ سکتی اور نہ اس کی تفصیل معلوم کرنے کی ہم کو ضرورت ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ تو آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے کُن کہہ کر جو چاہے پیدا کر سکتا ہے۔	۲۳	۳۶	۵	۱۵	۵۷۸
۳۴	۱۷۔ اور سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ اتنا بڑا کام کر کے تھکا بالکل بھی نہیں۔ کیونکہ وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔	۲۶	۴۶	۴	۷	۶۵۶
		۲۶	۵۰	۳	۹	۶۷۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۳۵	۱۸- پس اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور حق کے ساتھ پیدا کیا۔	۷	۶	۱	۱	۱۶۵
		۷	۶	۹	۳	۱۷۶
		۱۳	۱۴	۵	۵	۳۳۵
		۱۴	۱۶	۱	۳	۳۴۶
		۲۳	۳۹	۱	۵	۵۹۴
		۲۵	۴۲	۲	۲	۶۲۷
۳۶	۱۹- اس کی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ زمین و آسمان اس کے حکم سے کھڑے ہیں۔	۲۱	۳۰	۳	۶	۵۲۷
۳۷	۲۰- چاہے تم کفار سے پوچھ کر دیکھ لو۔ وہ بھی یہی کہیں گے کہ زمین و آسمان اللہ نے پیدا کئے (چاہے وہ لفظ اللہ کی بجائے البشور۔ واہ گرو۔ پرماتما خدا۔ گوڈ۔ رام وغیرہ الفاظ ہی استعمال کریں) پس اے لوگو! تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو۔ اعلان کر دو کہ سب تعریف بس اسی اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔	۲۱	۲۹	۶	۱۰	۵۲۳
		۲۱	۳۱	۳	۶	۵۳۶
		۲۵	۴۳	۱	۹	۶۳۵

۳- نظامِ شمسی (دلیل دوم)

۳۸	۱- (جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا) اللہ تعالیٰ نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے مزین کیا۔	۲۹	۶۷	۱	۵	۶۲۹
۳۹	۲- اور آسمان میں برج بنا کر ان میں سورج اور چاند روشن کئے۔	۱۹	۲۵	۶	۱	۴۷۳
۴۰	۳- جو اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔	۲۴	۴۱	۵	۵	۶۲۳
۴۱	۴- سورج جیسا عظیم الشان نشان اپنی قرارگاہ پر چلتا ہے۔ اور اس کے لئے اندازہ مقرر ہے۔ اور اسی طرح چاند کی منزلیں مقرر فرما رکھی ہیں۔	۲۳	۳۶	۳	۸-۶	۵۷۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	حتیٰ کہ وہ پرانی کھجور کی شاخ کی طرح پھر لوٹ آتا ہے۔ اور اس پر طرفہ یہ ہے کہ نہ سورج کی مجال ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات میں یہ ہمت ہے کہ دن سے آگے نکل جائے اور یہ سب (ایک خاص نظام کے ماتحت) آسمان میں چلتے رہتے ہیں۔	۲۳	۳۶	۳	۶-۸	۵۷۴
۴۲	۵ - اسی طرح اللہ نے اپنے حکم سے ستاروں کو مسخر کیا ہے	۱۴	۱۶	۲	۳	۳۴۷
۴۳	۶ - جن سے خشکی اور سمندر میں رات کے وقت رہنمائی حاصل کرتے ہیں	۱۴	۱۶	۲	۷	۳۴۷
۴۴	۷ - پس اللہ وہ ہے جس نے سورج اور چاند کو اجالا اور چراغ	۷	۶	۱۲	۳	۱۸۰
	روشن بنایا۔ اور ان کو مسخر کر کے ان کے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ	۷	۶	۱۲	۲	۱۸۰
	وہ سب ایک خاص نظام کے ماتحت گردش کرتے رہیں۔ اور	۱۱	۱۰	۱	۵	۲۶۹
	ان کا یہ چلنا ایک مقررہ مدت تک ہمیشہ (یعنی قیامت تک) کے لئے ہو	۱۳	۱۳	۱	۲	۳۲۱ ۳۲۲
		۱۳	۱۴	۵	۶	۳۳۶
		۲۱	۳۱	۳	۱۰	۵۳۶ ۵۳۷
		۲۳	۳۹	۱	۵	۵۹۵
		۲۷	۵۵	۱	۵	۶۸۹
		۲۹	۶۱	۱	۱۶	۷۴۱
		۳۰	۷۸	۱	۱۳	۷۵۷
۴۵	۸ - تاکہ تم برسوں کی گنتی معلوم کر کے حساب رکھ سکو۔	۱۱	۱۰	۱	۵	۲۶۹
۴۶	۹ - اور حج کے اوقات معلوم کر سکو۔	۲	۲	۲۴	۱	۳۶
۴۷	۱۰ - (خوب سمجھ لو کہ) اللہ وہ ہے جو سورج کو مشرق کی طرف سے نکالتا ہے (اگر سورج اللہ کے سوا کسی اور کے حکم سے نکلتا ہے تو) ذرا اس کو مغرب کی طرف سے تو نکلوا کے دکھا دو۔	۳	۲	۳۵	۱	۵۴
۴۸	۱۱ - بے شک سورج۔ چاند اور ستاروں کی تسخیر میں عقلمند اور	۱۴	۱۶	۲	۳	۳۴۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۴۹	جاننے والی قوم کے لئے کھلی کھلی نشانیاں ہیں۔ ۱۲ - چاہے تم کفار سے پوچھ کر دیکھ لو کہ سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا۔ یہی جواب دینگے کہ اللہ نے۔ پس تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو۔	۲۱	۲۹	۶	۱۰	۵۲۳

۴ - رات دن (دلیل سوم)

۵۰	۱ - اللہ کی نشانیوں میں سے رات اور دن بھی ہے۔	۲۴	۴۱	۸	۵	۶۴۳
۵۱	۲ - رات اور دن کے اختلاف اور ادلتے بدلتے رہنے میں متقیوں۔	۲	۲	۲۰	۱	۳۰
	فکرمندوں اور عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور ان لوگوں کے	۴	۳	۲۰	۱-۲	۹۶
	لئے جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے۔ بیٹھے اور لیٹے (غرضیکہ ہر حال میں) یاد کرتے	۱۱	۱۰	۱	۶	۲۶۹
	ہیں اور زمین و آسمان کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں۔	۲۵	۴۵	۱	۴-۵	۶۴۷
۵۲	۳ - تمہارے لئے رات بھی ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے دن	۲۳	۳۶	۳	۵	۵۷۴
	کو کھینچتا ہے۔					
۵۳	۴ - پس اللہ وہ ہے جس نے دن اور رات نکالے۔	۳۰	۷۹	۲	۳	۷۶۰
۵۴	۵ - اندھیرا اور اُجالا بنایا۔	۷	۶	۱	۱	۱۶۵
۵۵	۶ - پھر رات کو پردے اور آرام کا وقت بنایا اور دن کو دکھلانے	۱۱	۱۰	۷	۷	۲۷۹
	روزی کمانے اور نشر کا وقت بنایا۔ اس میں سننے والی قوم کے	۱۹	۲۵	۵	۳	۴۷۱
	لئے نشانیاں ہیں۔	۲۴	۴۰	۷	۲-۱	۶۱۴
		۳۰	۷۸	۱	۱۱-۱۰	۷۵۷
۵۶	۷ - اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات اور دن کو مسخر کیا۔	۱۳	۱۴	۵	۶	۳۳۶
		۱۴	۱۶	۲	۳	۳۴۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۵۷	۸ - جو دن پر رات کو ڈھانکتا ہے۔	۱۳	۱۳	۱	۳	۳۲۲
۵۸	۹ - جو دن کو رات پر اور رات کو دن پر لپیٹتا ہے۔	۲۳	۳۹	۱	۵	۵۹۴ ۵۹۵
۵۹	۱۰ - جو دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کرتا ہے۔	۲۱	۳۱	۳	۱۰	۵۳۶ ۵۳۷
۶۰	۱۱ - جو دن اور رات کو ادلتا بدلتا رہتا ہے۔	۱۸	۲۳	۵	۳	۴۵۰
۶۱	۱۲ - ان کو (ٹھیک اندازے سے) آگے پیچھے بھیجتا رہتا ہے۔	۱۸	۲۴	۶	۴	۴۶۲
		۱۹	۲۵	۶	۲	۴۷۳
۶۲	۱۳ - ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ رات دن سے آگے نکل جاوے۔	۲۳	۳۶	۳	۸	۵۷۴
۶۳	۱۴ - ذرا سوچو تو سہی کہ اگر اللہ رات کو قیامت تک لمبی کر دے۔ تو کوئی اور خدا ہے جو روشنی لے آئے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو! اور اگر وہ دن کو قیامت تک لمبا کر دے تو کوئی اور خدا ہے جو تمہارے آرام کے لئے رات لے آئے؟ کیا تم دیکھتے نہیں ہو! یہ اس کی رحمتوں میں سے ہے کہ رات اور دن بناتا ہے تاکہ تم آرام بھی پکڑو اور روزی بھی تلاش کرو۔	۲۰	۲۸	۷	۱۱-۱۳	۵۱۰
۶۴	۱۵ - پس اللہ وہ ہے جس نے تمہارے آرام کے لئے رات بنائی اور دن کو دکھلانے والا بنایا۔ وہ تو لوگوں پر بہت فضل کرتا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ بس یہ تمہارا رب اور تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تم کہاں پھیرے جاتے ہو (یاد رکھو) اللہ کی نشانیوں سے انکار کرنے والے اسی طرح بھٹکائے جاتے ہیں۔	۲۴	۴۰	۷	۱-۳	۶۱۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۵- سمندر اور جہاز رانی (دلیل چہارم)					
۶۵	۱- اللہ کی نشانیوں میں سے سمندر میں پہاڑ جیسے جہازوں - اور کشتیوں کا چلنا بھی ہے۔ اگر وہ ہوا کو روک لے تو تھمی ہوئی رہجاویں۔ اس میں اللہ تعالیٰ تم کو اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھاتا ہے	۲	۲	۲۰	۱	۳۰
		۲۵	۴۲	۴	۳-۴	۶۳۱
		۲۱	۳۱	۴	۱	۵۳۷
۶۶	۲- اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے جہاز اور کشتیاں بنائیں اور اگر وہ چاہے تو ان کو غرق کر دے۔ اور سوائے اس کی رحمت کے کوئی ان کو نہ بچا سکے۔	۲۵	۴۳	۱	۱۲-۱۴	۶۳۵
		۲۳	۳۶	۳	۹-۱۲	۵۷۴
		۲۵	۴۲	۴	۵	۶۳۱
۶۷	۳- پس اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کیا تاکہ اس میں جہاز رانی ہو سکے اور تم (دور دراز کے ملکوں کا) تجارتی سفر کر کے روزی تلاش کرو۔ اور اللہ کے شکر گذار بندے بن جاؤ۔	۱۳	۱۴	۵	۵	۳۳۵
		۱۴	۱۶	۲	۵	۳۴۷
		۲۵	۴۵	۲	۱	۶۴۷ ۶۴۸
۶۸	۴- اور تاکہ تم سمندر میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور پہننے کے زیورات نکالو۔	۱۴	۱۶	۲	۵	۳۴۷
۶۹	۵- اور موتی اور مونگے نکالو (جو دوائی اور زیور دونوں میں استعمال ہوں)	۲۷	۵۵	۱	۲۲	۶۹۰
۷۰	۶- (تم سمندری رَوؤں [دھاروں] میں بھی غور کرو اور دیکھو کہ کس طرح) دو پانی برابر برابر چلتے ہیں (گویا کہ) ان کے درمیان ایک پردہ ہے جس سے وہ آپس میں ملنے نہیں پاتے۔	۲۷	۵۵	۱	۱۹-۲۰	۶۹۰
۷۱	۷- اللہ وہ ہے جس کو تم سمندر کے طوفان میں بے اختیار پکار اٹھتے ہو اور نجات کی دعائیں مانگتے ہو۔ اور جب وہ تم کو نجات دیدیتا ہے تو خشکی پر آکر نافرمانی اور شرک کرنے لگتے ہو۔	۱۵	۱۷	۷	۷	۳۷۴
		۲۱	۲۹	۷	۲-۳	۵۲۳ ۵۲۴
		۲۱	۳۱	۴	۴	۵۳۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۶- پیدائشِ انسانی (دلیل پنجم)					
۷۲	۱- انسان کی اپنی پیدائش میں یقین لانے والوں کیلئے نشانیاں ہیں	۲۵	۴۵	۱	۳-۴	۶۴۷
		۲۶	۵۱	۱	۲۰-۲۱	۶۷۶
۷۳	۲- اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کر کے چلتا پھرتا انسان بنایا۔	۲۱	۳۰	۳	۱	۵۲۶
۷۴	۳- اللہ وہ ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کر کے اجل مقرر کی۔	۷	۶	۱	۲	۱۶۵
۷۵	۴- اللہ وہ ہے جس نے تم کو مٹی سے پھر نطفے سے پھر منجمد خون سے پیدا کیا پھر تم کو بچہ بنا کر نکالا پھر تم جوان ہوتے ہو۔ پھر بوڑھے ہو جاتے ہو اور تم میں سے بعض سنِ بلوغ سے پہلے ہی مر جاتے ہیں۔ تاکہ تم عقل پکڑو۔	۲۴	۴۰	۷	۷	۶۱۵
۷۶	۵- اللہ وہ ہے جس نے تم کو نطفے سے پیدا کیا۔	۱۴	۱۶	۱	۴	۳۴۶
۷۷	۶- اور نطفے سے پیدا کر کے مدت مقررہ تک ایک مضبوط جگہ رحمِ مادر میں رکھا۔	۲۹	۷۷	۱	۲۰-۲۴	۷۵۵
۷۸	۷- رحمِ مادر کے تین پردوں کے اندر تم کو یکے بعد دیگرے کئی پیدائشوں میں سے گذارا۔	۲۳	۳۹	۱	۶	۵۹۵
۷۹	۸- اور رحمِ مادر (جیسی اندھیری کوٹھڑی) میں ہی اپنی منشا کے مطابق تمہاری صورت بنائی۔	۳	۳	۱	۵	۶۳
۸۰	۹- اور دیکھو تو کیسی اچھی صورت بنائی!!	۲۴	۴۰	۷	۴	۶۱۴
۸۱	۱۰- پھر تمہاری رنگتوں اور بولیوں میں اختلاف ڈالا۔ یہ اسکی بہت بڑی نشانی ہے	۲۱	۳۰	۳	۳	۵۲۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۸۲	۱۱- اب تم غور کرو کہ تمہاری پیدائش کس طرح نفس واحد (حضرت آدمؑ) سے شروع ہوئی۔ پھر اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا گیا۔	۲۳	۳۹	۱	۶	۵۹۵
		۷	۶	۱۲	۴	۱۸۰
		۹	۷	۲۴	۱	۲۲۶
۸۳	۱۲- یہ اُس کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا تمہاری ہی نسل سے پیدا کیا۔ تاکہ تم اس کی طرف آرام پکڑو اور جب اس کو ڈھانکو تو حمل ٹھیر جائے۔	۱۴	۱۶	۱۰	۲	۳۵۵
		۲۱	۳۰	۳	۲	۵۲۷
		۲۵	۴۲	۲	۲	۶۲۷
		۹	۷	۲۴	۱	۲۲۶
۸۴	۱۳- تمہاری جنس سے تمہارا جوڑا پیدا کر کے دونوں میں محبت اور مہربانی (رحمت) ڈالدی۔	۲۱	۳۰	۳	۲	۵۲۷
۸۵	۱۴- پھر تمہارا ناتا اور سسرال بنائے۔	۱۹	۲۵	۵	۱۰	۴۷۲
۸۶	۱۵- تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور تم کو پاک رزق دیا۔ کیا (اس پر بھی) تم اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہو۔ اور باطل پر ایمان لاتے ہو!	۱۴	۱۶	۱۰	۲	۳۵۵
۸۷	۱۶- ذرا غور تو کرو کہ جب تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا تھا تو تم کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ اللہ نے تم کو دل۔ آنکھ اور کان عطا فرمائے تاکہ تم شکر کرو۔ مگر تم میں سے شکر گذار بہت کم ہیں۔	۱۴	۱۶	۱۱	۲	۳۵۶
		۲۹	۶۷	۲	۹	۷۳۱
۸۸	۱۷- اب تم سوچو کہ ایک وقت وہ تھا جب تم کچھ بھی نہ تھے۔ پھر اللہ نے تم کو نطفے (جیسی گندی چیز) سے پیدا کیا۔ نطفہ رحم میں ڈالا گیا۔ وہاں اس کا جما ہوا خون بنا۔ پھر اس کو تندرست کیا۔ پھر دو جوڑے نر و مادہ بنائے	۲۹	۷۶	۱	۱-۲	۷۵۲
		۲۹	۷۵	۲	۷-۹	۷۵۱
۸۹	۱۸- تم کو کان۔ آنکھ اور دل دیئے۔	۱۸	۲۳	۵	۱	۴۵۰
۹۰	۱۹- تم کو زمین میں پھیلایا۔	۱۸	۲۳	۵	۲	۴۵۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۹۱	۲۰- تمہارے لئے رہنے کا ٹھکانا اور رکھے جانے کی جگہ بنائی۔	۲۹	۷۱	۱	۱۲	۷۴۱
۹۲	۲۱- مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی۔	۸	۶	۲۰	۱۱	۱۹۴
۹۳	۲۲- تم کو زمین میں اپنا نائب بنایا اور بعض کا مرتبہ بعض پر بلند کیا۔					
۹۴	۲۳- تمہارے لئے جانور اور چوپائے بنائے۔ بس یہ ہے اللہ جو تمہارا پروردگار ہے بس اسی کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔	۲۳	۳۹	۱	۶	۵۹۵
۹۵	۲۴- چاہے مشرکوں سے پوچھ کر دیکھ لو۔ وہ بھی یہی کہیں گے کہ انکو اللہ نے پیدا کیا۔ پس تم کہاں مارے مارے پھرتے ہو۔	۲۵	۴۳	۷	۲۰	۶۴۳
۹۶	۲۵- تم کو کیا ہو گیا کہ تم اللہ کی بزرگی کا اعتقاد نہیں رکھتے جس نے تم کو طرح طرح سے پیدا کیا۔	۲۹	۷۱	۱	۱۴-۱۳	۷۴۱
۹۷	۲۶- کیا تم ایک قطرہ منی نہ تھے؟	۲۹	۷۵	۲	۷	۷۵۱
۹۸	۲۷- کیا اللہ نے تم کو دو آنکھیں۔ زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے اور دو راہیں نہیں دکھائیں۔؟	۳۰	۹۰	۱	۱۰-۸	۷۷۵ ۷۷۶
۹۹	۲۸- کیا اللہ نے تم کو جوڑا نہیں بنایا؟	۳۰	۷۸	۱	۸	۷۵۷
۱۰۰	۲۹- (اللہ فرماتا ہے کہ) اے انسان! کیا تو دیکھتا نہیں کہ ہم نے تجھ کو نطفے سے پیدا کیا اور اب تو جھگڑنے والا ہو گیا اور ہمارے لئے مثالیں بیان کرنے لگا۔ اور اپنی پیدائش کو بھول گیا اور یوں کہنے لگا کہ اللہ کون ہے جو گلی ہوئی ہڈیوں کو زندہ کرے گا؟ اس سے کہہ دو کہ وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی مرتبہ زندہ کیا تھا۔ اور وہ ہر طرح کی پیدائش جانتا ہے۔	۲۳	۳۶	۵	۱۲-۱۰	۵۷۷ ۵۷۸
۱۰۱	۳۰- وہ تو بانجھ عورتوں کو بھی اولاد دے سکتا ہے۔	۳	۳	۴	۱۰	۶۹/۷۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۰۲	۳۱- اور انسانی پیدائش اس کے لئے کیا مشکل ہے۔ اس نے تو زمین و آسمان کو پیدا کر دیا۔ جو اس سے بھی بڑا کام ہے۔ اور پھر آسمان کو بنا کر۔ برابر کر کے بلند کر دیا اور پھر اس میں سے رات اور دن نکالے۔ دھوپ بنائی۔ زمین میں نباتات اُگائے اور پہاڑوں کو بنایا۔	۲۴ ۳۰	۴۰ ۷۹	۶ ۲	۷ ۱-۷	۶۱۳ ۷۶۰
۱۰۳	۳۲- اور یہ سب کام کر کے تھکا بالکل بھی نہیں ❊	۲۶	۴۶	۴	۷	۶۵۶

۷- فطرتِ انسانی (دلیل ششم)

۱۰۴	۱- جب انسان کو کوئی مصیبت پیش آجاتی ہے تو بے اختیار خدا کو پکارا اُٹھتا ہے اور اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔	۷ ۱۱ ۱۴ ۲۱ ۲۳	۶ ۱۰ ۱۶ ۳۰ ۳۹	۸ ۲ ۷ ۴ ۱	۳-۴ ۲ ۳-۵ ۶ ۸	۱۷۴/۱۷۵ ۲۷۰ ۳۵۴ ۵۲۸ ۵۹۵
۱۰۵	۲- چنانچہ جب انسان جہاز یا کشتی میں سوار ہوتا ہے اور سمندر میں طوفان آجاتا ہے اور لہر سائبان کی طرح اس کو ڈھانک لیتی ہے تو بے اختیار اللہ کو پکارا اُٹھتا ہے اور نجات کی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔	۱۱ ۱۵ ۲۱ ۲۱	۱۰ ۱۷ ۲۹ ۳۱	۳ ۷ ۷ ۴	۲-۳ ۷ ۲ ۲	۲۷۲ ۳۷۴ ۵۲۳ ۵۳۷

ف - اس سے ثابت ہوا کہ اللہ کے وجود کا یقین فطرتِ انسانی میں سمایا ہوا ہے اور صرف ہستی ہی کا یقین نہیں بلکہ اس کے بہت بڑی قوتوں والا ہونے کا یقین بھی ہے جبھی تو ایسے وقت میں

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	جبکہ تمام طاقتیں اور قوتیں بیکار ہو جاتی ہیں اس وقت صرف اللہ ہی یاد آتا ہے ❊					
	۸۔ نیند۔ موت اور زندگی (دلیل ہفتم)					
۱۰۶	۱۔ اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم رات کو سوتے ہو اور دن کو روزی تلاش کرتے ہو اس میں سننے والی قوم کے لئے نشانیاں ہیں۔	۲۱	۳۰	۳	۴	۵۲۷
۱۰۷	۲۔ اللہ نے نیند کو تمہاری تکان رفع کرنے کے لئے بنایا۔	۳۰	۷۸	۱	۹	۷۵۷
۱۰۸	۳۔ اللہ وہ ہے جو انسان کو رات کو قبض کرتا ہے اور صبح کو پھر ایک مدت مقررہ تک کے لئے اٹھا دیتا ہے۔	۷	۶	۷	۵	۱۷۴
		۲۴	۳۹	۵	۱	۶۰۰
۱۰۹	۴۔ اللہ وہ ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کر کے اجل مقرر کی۔	۷	۶	۱	۲	۱۶۵
۱۱۰	۵۔ اور زمین کو مردوں اور زندوں کو سمیٹنے والی بنایا۔	۲۹	۷۷	۱	۲۵-۲۶	۷۵۵
۱۱۱	۶۔ اللہ وہ ہے جس نے موت اور زندگی پیدا کی۔	۲۹	۶۷	۱	۲	۷۲۹
۱۱۲	۷۔ جو مارتا اور زندہ کرتا ہے۔	۳	۲	۳۵	۱	۵۴
		۱۸	۲۳	۵	۳	۴۵۰
		۲۴	۴۰	۷	۸	۶۱۵
۱۱۳	۸۔ اور جس کی طرف سے موت کے وقت موت کے فرشتے آتے ہیں۔	۷	۶	۸	۱	۱۷۴
۱۱۴	۹۔ پس اللہ وہ ہے جو مردہ کو زندہ سے اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے۔ کیا تم ڈرتے نہیں ہو!	۱۱	۱۰	۴	۱-۲	۲۷۴
۱۱۵	۱۰ تم اللہ سے کیسے کفر کرتے ہو؟ تم تو مردہ تھے۔ اس نے تم کو	۱	۲	۳	۸	۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	زندہ کیا۔ پھر مارے گا۔ پھر زندہ کریگا۔ پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے					
	۹۔ نباتات۔ (دلیل ہشتم)					
۱۱۶	۱۔ مردہ زمین بھی تمہارے لئے ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو زندہ کرتا ہے اور اس میں سے اناج نکالتا ہے کہ جس کو تم کھاتے ہو۔	۲۳	۳۶	۳	۱	۵۶۳
۱۱۷	۲۔ چنانچہ تم زمین کو دبی ہوئی دیکھتے ہو جب اس پر پانی برستا ہے تو تازہ ہوتی ہے اور ابھرتی ہے۔ اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے	۲۴	۴۱	۵	۷	۶۴۳
۱۱۸	۳۔ پس اللہ وہ ہے جو بارش کو بنجر زمین کی طرف لاتا ہے۔ اس سے کھیتی نکلتی ہے جس کو جانور اور انسان سبھی کھاتے ہیں۔	۲۱	۳۲	۳	۵	۵۴۱
۱۱۹	۴۔ اللہ وہ ہے جو دانوں اور گٹھلیوں کو پھاڑتا ہے اور اس طرح زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے۔ پس تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو!	۷	۶	۱۲	۱	۱۸۰
۱۲۰	۵۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسا کر اس سے رنگ برنگ کے میوے اگاتا ہے جو تمہارے لئے رزق ہیں۔	۱۳ ۲۲	۱۴ ۳۵	۵ ۴	۵ ۱	۳۳۵ ۵۹۷
۱۲۱	۶۔ ان میووں کے بھی جوڑے پیدا کرتا ہے (سائنسدان اس بات کو سالہا سال کے تجربات کے بعد اب سمجھ سکے ہیں اور قرآن نے یہ بات ساڑھے تیرہ سو سال پہلے بتادی تھی)	۱۳ ۲۳	۱۳ ۳۶	۱ ۳	۳ ۴	۳۲۲ ۵۷۴
۱۲۲	۷۔ انگوروں اور کھجوروں کے باغات۔ زیتون۔ انار۔ کھیتیاں طرح طرح کے میوے اور جڑی بوٹیاں پیدا کرتا ہے جن میں سے تم خود بھی کھاتے ہو اور اپنے جانوروں کو بھی کھلاتے ہو۔ رزق	۷ ۸ ۱۳	۶ ۶ ۱۳	۱۲ ۱۷ ۱	۵ ۱ ۴	۱۸۱ ۱۸۸ ۳۲۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	بھی حاصل کرتے ہو اور شراب بھی بناتے ہو۔ ان کا ذائقہ اور رنگ مختلف پاتے ہو۔ حالانکہ تم نے سب کو ایک ہی پانی سے سینچا تھا (اور ایک ہی زمین میں بویا تھا) اس میں عقلمندوں اور فکرمندوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ کیا تم شکر نہیں کرتے !	۱۴	۱۶	۲	۲	۳۴۷
		۱۴	۱۶	۹	۲	۳۵۴
		۲۳	۳۹	۳	۳-۲	۵۷۴
		۲۶	۵۰	۱	۱۱-۹	۶۷۲ ۶۷۳
		۲۹	۶۱	۱	۱۶-۱۲	۷۴۱
۱۲۳	۸- پس اس طرح آسمان سے رزق نازل ہونے اور اس سے مردہ زمین کے زندہ ہونے میں عقل مند قوم کے لئے نشانیاں ہیں	۲۵	۴۵	۱	۵	۶۴۷
۱۲۴	۹- (اب تم سوچو) کیا اللہ نے بدلیوں سے پانی برسا کر اس سے اناج بوٹیاں اور باغات پیدا نہیں کئے۔؟	۳۰	۷۸	۱	۱۶-۱۴	۷۵۷
۱۲۵	۱۰- زمین میں سے پانی اور چارہ نہیں نکالا ؟	۳۰	۷۹	۲	۷-۵	۷۶۰
۱۲۶	۱۱- کیا تم زمین کو نہیں دیکھتے کہ اس میں کس طرح ہر قسم کی نباتات اُگائی ؟ اس میں بڑی نشانی ہے۔ مگر اکثر لوگ نہیں مانتے۔	۱۹	۲۶	۱	۸-۷	۴۷۵
۱۲۷	۱۲- اللہ نے مخلوق کے لئے زمین بنا کر اس میں میوے، خوشوں والی کھجوریں، بھس والا اناج اور خوش بودار پھول بنائے۔ بھلا تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے !	۲۷	۵۵	۱	۱۳-۱۰	۶۸۹
۱۲۸	۱۳- اچھا تم کفار سے پوچھ کر دیکھ لو کہ کون ہے جو آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے۔ تو یہی کہیں گے کہ اللہ۔ کہہ دیجئے کہ سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔	۲۱	۲۹	۶	۱۲	۵۲۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۱۰- طبعیات (دلیل نہم)					
۱۲۹	۱- اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تم کو بجلی دکھاتا ہے جس سے تم کو ڈر اور امید دونوں پیدا ہوتے ہیں۔ پھر بارش برسا کر مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے۔ اس میں عقل مند قوم کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔	۲۱	۳۰	۳	۵	۵۲۷
۱۳۰	۲- ہواؤں کے چلنے میں بھی عقل مند قوم کے لئے نشانیاں ہیں۔	۲۵	۴۵	۱	۵	۶۴۷
۱۳۱	۳- اللہ وہ ہے جو خوش خبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے جو بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں اور ہانک کر مردہ بستی کی طرف لیجاتی ہیں پھر ان سے پانی برستا ہے اور میوے اور کھیتیاں پیدا ہوتی ہیں اور اس طرح مردہ بستی زندہ ہو جاتی ہے۔	۲ ۷ ۱۹ ۲۱	۲ ۷ ۲۵ ۳۰	۲۰ ۷ ۵ ۵	۱ ۴ ۵-۴ ۶	۳۱-۳۰ ۲۰۴ ۴۷۱ ۵۳۰
۱۳۲	۴- اللہ وہ ہے جو تم کو بجلی دکھاتا ہے جس سے تم ڈرتے بھی ہو اور تم کو بارش کی امید بھی ہوتی ہے۔ پھر بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔ اللہ کے ڈر سے بادلوں کی گرج اور فرشتے بھی اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پھر گرنے والی بجلی کو بھیجتا ہے۔ اور وہ جس تک چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے۔ اور جو لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ جان لیں کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔	۱۳	۱۳	۲	۶-۵	۳۲۳ ۳۲۴
۱۳۳	۵- کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ بادلوں کو چلاتا ہے۔ پھر ان کو ملاتا ہے۔ پھر ان کو تہ بہ تہ کرتا ہے۔ پھر تم ان میں سے پہاڑوں کی طرف سے بارش کو گرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ اس میں اولے بھی ہوتے ہیں۔ وہ اس کو جس جگہ چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے۔ اور جس کو	۱۸	۲۴	۶	۳	۴۶۱ ۴۶۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	چاہتا ہے اس سے محروم رکھتا ہے۔					
۱۳۴	۶- اللہ تو وہ ہے جو ناامیدی کے بعد بارش نازل فرماتا ہے اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔	۲۵	۴۲	۳	۹	۶۳۱
۱۳۵	۷- آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے۔	۱۳	۱۴	۵	۵	۳۳۵
		۲۹	۷۱	۱	۱۱	۷۴۱
۱۳۶	۸- اور ایک اندازے کے ساتھ نازل فرماتا ہے۔	۲۵	۴۳	۱	۱۱	۶۳۵
۱۳۷	۹- پھر اس سے ندی نالے بہہ نکلتے ہیں	۱۳	۱۳	۲	۱۰	۳۲۴
۱۳۸	۱۰- ان میں سے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے درخت، کھتیاں اور میووں کے باغات بھی اُگتے ہیں۔	۱۴	۱۶	۲	۱	۳۴۶
۱۳۹	۱۱- پس اللہ وہ ہے جس نے بارش برسا کر مردہ زمین کو زندہ کیا۔	۱۴	۱۶	۸	۵	۳۵۴
۱۴۰	۱۲- پیاس بجھانے والا پانی بنایا۔	۲۹	۷۷	۱	۲۷	۷۵۵
۱۴۱	۱۳- کھاری اور میٹھا پانی بنایا۔	۱۹	۲۵	۵	۹	۴۷۲
۱۴۲	۱۴- کیا تم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی اُتارتا ہے؟	۲۲	۳۵	۴	۱	۵۶۷
۱۴۳	۱۵- اور بدلیوں سے پانی بکثرت گراتا ہے۔	۳۰	۷۸	۱	۱۴	۷۵۷
۱۴۴	۱۶- اب ذرا غور کرو کہ اگر پانی سوکھ جائے تو اللہ کے سوا کوئی ہے جو ایسا نتھرا ہوا پانی لے آئے؟	۲۹	۶۷	۲	۱۶	۷۳۲
۱۴۵	۱۷- پس بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا۔ ہوا اور بادل اللہ کی (بہت بڑی) نشانی ہے۔	۲	۲	۲۰	۱	۳۰-۳۱
۱۴۶	۱۸- چاہے تم کفار سے پوچھ کر دیکھ لو کہ کون آسمان سے پانی برسا کر مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے وہ بھی یہی کہیں گے کہ اللہ۔ پس سب	۲۱	۲۹	۶	۱۲	۵۲۳

۳۱۴۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	تعریف اسی اللہ کے لئے۔ مگر اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔					
	۱۱۔ حیوانات (دلیل دہم)					
۱۴۷	۱۔ اللہ کی نشانیوں میں سے جانوروں کی پیدائش بھی ہے۔	۲۵	۴۲	۳	۱۰	۶۳۱
۱۴۸	۲۔ اس میں یقین لانے والوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں۔	۲۵	۴۵	۱	۴	۶۴۷
۱۴۹	۳۔ اللہ نے جانوروں کو پانی سے پیدا کیا۔ پھر ان میں سے بعض پیٹ کے بل چلنے والے بنائے۔ بعض دو پاؤں پر اور بعض چار پر۔	۱۸	۲۴	۶	۵	۴۶۲
۱۵۰	۴۔ اور پھر چوپایوں کے بھی جوڑے بنائے۔	۲۵	۴۲	۲	۲	۶۲۷
۱۵۱	۵۔ اور تمہارے لئے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے بنائے۔ دو بھیڑ سے دو بکری سے۔ دو اونٹ سے اور دو گائے سے۔	۸ ۲۳	۶ ۳۹	۱۷ ۱	۴-۳ ۶	۱۸۹ ۵۹۵
۱۵۲	۶۔ پس اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے جانوروں کو پیدا کیا کہ ان میں تمہارے لئے گرمی کے اسباب۔ (یعنی اون اور پشم) اور دیگر فائدے ہیں۔ تم ان میں سے کھاتے بھی ہو اور جب تم ان کو چراگاہ لیجاتے ہو اور واپس لاتے ہو تو تمہارے لئے شان کا ذریعہ بھی ہیں۔ وہ تمہارا بوجھ اٹھا کر ایک شہر سے دوسرے شہر تک لیجاتے ہیں جس کو تم بغیر سخت مشقت کے نہ اٹھا سکتے تھے۔ اور تمہاری سواری کے لئے گھوڑے۔ خچریں اور گدھے پیدا کئے جو تمہاری زینت کا ذریعہ بھی ہیں۔	۱۴	۱۶	۱	۸-۵	۳۴۶
۱۵۳	۷۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے رہنے کے لئے گھر بنائے اور جانوروں کے چمڑے کے گھر (خیمے) بنائے جو ہلکے ہوتے ہیں	۱۴	۱۶	۱۱	۴	۳۵۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اور تم ان کو سفر میں استعمال کرتے ہو۔ اور بھیڑوں۔ اونٹوں اور بکریوں کے بالوں اور پشم میں تمہارے لئے اسباب اور فائدے مہیا کئے۔					
۱۵۴	۸۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے کہ ان پر سوار بھی ہوتے ہو اور ان کا گوشت بھی کھاتے ہو اور اپنے دلوں کی چھپی ہوئی حاجتیں پوری کرتے ہو۔	۲۴ ۲۵	۴۰ ۴۳	۹ ۱	۱-۲ ۱۲-۱۴	۶۱۷ ۶۳۵
۱۵۵	۹۔ اللہ وہ ہے جس نے جانوروں میں سے بوجھ اٹھانے والے (جیسے اونٹ وغیرہ) اور زمین سے لگے ہوئے (یعنی پست قد جیسے بھیڑ بکری) پیدا کئے اور کھانے کے لئے رزق دیا۔	۸	۶	۱۷	۲	۱۸۸ ۱۸۹
۱۵۶	۱۰۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ نے اپنے دست قدرت سے تمہارے لئے چوپائے بنا کر تم کو ان کا مالک بنا دیا۔ اور ان کو تمہارا فرمانبردار کر دیا۔ ان میں سے بعض پر سواری بھی کرتے ہو اور کھاتے بھی ہو اور ان میں تمہارے لئے نفع بخش اور پینے کی چیزیں بھی ہیں	۲۳	۳۶	۵	۴-۶	۵۷۷
۱۵۷	۱۱۔ پس جانوروں میں تمہارے لئے عبرت ہے۔ وہ تم کو اپنے پیٹوں میں سے گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کو بڑا خوش گوار معلوم ہوتا ہے۔	۱۴	۱۶	۹	۱	۳۵۴
۱۵۸	۱۲۔ (ایک طرف تو) تم یہ دیکھو کہ (اتنا بڑا) اونٹ کیونکر پیدا کیا گیا!!	۳۰	۸۸	۱	۱۷	۷۷۳
۱۵۹	۱۳۔ (دوسری طرف یہ دیکھو کہ ننھی سی) شہد کی مکھی کو کس نے سکھایا کہ پہاڑوں۔ درختوں۔ بیل چڑھانے کی ٹٹیوں پر اپنا گھر بناتی ہے پھر دور جا کر پھلوں میں سے کھاتی ہے۔ پھر اس کے پیٹ میں سے شہد نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ ان باتوں میں	۱۴	۱۶	۹	۳-۴	۳۵۴ ۳۵۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	فکرمندوں کے لئے بڑی نشانی ہے۔					
۱۶۰	۱۴- کیا تم نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ اپنے پر کھولے ہوئے اڑتے ہیں۔ پھر اپنے پروں کو سمیٹ لیتے ہیں (ذرا غور کرو کہ وہ ان کو اللہ کے سوا ہوا میں کون روکے رکھتا ہے۔	۱۴ ۲۹	۱۶ ۶۷	۱۱ ۲	۳ ۵	۳۵۷ ۷۳۰
	۱۲- جمادات (دلیل یازدہم)					
۱۶۱	۱- اللہ وہ ہے جس نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ وہ ہل نہ جائے اور تم کو لیکر جھک نہ پڑے۔	۱۴ ۲۹	۱۶ ۷۷	۲ ۱	۶ ۲۷	۳۴۷ ۷۵۵
۱۶۲	۲- پھر ان پہاڑوں کو گاڑ دیا۔	۳۰	۷۹	۲	۶	۷۶۰
۱۶۳	۳- کیا تم دیکھتے نہیں کہ پہاڑ کس طرح گاڑے گئے؟	۳۰	۸۸	۱	۱۹	۷۷۳
۱۶۴	۴- کیا اللہ نے پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا؟	۳۰	۷۸	۱	۷	۷۵۷
۱۶۵	۵- کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے پہاڑوں میں سفید، سرخ مختلف رنگوں کے اور کالے بھجنگ بنائے۔؟	۲۲	۳۵	۴	۱	۵۶۷
۱۶۶	۶- تمہارے لئے لوہا پیدا کیا جس میں تمہارے لئے فائدے بھی ہیں اور (آلات حرب کی صورت میں) سخت لڑائی بھی ہے۔	۲۷	۵۷	۳	۶	۷۰۲
۱۶۷	۷- سمندروں میں تمہارے لئے موتی اور مونگے پیدا کئے (جو زیورات بھی ہیں اور دوائی بھی)	۲۷	۵۵	۱	۲۲	۶۹۰
۱۶۸	۸- پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاتے رہو گے؟	۲۷	۵۵	۱	۲۳	۶۹۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۱۳- متفرق دلائل					
۱۶۹	**۱- رنگوں میں اختلاف** اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین میں جو کچھ بھی پھیلایا سب کے رنگ مختلف رکھے۔ اس میں نصیحت حاصل کرنے والی قوم کے لئے نشانیاں ہیں۔	۱۴	۱۶	۲	۴	۳۴۷
۱۷۰	۲- چنانچہ تم دیکھو کہ میووں کے رنگ بھی مختلف ہیں۔ پہاڑ بھی سفید، سرخ۔ کالے اور مختلف رنگوں کے ہیں۔ انسان اور چوپائے بھی سب مختلف رنگوں کے ہیں۔	۲۲	۳۵	۴	۱-۲	۵۶۷
۱۷۱	۳- پس یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ انسانوں کی رنگتوں اور بولیوں میں اختلاف ہے۔ اس میں علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔	۲۱	۳۰	۳	۳	۵۲۷
۱۷۲	**۴- حیات** اللہ وہ ہے جس نے ہر چیز کو زندگی عطا فرمائی	۱۷	۲۱	۳	۱	۴۲۰
۱۷۳	**۵- تزوج** اور ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا۔ چاہے وہ نباتات ہو۔ یا تم خود ہو۔ یا وہ چیزیں جن کو تم نہیں جانتے۔	۲۳	۳۶	۳	۴	۵۷۴
۱۷۴	**۶- رزق** اللہ وہ ہے جو سب کو رزق دیتا ہے۔	۱۱	۱۰	۴	۱	۲۷۴
		۱۴	۱۶	۱۰	۱	۳۵۵
		۲۴	۴۰	۷	۴	۶۱۴
۱۷۵	۷- زمین و آسمان کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ وہ (اپنی حکمت سے) جس کو چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ناپ کر دیتا ہے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔	۲۵	۴۲	۲	۳	۶۲۷
۱۷۶	**۸- بادشاہی** اللہ وہ ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے	۲۹	۶۷	۱	۱	۷۲۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۷۷	۹- کیا تم زمین و آسمان کی بادشاہی اور ان تمام چیزوں کو جن کو اللہ نے پیدا کیا نہیں دیکھتے؟	۹	۷	۲۳	۴	۳۲۵
۱۷۸	۱۰- کتاب - اللہ وہ ہے جو کام تدبیر کرتا ہے اور اپنی نشانیاں بیان فرماتا ہے۔	۱۳	۱۳	۱	۲	۳۲۲
۱۷۹	۱۱- اور جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب نازل فرمائی۔	۸	۶	۱۴	۴	۱۸۳
۱۸۰	۱۲- زرہیں - اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے کرتے اور زرہیں بنائیں جو تمہارے لئے گرمی اور لڑائی میں بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔ تاکہ تم پر اپنی نعمت پوری کردے۔ اور تم اس کے فرمانبردار ہو جاؤ	۱۴	۱۶	۱۱	۵	۳۵۷
۱۸۱	۱۳- آگ - اللہ وہ ہے جس نے سبز درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کی۔	۲۳	۳۶	۵	۱۳	۵۷۸
۱۸۲	۱۴- اور جب اپنے پیارے خلیل کو اس میں گرائے جانتے دیکھا	۲۰	۲۹	۳	۲	۵۱۷
	تو اس کو گلزار کر دیا۔	۱۷	۲۱	۵	۱۹	۴۲۴
۱۸۳	۱۵- دعا - اللہ وہ ہے کہ جس سے جب تم کچھ مانگتے ہو تو تم کو دیتا ہے۔	۱۳	۱۴	۵	۷	۳۳۶
	اگر تم اس کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن بھی نہ سکو مگر تم تو بڑے ہی بے انصاف اور ناشکرے ہو۔	۱۴	۱۶	۲	۹	۳۴۷
۱۸۴	۱۶- بعثت محمد صلعم - اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنا رسول تم میں مبعوث فرمایا کہ تم کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائے۔ تمہارا تزکیہ نفس کرے اور علم و حکمت سکھائے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر واضح کر کے دکھا دے۔	۴	۳	۱۷	۹	۹۱
		۲۸	۶۲	۱	۲	۷۱۷
		۱۰	۹	۵	۴	۲۴۸
۱۸۵	۱۷- رحمت - اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں پر رحمت نازل فرماتا ہے۔	۲۲	۳۳	۶	۳	۵۴۹
۱۸۶	۱۸- تسکین - اللہ وہ ہے جو مومنوں کے دلوں میں تسکین ڈالتا ہے۔	۲۶	۴۸	۱	۴	۶۶۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۸۷	**۱۹۔ جنگ بدر** جنگ بدر اللہ تعالیٰ کی بڑی عظیم الشان نشانی ہے۔	۳	۳	۲	۴	۶۴ ۶۵
۱۸۸	**۲۰۔ سایہ** سائے کے دائیں بائیں ڈھلنے میں بھی اللہ کی نشانیاں ہیں اگر وہ چاہے تو اس کو ساکن کر دے۔	۱۴	۱۶	۶	۸	۳۵۲
		۱۹	۲۵	۵	۲-۱	۴۷۱
۱۸۹	**۲۱۔ پیدائش کی ابتدا** ہر چیز کی پیدائش کی ابتدا میں بھی اللہ کی بے شمار نشانیاں ہیں۔	۲۰	۲۹	۲	۷-۶	۵۱۶
۱۹۰	**۲۲۔ ملکوں کی مختلف حالتوں** میں اللہ کی بہت نشانیاں ہیں۔	۲۵	۴۱	۶	۹	۶۲۶
۱۹۱	**۲۳۔ سابقہ امتوں کی ہلاکت** میں اللہ کی بے شمار نشانیاں ہیں کہ وہ کس طرح چلتے پھرتے ہلاک کر دیئے گئے۔ اور کوئی ان کی مدد نہ کر سکا۔	۱۶	۲۰	۷	۱۳	۴۱۵
۱۹۲	**۲۴۔ دنیا و ما فیہا** غرضیکہ دنیا کی تمام چیزوں میں اللہ کی نشانیاں ہیں اور وہ ان سب کو اکٹھا کرنے پر قادر ہے۔	۲۵	۴۲	۳	۱۰	۶۳۱
۱۹۳	**۲۵۔** ان تمام چیزوں کی پیدائش میں متقیوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں	۱۱	۱۰	۱	۶	۲۶۹
۱۹۴	**۲۶۔** ان تمام چیزوں کے تمہارے تابع ہونے میں فکرمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔	۲۵	۴۵	۲	۲	۶۴۸
۱۹۵	**۲۷۔** پس اللہ وہ ہے جس نے تمام قسمیں پیدا کیں۔	۲۵	۴۳	۱	۱۴-۱۲	۶۳۵
۱۹۶	**۲۸۔** اور تمام چیزیں تمہارے لئے بنا کر آسمان پر چڑھ گیا۔	۱	۲	۳	۹	۷
۱۹۷	**۲۹۔** وہ بڑی آسانی سے اور چیزیں بھی پیدا کر سکتا ہے اسی طرح تم کو زمین میں سے نکالے گا۔ ہر چیز اس کی فرمانبردار ہے۔ اس کی شان زمین و آسمان میں سب سے بلند ہے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔	۲۱	۳۰	۳	۸-۷	۵۲۷
۱۹۸	**۳۰۔ لبس یہ ھے اللہ** جو تمہارا رب ہے جس نے ہر چیز کو	۷	۶	۱۳	۴-۲	۱۸۱ ۱۸۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	پیدا کیا اور جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق ہے ہی نہیں۔ بس اسی کی عبادت کرو۔ وہی کارساز ہے۔ بینائی اس کو نہیں پا سکتی مگر وہ بینائی کو پا لیتا ہے اور وہ نہایت ہی لطیف اور خبردار ہے۔					
۱۹۹	۳۱-۱ اتمام حجت | اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانیاں آچکیں پس جس نے دیکھ لیا اسی کا فائدہ ہے اور جو اندھا رہا تو اسی کا نقصان ہے اور میں تم پر داروغہ نہیں ہوں میرا کام تو صرف پہنچا دینا ہے ❊	۷ ۷ ۱۴	۶ ۶ ۱۶	۱۳ ۱۳ ۱۱	۴ ۴ ۶-۷	۱۸۱ ۱۸۲ ۳۵۷

۲- توحید باری تعالیٰ

۱- توحید کی ضرورت

۲۰۰	۱- اللہ ایک ہے۔	۱۴ ۱۴ ۳۰	۱۶ ۱۶ ۱۱۲	۳ ۷ ۱	۱ ۱ ۱	۳۴۸ ۳۵۲ ۷۹۰
۲۰۱	۲- اگر اللہ کے سوا اور خدا بھی ہوتا تو وہ کبھی کا عرش کی طرف راستہ ڈھونڈ لیتا۔	۱۵	۱۷	۵	۲	۳۷۰
۲۰۲	۳- ان میں لڑائی ہو جاتی۔ ایک دوسرے پر مع اپنی مخلوق کے چڑھائی کر دیتا اور زمین و آسمان کا یہ نظام کبھی کا درہم برہم ہو چکتا۔	۱۷ ۱۸	۲۱ ۲۳	۲ ۵	۱۳ ۱۴	۴۱۹ ۴۵۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	پس معلوم ہوا کہ نظام جب ہی قائم رہ سکتا ہے جبکہ خدا ایک اور محض ایک ہو					
	۲ - عبادت کے لائق کون ہو سکتا ہے؟					
۲۰۳	۱ - اے لوگو! تم اللہ کی عبادت کرو - وہ تمہارا پروردگار ہے - اس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا - تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا - آسمان سے پانی اتار کر پھل نکالے جو تمہارے لئے رزق ہیں - پس تم اللہ کے برابر کسی اور کو مت قرار دو -	۱	۲	۳	۲۱	۶
۲۰۴	۲ - اللہ تو وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا - پھر تم کو رزق دیا - پھر تم کو مارے گا - پھر زندہ کرے گا - کیا اللہ کے سوا کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے - پس اللہ شریک سے پاک ہے -	۲۱	۳۰	۴	۱۳	۵۲۹
۲۰۵	۳ - اللہ وہ ہے جس نے زمین و آسمان کو تھام رکھا ہے - اگر یہ ہل جائیں تو کیا اللہ کے سوا تم کو کوئی اور نظر آتا ہے جو ان کو تھام لے؟	۲۲	۳۵	۵	۴	۵۶۹
۲۰۶	۴ - اگر اللہ رزق کو روک لے تو کیا کوئی اور ہے جو تم کو رزق دیدے؟	۲۹	۶۷	۲	۷	۷۳۱
۲۰۷	۵ - اگر پانی سوکھ جائے تو اللہ کے سوا کوئی ہے جو پانی کو جاری کر دے؟	۲۹	۶۷	۲	۱۶	۷۳۲
۲۰۸	۶ - کیا اللہ کے سوا تم کو کوئی مددگار نظر آتا ہے؟	۲۹	۶۷	۲	۶	۷۳۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۲۰۹	۷ - خبردار! اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں - اور یہ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارنے والے محض اپنی اٹکلیں دوڑاتے ہیں	۱۱	۱۰	۷	۶	۲۷۹
۲۱۰	۸ - قیامت کے دن بھی سوائے اللہ کے کوئی دوست اور شفاعت کرنے والا نہ ہوگا۔	۷	۶	۶	۱	۱۷۲
۲۱۱	۹ - اللہ تو وہ ہے جو کسی سے رزق نہیں مانگتا -	۲۷	۵۱	۳	۱۱	۶۷۸
۲۱۲	۱۰ - جو نہ کبھی سوتا ہے اور نہ اس کو اونگھ آتی ہے -	۳	۲	۳۴	۲	۵۳
۲۱۳	۱۱ - وہ نہ کسی کا محتاج ہے اور نہ اس کی اولاد اور والدین ہیں بلکہ وہ (ہمیشہ سے) اکیلا ہے - (اور اکیلا ہی رہیگا۔)	۳۰	۱۱۲	۱	سالم سورت	۷۹۰
۲۱۴	۱۲ - سوائے اسکے ہر چیز فنا ہو جانے والی ہے۔	۲۷	۵۵	۲	۱-۲	۶۹۰
۲۱۵	۱۳ - وہ زندہ ہے اور بس عبادت صرف اسی کا حق ہے - اس کے سوا کوئی اور معبود ہے ہی نہیں - سب تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے -	۲۴	۴۰	۷	۵	۶۱۴
		۲۳	۳۹	۱	۳	۵۹۴
		۲۸	۶۴	۲	۳	۷۲۲
		۱۶	۲۰	۵	۹	۴۱۲ ۴۱۳
۲۱۶	۱۴ - خوب جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں - وہ ہمارا اور ہمارے آباواجداد کا رب ہے - بس اسی سے اپنے لئے اور مومنوں کے لئے بخشش مانگو۔	۲۶	۴۷	۲	۸	۶۵۹
		۲۵	۴۴	۱	۸	۶۴۳
۲۱۷	۱۵ - وہ تو زمین میں بھی معبود ہے اور آسمان میں بھی -	۲۵	۴۳	۷	۱۷	۶۴۲
۲۱۸	۱۶ - اور اخیر میں جانا بھی اسی کے پاس ہے -	۲۴	۴۰	۱	۳	۶۰۵
۲۱۹	۱۷ - وہ تو بس اکیلا ہی معبود ہے - اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں - بس صرف اسی کی عبادت کیا کرو -	۲	۲	۱۹	۱۱	۳۰
		۳	۳	۱	۲	۶۳
		۳	۳	۶	۸	۷۰۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
		۵	۴	۱۱	۱۱	۱۱۷
		۶	۴	۲۳	۹	۱۳۵
		۷	۶	۲	۹	۱۶۸
		۱۷	۲۱	۷	۱۵	۴۲۸
۲۲۰	۱۸۔ اور اُسی کے مطیع ہو جاؤ۔	۱۷	۲۲	۵	۱	۴۳۵
۲۲۱	۱۹۔ صرف اس کے واسطے عبادت کو خالص کر کے بس اسی کو پکارو۔ چاہے تمہارا یہ فعل منکروں کو برا ہی لگے۔	۲۴	۴۰	۲	۵	۶۰۷
۲۲۲	۲۰۔ (خوب سن لو کہ) اللہ نے اپنے دستِ قدرت سے آسمان بنایا اور زمین کو بچھایا اور تمام چیزوں کا جوڑا پیدا کیا۔ تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ پس تم اللہ کی طرف دوڑو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھیراؤ۔	۲۷	۵۱	۳	۱-۵	۶۷۸
۲۲۳	۲۱۔ (ذرا سوچو تو سہی کہ) کیا اللہ (اکیلا) اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہے	۲۴	۳۹	۴	۵	۵۹۹
۲۲۴	۲۲۔ وہ تو خود فرماتا ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا اور اگر تم نے میری عبادت سے تکبر کیا تو دوزخ میں ڈال دیئے جاؤ گے۔	۲۴	۴۰	۶	۱۰	۶۱۴
۲۲۵	۲۳۔ جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرتے ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان معبودوں کی عبادت محض اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہم کو اللہ سے قریب کر دیں۔	۲۳	۳۹	۱	۳	۵۹۴
۲۲۶	۲۴۔ اور ان معبودوں کا یہ حال ہے کہ وہ ان سے تکلیف کو بھی نہیں ہٹا سکتے۔ وہ تو خود اللہ کے دربار میں وسیلہ تلاش کرتے ہیں (بھلا وہ ان کی کیا مدد کریں گے۔)	۱۵	۱۷	۶	۴-۵	۳۷۲

Marfat.com

۳ ۔ پیغمبران علیہم السلام کا مسلک

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۲۲۷	۱ ۔ ہر امت میں جو بھی رسول آیا۔ اس نے بتوں سے الگ رہنے اور صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کرنے کو کہا۔	۱۴	۱۶	۵	۳	۳۵۰
۲۲۸	۲ ۔ (چاہے تم تحقیق کر دیکھو) کہ کیا کوئی بھی رسول ایسا آیا جس نے اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت کی ہو۔	۲۵	۴۳	۴	۱۰	۶۳۹
۲۲۹	۳ ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کعبے کی تولیت اسی شرط پر ملی تھی کہ آپ شرک نہ کریں گے۔	۱۷	۲۲	۴	۱	۴۳۳
۲۳۰	۴ ۔ چنانچہ آپ یکے موحّد تھے۔ مشرک ہرگز نہ تھے۔ اور نہ ہی آپ یہودی یا نصرانی تھے۔ بلکہ حنفی مسلمان تھے۔	۱	۲	۱۶	۶	۲۵
		۱	۲	۱۶	۱۱	۲۶
		۳	۳	۷	۴	۷۴
		۴	۳	۱۰	۴	۷۹
		۵	۴	۱۸	۱۰	۱۲۶
		۱۴	۱۶	۱۶	۱-۴	۳۶۳ ۳۶۴
۲۳۱	۵ ۔ آپ نے تو اپنے مشرک باپ سے اور قوم سے بھی کہہ دیا تھا کہ تم سب گمراہ ہو اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔	۷	۶	۹	۵	۱۷۶
۲۳۲	۶ ۔ (جبھی تو) اللہ نے تمام مسلمانوں کو آپ کی ملّت کی پیروی کی تاکید فرمائی۔	۱	۲	۱۶	سابع رکوع	۲۵-۲۶
۲۳۳	۷ ۔ اور ملّتِ ابراہیم کو دینِ قیّم اور صراطِ مستقیم فرمایا۔	۸	۶	۲۰	۷	۱۹۳
۲۳۴	۸ ۔ اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی طرف ہم سب کو متوجہ فرمایا۔	۲۸	۲۰	۱	۴-۶	۷۱۲ ۷۱۳
۲۳۵	۹ ۔ حضرت ابراہیمؑ ۔ اسماعیلؑ ۔ اسحٰقؑ ۔ یعقوبؑ اور آپ کے سب	۱	۲	۱۶	۴	۲۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	بیٹے موحد تھے چنانچہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے بیٹوں کو بلا کر پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے اور آپ کے آباؤ اجداد ابراہیم اسمٰعیلؑ اور اسحٰق علیہم السلام کے معبود ہی کی عبادت کریں گے۔ جو محض ایک ہے اور ہم اسی کے مطیع ہیں					
۲۳۶	۱۰- کتاب موسیٰ میں بھی توحید ہی کی تعلیم تھی۔	۱۵	۱۷	۱	۲	۳۶۵
۲۳۷	۱۱- اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے پکے موحد تھے کہ جب آپ کے کوہ طور پر جانے کے بعد سامری نے بچھڑا بنا لیا اور لوگوں نے اس بچھڑے کی پوجا شروع کر دی تو واپس آکر آپ نے اس بچھڑے کو جلا کر اس کی راکھ کو دریا میں بہا دیا۔ اور لوگوں کو دکھا دیا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق ہرگز نہیں ہے۔	۹ ۱۶	۷ ۲۰	۱۸-۱۹ ۴-۵	سالم رکوع 〃	۲۱۷ ۲۱۹ ۴۱۰-۴۱۳
۲۳۸	۱۲- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی توحید ہی کی تبلیغ کی۔	۲۵	۴۳	۶	۷-۸	۶۴۰ ۶۴۱
	اور اسی کو سیدھا راستہ فرمایا۔	۳	۳	۵	۳-۱۰	۷۰-۷۱
۲۳۹	۱۳- عیسائی چاہے اپنے دین میں زیادہ گوئی کر کے حضرت مسیح ابن مریمؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے رہیں اور تین خدا مانتے رہیں۔	۶	۴	۲۳	۹	۱۳۵
	لیکن جناب عیسیٰ علیہ السلام ہرگز اللہ کا بندہ ہونے سے انکار نہیں کریں گے۔	۶	۴	۲۴	۱	۱۳۵
۲۴۰	۱۴- چنانچہ قیامت کے دن آپ صاف بیان دیں گے کہ اے اللہ! میں نے ان لوگوں سے ہرگز یہ نہیں کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنا لینا۔ بلکہ میں تو ہمیشہ توحید ہی کی تبلیغ کرتا رہا۔	۷	۵	۱۶	سالم رکوع	۱۶۴ ۱۶۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۲۴۱	۱۵- مختصر یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر کوئی رسول بھی ایسا نہیں آیا جس کی طرف اللہ کی توحید اور محض اسی کی عبادت کی وحی نہ ہوئی ہو۔	۱۷	۲۱	۲	۱۵	۴۱۹
۲۴۲	۱۶- اور صرف اسی پر بس نہیں بلکہ ان سب کے لئے یہ وعید بھی تھی کہ اگر شرک کیا تو تمہارے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے۔	۲۴	۳۹	۷	۱-۳	۶۰۳
۲۴۳	۱۷- (آخری نبی) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی حکم تھا کہ اللہ کے مطیع ہو کر بس اسی کی عبادت کرو۔ اور اس کے سوا کسی کو نہ پکارو۔	۲۴	۴۰	۷	۶	۶۱۵
۲۴۴	۱۸- چنانچہ آپ بھی شرک سے بیزار تھے۔	۷	۶	۲	۹	۱۶۷ ۱۶۸
۲۴۵	۱۹- اور نہایت خلوص کے ساتھ صرف اللہ ہی کی عبادت کرتے تھے	۲۳	۳۹	۲	۲-۵	۵۹۶
۲۴۶	۲۰- (اور عبادت میں اتنے کمال پر پہنچ گئے تھے کہ آپ کی صفت عبودیت آپ کو مع جسم کے آسمانوں پر لے اڑنے کا سبب ہوئی اور آپ کو ایسے مقام پر پہنچایا گیا جہاں حضرت جبرئیلؑ کے بھی پر جلتے تھے اور) اللہ نے آپ کو رات کے تھوڑے سے حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور پھر آگے افق اعلیٰ تک سیر کرائی	۱۵ ۲۷	۱۷ ۵۳	۱ ۱	۱ ۱-۱۸	۳۶۵ ۶۸۲
۲۴۷	۲۱- خود اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر اپنے واحد و یکتا ہونے کی گواہی دی۔	۲۳	۳۷	۱	۱-۵	۵۶۸
۲۴۸	۲۲- صرف یہی نہیں کہ اللہ اور فرشتے ہی توحید پر گواہ ہیں بلکہ سب اہل علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے (چاہے وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں)	۳	۳	۲	۹	۶۵
ف	- چنانچہ ہر مذہب کے وہ لوگ جو بزرگ ترین ہستیوں میں شمار					

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کئے جاتے ہیں اور جن کی لوگ آجتک مذہبی حیثیت سے عزت کرتے ہیں صرف ایک خدا کو پوجتے تھے۔ اور اب بھی ہر مذہب کے بڑے بڑے عالم۔ پنڈت۔ گیانی۔ ویدی وغیرہ سب یہی کہتے ہیں کہ اللہ ایک ہی ہے۔ چاہے وہ لفظ اللہ کی بجائے کوئی بھی لفظ استعمال کریں۔ ایک بتوں کا پوجنے والا بھی یہی کہتا ہے کہ ان سب سے اوپر ایک اور ہستی ہے جو محض ایک ہے اور اس کا نام نرن کار ہے۔					
۲۴۹	۲۳ - اور ہم ان کی پوجا تو محض اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہم کو اس ہستی (اللہ) کے قریب کر دیں ٭	۲۳	۳۹	۱	۳	۵۹۴

۳ - شرک کا رد

۱ - اللہ کے رشتہ دار نہیں

۲۵۰	۱ - اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ وہ پاک ہے۔	۸	۶	۲۰	۹	۱۹۴
		۲۷	۵۲	۲	۱۵	۶۸۱
۲۵۱	۲ - اس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔	۳۰	۱۱۲	۱	۴	۷۹۰
۲۵۲	۳ - اس نے نہ کسی کو جنا اور نہ جنا گیا۔	۳۰	۱۱۲	۱	۳	۷۹۰
۲۵۳	۴ - وہ اولاد سے پاک ہے۔	۱	۲	۱۴	۴	۲۲
۲۵۴	۵ - اس کا بیٹا ہرگز نہیں۔	۶	۴	۲۳	۹	۱۳۵
۲۵۵	۶ - وہ تو بیٹوں سے پاک ہے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اسی کی ہے	۱۱	۱۰	۷	۸	۲۷۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	وہ بے نیاز ہے (اسے اللہ کا بیٹا قرار دینے والو!) کیا تمہارے پاس اللہ کا بیٹا ہونے کی کوئی دلیل بھی ہے۔ یا یوں ہی ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تم کو علم نہیں!					
۲۵۶	۷۔ تم یہ کہتے ہو کہ رحمان کی اولاد ہے۔ وہ تو پاک ہے (اور جن کو تم اولاد قرار دیتے ہو وہ تو اس کے) مکرم بندے ہیں۔ اللہ سے آگے بڑھ کر نہیں بول سکتے۔ بلکہ اس کے حکم کے تابع ہیں۔ اللہ ان کی اگلی پچھلی سب باتیں جانتا ہے اور (ان میں سے تو) کوئی اللہ کی مرضی کے بغیر سفارش بھی نہیں کر سکتا۔ اور وہ تو خود اللہ کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔	۱۷	۲۱	۲	۱۶-۱۸	۴۱۹ ۴۲۰
۲۵۷	۸۔ اگر اللہ کو اپنا بیٹا ہی بنانا ہوتا تو وہ مخلوق میں سے جس کو چاہتا بنا لیتا۔ مگر وہ تو پاک ہے اور بس اکیلا اور قہار ہے۔	۲۴	۳۹	۱	۴	۵۹۴
۲۵۸	۹۔ اگر اللہ کو بیٹا ہی بنانا ہوتا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اول العابدین ہیں ان کو بنا لیتا۔	۲۵	۴۳	۷	۱۴	۶۴۳
۲۵۹	۱۰ مگر آپؐ بھی اللہ کے بندے ہی ہیں۔ (بیٹے ہرگز نہیں)	۱۵	۱۷	۱	۱	۳۶۵
		۱۵	۱۸	۱	۱	۳۸۰
۲۶۰	۱۱۔ (اور بھلا تم خود ہی سوچو کہ) اللہ کی اولاد اور بیوی کیسے ہو سکتی ہے؟ اس نے تو خود زمین و آسمان اور ہر چیز کو پیدا کیا۔ اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔	۷	۶	۱۳	۱	۱۸۱
۲۶۱	۱۲۔ کفار اللہ کی بیٹیاں مقرر کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ ان باتوں سے پاک ہے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے لئے تو بیٹیاں بناتے اور تم کو بیٹوں سے برگزیدہ فرمائے۔ تم خود ہی سوچو کہ جب تم میں	۱۴ ۲۵ ۲۷	۱۶ ۴۳ ۵۲	۶ ۲ ۲	۶-۱۰ ۱-۳ ۱۱	۳۵۳ ۶۳۶ ۶۸۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	سے کسی کو اپنے ہاں بیٹی پیدا ہونے کی خبر ملتی ہے تو اس کا چہرہ غم کے مارے کالا پڑ جاتا ہے اور وہ قوم سے چھپا پھرتا ہے۔ اور اس لڑکی کو ذلت سے زندہ رکھنے یا زمین میں گاڑ دینے کی فکر میں رہتا ہے اور پھر عورت تو گہنے پاتے میں پرورش پاتی ہے اور لڑائی جھگڑے کے وقت (اپنی قوت کا) اظہار بھی نہیں کر سکتی (ذرا تم سوچو تو سہی کہ بھلا) اللہ تعالیٰ اپنے لئے مؤنث کیوں بناتا؟					
۲۶۲	۱۳ - اور کفار یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے فرشتوں کو مؤنث بنایا۔ کیا یہ لوگ فرشتوں کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ خبردار! یہ ان کا طوفان ہے اور وہ بالکل جھوٹے ہیں (پتہ نہیں) ان کو کیا ہو گیا کہ یہ ایسی باتیں کہتے ہیں۔ کیا یہ نصیحت نہیں پکڑتے؟ کیا ان کے پاس (اپنے دعویٰ کی صداقت کے لئے) کوئی دلیل بھی ہے؟ (ان کو چیلنج دیدو کہ) اگر تم سچے ہو تو (دلیل میں) اپنی کتاب لا کر پیش کرو۔	۲۳	۳۷	۵	۱۱-۱۹	۵۸۵ ۵۸۶
۲۶۳	۱۴ - (اسی پر بس نہیں بلکہ) کفار اللہ کے لئے جنوں کو شریک ٹھہراتے ہیں، حالانکہ جنوں کو بھی پیدا کیا گیا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ اللہ کے سامنے حاضر کئے جائیں گے۔ اور بغیر علم کے اللہ کے بیٹے اور بیٹیاں مقرر کرتے ہیں۔ اللہ تو پاک ہے اور ان باتوں سے بلند ہے۔	۷ ۲۳	۶ ۳۷	۱۲ ۵	۶ ۲۰-۴۲	۱۸۱ ۵۸۶
۲۶۴	۱۵ - لات - عزّیٰ اور منات بھی ہرگز اللہ کی بیٹیاں نہیں ہیں۔ ان کے تو نام بھی کفار نے خود ہی رکھے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔	۲۷	۵۳	۱	۱۹-۲۳	۶۸۲ ۶۸۳
۲۶۵	۱۶ - (پس خبردار ہو جاؤ کہ) اللہ جس نے قرآن اُتارا لاشریک ہے اس کا کوئی بیٹا یا بیٹی ہرگز نہیں۔ اور تمام بادشاہی میں اُس کا	۱۵ ۱۵	۱۷ ۱۷	۴ ۱۳	۱۰ ۱۱	۳۷۰ ۳۸۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کوئی شریک نہیں۔ اس کی اولاد قرار دینا بہت بھاری بات (گناہ کبیرہ) ہے۔	۱۸	۲۵	۱	۱ - ۳	۴۶۶

۲ - تردید الوہیّت مسیحؑ

۲۶۶	۱ - حضرت مسیحؑ ابن مریمؑ کو خدا کہنے والے کافر ہیں۔ حضرت مسیحؑ نے تو ہمیشہ یہی وعظ فرمایا کہ اے بنی اسرائیل! تم اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا رب ہے بے شک جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھیراتا ہے۔ اللہ اس پر جنت کو حرام کر کے آگ میں اس کا ٹھکانا بنا دیتا ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوتا	۶	۵	۱۰	۶	۱۵۴ ۱۵۵
۲۶۷	۲ - اب بھی مسیحؑ ابن مریمؑ اللہ کا بندہ ہونے سے انکار نہ کرینگے	۶	۴	۲۴	۱	۱۳۵
۲۶۸	۳ - (چنانچہ قیامت کے دن) جب اللہ تعالیٰ آپ سے دریافت فرمائیگا کہ اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ سے ورے ورے معبود پکڑ لینا تو آپ عرض کریں گے اے اللہ! آپ تو پاک ہیں۔ بھلا ایسا ہو سکتا ہے کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھ کو حق نہیں اگر میں نے ان سے کہا ہوگا تو آپ خوب جانتے ہیں کیونکہ آپ تو میرے جی کی باتیں بھی جانتے ہیں اور میں آپ کے جی کی باتیں نہیں جانتا۔ بیشک آپ غیب داں ہیں۔ میں نے تو ان سے وہی کہا تھا جس کا جناب نے حکم دیا تھا اور وہ یہی کہ اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ میں جب تک ان میں رہا تو ان سے خبردار تھا۔ اور	۷	۵	۱۶	سالم رکوع	۱۶۴ ۱۶۵

Marfat.com

صفحہ	آیت	رکوع	سورت	پارہ	مضمون	نمبر شمار
					جب آپ نے مجھے قبض کرلیا۔(یعنی آسمان پر اٹھالیا) تو آپ ہی نگہبان تھے۔اور آپ ہر چیز پر گواہ ہیں۔ اگر آپ ان کو عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں۔ اور اگر آپ ان کو بخش دیں تو آپ غالب حکمت والے ہیں۔ اس پر ارشاد باری ہوگا کہ یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا صدق فائدہ دے گا ان کے لئے نہروں والے باغ ہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں اور یہ بہت بڑا مراد پانا ہے۔ زمین و آسمان اور اس کے درمیانی چیزوں کی حکومت اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے	
۱۳۵	۱	۲۴	۴	۶	۴۔ پس مسیحؑ ابن مریمؑ ہرگز بندہ ہونے سے انکار نہ کریں گے۔	۲۶۹
۱۴۱ ۱۴۲	۶	۳	۵	۶	۵۔ اور وہ ہرگز خدا نہیں ہیں۔ اللہ چاہے تو ان کو اور ان کی ماں کو اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کردے۔	۲۷۰
۱۵۵	۹	۱۰	۵	۶	۶۔ اور تم خود ہی سوچو کہ بھلا مسیحؑ اور ان کی ماں کیونکر خدا ہوسکتے ہیں۔ وہ دونوں تو کھانا کھایا کرتے تھے۔	۲۷۱
۱۵۵	۷-۱۰	۱۰	۵	۶	۷۔ وہ لوگ بھی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا تین ہیں۔ معبود تو صرف ایک ہی ہے۔ اگر یہ باز نہ آئے تو ان کو دردناک عذاب ہوگا۔ کیا یہ توبہ نہیں کرتے اور اللہ سے بخشش نہیں مانگتے۔ اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے (خوب کان کھولکر سن لو کہ) مسیحؑ ابن مریمؑ تو صرف ایک رسول ہیں۔ آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے۔ آپ کی والدہ صدیقہ ہیں اور دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھو تو سہی ہم کس طرح نشانیاں بیان کرتے ہیں۔ اور (ان لوگوں کو دیکھو کہ) یہ کہاں لئے جارہے ہیں۔ کہہ دو کہ	۲۷۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں۔ اللہ تو وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔					
۲۷۳	۸- پس اے اہل کتاب! تم اپنے مذہب میں زیادہ گو نہ بنو۔ اور خدا پر جھوٹ مت باندھو۔ مسیحؑ ابن مریمؑ تو اللہ کے رسول اور کلمہ ہیں۔ آپ کو مریمؑ کی طرف ڈالا گیا۔ اور آپ اللہ کی طرف سے ایک روح ہیں پس اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور تین خدا مت کہو۔ باز آجاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ بس اللہ ہی اکیلا معبود ہے۔ وہ اولاد سے پاک ہے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اسی کی ہے۔ اور وہ کافی کارساز ہے۔	۶	۴	۲۳	۹	۱۳۵

۳- بُت شکنی

۲۷۴	۱- حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے ساتھیوں میں تمہارے لئے اچھا نمونہ ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور تمہارے معبودوں سے بیزار ہیں جن کو تم اللہ کو سوا پوجتے ہو۔	۲۸	۶۰	۱	۴	۶۱۲ ۶۱۳
۲۷۵	۲- اور جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو۔ تو کہنے لگے ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے پاس بیٹھے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا یہ تمہاری پکار کو بھی سنتے ہیں یا تم کو نفع و نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں کہنے لگے (اس بات کی خبر نہیں) بلکہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایسا	۱۹	۲۶	۵	۲۱-۲	۴۷۹ ۴۸۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	ہی کرتے دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم نے اپنے اور اپنے آبا و اجداد کے معبودوں کو دیکھا؟ (سن لو کہ) وہ میرے دشمن ہیں سوائے پروردگار عالم کے جس نے مجھ کو پیدا کیا۔ جو راہ دکھاتا ہے جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاؤں تو شفا دیتا ہے جو مجھ کو مارے گا اور پھر زندہ کرے گا۔ اور جس سے میں قیامت کے دن بخشش کا امیدوار ہوں (اور جس سے میں دعا کرتا ہوں کہ) اے میرے رب! تو مجھے حکم عطا فرما اور مجھ کو نیک بندوں میں ملا اور میری زبان کو پچھلے لوگوں میں راستی والی بنا۔ اور مجھ کو جنت نعیم کے وارثوں میں سے کر۔ اور میرے گمراہ باپ کو بخش دے اور قیامت کے دن مجھ کو رسوا نہ کر یو جس دن کہ مال اور بیٹے بھی کام نہ آئیں گے سوائے اس کے جو سلامت دل کے ساتھ اللہ کے پاس آیا۔					
۲۶۶	۳- پس اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ تم اللہ کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ باندھتے ہو۔ یہ تمہارے رزق کے بھی مالک نہیں ہیں۔ پس تم اللہ سے رزق مانگو اور اسی کی عبادت کرو۔ اور اسی کا شکر کرو۔ اسی کے پاس جانا ہے۔ اگر تم جھٹلاؤ تو پہلی امتوں نے بھی جھٹلایا۔ اور رسول کا کام تو صرف پہنچا دینا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ زمین میں پھر کر اس کا مشاہدہ کرو۔ اور جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے	۲۰	۲۹	۲	۳-۹	۵۱۵ ۵۱۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور اس کی طرف ہی پھیرے جاؤ گے۔ تم زمین و آسمان میں عاجز کرنے والے نہیں ہو۔ اور سوائے اللہ کے کوئی تمہارا دوست اور مددگار بھی نہیں ہے۔					
۲۷۷	۴ - اللہ کے ہدایت یافتہ بندے حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم سے مزید فرمایا کہ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ یہ مورتیاں ہی تو ہیں۔ اس پر جواب ملا کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ان کی عبادت کرتے پایا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اور تمہارے آباؤ اجداد سب گمراہی میں تھے۔ انہوں نے کہا۔ کیا تم ہمارے پاس حق بات لائے ہو یا محض ہنسی اور دل لگی کرنے والے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے نے ان بتوں کو بھی پیدا کیا ہے اور خدا کی قسم میں تمہارے ان بتوں سے تمہارے جانے کے بعد ایک چال کروں گا۔	۱۷	۲۱	۵	۱ - ۷	۴۲۲ ۴۲۳
۲۷۸	۵ - (پس جب سب میلے میں جانے لگے اور آپ سے بھی جانے کو کہا تو) آپ نے ستاروں کی طرف دیکھ کر (یعنی علم نجوم کو طنزاً اٹھکراتے ہوئے) فرمایا کہ میں بیمار ہوں۔ پس وہ لوگ (ان کو چھوڑ کر) چلے گئے آپ پوشیدہ طور پر بتوں کے پاس جا کر کہنے لگے کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم کھاتے نہیں ہو۔ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے نہیں ہو؟ اور اپنے دائیں ہاتھ سے سب کو مارتے ہوئے چلے آئے۔	۲۳	۳۷	۳	۱۴ - ۱۹	۵۸۳
۲۷۹	۶ - اور سب کے ٹکڑے کر دیئے صرف بڑے بت کو رہنے دیا۔ تاکہ وہ (بت پرست) اس کی طرف پھر آویں۔	۱۷	۲۱	۵	۸	۴۲۳
۲۸۰	۷ - (جب وہ لوگ میلے سے واپس آئے تو) کہنے لگے کہ ہمارے معبودوں					

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کے ساتھ کس ظالم نے ایسا کیا ہے ؟ (بعض نے) کہا کہ ہم نے ایک جوان ابراہیم نامی کو ان کا ذکر کرتے سنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس کو سب لوگوں کے سامنے لاؤ۔ تاکہ وہ اس کو دیکھیں (اور عام مجمع میں بیان لے کر اس کے لئے سزا تجویز کریں۔)	۱۷	۲۱	۵	۹-۱۱	۴۲۳
۲۸۱	۸ - اس پر سب دوڑ کر حضرت ابراہیمؑ کی طرف متوجہ ہوئے۔	۲۳	۳۷	۳	۲۰	۵۸۳
۲۸۲	۹ - اور کہنے لگے۔ اے ابراہیمؑ! کیا تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ ان کے اس بڑے کا کام ہے۔ ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہیں۔ وہ بہت شرمندہ ہو کر کہنے لگے کہ تو خوب جانتا ہے کہ یہ بول نہیں سکتے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم اللہ کے سوا ایسوں کی عبادت کرتے ہو جو نفع و نقصان بھی نہیں پہنچا سکتے۔ ؟ تمہارے معبودوں پر اور تم پر تف ہے۔ کیا تم عقل نہیں پکڑتے۔	۱۷	۲۱	۵	۱۲-۱۷	۴۲۳ ۴۲۴
۲۸۳	۱۰ - کیا تم ایسی چیز کو پوجتے ہو جس کو تم خود ہی تراشتے ہو؟ اور اللہ نے تو تم کو اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کو بھی پیدا کیا ہے۔	۲۳	۳۷	۳	۲۱-۲۲	۵۸۳
۲۸۴	۱۱ - اس پر انہوں نے کہا کہ اس کے لئے ایک عمارت بناؤ اور آگ میں ڈال کر ابراہیمؑ کو جلا دو۔ اور اگر تم سے ہو سکے تو اس طرح اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور خسارا پانے والوں میں سے ہو گئے۔ اور اللہ نے آگ کو حکم دیا کہ ٹھنڈی ہو جا اور ہمارے بندے ابراہیمؑ کے لئے سلامتی کا سبب بن جا۔	۱۷	۲۱	۵	۱۸-۲۵	۴۲۴
	پس اللہ نے آپ کو سلامت رکھا۔ اور آپ کو اسحاقؑ یعقوبؑ اور اسماعیل علیہم السلام جیسے نیک بیٹے عطا فرمائے اور ان کو	۲۳	۳۷	۳	۲۳-۳۹	۵۸۳ ۵۸۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	پیشوا بنایا - اور قربانی اسماعیلؑ کو بعد میں آنے والوں کے لئے چھوڑ دیا -					
۲۸۵	۱۲- (یہی پیغام اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے لوگوں تک پہنچوایا اور فرمایا کہ) اللہ وہ ہے جس نے انسان کو ایک جان سے پیدا کیا - اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس کی طرف آرام پکڑے ۔ پھر جب اس کو حمل ٹھیرتا ہے تو دونوں دُعا مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو تندرست بچہ دے تاکہ وہ شکر کریں - پس جب ان کو تندرست بچہ ملتا ہے تو اس میں دوسروں کو بھی شریک ٹھیرانے لگتے ہیں - اللہ ان کے شرک سے بلند ہے کیا یہ ایسوں کو شریک ٹھیراتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے - بلکہ خود پیدا کئے گئے ہیں - جو نہ اپنی اور نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں - اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہاری پیروی بھی نہیں کرتے - تمہارا ان کو پکارنا یا چپکے رہنا برابر ہے - وہ سب تو تمہارے جیسے بندے ہی ہیں - اگر تم ان کی عبادت کرنے میں حق بجانب ہو - تو ان کو چاہیئے کہ وہ تمہاری پکار کا جواب دیں (تم خود ہی سوچو کہ) کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلیں ؟ کیا ان کے ہاتھ ہیں کہ جن سے وہ پکڑیں ؟ کیا ان کی آنکھیں ہیں کہ جن سے وہ دیکھیں ؟ کیا ان کے کان ہیں کہ جن سے وہ سنیں ؟ (اے پیارے محمدؐ! ان سے) کہدو کہ تم اپنے شریکوں کو لاؤ - وہ مجھ سے چال کریں - اور تم مجھ کو ڈھیل مت دو - بے شک میرا دوست وہ اللہ ہے جس نے کتاب اتاری اور وہ نیکوں ہی کا دوست ہوتا ہے - اور جن کو تم پکارتے ہو -	۹	۷	۲۴	۱-۱۰	۲۲۶ ۲۲۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	وہ تمہاری تو کیا اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے۔ اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ سنتے بھی نہیں اور تم دیکھتے ہو کہ وہ تمہاری طرف آنکھیں کھولے ہوئے تم کو تک رہے ہیں۔ مگر وہ دیکھ نہیں سکتے۔					
۲۸۶	۱۳- وہ تو نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں اور نہ کسی بات میں کفایت کر سکتے ہیں	۱۶	۱۹	۳	۲	۳۹۹
۲۸۷	۱۴- جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارتے ہیں انکی مثال تو اس شخص کی سی ہے۔ جو پانی کے کنارے پر کھڑا ہو کر اس کی طرف ہاتھ پھیلائے اور چاہے کہ وہ پانی خود ہی اس کے منہ میں آجائے۔ پانی کبھی بھی اس کے منہ میں نہیں آئے گا۔ اسی طرح ان بت پرستوں کی خواہش محض بے اثر ہے ٭	۱۳	۱۳	۲	۷	۳۲۴

۴ - گائے

۲۸۸	۱- بھلا بچھڑے کو کیوں پوجتے ہو۔ وہ تو بات بھی نہیں کر سکتا اور نہ راہ دکھا سکتا ہے؟	۹	۷	۱۸	۱	۲۱۷
۲۸۹	۲- یہودی بچھڑے کی پوجا کر کے مغضوب اور ذلیل ہو گئے۔	۹	۷	۱۹	۱	۲۱۸
۲۹۰	۳- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کے بعد سامری نے بچھڑا بنایا۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پاؤں کی مٹی اس میں ڈال دی۔ وہ زندہ ہو گیا۔ بنی اسرائیل نے اسکی پوجا شروع کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس آکر قوم کی یہ حالت دیکھ کر بہت ناراض ہوئے اور بچھڑے کو جلا کر اس کی راکھ دریا میں بہا دی۔ اور ثابت کر دیا کہ بچھڑا یا گائے ہرگز خدا نہیں ہو سکتے۔	۱۶	۲۰	۴-۵	سلام رکوعات	۴۱۰/۴۱۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۲۹۱ ف	۴- اسی پر بس نہیں بلکہ بنی اسرائیل کو گائے کی قربانی کا حکم ہوا۔ پس جو گائے جلائے جانے یا ذبح کئے جانے سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتی وہ پوجا کے لائق کیونکر ہو سکتی ہے ❊	۱	۲	۸	۶-۱۰	۱۳/۱۴

۵- اَجرامِ فلکی

۲۹۲	۱- سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ان کو بھی سجدہ مت کرو بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے۔	۲۴	۴۱	۵	۵	۶۲۳
۲۹۳	۲- (اور اس واقعہ کو یاد کرو جبکہ) رات کے وقت حضرت ابراہیمؑ نے ستارے کو دیکھا اور کہنے لگے کہ یہ میرا رب ہے۔ جب وہ چھپ گیا تو فرمایا کہ میں چھپنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ پھر جب چاند کو دیکھا تو کہنے لگے یہ میرا رب ہے۔ جب وہ بھی چھپ گیا تو فرمایا کہ اگر اللہ نے مجھ کو ہدایت نہ دی تو میں گمراہوں میں سے ہو جاؤنگا۔ پھر جب چمکتے ہوئے سورج کو دیکھا تو کہنے لگے یہ میرا رب ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔ جب وہ بھی چھپ گیا تو فرمایا۔ اے میری قوم! میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔ میں تو اپنے چہرے کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی طرف پھیرتا ہوں۔ میں تو حنفی ہوں۔ مشرک نہیں ہوں۔	۷	۶	۹	۷-۱۰	۱۷۷
۲۹۴	۳- اور دیکھو اللہ ہی نے تو سورج اور چاند کو نور عطا فرمایا ہے۔	۱۹	۲۵	۶	۱	۴۷۳
۲۹۵	۴- اور اسی نے تو ستاروں کو مسخر کیا ہے۔	۱۴	۱۶	۲	۳	۳۴۷
۲۹۶	۵- اسی نے سورج کے لئے اندازہ مقرر کیا ہے اور چاند کی	۲۳	۳۶	۳	۸-۳۹	۵۷۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	منزلیں مقرر کی ہیں۔(اور ان سب کو ایسے نظام میں باندھا ہے کہ) نہ سورج کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات کی یہ مجال ہے کہ دن سے آگے بڑھے اور یہ سب اپنے اپنے چکر میں تیرتے ہیں۔	۲۳	۳۶	۳	۸-۶	۵۷۴
۲۹۷	۶۔ وہی اللہ سورج کو مشرق کی طرف سے نکالتا ہے۔	۳	۲	۳۵	۱	۵۴
ف	۔پس یہ تمام اجسام فلکی کیونکر خدا ہو سکتے ہیں۔ یہ تو خود اللہ کی مخلوق ہیں اور اللہ نے ان کو حضرت انسان کی خدمت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔					
	پس ان سب کو چھوڑ کر اس اللہ ہی کو سجدہ کرو۔ جس نے ان سب کو پیدا فرمایا ہے۔	۲۴	۴۱	۵	۵	۶۲۳

۶۔ غیر اللہ

۲۹۸	۱۔ کفار اللہ کے سوا ایسوں کی عبادت کرتے ہیں۔ جو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اپنے رب سے بیٹھ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے نزدیک ان کی سفارش کریں گے۔ خبردار! اللہ کا کوئی شریک نہیں۔	۱۱ ۱۹	۱۰ ۲۵	۴ ۵	۸ ۱۱	۲۷۱ ۴۷۲
۲۹۹	۲۔ غیر اللہ کچھ عقل اور اختیار بھی تو نہیں رکھتے وہ کسی کی سفارش کیا کرینگے	۲۴	۳۹	۵	۳-۲	۶۰۰
۳۰۰	۳۔ ان کو تو سفارش کا اختیار ہی نہیں ہے۔	۲۵	۴۳	۷	۱۹	۶۴۲
۳۰۱	۴۔ کفار کا یہ خیال ہے کہ غیر اللہ ان کی مدد کریں گے۔ وہ ہرگز انکی مدد نہ کر سکیں گے بلکہ وہ تو ان کی فوج ہو کر پکڑے آئیں گے۔	۲۳	۳۶	۵	۸-۷	۵۷۷
۳۰۲	۵۔ غیر اللہ اپنے پجاریوں کا کچھ بھی کام نہیں نکال سکتے۔	۱۳	۱۳	۲	۷	۳۲۴
۳۰۳	۶۔ وہ تو خود اللہ تک وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔ نیکی بدی کا بھی اختیار	۱۵	۱۷	۶	۵-۴	۳۷۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	نہیں رکھتے اور نہ بُرائی کو دور کرنے کی ہمت رکھتے ہیں۔					
۳۰۴	۷- چنانچہ تم دیکھو کہ اللہ نے بہت سی بستیاں ہلاک کر دیں۔ انکے معبودوں نے جن کو انہوں نے اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے معبود بنا رکھا تھا۔ کیوں ان کی مدد نہ کی؟ بلکہ ان سے کھوئے گئے	۲۶ ۱۲	۴۶ ۱۱	۴ ۹	۱-۲ ۵-۷	۶۵۵ ۳۰۱ ۳۰۲
۳۰۵	۸- (صرف یہی نہیں بلکہ دیکھو کہ) جائکنی کے وقت تم کھڑے رہ جاتے ہو۔ اللہ بھی نزدیک ہی ہوتا ہے۔ مگر تم دیکھ نہیں سکتے۔ اس وقت (ان معبودوں سے) کیوں جان کو دوبارہ نہیں ڈلوا دیتے اگر تم سچے ہو۔	۲۷	۵۶	۳	۹-۱۳	۶۹۶ ۶۹۷
۳۰۶	۹- مشرکوں سے کہو کہ ذرا اپنے معبودوں کی زمین میں پیدا کردہ چیز تو لا کر دکھاؤ۔ یا یہ تو بتاؤ کہ کیا ان کی آسمان میں کچھ شراکت ہے اگر تم سچے ہو تو اس کی عقلی یا نقلی دلیل لاؤ۔ اور سوچو کہ بھلا اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہو سکتا ہے جو ایسوں کو پکارتا ہو جو قیامت تک بھی جواب نہ دیں اور اس کی پکار سے بالکل بے خبر ہوں۔ اور جب قیامت کے دن اکٹھے کئے جاویں تو اپنی عبادت کئے جانے سے بھی انکار کریں۔	۲۶	۴۶	۱	۴-۶	۶۵۱
۳۰۷	۱۰- یہ لوگ جو اللہ کے سوا اوروں کو پوجتے ہیں (ہرگز کوئی دلیل نہیں لا سکتے۔ اور لائیں گے کہاں سے) ان کے پاس کوئی دلیل ہے ہی نہیں۔	۱۷ ۱۸	۲۱ ۲۳	۲ ۶	۱۴ ۲۵	۴۱۹ ۴۵۳
۳۰۸	۱۱- پس اے مشرکو! اگر تمہارے شریک سچے ہیں تو ان کو سامنے لاؤ۔	۲۹	۶۸	۲	۸	۷۳۴
۳۰۹	۱۲- وہ کچھ بھی تو فیصلہ نہیں کر سکتے۔	۲۴	۴۰	۴	۱۱	۶۰۷ ۶۰۸
۳۱۰	۱۳- اور نہ ہی نفع و نقصان کے مالک ہیں۔	۱۱	۱۰	۴	۸	۲۷۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۳۱۱	۱۴- (ذرا تم سوچو تو سہی کہ) جو نفع و نقصان نہ پہنچا سکے وہ خدا کیسا؟ ہمیں تو یہی حکم ہوا ہے کہ بس پروردگار عالم کے فرمانبردار ہو جائیں۔	۷	۶	۹	۱	۱۷۶
۳۱۲	۱۵- بھلا تم ایسوں کو کیوں پوجتے ہو۔ جو تمہارے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں۔	۶	۵	۱۰	۱۰	۱۵۵
		۱۳	۱۳	۲	۹	۳۲۴
۳۱۳	۱۶- جو زمین و آسمان میں رزق کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اور نہ قدرت رکھتے ہیں۔	۱۴	۱۶	۱۰	۳	۳۵۵
۳۱۴	۱۷- بلکہ ان کا نقصان نفع سے قریب تر ہے۔ ایسا دوست بھی لچر اور ایسا ہم صحبت بھی لچر۔	۱۷	۲۲	۲	۲-۳	۴۳۱
۳۱۵	۱۸- پس تم اللہ کے سوا ایسوں کو مت پکارو۔ جو نفع و نقصان بھی نہیں پہنچا سکتے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے	۱۱	۱۰	۱۱	۳	۲۸۵
۳۱۶	۱۹- کفار نے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے میں سے دیکھ کر تعجب کیا اور کہنے لگے کہ کیسی عجیب بات ہے کہ سب معبودوں کو چھوڑ کر صرف ایک معبود کہہ رہا ہے۔ سردار خود بھی چلے اور دوسروں سے بھی کہا کہ چلو اور اپنے معبودوں پر صبر کرو۔ ایسی بات تو ہم نے پہلے سنی بھی نہیں۔ یہ تو اس رسول نے اپنی طرف سے بنالی ہے (ذرا سوچو تو سہی کہ) کیا ان کے پاس اللہ کے ہاں سے کوئی ذکر نازل ہوا۔؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ شک میں پڑ گئے ہیں اور ابھی انہوں نے عذاب کا مزا نہیں چکھا۔ کیا ان کے پاس رحمتِ آلہی کے خزانے ہیں۔؟ کیا ان کے ہاتھ میں زمین و آسمان اور ان کی درمیانی چیزوں کی بادشاہی ہے؟ اچھا اگر ایسا ہے تو یہ آسمان پر چڑھ جاویں۔ ان کی تو کیا ہستی ہی یہاں تو بڑے بڑے لشکر شکست کھا چکے ہیں (دیکھو) ان سے پیشتر	۲۳	۳۸	۱	سالم رکوع	۵۶۷ ۵۸۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	قوم نوح ۔ عاد ۔ فرعون ذی الاوتاد ۔ ثمود ۔ قوم لوط اور بن کے رہنے والوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور یہ سب بڑی بڑی جماعتیں تھیں ۔ پس ان پر اللہ کا عذاب ثابت ہو گیا۔					

۷۔ اللہ اور غیر اللہ کا مقابلہ

۳۱۷	۱۔ ذرا سوچو تو سہی کہ اللہ بہتر ہے یا دیگر معبود؟	۱۹	۲۷	۵	۱	۴۹۴
۳۱۸	۲۔ غیر اللہ تو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں ۔ مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں اور وہ تو اپنی موت، زندگی اور بعثت کے متعلق بھی کچھ اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی نفع و نقصان کے مالک ہیں	۱۴ ۱۸	۱۶ ۲۵	۲ ۱	۱۲-۱۱ ۳	۳۴۸ ۴۶۶
۳۱۹	۳۔ اللہ تو وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا ۔ پھر تم کو رزق دیا ۔ پھر تم کو مارے گا ۔ پھر زندہ کریگا ۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور رب ہے؟	۲۱	۳۰	۴	۱۳	۵۲۹
۳۲۰	۴۔ بھلا بتاؤ تو سہی کیا کفار کے مقرر کردہ معبود مردوں کو اٹھا سکتے ہیں ۔؟	۱۷	۲۱	۲	۱۱	۴۱۹
۳۲۱	۵۔ اچھا بتاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا؟ یا ان کی آسمان میں کیا شراکت ہے؟ ان پر کونسی کتاب نازل ہوئی؟ اللہ نے تو زمین و آسمان کو تھام رکھا ہے اور اگر یہ ہل جائیں تو کیا کوئی اور ہے جو ان کو تھام سکے؟	۲۲	۳۵	۵	۴-۳	۵۶۹
۳۲۲	۶۔ اللہ نے تو زمین و آسمان اور انسان کی پیدائش ان شریکوں کو دکھائی تک بھی نہیں ۔ چہ جائیکہ وہ ان بہکانے والوں سے مدد لیتا۔	۱۵	۱۸	۷	۲	۳۸۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۳۲۳	۷۔ تم دیکھتے ہو کہ اللہ نے آسمان بغیر ستون کے بنائے اور زمین بنا کر اس میں پہاڑ بنائے۔ تاکہ ہل نہ جائے اور اس میں ہر طرح کے جانور پیدا کئے۔ یہ تو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں۔ بھلا کسی دوسرے کی پیدا کردہ چیز تو دکھاؤ۔ لیکن ظالم اس پر بھی نہیں سمجھتے اور گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔	۲۱	۳۱	۱	۱۱-۱۰	۵۳۳ ۵۳۴
۳۲۴	۸۔ کیا ان شریکوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو پہلی بار یا دوسری بار پیدا کر سکے۔ یا حق کی طرف راہ دکھا سکے؟ کیا حق کی طرف راہ دکھانے والا پیروی کا مستحق ہے یا وہ جو خود راہ دکھایا جاتا ہو؟ پس تم کو کیا ہو گیا اور تم کیسا حکم کرتے ہو اور اٹکل پر چلتے ہو۔ اٹکل تو حق بات میں کچھ بھی کام نہیں دیتی۔	۱۱	۱۰	۴	۶-۴	۲۷۴
۳۲۵	۹۔ کیا ان شریکوں میں سے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر اللہ تکلیف پہنچانا چاہے تو وہ اس کو روک دے۔ اور اگر اللہ بھلائی کرنا چاہے تو وہ اس کے فضل کو پھیر دے؟	۱۱ ۲۴	۱۰ ۳۹	۱۱ ۴	۴ ۷	۲۸۵ ۵۹۹
۳۲۶	۱۰۔ اگر کوئی تمہاری سماعت اور بینائی چھین لے اور دلوں پر مہر کر دے تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے جو تم کو یہ چیزیں دے دے؟ ذرا دیکھو تو سہی کہ ہم کس طرح نشانیاں بیان کرتے ہیں	۷	۶	۵	۵	۱۷۱ ۱۷۲
۳۲۷	۱۱۔ (یہ سب کچھ تو درکنار) باقی معبود مل کر ایک مکھی تو بنا کر دکھائیں چاہے وہ سب کے سب مل کر ہی بنا دیں! وہ ہرگز نہ بنا سکیں گے اور مکھی بنانا تو درکنار اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لے تو وہ اسکو چھڑا بھی نہیں سکتے۔ ایسا طالب بھی پجرا اور ایسا مطلوب بھی پجرا۔	۱۷	۲۲	۱۰	۲-۱	۴۴۱ ۴۴۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	انہوں نے اللہ کی قدر اس کے حق کے مطابق نہ کی۔ اللہ تو طاقت والا اور غالب ہے۔					
۳۲۸	۱۲ - تمہارا رب تو وہ اللہ ہے جو دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور جس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا کہ ہر ایک مدت مقررہ تک چلتا ہے۔ اسی اللہ کی بادشاہی ہے۔ اور جو لوگ اس کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ شریک تو کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اور اگر یہ مشرک ان کو پکاریں تو ان کی آواز بھی نہیں سن سکتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو جواب ہرگز نہیں دینگے۔ اور قیامت کے دن ان کے شرک سے انکار بھی کریں گے اور اس دن تو بس اللہ کی خبر ہی سچی ہوگی۔ ویسی سچی خبر دینے والا اور کوئی نہ ہوگا۔	۲۲	۳۵	۴	۶ - ۷	۵۶۵ ۵۶۶
۳۲۹	۱۳ - ذرا بتاؤ تو سہی کہ (۱) زمین و آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ اور پانی اتار کر بارونق باغ کس نے اُگائے؟ تم میں تو اتنی بھی طاقت نہ تھی کہ باغ اُگا سکتے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ (۲) بتاؤ کس نے زمین کو ٹھکانا بنایا اور کس نے اس میں نہریں اور پہاڑ بنائے اور کس نے دو دریاؤں کے درمیان پردہ بنایا (کہ دونوں پانی الگ الگ چلتے ہیں۔ جیسا کہ سمندری رُوؤں میں ہوتا ہے۔) کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ (۳) بتاؤ جب ایک بے چین انسان دعا کرتا ہے تو اس کی دعا کو کون سُنتا ہے اور کون برائی کو دُور کرتا ہے؟ (یقیناً وہی) اللہ جس نے تم کو زمین میں اپنا نائب بنایا ہے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟	۲۰	۲۷	۵	سلم رکوع	۴۹۵ ۴۹۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	(۴) بتاؤ تم کو خشکی اور تری کے اندھیروں میں کون راہ دکھاتا ہے۔ اور کون اپنی رحمت کی بشارت دیتا ہے؟ کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ (۵) بتاؤ وہ کون ہے جس نے پہلی بار پیدا کیا اور پھر دوبارہ پیدا کریگا اور زمین و آسمان میں کون رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ اگر تم سچے ہو تو دلیل لاؤ۔ (اے میرے پیارے رسولؐ) کہہ دو کہ سوائے اللہ کے کوئی غیب داں نہیں اور شریک تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کس وقت اٹھائے جائیں گے بلکہ وہ تو اختلاف اور شک میں پڑے ہوئے ہیں اور اندھے ہیں۔					
۳۳۰	۱۴- ان سے پوچھو کہ تم کو زمین و آسمان میں کون رزق دیتا ہے کون سماعت اور بینائی کا مالک ہے؟ کون مردہ کو زندہ سے اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے؟ کون کام تدبیر کرتا ہے؟ وہ جواب میں یہی کہیں گے کہ اللہ۔ پس ان سے کہو کہ کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟ بس یہی اللہ تمہارا پروردگار حقیقی ہے۔ اور حق کے علاوہ سب گمراہی ہے۔ پس تم کہاں پھیرے جاتے ہو؟	۱۱	۱۰	۴	۱-۲	۲۷۴
۳۳۱	۱۵- تمہارا رب جو چاہتا ہے اور جو پسند کرتا ہے وہی کرتا ہے اور شریکوں کو کچھ بھی اختیار نہیں اور وہ شریک سے پاک ہے۔ ان کے سینے کی چھپی ہوئی اور ظاہر اسب باتوں کو جانتا ہے۔ وہ اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود ہے ہی نہیں۔ دنیا اور آخرت میں سب تعریف بس اسی کے لئے ہے۔ اسی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف جانا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی کہ اگر اللہ رات کو قیامت تک لمبا	۲۰	۲۸	۷	۱۵-۸	۵۰۹ ۵۱۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کردے تو اس کے سوا کوئی اور معبود ہے جو روشنی لے آئے۔ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ اور اگر اللہ دن کو قیامت تک لمبا کردے تو اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے جو تمہارے آرام کے لئے رات کو لے آوے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ یہ اللہ کی بڑی مہربانی ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے۔ تاکہ تم آرام بھی پکڑو۔ اور روزی بھی تلاش کرو۔ اور پھر اس کا شکر کرو۔ (خوب سن لو کہ) قیامت کے دن تمام شریکوں کو طلب کیا جائیگا۔ اور گواہ بھی مانگے جائینگے اور اس وقت جھوٹ باندھنے کا سب پتہ چل جائیگا۔					
۳۳۲	۱۶ - دیکھو۔ اگر اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو زمین و آسمان کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ مگر اللہ تو پاک ہے۔ اس سے اسکے کام کے متعلق کوئی سوال نہیں کر سکتا۔ اور دوسرے شریکوں سے سوال کیا جاتا ہے۔	۱۷	۲۱	۲	۱۳-۱۲	۴۱۹
۳۳۳	۱۷ - اب تم خود ہی فیصلہ کر کے بتاؤ کہ کیا میں کسی اور کو دوست پکڑوں اور ایسے اللہ کو چھوڑ دوں۔ جو اوروں کو کھانا کھلاتا ہے مگر اس کو کوئی نہیں کھلاتا؟ خوب سن لو کہ مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھیراؤں ❊	۷	۶	۲	۴	۱۶۷

۸ - مشرک کا حشر

۳۳۴	۱ - جو کوئی اپنے آپ کو معبود کہے (یعنی دعوی خدائی کا کرے) - اس کی سزا جہنم ہے۔ اور ظالموں کی یہی سزا ہوا کرتی ہے۔	۱۷	۲۱	۲	۱۹	۴۲۰
۳۳۵	۲ - قیامت کے دن جب ان کو حاضری کا حکم ہوگا تو وہ اپنے دعوے					

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	خدائی سے منکر ہو جائیں گے۔ اسی طرح جب مشرکوں سے کہا جائیگا کہ اپنے شریکوں کو لاؤ تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے۔ دیکھو انہوں نے کیسے اپنی جانوں پر جھوٹ بولا۔	۲۵	۴۱	۶	۴-۳	۶۲۵
		۷	۶	۳	۳-۲	۱۶۸
۳۳۶	۳۔جب انسان کو تکلیف ہوتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کرکے اس کو پکارتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو نعمت دیدیتا ہے تو اپنی دعاؤں اور عاجزیوں کو بھول جاتا ہے اور اللہ کا شریک ٹھیرانے لگتا ہے۔ ایسے شخص سے کہہ دو کہ "تیرا کفر تجھ کو بہت تھوڑا فائدہ دیگا۔ اور تو دوزخیوں میں سے ہوگا۔"	۲۳	۳۹	۱	۸	۵۹۵
۳۳۷	۴۔ ایسا شخص ہرگز اس شخص کے برابر نہیں ہو سکتا جو رات بھر اللہ کی عبادت کرتا ہو اور رحمتِ خداوندی کا امیدوار رہتا ہو۔	۲۳	۳۹	۱	۹	۵۹۶
۳۳۸	۵۔ مشرک اپنے جھوٹے معبودوں سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی کہ ان کو اللہ سے کرنی چاہیئے تھی۔ اور مومن تو اللہ ہی سے زیادہ محبت کیا کرتے ہیں۔ عذاب دیکھ کر یہ مشرک جان لیں گے کہ قوت سب اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ سخت عذاب کرنیوالا ہے جس وقت ان کے پیشوا ان سے بیزار ہو جائیں گے اور تمام علاقے منقطع ہو جائیں گے۔ اور مشرک کہیں گے کہ کاش ہمیں واپس جانیکی اجازت ہو تو ہم ان سے اسی طرح بیزار ہوں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال دکھائیگا۔ ان پر افسوس ہے وہ آگ سے نہ نکل سکیں گے۔	۲	۲	۲۰	۴-۲	۳۱
۳۳۹	۶۔ کیا وہ (اللہ) جو ہر کسی کے سر پر اس کے اعمال کو لئے کھڑا ہے۔ ان مشرکوں کو عذاب کئے بغیر چھوڑ دیگا۔ (ہرگز نہیں) بلکہ ان کے	۱۳	۱۳	۵	۳-۲	۳۲۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	لئے سخت عذاب ہوگا۔ اور کوئی اُن کو اللہ سے بچانے والا نہ ہوگا					
۳۴۰	۷۔ اللہ ان کو خوب دیکھ رہا ہے۔ اور اللہ کو وہ سب یاد ہیں۔	۲۵	۴۲	۱	۶	۶۲۶
۳۴۱	۸۔ ان کے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے۔	۷	۶	۱۰	۶	۱۷۸
۳۴۲	۹۔ ان سے کہدو کہ مزے اڑالیں۔ آخر دوزخ ہی میں جانا ہے۔	۱۳	۱۴	۵	۳-۱	۳۳۵
۳۴۳	۱۰۔ سب پتہ چل جائیگا جس وقت طوق اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے گرم پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔ پھر آگ میں جھونکے جاویں گے۔ پھر ان سے پوچھا جائیگا۔ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کا شریک ٹھیراتے تھے؟ جواب دینگے کہ وہ ہم سے گم ہو گئے۔ بلکہ ہم تو پہلے ہی سے کسی چیز کو نہ پکارتے تھے۔ اس طرح اللہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے (پھر ان سے کہا جائیگا کہ) تم زمین میں ناحق خوش ہوتے اور اترانے کے سبب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ وہیں رہو۔ متکبروں کے لئے وہی بُری جگہ ہے۔	۲۴	۴۰	۸	۸-۲	۶۱۵ ۶۱۶
۳۴۴	۱۱۔ (پس اے لوگو! خوب کان کھول کر سن لو کہ) شرک گناہ کبیرہ اور سخت گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیگا بخش دے گا۔ مگر مشرک کو ہرگز نہیں بخشیگا۔	۵ ۵	۴ ۴	۷ ۱۸	۶ ۱	۱۱۰ ۱۲۵
۳۴۵	۱۲۔ مشرک پر جنت حرام ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہے۔	۶	۵	۱۰	۶	۱۵۴ ۱۵۵
۳۴۶	۱۳۔ اس کی مثال اس غلام کی ہے جو کئی ضدی آدمیوں کی ملک ہو۔	۲۴	۳۹	۳	۸	۵۹۸
۳۴۷	۱۴۔ پس تم شرک کے مسئلہ میں والدین کی اطاعت بھی مت کرو۔	۲۱	۳۱	۲	۴-۲	۵۳۴ ۵۳۵
۳۴۸	۱۵۔ یوم میثاق میں وعدہ اسی لئے لیا گیا تھا کہ تم عذر نہ کر سکو کہ مشرک والدین کی اتباع میں ہم کو کیوں پکڑا ہے۔	۹	۷	۲۲	۲-۱	۲۲۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۳۴۹	۱۶۔ مشرک تو مسجدوں کو بھی آباد کرنے کا حق نہیں رکھتے۔	۱۰	۹	۳	۱	۲۴۴
۳۵۰	۱۷۔ وہ تو نجس ہیں جبھی ان کے لئے مسجد حرام کے قریب آنا بھی منع ہے۔	۱۰	۹	۴	۴	۲۴۶
۳۵۱	۱۸۔ پس تم مشرک کے لئے بخشش کی دعا بھی نہ مانگو چاہے قریبی رشتہ دار ہی ہو۔	۱۱	۹	۱۴	۳	۲۴۷ ۲۶۵
۳۵۲	۱۹۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے محض وعدے کی وجہ سے اپنے مشرک باپ کے لئے بخشش کی دعا مانگی تھی اور جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو آپ اس سے بیزار ہو گئے۔	۱۱	۹	۱۴	۴	۲۶۵
۳۵۳	۲۰۔ پس تم اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہ مقرر کرو۔ ورنہ تم پر ملامت ہو گی۔ اور تم مذموم ہو کر ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور جہنم میں دھکیل دیئے جاؤ گے۔	۱۵	۱۷	۲	۱۲	۳۶۸
		۱۵	۱۷	۴	۹	۳۷۰

۹۔ نصیحت

۳۵۴	۱۔ خبردار! تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمان زمین سورج چاند۔ رات۔ دن بنائے اور تم کو نفسِ واحد سے پیدا کر کے تمہاری بیوی بنائی۔ تمہارے لئے جانوروں کو پیدا کیا اور تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین پردوں کے اندر بنایا۔ پس اسی اللہ کی بادشاہت ہے۔ اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اگر تم کفر کرو تو وہ تم سے بے نیاز ہے اور اگر تم شکر کرو تو وہ اس کے نزدیک تمہارے لئے پسندیدہ ہے۔ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور جانا اسی کے پاس ہے وہ تم کو سب کچھ	۲۳	۳۹	۱	۵-۷	۵۹۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	جتلائے گا جو تم کرتے تھے۔ کیونکہ وہ تو سینے کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔					
۳۵۵	۲ - پس تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک مت ٹھیراؤ۔	۵	۴	۶	۳	۱۰۶ ۱۰۸
۳۵۶	۳ - آؤ! میں تم کو بتاؤں کہ شرک تمہارے رب نے حرام قرار دیا ہے۔	۸	۶	۱۹	۱	۱۹۱
۳۵۷	۴ - اور شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔	۸	۷	۴	۲	۱۹۹
۳۵۸	۵ - شرک کی مثال تو مکڑی کے گھر کی سی ہے جو سب گھروں میں کمزور ہوتا ہے۔	۲۱	۳۱	۲	۴	۵۳۴
۳۵۹	۶ - مشرک کی مثال تو اس شخص کی سی ہے جو پانی کے کنارے کھڑا ہو جائے اور یہ چاہے کہ پانی خود بخود اس کے منہ میں آجائے پانی ہرگز اس کے منہ میں نہیں آئے گا۔ اسی طرح کفار کی پکار گمراہی میں ہے۔	۲۰	۲۹	۴	۱۱	۵۲۰
۳۶۰	۷ - تمہارے لئے تمہارے نفسوں میں سے ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ بھلا تم یہ تو بتاؤ کہ کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی تمہارے مال میں شریک ہے کہ تم اور وہ برابر کے حصہ دار بن جاؤ؟ (جب غلام تمہارے مال میں شریک نہیں ہو سکتا تو مخلوق خالق کے ساتھ کیسے شریک ہو سکتی ہے؟) اللہ تعالیٰ اسی طرح سمجھ دار قوم کے لئے نشانیاں بیان فرماتا ہے پس تم مذہب حنفی کی پیروی کرو۔ یہی فطرت ہے جس پر اللہ نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اللہ کی پیدائش بدلا نہیں کرتی۔ لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ بس تم اللہ کی طرف رجوع کرو۔ اسی سے ڈرو۔ نماز قائم	۲۱	۳۰	۴	۱-۴	۵۲۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کرو۔ اور شرک مت کرو۔					
۳۶۱	۸ - تمہارے رب نے یہی حکم دیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرو۔	۱۵	۱۷	۳	۱	۳۶۸
۳۶۲	۹ - اور اس کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھیراؤ۔	۲۷	۵۱	۳	۵	۶۷۸
۳۶۳	۱۰ - مسجدیں اللہ ہی کی ہیں۔ پس تم اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود مت ٹھیراؤ۔	۲۹	۷۲	۱	۱۸	۷۴۳ ۷۴۴
۳۶۴	۱۱ - اللہ کے بندے تو وہی ہیں جو اس کے ساتھ کوئی اور معبود نہیں ٹھیراتے۔	۱۹	۲۵	۶	۸	۴۷۳
۳۶۵	۱۲ - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بحکم الٰہی اسی بات کا اعلان فرمایا کہ اے لوگو! میں بھی تمہارے جیسا انسان ہی ہوں۔ اور میرے پاس وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی ہے۔ پس جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے وہ نیک عمل کرے اور عبادت میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرائے۔	۱۶	۱۸	۱۲	۹	۳۹۵
۳۶۶	۱۳ - پس تم شرک مت کرو۔ ورنہ تم کو عذاب ہوگا۔	۱۹	۲۶	۱۱	۲۲	۴۸۷
۳۶۷	۱۴ - والدین کے کہنے پر بھی شرک مت کرو۔	۲۰	۲۹	۱	۸	۵۱۴
۳۶۸	۱۵ - سورج اور چاند تو اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ان کو بھی سجدہ مت کرو۔ بلکہ اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان کو بھی پیدا کیا ہے۔	۲۴	۴۱	۵	۵	۶۲۳
۳۶۹	۱۶ - (اگر کفار نہ مانیں تو ان سے صاف) کہہ دو کہ اے کافرو! ہم تمہارے معبودوں کی عبادت نہ کرتے ہیں اور نہ کریں گے۔ اور نہ ہی تم ہمارے معبود کی عبادت کرتے ہو۔ اور نہ کرو گے۔ تمہارا دین تمہارے لئے ہے اور ہمارا دین ہمارے لئے۔	۳۰	۱۰۹	سالم سورت		۶۸۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۳۷۰	۱۷- (اور خوب سمجھ لو کہ) اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت کر کے کبھی معزز نہیں ہو سکتے۔	۱۶	۱۹	۵	۱۷-۱۶	۴۰۳
۳۷۱	۱۸- اللہ کے سوا سب معبود جھوٹے ہیں۔	۱۷	۲۲	۸	۵	۴۳۹
۳۷۲	۱۹- اور فنا ہو جانے والے ہیں لیکن اللہ کی ذات ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔	۲۰	۲۸	۹	۶	۵۱۳
		۲۷	۵۵	۲	۲-۱	۶۹۰
۳۷۳	۲۰- کفار تو بغیر علم اور دلیل کے غیر اللہ کو پوجتے ہیں۔	۱۷	۲۲	۹	۷	۴۴۱
۳۷۴	۲۱- اور کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم ان معبودوں کی عبادت ہی نہ کرتے۔ ان (کفار) کو تو اس بات کا کچھ بھی علم نہیں۔ اور وہ اٹکل پر چلتے ہیں۔ کیا ہم (اللہ) نے ان کو پہلے کتاب نہیں دی؟ کیا وہ اس کو محکم پکڑ رہے ہیں؟ نہیں۔ بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایک راہ پہ پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔ اسی طرح جب بھی کسی بستی میں کوئی رسول آیا تو وہاں کے دولت مندوں نے یہی کہا کہ ہم تو اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلیں گے۔ اس پر پیغمبروں نے کہا کہ اگر ہم تمہارے آباؤ اجداد سے بہتر راہ بتانے والے ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تمہاری رسالت سے کافر ہیں۔ پس ہم (اللہ) نے ان سے بدلہ لیا۔ اور تم دیکھو کہ پیغمبروں کو جھٹلانے والوں کا کیا حشر ہوا۔	۲۵	۴۳	۲	۱۰-۵	۶۳۷
۳۷۵	۲۲- اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ دو معبود مت پکڑو۔ معبود تو بس ایک ہی ہے۔ پس تم مجھ (اللہ) سے ڈرو۔ زمین و آسمان کی ہر چیز میری ہی ہے۔ اور میری ہی عبادت لازم ہے کیا تم کسی غیر سے ڈرتے ہو۔؟ ہر نعمت جو تمہارے پاس ہے	۱۴	۱۶	۷	۶-۱	۳۵۲ ۳۵۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	میری ہی دی ہوئی ہے۔ پھر جب تم پر کوئی تکلیف کا وقت آتا ہے تو تم مجھ ہی سے فریاد کرتے ہو اور جب میں مصیبت کو دور کر دیتا ہوں تو تم شرک کرنے لگتے ہو۔ اور ہماری نعمتوں سے کفر کرنے لگتے ہو۔ پس تم فائدہ اٹھا لو۔ سب معلوم ہو جائے گا۔ تم ایسی چیزوں کے لئے جن کو تم نہیں جانتے ہمارے دئیے میں سے حصہ ٹھیراتے ہو۔ اللہ کی قسم! تم سے اس بہتان کے متعلق ضرور سوال ہوگا۔					
۳۷۶	۲۳۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے سب پیغمبروں کو بذریعہ وحی یہی حکم ملا تھا کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پس تم اللہ ہی کی عبادت کرنا اور شکر گذار بننا۔	۲۴	۳۹	۷	۳-۲	۶۰۳
۳۷۷	۲۴۔ پس آپ نے یہی اعلان فرمایا کہ میں صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیراتا۔	۲۹	۷۲	۲	۱	۷۴۴
۳۷۸	۲۵۔ مجھے غیر اللہ کی عبادت سے منع کیا گیا ہے اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے اور شرک سے باز رہنے کا حکم ملا ہے۔ بالخصوص جبکہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے دلائل آ چکے ہیں۔ پس میں اسی کو پکارتا ہوں اور اس پروردگارِ عالم کا فرمانبردار ہوں اور مجھے اسی کے پاس جانا ہے۔ میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کرتا کیونکہ ایسا کرنا صریح گمراہی ہے۔	۷ ۱۳ ۲۴	۶ ۱۳ ۴۰	۷ ۵ ۷	۱ ۵ ۶	۱۷۳ ۳۲۸ ۶۱۵
۳۷۹	۲۶۔ (چنانچہ جب کفار نے آپؐ کے بار بار سمجھانے پر بھی نہ مانا تو آپ نے بحکم الٰہی فرمایا کہ) اے لوگو! اگر تم کو میرے مذہب میں شک ہے تو (کم سے کم اتنی بات تو مان لو کہ) اللہ کے سوا جن کو تم	۱۱	۱۰	۱۱	سالم رکوع	۲۸۵ ۲۸۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	پوجتے ہو۔ ان کو چھوڑ کر اس اللہ کی عبادت کرنے لگ جاؤ۔ جو تم کو پکڑ لیتا ہے۔ اور مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں مومن بنوں اور اپنے چہرے کو حنفی مذہب کی طرف سیدھا کروں اور مشرک نہ بنوں۔ اور اللہ کے سوا ایسوں کو نہ پکاروں جو نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں۔ کیونکہ اگر میں ایسا کرونگا۔ تو میں ظالموں میں سے ہو جاؤں گا۔ اور اگر اللہ برائی کا ارادہ کرے تو کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔ اور اگر بھلائی کا ارادہ کرے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں۔ وہ اپنی مرضی سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے (نفع و نقصان) پہنچاتا ہے۔ اور وہ غفور و رحیم ہے۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آگیا۔ پس جس نے راہ پائی تو اپنے نفس کے لئے راہ پائی۔ اور جو گمراہ ہوا۔ اس کا بوجھ بھی اسی پر ہوگا۔ اور میں داروغہ نہیں ہوں۔ اور میں وحی الٰہی کی پیروی کرتا ہوں اور میں حکم خداوندی کا منتظر ہوں۔ کیونکہ وہ بہتر حکم کرنے والا ہے۔					
۳۸۰	۲۷۔ اے لوگو! تم ان معبودوں کو پکارو جن کو تم اللہ کے سوا گمان کرتے ہو۔ وہ آسمان و زمین میں ذرہ برابر کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ زمین و آسمان میں ان کا کچھ حصہ ہے اور نہ ان کا کوئی پشتیبان ہے۔ اللہ تو وہ ہے کہ اس کے ہاں بغیر اذن کے سفارش بھی نہیں چل سکتی! اچھا تم یہ تو بتاؤ کہ تم کو آسمان و زمین میں کون رزق دیتا ہے؟ وہی اللہ!! ہم میں اور تم میں ایک ہدایت پر اور دوسرا گمراہ ضرور ہے۔ تم سے ہمارے اعمال کی اور ہم سے تمہارے اعمال	۲۲	۳۴	۳	۱ - ۶	۵۵۸ ۵۵۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کی پوچھ نہ ہوگی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سب کو جمع کر کے حق کے ساتھ فیصلہ کر دے گا۔ اور وہی فیصلہ کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ذرا وہ معبود مجھے تو دکھاؤ۔ جن کو تم نے اللہ کے ساتھ ملا رکھا ہے کوئی نہیں بس وہی اللہ زبردست حکمتوں والا ہے۔					
۳۸۱	۲۸ - (حضرت ابراہیمؑ توحید میں اتنے پکے تھے کہ باری تعالیٰ انکے واقعہ کی طرف خاص طور پر توجہ دلا کر ارشاد فرماتا ہے کہ) ان لوگوں کو ہمارے خلیل کا واقعہ سناؤ۔ جبکہ انہوں نے اپنے باپ اور قوم سے سوال کیا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور انہی کے پاس بیٹھے رہتے ہیں آپ نے فرمایا کیا یہ تمہاری پکار کو سنتے ہیں یا تم کو نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے آبا و اجداد کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا بھلا تم دیکھتے بھی ہو جن کو تم اور تمہارے آبا و اجداد پوجتے رہے ہیں (یعنی غور بھی کرتے ہو کہ وہ معبود بننے کے قابل بھی ہیں یا نہیں) سو وہ سب میرے دشمن ہیں سوائے تمام جہانوں کے رب کے جس نے مجھ کو پیدا کیا۔ جو مجھے راہ دکھاتا ہے۔ جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے۔ جو مجھے مارے گا۔ اور پھر مجھے زندہ کرے گا۔ اور وہ کہ جس سے میں قیامت کے دن اپنی خطاؤں کی معافی کی امید رکھتا ہوں۔	۱۹	۲۶	۵	۱۴-۱	۴۷۹ ۴۸۰
۳۸۲	۲۹ - حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ میں تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں۔ سوائے اس ذات کے کہ جس نے مجھ کو					

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	پیدا کیا اور وہ مجھے جلدی ہی ہدایت دیگا (یعنی منزل مقصود کے راستہ پر آخر تک لے چلیگا)۔ اللہ تعالیٰ نے (حضرت ابراہیمؑ کی) اس بات کو باقی رہنے والی بنایا تاکہ وہ پھر آویں (یعنی کفار معبود حقیقی کی طرف متوجہ ہوں۔)	۲۵	۴۳	۳	۱-۳	۶۳۷
۳۸۳	۳۰- اور لوگوں کو اس بات کی طرف خاص طور پر متوجہ کر کے فرمایا کہ تمہارے لئے حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ پیروی کے لئے ہے۔	۲۸	۶۰	۱	۴	۷۱۲ ۷۱۳
۳۸۴	۳۱- اسی طرح اہل کتاب کو بھی ایک ہی خدا کی عبادت کا حکم ملا تھا۔ لیکن بعد میں انہوں نے اختلاف کیا۔ یہودی عزیرؑ کو اور عیسائی مسیحؑ ابن مریمؑ کو اللہ کا بیٹا کہنے لگے اور انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اللہ کے علاوہ رب قرار دے لیا۔	۳۰ ۱۰	۹۸ ۹	۱ ۵	۵ ۱-۲	۷۸۲ ۲۴۷
۳۸۵	۳۲- حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اہل کتاب سے فرمایا کہ آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہم میں اور تم میں برابر ہے یعنی یہ کہ اللہ کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ ٹھیرائیں۔ اور اپنے میں سے ایک دوسرے کو اللہ میاں سے ورے ورے رب قرار نہ دیں۔ اور اگر تم نہیں مانتے تو گواہ رہو کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔	۳	۳	۷	۱	۷۳
۳۸۶	۳۳- اے کافرو! بھلا سوچو تو سہی کیا تم عذاب کے وقت بھی غیر اللہ ہی کو پکارو گے؟ نہیں بلکہ اس وقت تو تم اللہ ہی کو پکارو گے اور وہی تمہاری پریشانیوں کو دور کرے گا۔	۷	۶	۴	۱۱-۱۴	۱۷۱
۳۸۷	۳۴- پس جب اللہ خشکی و تری میں ہر مصیبت سے تم کو بچاتا ہے تو تم	۷	۶	۸	۳-۴	۱۷۴ ۱۷۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	شرک کیوں کرتے ہو؟					
۳۸۸	۳۵۔ ذرا بتاؤ تو سہی کہ اللہ کے سوا رات دن میں تمہاری کون نگہبانی کرتا ہے؟ کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود ہے؟ خبردار! وہ معبود تو نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ان کو اللہ کی رفاقت نصیب ہے۔ بلکہ ہم (اللہ) ہی نے تم کو اور تمہارے باپوں کو فائدہ دیا۔ اور دیکھو ہم زمین کو کناروں کی طرف سے گھٹاتے لا رہے ہیں (یعنی کفر کم ہوتا جا رہا ہے) پس کیا وہ غالب ہیں؟ خوب یاد رکھو کہ قیامت کے دن ان کو عذاب کی لُو لگے گی اور وہ افسوس کرتے ہوں گے اور ایک ایک دانہ حساب کر کے سامنے لایا جائے گا۔ اور ہم حساب کرنیکو بہت کافی ہیں۔	۱۷	۲۱	۴	۱-۶	۴۲۱ ۴۲۲
۳۸۹	۳۶۔ پس کیا تم اس اللہ کے سوا کارساز پکڑتے ہو۔ جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور جو ہر چیز پر قادر ہے۔؟	۲۵	۴۲	۱	۹	۶۲۷
۳۹۰	۳۷۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا اور تم زمین و آسمان میں (اس کو) عاجز نہیں کر سکتے۔	۱۵	۱۸	۴	۴	۳۸۴
		۲۰	۲۹	۲	۹	۵۱۶
		۲۵	۴۲	۴	۲	۶۳۱
۳۹۱	۳۸۔ اس کے سوا کوئی پناہ دینے والا بھی نہیں۔	۱۵	۱۸	۴	۵	۳۸۴
		۲۹	۷۲	۲	۳	۷۴۴
۳۹۲	۳۹۔ ذرا سوچو تو سہی کہ اللہ کے سوا کونسی فوج تمہاری مدد پر ہے؟	۲۹	۶۷	۲	۶	۷۳۱
۳۹۳	۴۰۔ بھلا اگر اللہ روزی بند کر دے تو رزق دینے والا کون ہے؟	۲۹	۶۷	۲	۷	۷۳۱
۳۹۴	۴۱۔ اگر ہلاکت نازل ہو جائے تو کفار کو بچانے والا کون ہے۔؟	۲۹	۶۷	۲	۱۴	۷۳۱
۳۹۵	۴۲۔ اگر پانی سوکھ جائے تو اس کو جاری کرنے والا کون ہے؟	۲۹	۶۷	۲	۱۶	۷۳۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۳۹۶	۴۳- اگر اللہ برائی یا بھلائی کا ارادہ کرلے تو اس سے بچانے والا یا اس کو روکنے والا کون ہے۔ اور سوائے اس کے کون تمہارا مددگار ہے؟	۲۱	۳۳	۲	۹	۵۴۴
		۲۶	۴۸	۲	۱	۶۶۴
۳۹۷	۴۴- پس تم مخلص ہو کر اللہ ہی کو پکارو۔ چاہے کفار کو برا ہی لگے۔	۲۴	۴۰	۲	۵	۶۰۷
۳۹۸	۴۵- اللہ تو مارتا اور زندہ بھی کرتا ہے اور جانا بھی اسی کے پاس ہے	۲۴	۴۰	۷	۵	۶۱۴
		۱۱	۱۰	۶	۳	۲۷۷
		۲۷	۵۳	۳	۱۲	۶۸۴
۳۹۹	۴۶- اللہ ہی دولت اور خزانے دیتا ہے۔	۲۷	۵۳	۳	۱۶	۶۸۵
۴۰۰	۴۷- اللہ (تو) شعریٰ (ستارے) کا (بھی) رب ہے۔	۲۷	۵۳	۳	۱۷	۶۸۵
۴۰۱	۴۸- اللہ تو مشرق و مغرب کا بھی رب ہے۔ بس اسی کو کارساز پکڑو۔	۲۹	۷۳	۱	۹	۷۴۵
۴۰۲	۴۹- بس اللہ ہی اس لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور بخشش مانگیں۔	۲۹	۷۴	۲	۲۵	۷۴۹
۴۰۳	۵۰- پس اللہ کے سوا کسی سے مت ڈرو۔ سب اللہ ہی کے ماتحت ہیں اور ذرا سوچو تو سہی کہ کیا اللہ (اکیلا) اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟	۲۴	۳۹	۴	۵	۵۹۹
۴۰۴	۵۱- زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ ہی کی ہے اور بس اسی کی عبادت لازم ہے۔ کیا تم غیر اللہ سے ڈرتے ہو۔؟	۱۴	۱۶	۷	۲	۳۵۲
۴۰۵	۵۲- (مومن تو) اللہ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں۔	۱	۱	۱	۴	۲
۴۰۶	۵۳- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے یہی فرمایا تھا کہ تم اللہ ہی سے مدد چاہو اور صبر کرو۔ زمین کا مالک اللہ ہی ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے زمین کا وارث بنا دیتا ہے۔	۹	۷	۱۵	۲	۲۱۳
۴۰۷	۵۴- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کی اطاعت و عبادت ہرگز مت کرو۔	۸	۷	۱	۳	۱۹۴
		۱۱	۱۱	۱	۲	۳۸۶
۴۰۸	۵۵- اللہ تو بس اکیلا ہی معبود ہے۔ اولاد سے پاک ہے۔ کُنْ کہہ کر	۱۶	۱۹	۲	۲۱-۲۰	۳۹۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	ہر کام کر لیتا ہے۔ سب اچھے نام اسی کے لئے ہیں اور ہر چیز اس کے علم میں سمائی ہوئی ہے بس اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔	۱۶	۲۰	۱	۸	۴۰۵
		۱۶	۲۰	۵	۹	۴۱۲ ۴۱۳
۴۰۹	۵۶ - پس اللہ کی عبادت پر قائم رہو۔ جو زمین و آسمان کا بھی رب ہے اور کلام مجید کی تلاوت کیا کرو۔	۱۶	۱۹	۴	۱۵	۴۰۱
		۲۰	۲۷	۷	۹-۱۰	۴۹۸

۴۔ مُتشابِہات

۱۔ محکم اور متشابہ آیات

۴۱۰ ۱۔ قرآن کریم میں محکم اور متشابہ دونوں طرح کی آیات ہیں۔ محکم یعنی ظاہر معنوں والی تو کتاب کی جڑ ہیں اور متشابہ وہ ہیں جن کے معنی کئی طرف ملتے ہیں۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے۔ اس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو ان کو شبہ میں ڈالنے والی ہو اور اس طرح وہ اس کی حقیقت معلوم کرتے کرتے گمراہی میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی حقیقت کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اور پختہ علم رکھنے والے لوگ تو صرف یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے یہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ ایسے نصیحت پکڑنے والے صرف عقل مند لوگ ہی ہوتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! آپ ہمارے دلوں کو راہ دکھانے کے بعد کجی کی طرف مت پھیریو۔ اور اپنی طرف سے ہم پر رحمت ڈالیو۔ کیونکہ آپ ہی رحمت ڈالنے والے ہیں۔ اے ہمارے رب! بے شک آپ لوگوں کو ایک ایسے دن اکٹھا کرنے والے ہیں جس میں بالکل شک نہیں۔ اور آپ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے۔

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

۲ - اللہ کا عرش و کرسی

۴۱۱ | ۱ - اللہ تعالیٰ زمین اور اس کی تمام چیزیں بنا کر آسمان پر چڑھ گیا - | ۱ | ۲ | ۳ | ۹ | ۷

۴۱۲ | ۲ - اور اب بھی آسمان پر ہی ہے - | ۲۹ | ۶۷ | ۳ | ۲-۳ | ۷۳۰

۴۱۳ | ۳ - اللہ تعالیٰ نے چھ دن میں زمین و آسمان بنائے اور پھر عرش پر قرار پکڑا - | ۸ | ۷ | ۷ | ۱ | ۲۰۳
| | | ۱۱ | ۱۰ | ۱ | ۳ | ۲۶۸
| | | ۱۳ | ۱۳ | ۱ | ۲ | ۳۲۱ ۳۲۲
| | | ۱۹ | ۲۵ | ۵ | ۱۵ | ۴۷۲ ۴۷۳
| | | ۲۱ | ۳۲ | ۱ | ۴ | ۵۳۸
| | | ۲۷ | ۵۷ | ۱ | ۴ | ۶۹۸

۴۱۴ | ۴ - رحمان عرش پر ہے - | ۱۶ | ۲۰ | ۱ | ۵ | ۴۰۴

۴۱۵ | ۵ - اللہ صاحبِ عرش ہے - | ۲۴ | ۴۰ | ۲ | ۶ | ۶۰۷
| | | ۳۰ | ۸۱ | ۱ | ۲۰ | ۷۶۴
| | | ۳۰ | ۸۵ | ۱ | ۱۵ | ۷۷۰

۴۱۶ | ۶ - اللہ تو عرش کا بھی پروردگار ہے - | ۱۱ | ۹ | ۱۶ | ۷ | ۲۶۸
| | | ۱۷ | ۲۱ | ۳ | ۱۲ | ۴۱۹
| | | ۱۸ | ۲۳ | ۶ | ۲۴ | ۴۵۳
| | | ۱۹ | ۲۷ | ۳ | ۱۲ | ۴۹۱
| | | ۲۵ | ۴۳ | ۷ | ۱۵ | ۶۴۲

۴۱۷ | پہلے عرشِ الٰہی پانی پر تھا - | ۱۲ | ۱۱ | ۱ | ۷ | ۲۸۷

۴۱۸ | ۸ - اب آسمان پر ہے اور وہیں سے اللہ تعالیٰ کام تدبیر فرماتا ہے - | ۲۱ | ۳۲ | ۱ | ۵۰۴ | ۵۳۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۴۱۹	۹- کچھ ہستیاں (فرشتے) عرشِ الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں۔	۲۴	۴۰	۱	۷	۶۰۶
۴۲۰	۱۰- قیامت کے دن حاملینِ عرش کی تعداد آٹھ ہوگی۔	۲۹	۶۹	۱	۱۷	۷۳۶
۴۲۱	۱۱- اللہ کی کرسی زمین و آسمان پر وسعت رکھتی ہے۔	۳	۲	۳۴	۲	۵۳ ۵۴
۴۲۲	۱۲- اللہ آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی ہے۔	۷	۶	۱	۳	۱۶۵
۴۲۳	۱۳- اور ہم جس جگہ بھی ہوں وہ ہمارے ساتھ ہے۔	۲۷	۵۷	۱	۴	۶۹۸

ف - مذکورہ بالا قسم کی چیزیں متشابہات میں سے ہیں۔ ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ان کا یہ مطلب نہیں کہ عرشِ الٰہی لکڑی یا پتھر کا کوئی تخت ہے اور مجسم اللہ اس پر جلوہ افروز ہے۔ نہیں بلکہ اللہ تو نور ہے۔ اور جسم سے منزّہ ہے۔ اس کی شان کے مطابق ہی اس کا عرش و کرسی ہے۔ وہ کرسی اتنی بڑی ہے کہ زمین و آسمان پر وسعت رکھتی ہے پس ثابت ہوا کہ اس کی کوئی حد نہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ وہ ہر جگہ اور ذرّہ ذرّہ میں موجود ہے۔ مگر نظر نہیں آتا۔ جس طرح ہوا ہماری پہنچ میں آنے والی ہر جگہ پر ہے۔ مگر نظر نہیں آتی۔ اس کی مزید تفصیل ۱۱ اللہ کی معیت در باب ۱ کتاب ہذا میں ملاحظہ ہو۔ خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا عرش و کرسی بے انتہا وسیع ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے لیکن جب بھی کسی خاص جگہ کے ساتھ اس کا تصور اپنے دل میں جمانا ہو تو ایک دم خیال آسمان ہی کی طرف جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بلندی کا مقام ہے۔ اور اس میں سب سے بلند مقام عرش ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ جیسی عالی مرتبہ ذات کا تصور ایسے بلند مقام پر ہی ہو سکتا ہے۔ اور یہی بات فطرت انسانی میں موجود ہے۔ ہر مذہب و ملّت کا انسان جب بھی اللہ کو اپنی پوری توجہ کے ساتھ پکارتا ہے تو بے اختیار اسکی نظریں آسمان کی طرف اٹھتی ہیں جس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس کی دعا کو سننے والے کے مقام کا تصور اس کی فطرت میں آسمان جیسے بلند مقام کے علاوہ کہیں نہیں ہو سکتا۔ جناب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اکثر مرتبہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے لیکن اس کی تجلّیاتِ خاصّہ کا مقام آسمان میں وہ انتہائی بلندی ہے جس کو ہم عرش و کرسی سے تعبیر کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بمرادہ۔

Marfat.com

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ =

"خدا تعالیٰ کی صفات و افعال کے متعلق یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ نصوص قرآن و حدیث میں جو الفاظ حق تعالیٰ کی صفات کے بیان کرنے کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ ان میں اکثر وہ ہیں جن کا مخلوق کی صفات پر بھی استعمال ہوا ہے۔ مثلاً خدا کو "حی" "سمیع" "بصیر" "متکلم" کہا گیا۔ اور انسان پر بھی یہ الفاظ اطلاق کئے گئے۔ تو ان دونوں مواقع میں استعمال کی حیثیت بالکل جداگانہ ہے۔ کسی مخلوق کو سمیع و بصیر کہنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے پاس دیکھنے والی آنکھ اور سننے والے کان موجود ہیں۔ اب اس میں دو چیزیں ہوئیں۔ ایک وہ آلہ جسے "آنکھ" کہتے ہیں اور جو دیکھنے کا مبداء اور ذریعہ بنتا ہے۔ دوسرا اس کا نتیجہ اور غرض و غایت (دیکھنا) یعنی وہ خاص علم جو رویت بصری سے حاصل ہوا۔ مخلوق کو جب "بصیر" کہا تو یہ مبدا اور غایت دونوں چیزیں معتبر ہوئیں۔ اور دونوں کی کیفیات ہم نے معلوم کر لیں۔ لیکن یہ ہی لفظ جب خدا کے لئے استعمال کیا گیا تو یقیناً وہ مبادی اور کیفیات جسمانیہ مراد نہیں ہو سکتیں جو مخلوق کے خواص میں سے ہیں۔ اور جن سے خداوند قدوس قطعاً منزہ ہے۔ البتہ یہ اعتقاد رکھنا ہوگا کہ ابصار (دیکھنے) کا مبداء اس کی ذات اقدس میں موجود ہے۔ اور اس کا نتیجہ یعنی وہ علم جو رویت بصری سے حاصل ہو سکتا ہے اس کو بدرجہ کمال حاصل ہے۔ آگے یہ کہ وہ مبداء کیسا ہے اور دیکھنے کی کیا کیفیت ہے تو بجز اس بات کے کہ اس کا دیکھنا مخلوق کی طرح نہیں۔ ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ؕ نہ صرف سمع و بصر بلکہ اسکی تمام صفات کو اسی طرح سمجھنا چاہیئے کہ صفت باعتبار اپنے اصل مبداء و غایت کے ثابت ہے مگر اس کی کوئی کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی اور نہ شرائع سماویہ نے اس کا مکلف بنایا ہے کہ آدمی اس طرح کی ماوراء عقل حقائق میں غور و خوض کر کے پریشان ہو۔ "استواء علی العرش" کو بھی اسی قاعدے پر سمجھ لو۔ "عرش" کے معنے تخت اور بلند مقام کے ہیں۔ "استواء" کا ترجمہ اکثر محققین نے "استقرار و تمکن" سے کیا ہے (جسے مترجم رحمہ اللہ یعنی حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ نے قرار پکڑنے سے تعبیر فرمایا ہے) گویا یہ لفظ تخت حکومت پر ایسی طرح قابض ہونے کو ظاہر کرتا ہے کہ اس کا کوئی حصہ اور گوشہ حیطۂ نفوذ و اقتدار سے باہر نہ رہے۔ اور نہ قبضہ و تسلط میں کسی قسم کی مزاحمت اور گڑبڑی پائی جائے۔ سب کام اور انتظام برابر ہو۔ اب دنیا میں بادشاہوں کی تخت نشینی کا ایک تو مبداء اور ظاہری صورت ہوتی ہے

Marfat.com

اور ایک حقیقت یا غرض وغایت یعنی ملک پر پورا تسلط واقتدار اور نفوذ وتصرف کی قدرت حاصل ہونا۔ حق تعالیٰ کے "استوار علی العرش" میں یہ حقیقت اور غرض وغایت بدرجہ کمال موجود ہے یعنی آسمان وزمین میں (کل علویات وسفلیات) کو پیدا کرنے کے بعد ان پر کامل قبضہ واقتدار اور ہر قسم کے مالکانہ وشہنشاہانہ تصرفات کا حق بے روک ٹوک اسی کو حاصل ہے جیسا کہ دوسری جگہ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ کے بعد یُدَبِّرُ الْاَمْرَ وغیرہ الفاظ اور یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ الخ سے اسی مضمون پر متنبہ فرمایا ہے۔ رہا استوای علی العرش کا مبدا اور ظاہری صورت۔ اس کے متعلق وہی عقیدہ رکھنا چاہیئے جو ہم "سمع وبصر" وغیرہ صفات کے متعلق لکھ چکے ہیں کہ اس کی کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی جس میں صفات مخلوقین اور سمات حدوث کا ذرا بھی شائبہ ہو۔ پھر کیسی ہے؟ اس کا جواب وہی ہے کہ ؎

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم ✻ وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم وخواندہ ایم
منزل تمام گشت وبیاباں رسید عمر ✻ ما ہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ط

۳۔ متشابہات

نمبر شمار		پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۱۔ اللہ کی آنکھیں :۔					
۴۲۴	۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش اللہ کی آنکھوں کے سامنے ہوئی۔	۱۶	۲۰	۲	۱۵	۴۰۶
۴۲۵	۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اللہ کی آنکھوں کے سامنے تیار کی گئی۔	۱۲	۱۱	۴	۲	۲۹۲
		۱۸	۲۳	۲	۵	۴۴۵
۴۲۶	۳۔ اور اس کا چلنا اللہ کی آنکھوں کے سامنے تھا۔	۲۷	۵۴	۱	۱۴	۶۸۶
۴۲۷	۴۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کی آنکھوں کے سامنے رہتے تھے۔	۲۷	۵۲	۲	۲۰	۶۸۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۲۔ اللہ کا چہرہ :۔					
۴۲۸	۱۔ تم جس طرف بھی منہ کرو۔ اللہ کا چہرہ اسی طرف ہے کیونکہ اللہ کی ذات بہت وسعت والی ہے۔	۱	۲	۱۴	۳	۲۲
	۳۔ اللہ کا نفس :۔					
۴۲۹	۱۔ اللہ تعالیٰ کے نفس (جی) کی بات تو حضرت عیسیٰؑ بھی نہیں جانتے۔	۷	۵	۱۶	۱	۱۶۴
۴۳۰	۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس (ذات) پر رحمت فرض کر لی ہے۔	۷	۶	۲	۲	۱۶۷
		۷	۶	۶	۴	۱۷۳
۴۳۱	۳۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو اپنے نفس (ذات) کے لئے پسند فرمایا۔	۱۶	۲۰	۲	۱۷	۴۰۷
۴۳۲	۴۔ اللہ تم کو اپنے نفس (ذات) سے ڈراتا ہے۔	۴	۴	۴	۸	۶۷
	۴۔ اللہ کا ہاتھ :۔					
۴۳۳	۱۔ اللہ کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔	۴	۴	۴	۶	۶۷
۴۳۴	۲۔ فضل بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔	۴	۴	۸	۴	۷۵
۴۳۵	۳۔ ہر چیز کی بادشاہی بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔	۱۸	۴۳	۵	۱۱-۱۲	۴۵۱
		۲۳	۳۶	۵	۱۶	۵۷۸
		۲۹	۶۷	۱	۱	۷۲۹
۴۳۶	۴۔ یہودیوں نے کہا کہ اللہ کے ہاتھ بند ہو گئے اور انپر لعنت ہوئی۔	۶	۵	۹	۸	۱۵۲
۴۳۷	۵۔ اللہ نے آسمان اپنے ہاتھوں سے بنایا۔	۲۷	۵۱	۳	۱	۶۶۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۴۳۸	۶- اللہ نے حضرت آدم کا پتلا اپنے ہاتھوں سے بنایا۔	۲۳	۳۸	۵	۱۱	۵۹۳
۴۳۹	۷- اللہ نے اپنے ہاتھوں سے جانور بنا کر انسانوں کو ان کا مالک بنا دیا۔	۲۳	۳۶	۵	۴	۵۷۷
۴۴۰	۸- جنہوں نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔	۲۶	۴۸	۱	۱۰	۶۶۴
	۵- اللہ کا دایاں ہاتھ ہے۔					
۴۴۱	۱- قیامت کے دن آسمان لپیٹے ہوئے اللہ کے دائیں ہاتھ میں ہونگے۔	۲۴	۳۹	۷	۴	۶۰۳
	۶- اللہ کی مٹھی ہے۔					
۴۴۲	۱- قیامت کے دن ساری زمین اللہ کی مٹھی میں ہوگی۔	۲۴	۳۹	۷	۴	۶۰۳
	۷- اللہ کی پنڈلی ہے۔					
۴۴۳	۱- قیامت کے دن اللہ کی پنڈلی کھولی جاویگی اور سجدہ کا حکم ہوگا مگر مشرک سجدہ نہ کر سکیں گے۔	۲۹	۶۸	۲	۹	۷۳۴

ف - یہ تمام آیات متشابہات میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان حوالہ نمبر ۴ مذکورہ بالا میں گذرا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس اعضا اور جسم سے بالکل منزہ ہے۔ اپنے کرم فرما بزرگ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مدظلہم العالی مفتی دار العلوم دیوبند کے مشورے کے مطابق اس سلسلے میں قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نور اللہ مرقدہ کے رسالہ "مالابد منہ" کی عبارت ذیل میں ہدیہ ناظرین ہے:-

"پس ایمان آریم کہ حق تعالیٰ محیط اشیاء ست و قریب و معنی احاطہ و قرب و معیت ندانیم کہ چیست و ہمچنین استوائے او بسجانہ بر عرش و گنجایش او در قلب مومن و نزول او آخر شب بآسمان پائین کہ در احادیث و نصوص وارد اند۔ و ہم چنین یدو وجہ کہ بنصوص بدان ناطقند ایمان بدان باید آورد۔ و بر معنی ظاہر آں حمل نباید کرد۔ و در تاویل آں نباید آمد و تاویل آنرا حوالہ بعلم الٰہی باید کرد۔ تا غیر حق را حق ندانستہ

Marfat.com

باشی و صفات و افعال الٰہی غیر از جہل و حیرت نصیب بشر بلکہ نصیب ملائکہ ہم نیست۔ انکار نصوص کفر ست و تاویل آں جہل مرکب۔ ؎

دور بینان بارگاہِ الست ✻ غیر ازیں پی نبردہ اند کہ ہست

ترجمہ

پس ہم کو چاہیئے کہ ہم ایمان لائیں کہ حق تعالیٰ نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔ اور وہ سب کے ساتھ قریب ہے لیکن قرب اور احاطہ اور معیت کے معنے ہم نہیں جانتے کہ کیا ہیں۔ اور اسی طرح ان الفاظ کے معنی بھی ہم کو معلوم نہیں۔ جو حدیثوں اور آیتوں میں آئے ہیں۔ یعنی اس کا عرش پانی پر قائم ہونا۔ اس کا مومن کے دل میں سمانا اور آخر شب میں آسمان دنیا پر اترنا۔ اور اسی طرح لفظ ید (ہاتھ) اور وجہ (چہرہ) کہ آیات قرآنی ان پر ناطق ہیں (ان کے معنی بھی ہم کو معلوم نہیں) لیکن ایمان ان سب پر لانا چاہیئے۔ اور ان کو ظاہری معنی پر محمول نہ کرنا چاہیئے۔ اور ان الفاظ کی تاویل میں نہ پڑنا چاہیئے۔ بلکہ ان کی تاویل علم الٰہی کے سپرد کر دینی چاہیئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ (اپنی طرف سے تاویل کر کے) تو ناحق کو حق جان لے۔ کیونکہ خدا کی صفات اور اس کے کاموں میں فرشتوں کو بھی حیرانی اور نادانی کے سوا اور کچھ نصیب نہیں پس نہ سمجھنے کی وجہ سے آیات کا انکار کرنا کفر اور ان کی تاویل کرنا جہل مرکب ہے۔ (یعنی انکار کر بیٹھنا اس طرح پر کہ خدا کے لئے نہ ید ہے اور نہ وجہ اور نہ استواء اور احاطہ، بلکہ مراد ید سے قدرت ہے اور مراد وجہ سے ذات اور مراد استواء سے استیلا اور مراد احاطہ سے احاطہ علمی نہ احاطہ ذاتی۔ پس اس طرح کا انکار کرنا کفر ہے اور اس طرح پر تاویل کر کے مراد اپنی طرف سے مقرر کر لینا نادانی ہے) ؎

دور بینان بارگاہِ الست ✻ غیر ازیں پی نبردہ اند کہ ہست
ذہن میں جو گھر گیا لاانتہا کیونکر ہوا ✻ جو سمجھ میں آ گیا پھر وہ خدا کیونکر ہوا
تو دل میں تو آتا ہے پر سمجھ میں نہیں آتا ✻ بس جان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

اکبر الٰہ آبادی

Marfat.com

۵ - علم غیب

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۴۴۴	۱ - اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔	۱	۲	۴	۴	۸
		۱۳	۱۳	۲	۲	۳۲۳
		۱۸	۲۳	۵	۱۵	۴۵۱
		۲۱	۳۲	۱	۶	۵۳۸
		۲۲	۳۴	۱	۳	۵۵۵
		۲۲	۳۴	۶	۳	۵۶۲
		۲۴	۳۹	۵	۵	۶۰۱
۴۴۵	۲ - زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو جانتا ہے۔	۲۸	۶۴	۱	۴	۷۲۱
۴۴۶	۳ - زمین و آسمان اور تمہارے دلوں کی تمام ظاہر و پوشیدہ باتوں کو بھی خوب جانتا ہے۔	۱	۲	۴	۴	۸
		۲۲	۳۵	۵	۱	۵۶۹
		۲۶	۴۹	۲	۸	۶۷۲
۴۴۷	۴ - آسمان میں جو کچھ چڑھتا یا اترتا ہے سب اس کو معلوم ہے۔	۲۷	۵۷	۱	۴	۶۹۸
۴۴۸	۵ - غرضیکہ زمین و آسمان میں ایک ذرے کے برابر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔	۲۲	۳۴	۱	۳	۵۵۵
۴۴۹	۶ - تمہارا کسی بات کو آہستہ یا پکار کر کہنا اس کے لئے برابر ہے۔ کیونکہ وہ تو تمہارے سینے میں چھپی ہوئی باتوں کو بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے۔	۳	۳	۳	۹	۶۷ ۶۸
		۱۳	۱۳	۲	۱-۳	۳۲۳
		۲۲	۳۵	۵	۱	۵۶۹
		۲۷	۵۷	۱	۶	۶۹۸
		۲۸	۶۴	۱	۴	۷۲۱
		۲۹	۶۷	۱	۱۳	۷۳۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۴۵۰	۷ - وہ تو ہر شخص کی ظاہر و پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے - اور جو تم کہتے ہو یہ بھی اس کو معلوم ہے -	۲۶	۵۰	۳	۱۶	۶۷۵
		۲۹	۶۷	۱	۱۳	۷۳۰
۴۵۱	۸ - اس کا علم تو ہر چیز پر محیط ہے -	۷	۶	۹	۱۱	۱۷۷
		۲۸	۶۵	۲	۵	۷۲۶
۴۵۲	۹ - اس کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا -	۲۹	۷۴	۱	۳۱	۷۴۸
۴۵۳	۱۰ - اللہ تعالیٰ ہر کسی کو غیب کی باتیں نہیں بتایا کرتا - البتہ پیغمبروں میں سے جس کو چاہے بتا دیتا ہے -	۴	۳	۱۸	۸	۹۴
		۲۹	۷۲	۲	۷-۸	۷۴۴
۴۵۴	۱۱ - غیب کی کنجیاں تو بس اللہ ہی کے لئے ہیں - اس کے سوا کوئی دوسرا تو علم غیب جانتا ہی نہیں -	۷	۶	۷	۴	۱۷۴
		۲۰	۲۷	۵	۷	۴۹۵ ۴۹۶
۴۵۵	۱۲ - زمین و آسمان کے بھید (غیب) تو بس اسی کے پاس ہیں -	۱۲	۱۱	۱۰	۱۴	۳۰۴
		۱۴	۱۶	۱۱	۱	۳۵۶
		۱۵	۱۸	۴	۴	۳۸۴
		۲۰	۲۷	۵	۷	۴۹۵ ۴۹۶
		۲۷	۵۳	۳	۳	۶۸۴
		۲۹	۷۲	۲	۷	۷۴۴
۴۵۶	۱۳ - قیامت کا علم بھی سوائے اللہ کے کسی کو نہیں ہے کہ کب آئیگی -	۹	۷	۲۳	۶	۲۲۵
		۲۵	۴۳	۷	۱۸	۶۴۱
۴۵۷	۱۴ - قیامت کا علم تو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں -	۲۹	۷۲	۲	۶	۷۴۴
۴۵۸	۱۵ - مندرجہ ذیل چیزوں کا علم تو سوائے اللہ کے کسی کو بھی نہیں :- (۱) قیامت کب آئیگی (۲) بارش کب ہوگی (۳) ماں کے پیٹ میں کیا ہے - (۴) کوئی شخص کل کو کیا کمائے گا - (۵) کوئی شخص کس جگہ	۲۱		۴	۴	۵۳۷ ۵۳۸
		۲۵	۴	۶	۳	۶۲۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	مرے گا۔ (۲) میووں کا غلافوں میں سے نکلنا۔					
۴۵۹	۱۶- ہر ذی روح کے رزق۔ مسکن اور سونپنے کی جگہ بھی سوائے اللہ کے کسی کو معلوم نہیں۔	۱۲	۱۱	۱	۶	۲۸۷
۴۶۰	۱۷- قیامت کے دن پیغمبر بھی اقرار کرینگے کہ وہ عالم الغیب نہ تھے۔	۷	۵	۱۵	۱	۱۶۲
۴۶۱	۱۸- کفار بھی علم غیب نہیں جانتے۔	۲۹	۶۸	۲	۱۴	۷۳۴
۴۶۲	۱۹- جنات بھی علم غیب نہیں جانتے۔	۲۲	۳۴	۴	۵	۵۵۷
۴۶۳	۲۰- فرشتے بھی علم غیب نہیں جانتے۔	۱	۲	۴	۱-۴	۸
۴۶۴	۲۱- حضرت نوح علیہ السلام بھی علم غیب نہ جانتے تھے۔ اور نہ آپ فرشتے تھے۔	۱۲	۱۱	۳	۷	۲۹۱
۴۶۵	۲۲- (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی علم غیب نہیں جانتے اور نہ آپ فرشتہ ہیں۔ بلکہ آپ تو بشیر و نذیر ہیں۔ اگر آپ عالم الغیب ہوتے تو آپ کو کبھی بھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ اور آپ نے تو خود اس بات کا اعلان فرمایا کہ ہیں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں۔ اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو بس اللہ کے حکم کی پیروی کرتا ہوں۔ میں تو مشیت ایزدی کے بغیر اپنے بھلے اور برے کا بھی مالک نہیں ہوں اور اگر میں غیب کی باتیں جان لیا کرتا تو میں بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا۔ اور مجھے کبھی برائی نہ پہنچتی۔ میں تو بس مومنوں کو ڈرانے خوشخبری سنانے والا ہوں۔	۷	۶	۵	۹	۱۷۲
		۹	۷	۲۳	۷	۲۲۵
۴۶۶	۲۳- چنانچہ جب کفار نے آپ سے پوچھا کہ آپ پر ایک نشانی کیوں نہ اتاری گئی۔ تو آپ نے بحکم الٰہی یہی فرمایا کہ علم غیب تو فقط اللہ ہی	۱۱	۱۰	۲	۱۰	۲۷۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۴۶۷	کے لئے ہے۔ تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ ۲۴۔ مجھے تو یہ بھی خبر نہیں کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا برتاؤ ہوگا۔ میں تو صرف وحی الٰہی کی پیروی کرتا ہوں اور ایک نذیر ہوں۔	۲۶	۴۶	۱	۹	۶۵۲
۴۶۸	۲۵۔ مجھے ملاء اعلیٰ (ملائکہ مقربین وغیرہم کی مجلس) کی تکرار کا بھی علم نہیں۔ اور مجھے تو یہی حکم آتا ہے کہ میں تو بس ایک نذیر ہوں۔	۲۳	۳۸	۵	۵ - ۶	۵۹۲ ۵۹۳

ف ــــ بعض حضرات آقائے نامدار سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب نہ ہونا آپ کی توہین سمجھتے ہیں۔ حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا۔ کہ سوائے میرے کوئی عالم الغیب نہیں اور نام لے لے کر بتایا کہ جنات۔ حضرت نوحؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی عالم الغیب نہیں تو اس کے خلاف ماننا اصل میں قرآن پاک کا انکار ہے۔ جو کہ بہت بڑا جرم ہے۔ اس کے ساتھ ہی جناب باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (پ ۲۹ ع ۱ ۴۵۳ ملاحظہ ہو) کہ غیب کی باتیں پیغمبروں میں سے جس کو چاہتا ہوں بتا دیتا ہوں۔ اب یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس پیغمبر کو کتنی کتنی غیب کی باتیں بتائیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ بتائیں اور تمام صفات آپ میں جمع فرما دیں۔ اور بلا شک و شبہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ تمام مخلوقات میں افضل اور اللہ تعالیٰ کے بعد اگر کوئی ذات مقدس ہے تو وہ صرف اللہ کے آخری نبی سردار الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا۔ اور سب پیغمبروں کے آخر میں بھیجکر شریعت اسلامیہ کو مکمل کر کے آپ پر سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا۔ اور دین اسلام کو مومنوں کے لئے پسند فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

۶۔ صفاتِ خداوندی

۱۔ اسماء الٰہی

ف۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی ننانوے مشہور ہیں۔ ان میں سے اکثر تو کلام مجید ہیں۔ اور باقی احادیث میں مذکور ہیں۔ یہ تمام اسماء ایک خاص ترتیب سے مختلف کتابوں میں موجود ہیں۔ اور بالخصوص ہمارے بزرگ حضرت مولٰنا احمد علی صاحب مدظلہ العالی مفسر قرآن لاہور نے خاص طور پر اپنے ایک رسالہ اسمائے الٰہی میں ان کا ذکر فرمایا ہے اور اسمائے الٰہی کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت مفید باتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اسی ترتیب سے ان کو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جو اسمائے گرامی کلام مجید میں نہیں مل سکے ان کے سامنے حوالہ میں جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۴۶۹	۱۔	۳	۲	۳۴	۲	۵۳
		۱۸	۲۴	۵	۱	۴۶۰
		۳۰	۱۱۲	۱	۱-۲	۷۹۰

ف۔ یہ نام خداوند حقیقی کا اسم ذات ہے اور کلام مجید میں بہت کثرت سے آیا ہے۔ اس جگہ صرف تین حوالوں پر اکتفا کیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۴۷۰	۲۔	۱	۱	۱	۲	۲
		۲	۲	۱۹	۱۱	۳۰
		۱۷	۲۱	۷	۱۹	۴۲۹
		۲۷	۵۵	۱	۱	۶۸۹
		۲۸	۵۹	۳	۵	۷۱۱

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ	پارہ	سورت	آیت	رکوع	آیت	صفحہ
۴۷۱	۳۔ الرحیم (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والا)	۱	۱	۱	۲	۲	۸	۶	۱۱	۲۰	۱۱	۱۹۴
		۱	۲	۴	۸	۹	۱۱	۱۰	۴	۱۱	۴	۲۸۵
		۱	۴	۶	۸	۱۱	۱۳	۱۱	۷	۸	۷	۳۲۰
		۱	۲	۱۵	۷	۲۴	۱۳	۱۶	۷	۹	۷	۳۵۳
		۲	۲	۱۷	۳	۲۷	۱۶	۹	۱	۹	۱	۴۴۰
		۲	۲	۱۹	۸	۳۰	۱۸	۲۴	۱۰	۲	۱۰	۴۵۶
		۲	۲	۱۹	۱۱	۳۰	۱۹	۲۶	۹	۱	۹	۴۷۵
		۲	۳	۲۱	۶	۳۲	۱۹	۲۶	۱۶	۴	۱۶	۴۷۹
		۳	۳	۲۲	۶	۳۴	۲۱	۳۲	۶	۱	۶	۵۳۹
		۳	۴	۲۴	۴	۳۷	۲۱	۳۳	۵	۱	۵	۵۴۲
		۳	۴	۲۵	۳	۳۹	۲۴	۳۹	۱	۴	۱	۶۰۲
		۴	۲	۲۶	۲	۴۳	۲۵	۴۲	۵	۱	۵	۶۲۶
		۴	۲	۲۸	۵	۴۴	۲۵	۴۴	۱۳	۲	۱۳	۶۴۵
		۴	۴	۳۰	۲	۱۰۳	۲۶	۴۶	۸	۱	۸	۶۵۲
		۵	۴	۳۰	۳	۱۰۶	۲۶	۴۹	۲	۲	۲	۶۶۱
		۵	۴	۱۳	۵	۱۲۱	۲۶	۴۹	۴	۲	۴	۶۶۱
		۵	۴	۱۴	۴	۱۲۱	۲۷	۵۲	۲۸	۱	۲۸	۶۸۰
		۵	۴	۱۶	۲	۱۲۳	۲۷	۵۶	۹	۱	۹	۶۹۸
		۵	۴	۱۶	۶	۱۲۴	۲۷	۵۶	۳	۴	۳	۷۰۲
		۶	۵	۱۰	۸	۱۵۵	۲۸	۵۸	۶	۲	۶	۷۰۵
		۷	۵	۱۳	۵	۱۶۰	۲۸	۵۹	۱۰	۱	۱۰	۷۰۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اَلْکَرِیْمُ	۲۸	۵۹	۳	۵	۶۱۱
		۲۸	۶۰	۲	۱	۶۱۳
		۲۸	۶۴	۲	۴	۶۱۳
		۲۹	۶۳	۲	۱	۶۴۶
۴۶۲	۴ اَلْمَلِکُ بادشاہ	۲۸	۵۹	۳	۶	۶۱۱
		۲۸	۶۲	۱	۱	۶۱۶
۴۶۳	۵ اَلْقُدُّوْسُ ہر نقصان سے پاک	۲۸	۵۹	۳	۶	۶۱۱
		۲۸	۶۲	۱	۱	۶۱۶
۴۶۴	۶ اَلسَّلَامُ ہر عیب سے سلامتی	۲۸	۵۹	۳	۶	۶۱۱
۴۶۵	۷ اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا	۲۸	۵۹	۳	۶	۶۱۱
۴۶۶	۸ اَلْمُهَیْمِنُ نگہبان	۲۸	۵۹	۳	۶	۶۱۱
۴۶۷	۹ اَلْعَزِیْزُ غالب	۱	۴	۱۵	۸	۳۵
		۳	۲	۲۵	۱۳	۴۰

مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
اَلْعَزِیْزُ	۲	۲	۲۷	۴	۴۳
	۲	۲	۲۸	۷	۴۵
	۲	۲	۳۱	۵	۴۹
	۳	۲	۳۵	۳	۵۵
	۳	۳	۱	۳	۶۲
	۳	۳	۱	۵	۶۳
	۳	۳	۶	۸	۷۳
	۵	۴	۸	۶	۱۱۱
	۱۰	۸	۶	۱	۲۳۶
	۱۳	۱۴	۱	۴	۳۳۰
	۱۳	۱۷	۶	۶	۳۳۸
	۱۶	۲۲	۱۰	۲	۴۴۲
	۱۹	۲۶	۱	۹	۴۷۵
	۱۹	۲۶	۴	۱۷	۴۷۹
	۲۱	۳۰	۳	۸	۵۲۶
	۲۱	۳۲	۱	۶	۵۳۹
	۲۲	۳۵	۴	۲	۵۶۷
	۲۳	۳۸	۵	۲	۵۹۲
	۲۳	۳۹	۱	۱	۵۹۴
	۲۳	۳۹	۱	۵	۵۹۵
	۲۴	۳۹	۴	۶	۵۹۹

Marfat.com

نمبر شمار	اسماء الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اَلْعَزِیْزُ	۲۴	۴۰	۱	۲	۶۰۵
		۲۴	۴۰	۱	۸	۶۰۶
		۲۴	۴۰	۵	۵	۶۱۱
		۲۴	۴۱	۲	۴	۶۱۹
		۲۵	۴۲	۱	۳	۶۲۶
		۲۵	۴۲	۲	۱۰	۶۲۹
		۲۵	۴۴	۲	۱۳	۶۴۵
		۲۵	۴۵	۱	۲	۶۴۶
		۲۵	۴۵	۴	۱۱	۶۵۰
		۲۶	۴۶	۱	۲	۶۵۱
		۲۶	۴۸	۱	۷	۶۶۳
		۲۷	۵۷	۱	۱	۶۹۷
		۲۷	۵۷	۳	۶	۷۰۲
		۲۸	۵۸	۳	۸	۷۰۶
		۲۸	۵۹	۳	۶	۷۱۱
		۲۸	۵۹	۳	۷	۷۱۱
		۲۸	۶۰	۱	۵	۷۱۳
		۲۸	۶۱	۱	۱	۷۱۵
		۲۸	۶۲	۱	۱	۷۱۷
		۲۸	۶۲	۱	۳	۷۱۷
		۲۸	۶۴	۲	۸	۷۲۳

نمبر شمار	اسماء الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
		۲۸	۶۴	۱	۲	۷۲۹
		۲۸	۸۵	۱	۸	۷۶۹
۱۰	اَلْجَبَّارُ (سب سے زیادہ زور آور)	۲۸	۵۹	۳	۶	۷۱۱
۱۱	اَلْمُتَکَبِّرُ (بڑائی کرنے والا)	۲۸	۵۹	۳	۶	۷۱۱
۱۲	اَلْخَالِقُ (ایک چیز سے دوسری بنانے والا)	۷	۶	۱۳	۲	۱۸۱
		۱۴	۱۵	۶	۷	۳۴۴
		۲۴	۳۹	۶	۱۰	۶۰۳
		۲۸	۵۹	۳	۷	۷۱۱
۱۳	اَلْبَارِئُ (عدم سے وجود میں لانے والا)	۱	۲	۶	۸	۱۱
		۲۸	۵۹	۳	۷	۷۱۱
۱۴	اَلْمُصَوِّرُ (صورت دینے والا)	۲۸	۵۹	۳۰	۷	۷۱۱
۱۵	اَلْغَفَّارُ (بہت گناہ بخشنے والا)	۲۳	۳۸	۵	۲	۵۹۲
		۲۳	۳۹	۱	۵	۵۹۵
		۲۴	۴۰	۵	۵	۶۱۱
		۲۹	۷۱	۱	۱۰	۷۴۱

Marfat.com

نمبر شمار	اسمارِ الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۴۸۴	۱۶ اَلْقَهَّارُ زبردست	۱۳	۱۳	۵	۴	۳۱۰
		۱۳	۱۳	۲	۶	۳۲۴
		۲۳	۴۸	۵	۱	۵۹۲
		۲۳	۳۹	۱	۴	۵۹۴
		۲۴	۴۰	۲	۶	۶۰۶
		۶	۹	۴	۸	۱۹۶
۴۸۵	۱۷ اَلْوَهَّابُ بے پایاں عطا کرنے والا	۳	۳	۱	۷	۶۴
۴۸۶	۱۸ اَلرَّزَّاقُ روزی دینے والا	۲۷	۵۱	۳	۱۴	۶۷۸
		۲۸	۶۴	۲	۳	۶۱۹
		۱۸	۲۳	۴	۲۲	۴۴۹
۴۸۷	۱۹ اَلْفَتَّاحُ کھولنے والا	۲۲	۳۴	۳	۵	۵۵۹
۴۸۸	۲۰ اَلْعَلِيْمُ جاننے والا	۱	۲	۳	۹	۷
		۱	۲	۴	۳	۸
		۱	۲	۱۴	۳	۲۲
		۱	۲	۱۵	۹	۲۴
		۱	۲	۱۶	۸	۲۶
		۳	۲	۱۹	۶	۳۰

نمبر شمار	اسمارِ الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اَلْعَلِيْمُ ↑	۳	۲	۲۲	۵	۳۴
		۳	۲	۲۸	۶۰۳	۴۴ ۴۵
		۳	۲	۲۹	۳	۴۶
		۳	۲	۳۲	۲	۵۰
		۳	۲	۳۲	۵	۵۱
		۳	۲	۳۴	۳	۵۴
		۳	۲	۳۶	۱	۵۶
		۳	۲	۳۷	۲	۵۷
		۳	۲	۳۷	۷	۵۸
		۳	۲	۳۹	۲۰۱	۶۱
		۳	۳	۸	۲	۶۵
		۴	۴	۲	۱	۱۰۱
		۴	۴	۲	۲	۱۰۲
		۵	۴	۶	۲	۱۰۶
		۵	۴	۶	۶	۱۰۸
		۵	۴	۱۵	۴	۱۲۳
		۷	۶	۲	۳	۱۶۷
		۱۴	۱۵	۶	۷	۳۴۴
		۱۴	۱۶	۹	۵	۳۵۵
		۱۸	۲۴	۲	۸	۴۵۶
		۱۸	۲۴	۴	۶	۴۵۹

Marfat.com

نمبر شمار	اسماء الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اَلْعَلِیْمُ	۱۹	۲۷	۱	۶	۴۸۸
		۲۱	۳۰	۶	۱	۵۳۲
		۲۱	۳۱	۴	۴	۵۳۸
		۲۲	۳۴	۳	۵	۵۵۹
		۲۲	۳۵	۵	۷	۵۷۰
		۲۴	۴۰	۱۰	۲	۶۰۵
		۲۴	۴۱	۲	۴	۶۱۹
		۲۵	۴۲	۵	۷	۶۳۴
		۲۵	۴۳	۷	۱۷	۶۴۲
		۲۵	۴۴	۱	۶	۶۴۳
		۲۶	۴۹	۲	۳	۶۷۱
		۲۷	۵۷	۱	۳	۶۹۷
		۲۸	۶۰	۲	۴	۷۱۴
		۲۸	۶۴	۲	۱	۷۲۲
		۲۸	۶۶	۱	۲	۷۲۶
		۲۹	۷۶	۲	۸	۷۵۴
۴۸۹	۲۱ اَلْقَابِضُ تنگ کرنے والا	۲	۲	۳۲	۳	۵۰
۴۹۰	۲۲ اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا	۲	۲	۳۲	۳	۵۰
		۱۳	۱۳	۳	۸	۳۲۶

نمبر شمار	اسماء الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
		۱۵	۱۷	۳	۸	۳۶۹
		۲۴	۳۹	۵	۱۱	۶۰۱
۴۹۱	۲۳ اَلْخَافِضُ پست کرنے والا	۰	۰	۰	۰	۰
۴۹۲	۲۴ اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا	۶	۴	۲۲	۶	۱۳۲
		۲۸	۵۸	۲	۵	۷۰۵
		۳۰	۹۴	۱	۴	۷۷۹
۴۹۳	۲۵ اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا	۳	۳	۳	۶	۶۷
۴۹۴	۲۶ اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا	۳	۳	۳	۶	۶۷
۴۹۵	۲۷ اَلسَّمِیْعُ سننے والا	۱	۲	۱۵	۶	۲۴
		۱	۲	۱۶	۸	۲۶
		۲	۲	۲۲	۵	۳۴
		۲	۲	۲۸	۳	۴۴
		۲	۲	۲۸	۶	۴۵
		۲	۲	۳۲	۲	۵۰
		۳	۲	۳۴	۳	۵۴

Marfat.com

نمبر شمار	اسماء الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اَلسَّمِیْعُ	۵	۴	۸	۸	۱۱۲
		۷	۶	۲	۳	۱۹۶
		۱۵	۱۷	۱	۱	۳۶۵
		۱۷	۲۴	۱۰	۳	۴۴۳
		۲۱	۳۱	۳	۹	۵۳۶
		۲۴	۴۰	۲	۱۱	۶۰۸
		۲۵	۴۲	۲	۲	۶۲۶
		۲۵	۴۴	۱	۶	۶۴۳
		۲۸	۵۸	۱	۱	۷۰۳
۴۹۶	اَلْبَصِیْرُ	۱	۳	۱۳	۶	۴۱
		۲	۳	۳۱	۳	۴۹
		۳	۳	۳۶	۵	۵۶
		۳	۳	۲	۶	۹۵
		۵	۴	۸	۸	۱۱۲
		۱۵	۱۶	۱	۱	۳۶۵
		۱۶	۲۲	۱۰	۳	۴۴۳
		۲۱	۳۱	۵	۹	۵۳۶
		۲۲	۳۵	۴	۵	۵۶۸
		۲۴	۴۰	۳	۱۱	۶۰۸
		۲۵	۴۲	۲	۴	۶۲۶
		۲۵	۴۴	۳	۸	۶۳۱
۴۹۷	اَلْحَکَمُ	۶	۶	۸	۲	۱۶۴
		۱۱	۱۰	۱۱	۶	۲۸۶
		۳۰	۹۵	۱	۸	۶۸۰
۴۹۸	اَلْعَدْلُ	۰	۰	۰	۰	۰
۴۹۹	اَللَّطِیْفُ	۷	۶	۱۳	۳	۱۸۱
		۱۷	۲۲	۸	۶	۴۴۰
		۲۵	۴۲	۲	۱۰	۶۲۹
		۲۹	۶۷	۱	۱۴	۷۳۰
۵۰۰	اَلْخَبِیْرُ	۲	۴	۱۰	۳	۴۸
		۳	۴	۱۷	۵	۵۸
		۵	۴	۶	۲	۱۰۷
		۷	۶	۴	۸	۱۶۷
		۷	۶	۹	۴	۱۶۶
		۷	۶	۱۳	۳	۱۸۱
		۷	۶	۱۴	۸	۲۰۲
		۸	۷	۱	۱	۲۱۲
		۸	۷	۲	۵	۲۲۱
		۸	۷	۲	۶	۲۲۲
		۸	۷	۲	۸	۲۲۴
		۸	۷	۳	۱۱	۲۳۱
		۸	۷	۴	۱۴	۲۳۹
		۸	۷	۵	۱۶	۲۴۳
		۸	۷	۶	۱۸	۲۴۸
		۸	۷	۶	۱۹	۲۴۹
		۸	۷	۷	۲۱	۲۵۲
		۸	۷	۷	۲۲	۲۵۳
		۸	۷	۸	۲۴	۲۵۶
		۸	۷	۸	۲۵	۲۵۷
		۸	۷	۸	۲۶	۲۵۸
		۸	۷	۸

نمبر شمار	اسماء الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اَلْخَبِیْرُ	۱۷	۲۲	۸	۶	۴۴۰
		۲۱	۳۱	۴	۴	۵۳۸
		۲۲	۳۴	۱	۱	۵۵۴
		۲۲	۳۵	۴	۵	۵۶۸
		۲۵	۴۲	۳	۸	۶۳۰
		۲۶	۴۶	۲	۳	۶۶۱
		۲۷	۵۷	۱	۱۰	۶۹۹
		۲۸	۵۸	۲	۵	۷۰۵
		۲۸	۶۳	۲	۳	۷۲۰
		۲۹	۶۷	۱	۱۴	۷۳۰
۵۰۱	۳۳ اَلْحَلِیْمُ	۲	۲	۲۸	۴	۴۴
		۲	۲	۳۰	۴	۴۸
		۳	۲	۳۶	۳	۵۶
		۴	۳	۱۶	۶	۹۰
		۴	۴	۳	۲	۱۰۲
		۱۵	۱۷	۵	۴	۳۷۱
		۲۲	۳۵	۵	۴	۵۷۰
		۲۸	۶۴	۲	۶	۶۲۳
۵۰۲	۳۴ اَلْعَظِیْمُ	۳	۲	۳۴	۲	۵۴
		۲۵	۴۲	۱	۴	۶۲۶
		۲۷	۵۶	۲	۳۶	۲۹۶
		۲۹	۶۹	۲	۱۵	۶۳۶

نمبر شمار	اسماء الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۵۰۳	۳۵ اَلْغَفُوْرُ	۲	۲	۲۱	۶	۳۲
		۲	۲	۲۲	۶	۳۴
		۲	۲	۲۴	۴	۳۶
		۲	۲	۲۵	۳	۳۹
		۲	۲	۲۶	۲	۴۳
		۲	۲	۲۸	۵-۴	۴۴
		۲	۲	۳۰	۴	۴۸
		۴	۳	۱۶	۶	۹۰
		۵	۴	۴	۳	۱۰۶
		۵	۴	۶	۱	۱۰۹
		۵	۴	۱۳	۵	۱۲۱
		۵	۴	۱۴	۳	۱۲۱
		۵	۴	۱۴	۳	۱۲۱
		۵	۴	۱۶	۲	۱۲۳
		۵	۴	۱۶	۶	۱۲۴
		۶	۵	۱۰	۸	۱۵۵
		۷	۵	۱۳	۵	۱۶۰
		۸		۲۰	۱۱	۱۹۴
		۱۱		۱۱	۴	۲۸۵
		۱۵		۱۷	۴	۳۷۱
		۲۱		۳۳	۵	۵۴۳

Marfat.com

نمبر شمار	اسمار الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اَلْغَفُوْرُ	۲۲	۳۵	۴	۲	۵۶۷
		۲۲	۳۵	۴	۴	۵۶۷
		۲۲	۳۵	۴	۸	۵۶۸
		۲۲	۳۵	۵	۳	۵۷۰
		۲۴	۳۹	۶	۱	۶۰۲
		۲۵	۴۲	۱	۵	۶۲۶
		۲۵	۴۲	۳	۴	۶۳۰
		۲۶	۴۶	۱	۸	۶۵۲
		۲۶	۴۹	۲	۳	۶۷۱
		۲۸	۵۸	۱	۲	۷۰۳
		۲۸	۵۸	۲	۶	۷۰۵
		۲۸	۶۰	۲	۱	۷۱۳
		۲۸	۶۴	۲	۴	۷۲۳
		۲۹	۶۷	۱	۲	۷۲۹
		۲۹	۷۳	۲	۱	۷۴۶
		۳۰	۸۵	۱	۱۴	۷۶۰
۵۰۴	اَلشَّكُوْرُ	۲۲	۳۵	۴	۴	۵۶۷
		۲۲	۳۵	۴	۸	۵۶۸
		۲۵	۴۲	۳	۴	۶۳۰
		۲۸	۶۴	۲	۶	۷۲۳
	اَلشَّاكِرُ	۲	۴	۱۹	۶	۳۰
		۵	۴	۲۱	۶	۱۳۰

نمبر شمار	اسمار الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۳۷	اَلْعَلِيُّ	۳	۲	۳۴	۲	۵۴
		۵	۴	۶	۱	۱۰۷
		۲۱	۳۱	۳	۱۱	۵۳۷
		۲۲	۳۴	۳	۲	۵۵۸
		۲۴	۴۰	۲	۳	۶۰۷
		۲۵	۴۲	۱	۴	۶۲۶
۳۸	اَلْكَبِيْرُ	۵	۴	۶	۱	۱۰۷
		۱۳	۱۳	۲	۲	۳۲۳
		۲۱	۳۱	۳	۱۱	۵۳۷
		۲۲	۳۴	۳	۲	۵۵۸
		۲۴	۴۰	۲	۳	۶۰۷
۳۹	اَلْحَفِيْظُ	۲۵	۴۲	۱	۶	۶۲۶
۴۰	اَلْمُقِيْتُ	۵	۴	۱۱	۹	۱۱۷
۴۱	اَلْحَسِيْبُ	۵	۴	۱۱	۱۰	۱۱۷

Marfat.com

نمبر شمار	اسماء الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۵۱۰	۴۲ اَلْجَلِیْلُ (عزت والا)	۰	۰	۰	۰	۰
۵۱۱	۴۳ اَلْکَرِیْمُ (سخی۔ بندوں کا حاجت روا)	۳۰	۸۲	۱	۶	۷۶۵
۵۱۲	۴۴ اَلرَّقِیْبُ (نگاہ رکھنے والا)	۴	۴	۱	۱	۹۹
		۲۲	۳۲	۶	۱۲	۵۵۱
۵۱۳	۴۵ اَلْمُجِیْبُ (قبول کرنے والا)	۲	۲	۲۳	۴	۳۵
		۲۴	۴۰	۶	۱۰	۶۱۴
۵۱۴	۴۶ اَلْوَاسِعُ (کشایش کرنے والا)	۱	۲	۱۴	۳	۲۲
		۲	۲	۳۲	۵	۵۱
		۳	۲	۳۶	۱	۵۶
		۳	۲	۳۷	۲	۵۷
		۳	۳	۸	۲	۷۵
		۵	۴	۱۹	۴	۱۲۷
		۱۸	۲۳	۴	۶	۴۵۹
۵۱۵	۴۷ اَلْحَکِیْمُ (دانا)	۱	۲	۴	۳	۸
		۱	۲	۱۵	۸	۲۵

نمبر شمار	اسماء الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اَلْحَکِیْمُ	۲	۲	۲۵	۱۳	۴۰
		۲	۲	۲۷	۴	۴۳
		۲	۲	۲۸	۷	۴۵
		۲	۲	۳۱	۵	۴۹
		۳	۲	۳۵	۳	۵۵
		۳	۳	۱	۵	۶۳
		۳	۳	۶	۸	۷۳
		۴	۴	۲	۱	۱۰۱
		۵	۴	۸	۶	۱۱۱
		۵	۴	۱۵	۴	۱۲۳
		۵	۴	۱۹	۴	۱۲۷
		۷	۶	۲	۸	۱۶۷
		۷	۶	۹	۴	۱۷۶
		۷	۶	۱۰	۱	۱۷۸
		۱۰	۸	۷	۱	۲۳۷
		۱۳	۱۴	۱	۴	۳۳۰
		۱۸	۲۴	۱	۱۰	۴۵۵
		۱۸	۲۴	۲	۸	۴۵۶
		۱۹	۲۷	۱	۶	۴۸۸
		۱۹	۲۷	۱	۹	۴۸۹
		۲۱	۳۰	۳	۸	۵۲۷

Marfat.com

نمبر شمار	اسماء الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اَلْحَکِیْمُ ↑	۲۲	۳۴	۱	۱	۵۵۴
		۲۳	۳۹	۱	۱	۵۹۴
		۲۴	۴۰	۱	۸	۶۰۶
		۲۴	۴۱	۵	۱۰	۶۲۴
		۲۵	۴۲	۱	۳	۶۲۶
		۲۵	۴۳	۷	۱۷	۶۴۲
		۲۵	۴۵	۱	۲	۶۴۶
		۲۵	۴۵	۴	۱۱	۶۵۰
		۲۶	۴۶	۱	۲	۶۵۱
		۲۶	۴۸	۱	۷	۶۶۳
		۲۷	۵۷	۱	۱	۶۹۷
		۲۸	۵۹	۳	۷	۷۱۱
		۲۸	۶۰	۱	۵	۷۱۳
		۲۸	۶۰	۲	۴	۷۱۴
		۲۸	۶۱	۱	۱	۷۱۵
		۲۸	۶۲	۱	۱	۷۱۷
		۲۸	۶۲	۱	۳	۷۱۷
		۲۸	۶۴	۲	۸	۷۲۳
		۲۸	۶۶	۱	۲	۷۲۶
		۲۹	۷۶	۲	۸	۷۵۴
		۰	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	اسماء الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۵۱۶	۴۸ اَلْوَدُوْدُ (یہ محبت کرنے والا ہے)	۱۲	۱۱	۸	۷	۳۰۰
		۳۰	۸۵	۱	۱۴	۷۷۰
۵۱۷	۴۹ اَلْمَجِیْدُ (یہ اپنی ذات اور کاموں میں معزز ہے)	۱۲	۱۱	۷	۵	۲۹۷
		۳۰	۸۵	۱	۱۵	۷۷۰
۵۱۸	۵۰ اَلْبَاعِثُ (یہ مردوں کو جلانے والا ہے)	۷	۶	۴	۶	۱۷۰
۵۱۹	۵۱ اَلشَّهِیْدُ (یہ حاضر - موجود ہے)	۵	۴	۱۱	۳	۱۱۶
		۲۸	۵۸	۱	۶	۷۰۴
		۳۰	۸۵	۱	۹	۷۶۹
۵۲۰	۵۲ اَلْحَقُّ (یہ ثابت سب صفتوں سے ہے)	۱۸	۲۳	۶	۲۴	۴۵۳
		۱۷	۲۲	۱	۶	۴۳۰
۵۲۱	۵۳ اَلْوَکِیْلُ (یہ کام بنانے والا ہے)	۵	۴	۱۱	۵	۱۱۶
		۲۴	۳۹	۶	۱۰	۶۰۳
۵۲۲	۵۴ اَلْقَوِیُّ (یہ زور والا ہے)	۱۷	۲۲	۱۰	۲	۴۴۲
		۲۴	۴۰	۳	۲	۶۰۸
		۲۵	۴۲	۲	۱۰	۶۲۹

Marfat.com

نمبر شمار	اسمارِ الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اَلْقَوِیُّ	۲۷	۵۱	۳	۱۲	۶۷۸
		۲۷	۵۷	۳	۶	۶۸۳
		۲۸	۵۸	۳	۸	۷۰۶
۵۵ ۵۲۳	اَلْمَتِیْنُ	۲۷	۵۱	۳	۱۲	۶۷۸
		۱	۲	۱۳	۲۱	۴
		۳	۲	۳۴	۴	۵۴
۵۶ ۵۲۴	اَلْوَلِیُّ	۵	۴	۷	۳	۱۰۹
		۱۱	۹	۱۴	۶	۲۶۵
		۲۵	۴۲	۱	۹	۶۲۶
۵۷ ۵۲۵	اَلْحَمِیْدُ	۲۵	۴۲	۳	۹	۶۳۱
		۳	۲	۳۶	۱	۵۶
		۱۲	۱۱	۷	۵	۲۹۷
		۱۷	۲۲	۸	۷	۴۴۰
		۲۱	۳۱	۱	۲	۵۳۴
		۲۱	۳۱	۳	۷	۵۳۶
		۲۲	۳۵	۳	۱	۵۶۶
		۲۴	۴۱	۵	۱۰	۶۲۴
		۲۵	۴۲	۳	۹	۶۳۱
		۲۸	۶۰	۱	۶	۶۱۳

نمبر شمار	اسمارِ الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اَلْحَمِیْدُ	۲۸	۶۴	۱	۶	۷۲۱
		۳۰	۸۵	۱	۸	۷۶۹
۵۸ ۵۲۶	اَلْمُحْصِیُ	۲۲	۳۶	۱	۱۲	۵۶۲
۵۹ ۵۲۷	اَلْمُبْدِیُٔ	۳۰	۸۵	۱	۱۳	۷۷۰
۶۰ ۵۲۸	اَلْمُعِیْدُ	۳۰	۸۵	۱	۱۳	۷۷۰
۶۱ ۵۲۹	اَلْمُحْیِیُ	۱	۲	۹	۱۳	۱۴
		۳	۲	۳۵	۱	۵۴
		۱۱	۹	۱۴	۶	۲۶۵
		۱۴	۱۵	۲	۸	۳۴۰
		۲۵	۴۲	۱	۹	۶۲۶
		۲۶	۵۰	۳	۱۴	۶۷۵
		۲۷	۵۳	۳	۱۲	۶۸۴
۶۲ ۵۳۰	اَلْمُمِیْتُ	۳	۲	۳۵	۱	۵۴
		۱۱	۹	۱۴	۶	۲۶۵
		۱۴	۱۵	۲	۸	۳۴۰

Marfat.com

نمبر شمار	اسماءِ الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۵۳۱	اَلْمُمِیْتُ ↑	۲۶	۵۰	۳	۱۴	۶۷۵
		۲۷	۵۳	۲	۱۲	۶۸۴
	۶۳ اَلْحَیُّ (زندہ رہنے والا)	۳	۲	۳۴	۲	۵۳
		۳	۳	۱	۴	۶۳
		۱۹	۲۵	۵	۱۴	۴۷۲
۵۳۲	۶۴ اَلْقَیُّوْمُ (سب کا تھامنے والا)	۳	۲	۳۴	۲	۵۳
		۳	۳	۱	۴	۶۳
۵۳۳	۶۵ اَلْوَاجِدُ (ہر چیز کا پانے والا)	۰	۰	۰	۰	۰
۵۳۴	۶۶ اَلْمَاجِدُ (بزرگی والا)	۰	۰	۰	۰	۰
۵۳۵	۶۷ اَلْوَاحِدُ (اکیلا)	۲	۲	۱۹	۱۱	۳۰
		۱۲	۱۲	۵	۴	۳۱۰
		۱۳	۱۳	۲	۹	۳۲۴
		۲۳	۳۸	۵	۱	۵۹۲
		۲۳	۳۹	۱	۴	۵۹۴
		۲۴	۴۰	۲	۷	۶۰۷
۵۳۶	۶۸ اَلْاَحَدُ (ایک یکتا)	۳۰	۱۱۲	۱	۱	۶۹۰

نمبر شمار	اسماءِ الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۵۳۷	۶۹ اَلصَّمَدُ (بے نیاز و پناہ)	۳۰	۱۱۲	۱	۲	۶۹۰
۵۳۸	۷۰ اَلْقَادِرُ (قدرت والا)	۶	۶	۴	۶	۱۶۰
۵۳۹	۷۱ اَلْمُقْتَدِرُ (ہر چیز کر سکنے والا)	۲۵	۴۳	۴	۶	۶۳۸
۵۴۰	۷۲ اَلْمُقَدِّمُ (آگے بڑھانے والا)	۰	۰	۰	۰	۰
۵۴۱	۷۳ اَلْمُؤَخِّرُ (پیچھے ہٹانے والا)	۰	۰	۰	۰	۰
۵۴۲	۷۴ اَلْاَوَّلُ (سب سے پہلا)	۲۷	۵۷	۱	۳	۶۹۶
۵۴۳	۷۵ اَلْاٰخِرُ (سب سے پچھلا)	۲۷	۵۷	۱	۳	۶۹۶

Marfat.com

نمبر شمار	اسمار الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۵۴۴	۷۶ اَلظَّاہِرُ — آشکارا	۲۷	۵۷	۱	۳	۶۹۷
۵۴۵	۷۷ اَلْبَاطِنُ — پنہاں	۲۷	۵۷	۱	۳	۶۹۷
۵۴۶	۷۸ اَلْوَالِیْ — سب کا مالک	۰	۰	۰	۰	۰
۵۴۷	۷۹ اَلْمُتَعَالِیْ — برتر مخلوق کی صفات سے	۱۳	۱۳	۲	۲	۳۲۳
		۱۴	۱۶	۱	۱	۳۴۵
		۱۵	۱۷	۵	۳	۳۷۰
		۱۸	۲۳	۶	۲۴	۴۵۳
۵۴۸	۸۰ اَلْبَرُّ — احسان کرنے والا	۲۷	۵۲	۱	۳۸	۶۸۰
۵۴۹	۸۱ اَلتَّوَّابُ — توبہ قبول کرنے والا	۱	۲	۴	۸	۹
		۱	۲	۶	۸	۱۱
		۲	۲	۱۵	۶	۲۴
		۲	۲	۱۹	۸	۳۰
		۴	۴	۳	۲	۱۰۳

نمبر شمار	اسمار الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اَلتَّوَّابُ ↑	۱۸	۲۴	۱	۱۰	۴۵۵
		۲۶	۴۹	۲	۲	۶۷۱
		۳۰	۱۱۰	۱	۳	۷۸۹
۵۵۰	۸۲ اَلْمُنْتَقِمُ — بدلہ لینے والا	۳	۳	۱	۳	۶۳
		۹	۷	۱۶	۷	۲۱۴
		۱۳	۱۴	۷	۶	۳۳۸
		۲۱	۳۰	۵	۷	۵۳۰
		۲۴	۳۹	۴	۶	۵۹۹
		۲۵	۴۳	۴	۶	۶۳۸
		۲۵	۴۳	۵	۱۰	۶۴۰
		۲۵	۴۴	۱	۱۶	۶۴۴
۵۵۱	۸۳ اَلْعَفُوُّ — درگذر کرنے والا	۵	۴	۷	۱	۱۰۹
		۵	۴	۱۴	۳	۱۲۱
۵۵۲	۸۴ اَلرَّءُوْفُ — نرمی کرنے والا	۲	۲	۱۷	۲	۲۷
		۲	۲	۲۵	۱۱	۴۰
		۳	۳	۳	۱۰	۶۸
		۱۴	۱۶	۹	۷	۳۵۲
		۱۷	۲۲	۹	۱	۴۴۰
		۱۸	۲۴	۳	۱۰	۴۵۶
		۲۷	۵۷	۱	۹	۶۹۸

Marfat.com

نمبر شمار	اسمار الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	الرَّؤُوْف	۲۸	۵۹	۱	۱۰	۵۰۹
۵۵۳	۸۵ مالک الملک	۳	۳	۳	۶	۶۷
	مالک سلطنت والا	۷	۵	۱۶	۵	۱۶۵
		۲۵	۴۲	۵	۶	۶۳۳
		۲۵	۴۳	۷	۱۸	۶۴۲
		۲۸	۶۴	۱	۱	۷۲۱
۵۵۴	۸۶ ذوالجلال والاکرام	۲۷	۵۵	۲	۲	۶۹۰
	بزرگی والا اور تعظیم والا	۲۷	۵۵	۳	۳۳	۶۹۳
۵۵۵	۸۷ المقسط	۰	۰	۰	۰	۰
	عدل کرنے والا					
۵۵۶	۸۸ الجامع	۳	۳	۱	۸	۶۴
	اکٹھا کرنے والا	۵	۴	۱۱	۱۱	۱۱۶
		۷	۶	۲	۲	۱۹۶
۵۵۷	۸۹ الغنی	۳	۲	۳۶	۳	۵۶
	بے پرواہ	۳	۲	۳۷	۱	۵۷
		۱۷	۲۲	۸	۷	۴۴۰
		۲۰	۲۹	۱	۶	۵۱۴
		۲۱	۳۱	۲	۱	۵۳۴
		۲۱	۳۱	۳	۷	۵۳۶

نمبر شمار	اسمار الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	الغنی	۲۲	۳۵	۳	۱	۵۶۶
		۲۶	۴۷	۴	۱۰	۶۶۴
		۲۸	۶۴	۱	۶	۷۲۱
۹۰ ۵۵۸	المغنی	۰	۰	۰	۰	۰
	بے پرواہ کرنے والا					
۹۱ ۵۵۹	المانع	۰	۰	۰	۰	۰
	روکنے والا					
۹۲ ۵۶۰	الضار	۰	۰	۰	۰	۰
	ضرر پہنچانے والا					
۹۳ ۵۶۱	النافع	۰	۰	۰	۰	۰
	نفع دینے والا					
۹۴ ۵۶۲	النور	۱۸	۲۴	۵	۱	۴۶۰
	روشنی	۹	۷	۲۲	۷	۲۲۴
۹۵ ۵۶۳	الھادی	۲۰	۲۸	۶	۶	۵۰۷
	ہدایت کرنے والا					

Marfat.com

نمبر شمار	اسمارالٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۵۶۴	۹۶ اَلْبَدِیْعُ (شئی طرح پیدا کرنے والا)	۱	۲	۱۴	۵	۲۲
		۷	۶	۱۳	۱	۱۸۱
۵۶۵	۹۷ اَلْبَاقِیْ (ہمیشہ رہنے والا)	۱۹	۲۵	۵	۱۴	۴۷۲
		۲۷	۵۵	۲	۱-۲	۶۹۰
۵۶۶	۹۸ اَلْوَارِثُ (سب کا وارث)	۱۴	۱۵	۲	۸	۳۴۰
		۱۶	۱۹	۲	۲۵	۳۹۸
۵۶۷	۹۹ اَلرَّشِیْدُ (بھلی راہ بتانے والا)	۰	۰	۰	۰	۰
۵۶۸	۱۰۰ - بعض کتابوں میں الواحد کو چھوڑ کر آخر میں ننانوے نمبر پر یہ نام لیا گیا ہے۔ اَلصَّبُوْرُ (نہایت صبر کرنے والا)	۰	۰	۰	۰	۰
	ف ۔ متذکرہ بالا اسماء کے علاوہ مندرجہ ذیل الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے کلام مجید میں وارد ہیں					
۵۶۹	۱۰۱ اَلْقَرِیْبُ (نزدیک)	۲	۲	۲۳	۴	۳۵

نمبر شمار	اسمارالٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۵۷۰	۱۰۲ اَلْمُسْتَعَانُ (مدد دینے والا)	۱۲	۱۲	۲	۱۲	۳۰۷
		۱۷	۲۱	۷	۱۹	۴۲۹
۵۷۱	۱۰۳ اَلْمَوْلٰی (دوست)	۳	۲	۴۰	۳	۶۲
		۱۷	۲۲	۱۰	۶	۴۴۲
۵۷۲	۱۰۴ اَلْقَدِیْرُ (قدرت والا)	۱	۲	۲	۱۳	۶
		۱	۲	۱۳	۳	۲۰
		۱	۲	۱۳	۶	۲۱
		۲	۲	۱۸	۱	۲۸
		۳	۲	۳۵	۲	۵۵
		۴	۳	۱۹	۹	۹۶
		۶	۵	۳	۶	۱۴۲
		۶	۵	۶	۶	۱۴۶
		۱۴	۱۶	۹	۵	۳۵۵
		۲۱	۳۰	۶	۱	۵۳۲
		۲۲	۳۵	۵	۷	۵۷۰
		۲۵	۴۲	۵	۷	۶۳۴
		۲۸	۶۴	۱	۱	۷۲۱
		۲۹	۶۷	۱	۱	۷۲۹
		۰	۰	۰	۰	۹

Marfat.com

نمبر شمار	اسمار الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۵۷۳	۱۰۵ اَلنَّصِیْرُ مددگار	۱	۲	۱۳	۴	۲۱
		۵	۴	۷	۳	۱۰۹
		۱۱	۹	۱۴	۶	۲۶۵
		۱۷	۲۲	۱۰	۶	۴۴۲
۵۷۴	۱۰۶ اَلْمُحِیْطُ گھیرنے والا	۵	۴	۱۶	۴	۱۲۳
		۵	۴	۱۸	۱۱	۱۲۶
۵۷۵	۱۰۷ اَلْفَاطِرُ پیدا کرنیوالا	۲۴	۳۹	۵	۵	۶۰۱
۵۷۶	۱۰۸ اَلرَّبُّ پالنے والا					

نمبر شمار	اسمار الٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۵۷۷	۱۰۹ اَلسُّبْحَانُ ہر عیب سے پاک	۱۴	۱۶	۱	۱	۳۴۵
		۱۵	۱۷	۱	۱	۳۶۵
		۱۵	۱۷	۵	۳	۳۷۰
		۲۳	۳۶	۳	۴	۵۷۴
		۲۸	۵۹	۳	۶	۷۱۱
۵۷۸	۱۱۰ مَالِکُ یَوْمِ الدِّیْنِ فیصلے کے دن کا مالک	۱	۱	۱	۳	۲
۵۷۹	۱۱۱ لِمَا یُرِیْدُ فَعَّالٌ جو چاہے کرنے والا	۳	۲	۳۳	۵	۵۳
		۳۰	۸۵	۱	۱۶	۷۷۰
		۱	۱	۱	۱	۲
		۱	۲	۱	۵	۴
		۱	۲	۳	۱	۶
		۲۴	۴۰	۷	۴-۵	۶۱۴
		۲۵	۴۳	۷	۱۵	۶۴۲
		۲۵	۴۵	۴	۱۰	۶۵۰
		۲۷	۵۵	۱	۱۷	۶۹۰
		۲۷	۵۶	۲	۳۶	۶۹۶
		۲۹	۶۹	۲	۶	۷۳۷
		۲۹	۷۳	۱	۹	۷۴۵
		۳۰	۸۳	۱	۶	۷۶۶
		۳۰	۸۷	۱	۱	۷۷۱

ف۔ اللہ تعالیٰ کا یہ صفاتی نام کلام مجید میں بہت زیادہ مقامات پر آیا ہے۔ اور یہاں پر صرف تھوڑے سے حوالے درج کئے گئے ہیں۔ یوں تو اللہ کی ہر صفت اپنے اندر ایک خاص انداز رکھتی ہے لیکن صفت ربوبیت ایسی صفت ہے کہ یہ تمام صفات پر غالب معلوم ہوتی ہے۔ باقی تمام صفات میں کسی نہ کسی زمرے کی مخلوق کسی نہ کسی موقع پر ضرور محروم رہ جاتی ہے۔ مگر صفت ربوبیت تمام مخلوق پر اپنا اثر رکھتی ہے۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

نمبر شمار	اسمارالٰہی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۵۸۰	۱۱۲ ذو الفضل العظیم (بہت بڑے فضل والا)	۱	۲	۱۳	۲	۲۰
		۲	۲	۳۲	۱	۵۰
		۲	۲	۳۳	۳	۵۲
		۳	۳	۸	۳	۷۵
		۳	۳	۵۷	۲	۷۰۱
		۳	۵۷	۴	۴	۷۰۲
		۳	۶۲	۱	۴	۷۱۷ ۷۱۸
۵۸۱	۱۱۳ العیوب علام (عیب کا جاننے والا)	۷	۵	۱۶	۱	۱۶۴
۵۸۲	۱۱۴ والشہادۃ عالم الغیب (ظاہر و پوشیدہ کا جاننے والا)	۷	۶	۹	۴	۱۷۶
		۱۳	۱۳	۲	۲	۳۲۳
		۲۱	۳۲	۱	۶	۵۳۸
		۲۴	۳۹	۵	۵	۶۰۱
		۲۸	۵۹	۳	۵	۷۱۱
		۳۸	۶۴	۲	۸	۷۲۳
۵۸۳	۱۱۵ رفیع الدرجات (بلند مرتبوں والا)	۲۴	۴۰	۲	۶	۶۰۷
۵۸۴	۱۱۶ ذو العرش (تخت والا)	۲۴	۴۰	۲	۶	۶۰۷
۵۸۵	۱۱۷ غافر الذنب (گناہ کا بخشنے والا)	۲۴	۴۰	۱	۳	۶۰۵
۵۸۶	۱۱۸ التواب قابل (توبہ قبول کرنے والا)	۲۴	۴۰	۱	۳	۶۰۵
۵۸۷	۱۱۹ العذاب شدید (سخت عذاب دینے والا)	۲	۲	۲۰	۲	۳۱
۵۸۸	۱۲۰ العقاب سریع (جلد عذاب دینے والا)	۸	۶	۲۰	۱۱	۱۹۴
۵۸۹	۱۲۱ الحساب سریع (جلد حساب لینے والا)	۲	۲	۲۵	۶	۳۹
		۶	۵	۱	۴	۱۳۸
		۷	۶	۸	۲	۱۷۴
		۲۴	۴۰	۲	۸	۶۰۷
۵۹۰	۱۲۲ العقاب شدید (سخت عذاب دینے والا)	۲	۲	۲۴	۸	۳۸
		۲	۲	۲۶	۱	۴۰
		۶	۵	۱	۲	۱۳۷
		۷	۵	۱۳	۵	۱۶۰
		۱۳	۱۳	۱	۶	۳۲۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	شَدِیدُ الْعِقَابِ ↑	۲۴	۴۰	۱	۳	۶۰۵
		۲۴	۴۰	۳	۲	۶۰۸
۵۹۱	ذِی الطَّوْلِ (پائی مقدور والا)	۲۴	۴۰	۱	۳	۶۰۵
۱۲۳						

غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ ط لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ط

ترجمہ:۔ گناہ بخشنے والا۔ اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا مقدور والا کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے۔

اسی کی طرف پھر جانا ہے ❊

۲۔ یکتائی

۵۹۲	۱۔ سب اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں۔ پس ان ناموں کے ساتھ اللہ کو پکارا کرو۔	۱۵	۱۷	۱۲	۱۰	۳۸۰
		۱۶	۲۰	۱	۸	۴۰۵
۵۹۳	۲۔ اللہ کا ہم نام کوئی بھی نہیں ہے۔	۱۶	۱۹	۴	۱۵	۴۰۱
۵۹۴	۳۔ اس نے نہ کسی کو جنا اور نہ خود جنا گیا۔	۳۰	۱۱۲	۱	۳	۷۹۰
۵۹۵	۴۔ اور نہ کوئی ایسا ہے جو اس کی برابری کر سکے۔	۳۰	۱۱۲	۱	۴	۷۹۰
۵۹۶	۵۔ ہر قسم کی عزت صرف اسی کے لئے ہے۔	۵	۴	۲۰	۵	۱۲۹
		۲۲	۳۵	۲	۳	۵۶۴
۵۹۷	۶۔ ہر قسم کی قوت بھی بس اسی کے لئے ہے۔	۲	۲	۲۰	۲	۳۱
۵۹۸	۷۔ اور وہ اتنی عظمت والا ہے کہ آسمان اس کی عظمت سے پھٹنے کو ہیں۔	۲۵	۴۲	۱	۵۰۴	۶۲۶
۵۹۹	۸۔ اس کا رنگ سب رنگوں سے بہتر ہے۔	۱	۲	۱۶	۹	۲۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۶۰۰	۹۔ وہ تمام مخالفین کے لئے کفایت کرتا ہے۔	۱	۲	۱۶	۸	۲۶
۶۰۱	۱۰۔ (اور ایسی شان والا ہے کہ اگر) اس کی (صفات کی) باتیں لکھنے کے لئے تمام سمندروں کی سیاہی اور تمام درختوں کی قلمیں بنالی جائیں۔ اور جب وہ ختم ہو جائیں تو اتنی ہی سیاہی اور قلمیں اور ہوں تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہیں ہوں گی ٭	۱۶	۱۸	۱۲	۸	۳۹۴
		۲۱	۳۱	۳	۸	۵۳۶

۳۔ مِلکیت

۶۰۲	۱۔ زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی تمام چیزیں اللہ ہی کی ہیں۔	۳	۲	۴۰	۱	۶۱-۶۲
		۴	۳	۱۱	۸	۸۱
		۴	۳	۱۳	۹	۸۵
		۷	۶	۲	۲	۱۶۶
		۱۱	۱۰	۶	۲	۱۶۷
		۱۷	۲۱	۲	۹	۲۷۶
		۱۸	۲۴	۹	۳	۳۱۹
		۲۲	۳۴	۹	۳	۴۶۶
		۲۵	۴۲	۱	۱	۵۵۴
		۲۵	۴۳	۷	۴	۶۲۶
		۲۵	۴۳	۷	۱۸	۶۴۳
۶۰۳	۲۔ مشرق و مغرب سب اللہ ہی کے لئے ہیں۔	۲	۲	۱۷	۱	۲۷
۶۰۴	۳۔ سُکّانِ لیل و نہار سب اللہ ہی کے ہیں۔	۷	۶	۲	۳	۱۶۷
۶۰۵	۴۔ زمین و آسمان اور ان کی چیزیں اور جو گیلی مٹی کے نیچے ہیں سب اللہ ہی کے لئے ہیں۔	۱۶	۲۰	۱	۶	۴۰۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۶۰۶	۵۔ زمین و آسمان کی کنجیاں بھی اللہ ہی کے لئے ہیں۔	۲۴	۳۹	۶	۱۱	۶۰۳
۶۰۷	۶۔ زمین و آسمان کے خزانے بھی سب اسی کے ہیں۔	۲۸	۶۳	۱	۷	۷۲۰
۶۰۸	۷۔ زمین و آسمان کے لشکر بھی اللہ ہی کے لئے ہیں۔	۲۶	۴۸	۱	۷	۶۶۳
۶۰۹	۸۔ اول و آخر سب اللہ ہی کے لئے ہیں۔	۲۷	۵۳	۱	۲۵	۶۸۳
۶۱۰	۹۔ ہر چیز کی انتہا اللہ ہی کی طرف ہے۔	۲۷	۵۳	۳	۱۰	۶۸۴
۶۱۱	۱۰۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ نے اپنی ملکیت میں اس لئے رکھی ہے تاکہ وہ لوگوں کو اعمال کی جزا و سزا دے سکے۔	۲۷	۵۳	۲	۶	۶۸۴
۶۱۲	۱۱۔ (اور اسی لئے) اللہ قیامت کے دن کا بھی مالک ہے ❊	۱	۱	۱	۳	۲

۴۔ حکومت

۶۱۳	۱۔ ہر چیز پر حکومت بھی اللہ ہی کی ہے۔	۲۸	۶۴	۱	۱	۷۲۱
۶۱۴	۲۔ چنانچہ زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں پر اللہ کی حکومت ہے۔	۱	۲	۱۳	۴	۲۱
		۴	۳	۱۹	۹	۹۶
		۶	۵	۶	۶	۱۴۶
		۷	۵	۱۱	۵	۱۶۵
		۱۱	۹	۱۴	۶	۲۶۵
		۱۸	۲۴	۶	۲	۴۶۱
		۲۵	۴۵	۴	۱	۶۴۹
		۲۷	۵۷	۱	۲	۶۹۷
		۲۷	۵۷	۱	۵	۶۹۸
		۳۰	۸۵	۱	۹	۷۶۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۶۱۵	۳- زمین و آسمان کی تمام مخلوق اللہ ہی سے سوال کرتی (مانگتی) ہے۔	۲۷	۵۵	۲	۴	۶۹۰
۶۱۶	۴ - قیامت کے دن (تو تمام عارضی حکومتیں ختم ہو جائیں گی اور صرف اللہ ہی کی حکومت ہوگی۔ جو یکتا اور قہار ہے۔	۷	۶	۹	۴	۱۷۶
		۱۷	۲۲	۷	۸	۴۳۸
		۱۹	۲۵	۳	۶	۴۶۹
		۲۴	۴۰	۲	۷	۶۰۷
۶۱۷	۵- جو اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔	۱۵	۱۸	۴	۴	۳۸۴
۶۱۸	۶- جس کے ہاتھ میں ہر جاندار کی چوٹی ہے۔	۱۲	۱۱	۵	۷	۲۹۵
۶۱۹	۷- تمام احکام اسی کے ہاتھ میں ہیں۔	۱۳	۱۳	۴	۵	۳۲۷
۶۲۰	۸- وہ جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔	۶	۵	۱	۱	۱۳۶ ۱۳۷
۶۲۱	۹- کوئی اس کے حکم کو ٹالنے والا نہیں ہے۔	۱۳	۱۳	۶	۴	۳۲۹
۶۲۲	۱۰- کیونکہ وہ تو احکم الحاکمین (یعنی تمام حاکموں کا حاکم یا تمام حاکموں سے بڑھ کر حاکم) ہے۔	۸	۷	۱۱	۳	۴۰۸
		۱۱	۱۰	۱۱	۶	۲۸۶
		۱۲	۱۱	۴	۱۰	۲۹۳
		۱۳	۱۳	۱۰	۱	۳۱۷
		۳۰	۹۵	۱	۸	۶۸۰

۵- قدرت

۶۲۳	۱- اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔	۱	۲	۳	۱۳	۶
		۱	۲	۱۳	۶	۲۱
		۲	۲	۱۸	۱	۲۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۶۲۴	۲۔ اللہ تعالیٰ نشانیاں نازل کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔	۷	۶	۴	۷	۱۷۰
۶۲۵	۳۔ کوئی بھی ایسا نہیں جو اس کو عاجز کر سکے۔	۸	۶	۱۶	۵	۱۸۷
		۱۰	۹	۱	۳	۲۴۲
		۱۱	۱۰	۵	۱۳	۲۷۷
		۱۲	۱۱	۳	۹	۲۹۱
		۱۴	۱۶	۶	۶	۳۵۲
		۲۰	۲۹	۲	۹	۵۱۶
		۲۲	۳۵	۵	۷	۵۷۰
		۲۴	۳۹	۵	۱۰	۶۰۱
		۲۵	۴۲	۴	۲	۶۳۱
		۲۹	۷۲	۱	۱۲	۷۴۳
۶۲۶	۴۔ وہ تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔	۳	۲	۳۳	۵	۵۳
		۳	۳	۴	۱۰	۷۰
		۱۲	۱۱	۹	۱۲	۳۰۲
		۱۳	۱۴	۴	۶	۳۳۵
		۱۷	۴۲	۲	۴	۴۳۱
		۳۰	۸۵	۱	۱۶	۷۷۰
۶۲۷	۵۔ اور جو چاہے پیدا کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔	۶	۵	۳	۶	۱۴۲
		۱۸	۲۴	۶	۵	۴۶۲
		۲۰	۲۸	۷	۸	۵۰۹
		۲۱	۳۰	۶	۱	۵۳۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۶۲۸	۶۔ وہ لوگوں کی مثل (یعنی اس طرح کی اور بہت مخلوق) پیدا کرنے پر قادر ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ اصل بنانے والا اور سب کچھ جاننے والا تو وہی ہے۔	۱۵	۱۷	۱۱	۶	۳۷۸
		۲۳	۳۶	۵	۱۴	۵۷۸
۶۲۹	۷۔ اگر وہ چاہے تو سب کو مار کر ایک نئی مخلوق پیدا کر سکتا ہے اور ایسا کرنا اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔	۵	۴	۱۹	۷	۱۲۸
		۸	۶	۱۶	۴	۱۸۷
		۱۳	۱۴	۳	۸۰۷	۳۳۳
		۲۲	۳۵	۳	۳-۲	۵۶۶
		۲۹	۷۰	۲	۶-۵	۷۳۹ ۷۴۰
		۲۹	۷۶	۲	۶	۷۵۴
۶۳۰	۸۔ کیونکہ اس کے لئے تو سب کا پیدا کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے ایک جان کا۔	۲۱	۳۱	۳	۹	۵۳۶
۶۳۱	۹۔ (اور صرف اسی پر بس نہیں بلکہ اگر) وہ چاہے تو آدمیوں سے فرشتے پیدا کر دے۔	۲۵	۴۳	۶	۴	۶۴۰
۶۳۲	۱۰۔ وہ تو مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔	۲۶	۴۶	۴	۷	۶۵۶
		۲۹	۷۵	۱	۴۰۳	۷۵۰
		۲۹	۷۵	۲	۱۰	۷۵۱
		۳۰	۸۶	۱	۸	۷۷۱
۶۳۳	۱۱۔ تمام جانداروں کو ایک جگہ جمع کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔	۲۵	۴۲	۳	۱۰	۶۳۱
۶۳۴	۱۲۔ وہ بندوں پر عذاب بھیجنے اور ان کو باہم لڑوا دینے پر بھی قادر ہے۔	۷	۶	۸	۵	۱۷۵
۶۳۵	۱۳۔ اور اپنے وعدہ عذاب کو پورا کرنے کا مکمل اختیار رکھتا ہے۔	۱۸	۲۳	۶	۳	۴۵۱

Marfat.com

نمبر شمارہ	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۶۳۶	۱۴۔ چنانچہ اگر وہ چاہے تو لوگوں کو زمین میں دھنسا دے یا اُن پر آسمان کا ٹکڑا گرا دے۔	۲۲	۳۴	۱	۹	۵۵۶
۶۳۷	۱۵۔ ان کو غرق کر دے۔	۲۳	۳۶	۳	۱۱	۵۷۴
۶۳۸	۱۶۔ ان کی صورتیں بدل دے۔	۲۳	۳۶	۴	۱۷	۵۷۶ ۵۷۷
۶۳۹	۱۷۔ ان کے کان اور آنکھیں چھین لے۔	۱	۲	۲	۱۳	۶-۵
		۲۳	۳۶	۴	۱۶	۵۷۶
۶۴۰	۱۸۔ زمین کو پانی سے محروم کر دے۔	۱۸	۲۳	۱	۱۸	۴۴۴
۶۴۱	۱۹۔ قرآن جیسی نعمت کو دنیا سے اٹھا لے۔	۱۵	۱۷	۱۰	۲	۳۷۶
۶۴۲	۲۰۔ یہ تو اس کا بہت بڑا فضل ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتا۔	۱۵	۱۷	۱۰	۳	۳۷۶
۶۴۳	۲۱۔ وہ تو ایسی قدرت والا ہے کہ اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز زمین یا آسمان یا پتھر میں ہو تو اس کو بھی لا کر موجود کر سکتا ہے۔	۲۱	۳۱	۲	۵	۵۴۵
۶۴۴	۲۲۔ اور اس کا کام تو آنکھ جھپکنے میں ہو جاتا ہے۔	۲۷	۵۴	۳	۱۰	۶۸۸
۶۴۵	۲۳۔ کیونکہ اس کو تو جب کوئی کام کرنا ہوتا ہے تو کہتا ہے "ہو جا" بس وہ کام ہو جاتا ہے ۞	۱	۲	۱۴	۵	۴۲
		۳	۳	۵	۶	۷۱
		۳	۳	۶	۵	۷۳
		۷	۶	۹	۳	۱۷۶
		۱۴	۱۶	۵	۶	۳۵۱
		۱۶	۱۹	۲	۲۰	۳۹۸
		۲۳	۳۶	۵	۱۵	۵۷۸
		۲۴	۴۰	۷	۸	۶۱۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۶۔ ربوبیت					
۶۴۶	۱۔ اللہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔	۱	۱	۱	۱	۲
۶۴۷	۲۔ زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا وہی پروردگار ہے	۲۳	۳۸	۵	۲	۵۹۲
		۲۵	۴۴	۱	۷	۶۴۳
۶۴۸	۳۔ چاہے وہ چیز انتہائے مشرق میں ہو یا انتہائے مغرب میں۔	۲۹	۷۰	۲	۵	۷۳۹
		۲۹	۷۳	۱	۹	۷۴۵
۶۴۹	۴۔ وہ ایسا بہترین روزی رساں ہے۔	۲۲	۳۴	۵	۳	۵۶۱
		۲۸	۶۲	۲	۳	۷۱۹
۶۵۰	۵۔ کہ دوسروں کو تو کھلاتا ہے اور خود بالکل نہیں کھاتا۔	۷	۶	۲	۴	۱۹۷
۶۵۱	۶۔ ہر ذی روح کا رزق اس نے اپنے ذمے لے رکھا ہے۔ اور سب کا رزق ہمسکن اور سونپنے کی جگہ اس کو معلوم ہے۔	۱۲	۱۱	۱	۶	۲۸۷
۶۵۲	۷۔ (ذرا تم سوچو تو سہی کہ) چلنے والے جانوروں (اور پرندوں) میں سے کتنے ایسے ہیں جو اپنے ساتھ اپنا رزق اٹھائے پھرتے ہیں۔ اللہ ہی تو ہے جو ان کو اور تم سب کو رزق دیتا ہے۔	۲۱	۲۹	۶	۹	۵۲۳

ف ۔ ذرا اس کی شانِ ربوبیت پر غور فرمایئے کہ وہ کس طرح ایک پتھر میں رہنے والے کیڑے سے لیکر جنگلوں میں پھرنے والے ہاتھی اور سمندر میں بسنے والی بڑی بڑی ویل مچھلیوں تک کو روزی پہنچاتا ہے۔ اور پھر شانِ کریمی کو دیکھئے کہ جو اس کی ذات سے منکر ہے۔ اور اس کو گالیاں تک دیتا ہے وہ اسے بھی بدستور رزق پہنچا رہا ہے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی ایسا پالنے والا ہے؟

تقسیم رزق کی مزید تفصیل حصہ ششم "معاشرت" میں ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۷- علم					
۶۵۳	۱- اللہ تعالیٰ کا علم اتنا وسیع ہے کہ وہ زمین و آسمان کی ہر بات اور ہر چیز کو جانتا ہے۔ کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں۔ جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے سب اس کو معلوم ہے۔	۴	۳	۲۹	۳	۴۶
		۳	۳	۱	۴	۶۳
		۱۳	۱۴	۶	۴	۳۳۶
		۱۵	۱۷	۶	۳	۳۷۲
		۱۷	۲۱	۱	۴	۴۱۷
		۱۸	۲۵	۱	۶	۴۶۷
		۲۲	۳۴	۱	۲	۵۵۴ ۵۵۵
		۲۷	۵۷	۱	۴	۶۹۸
۶۵۴	۲- وہ آگے بڑھنے والوں کو اور پیچھے رہنے والوں کو اور تمہاری اگلی پچھلی سب باتوں کو جانتا ہے۔	۱۴	۱۵	۲	۹	۳۴۰
		۱۶	۲۰	۶	۶	۴۱۳ ۴۱۴
		۱۷	۲۱	۲	۱۸	۴۲۰
		۱۷	۲۲	۱۰	۴	۴۴۲
۶۵۵	۳- تمہاری ظاہر و پوشیدہ سب باتیں اس کو معلوم ہیں۔	۱	۲	۹	۶	۱۵
		۷	۵	۱۳	۶	۱۶۰
		۱۴	۱۶	۲	۱۰	۳۴۸
		۱۴	۱۶	۳	۲	۳۴۸
		۱۶	۲۰	۱	۷	۴۰۴
		۲۰	۲۷	۶	۸	۴۹۶
		۲۳	۳۶	۵	۹	۵۷۷
		۳۰	۸۷	۱	۷	۷۷۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۶۵۶	۴۔ تمہارا کسی بات کو پکار کر یا آہستہ کہنا یا چھپانا اس کے لئے یکساں ہے	۷	۶	۱	۳	۱۶۵
		۱۶	۲۱	۷	۱۷	۴۴۸ ۴۴۹
۶۵۷	۵۔ کیونکہ وہ تو تمام مخفی باتوں کو بھی سنتا ہے بلکہ اس کے فرشتے (ڈائری) لکھتے رہتے ہیں۔	۲۵	۴۳	۷	۱۳	۶۴۲
۶۵۸	۶۔ اس کو تو تمہارے سینے کی باتیں بھی خوب معلوم رہتی ہیں۔	۴	۳	۱۶	۶	۸۹
		۲۲	۲۷	۶	۸	۴۹۶
		۲۲	۳۵	۵	۱	۵۶۹
		۲۳	۳۹	۱	۷	۵۹۵
		۲۷	۵۷	۱	۶	۶۹۸
۶۵۹	۷۔ مختصر یہ کہ رائی کے برابر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ چاہے وہ پتھر میں ہو یا زمین میں یا آسمان میں۔ اللہ تعالیٰ اس کو لاکر حاضر کر دیگا۔	۲۱	۳۱	۲	۵	۵۳۵
۶۶۰	۸۔ وہ ہماری حالتوں سے خوب باخبر ہے اور قیامت کے دن سب باتوں سے متنبہ کر دے گا۔	۱۸	۲۴	۹	۳	۴۶۶
	ف ۔ اللہ تعالیٰ کے علم کی مزید تفصیل باب "ہذا میں" علم غیب کے عنوان میں ملاحظہ ہو۔					

۸۔ سنت اللہ کا ناقابلِ تبدیل ہونا

۶۶۱	۱۔ اللہ کی باتیں ہرگز بدلا نہیں کرتیں۔	۷	۶	۴	۴	۱۷۰
		۸	۶	۱۴	۵	۱۸۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
		۱۱	۱۰	۷	۴	۲۷۹
		۲۶	۵۰	۲	۱۴	۶۷۴
۶۶۲	۲۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ حق کے ساتھ حکم فرماتا ہے۔	۲۴	۴۰	۲	۱۱	۶۰۷
۶۶۳	۳۔اور اس کی بات ہمیشہ سچی ہوتی ہے۔	۷	۶	۹	۴	۱۷۶
۶۶۴	۴۔ظلم کا تو اس میں شائبہ بھی نہیں ہوتا۔	۴۶	۵۰	۲	۱۴	۶۷۴
۶۶۵	۵۔اور ایسا بھی کوئی نہیں جو اللہ کی بات کو بدل سکے۔	۱۵	۱۸	۴	۵	۳۸۴
۶۶۶	۶۔اسی طرح اللہ کی سنت (عادت) بھی کبھی نہیں بدلتی۔	۱۵	۱۷	۸	۷	۳۷۵
		۲۲	۳۳	۸	۴	۵۵۳
		۲۲	۳۵	۵	۶	۵۷۰
		۲۶	۴۸	۳	۶	۶۶۶
۶۶۷	۷۔اللہ کی سنتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب لوگ گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو وہ ان کو ہلاک کر کے دوسروں کو ان کا وارث بنا دیتا ہے۔	۲۹	۷۷	۱	۱۶-۱۹	۷۵۵
۶۶۸	۸۔اور ان گنہ گاروں کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیتا ہے۔	۲۶	۴۷	۴	۱۰	۶۶۲
۶۶۹	۹۔اس کا یہ قانون زبور میں بھی اسی طرح درج ہے۔	۱۷	۲۱	۷	۱۲	۴۲۸

ف۔ زبور باب ۳۷ کی آیات ۹ تا ۱۱ میں ہے کہ :-

"بدکار کاٹ ڈالے جائیں گے لیکن وہ جو خداوند کے منتظر ہیں۔ اس زمین کو میراث میں لیں گے کہ تھوڑی سی مدت ہے کہ شریر نہ ہوگا۔ تو غور کر کے اس کا مکان ڈھونڈے گا اور وہ نہ ہوگا۔ لیکن وہ جو حلیم ہیں زمین کے وارث ہوں گے اور بہت سے راحت پا کے خوش دل ہوں گے"

۶۷۰	۱۰۔اس کی یہ سنت بنی اسرائیل کے لئے بھی بدستور رہی۔	۲۱	۳۲	۳	۱-۲	۵۴۰ ۵۴۱
۶۷۱	۱۱۔اور اس نے اپنی اس عادت کو قرآن پاک میں بیان فرمایا کہ	۱۸	۲۴	۷	۵	۴۶۳ ۴۶۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۶۷۲	میں نیکوں کو اپنا نائب بناؤں گا اور فجّار کو عذاب کا مزہ چکھاؤنگا۔	۱۵	۱۷	۲	۶	۳۶۷
	۱۲ - اور کسی قوم کی حالت کو (چاہے وہ کسی نسل سے ہو) اس وقت تک (ترقی سے تنزل کی طرف یا تنزل سے ترقی کی طرف) نہیں بدلوں گا جب تک کہ وہ قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔	۱۳	۱۳	۲	۴	۳۲۳
		۱۰	۸	۷	۵	۲۳۷
ف	- اللہ کی اسی ایک سنت پر غور کرو۔ اور انقلابات زمانہ کو دیکھو۔ اور اسی پر باقی تمام باتوں میں اللہ تعالیٰ کی سنت کے نہ بدلنے کا اندازہ لگاؤ۔ ❊					

۹ - وعدہ وفائی

۶۷۳	۱۔ اللہ تعالیٰ وعدے کا بہت خیال رکھتا ہے۔ کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اور اس کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے۔	۳	۳	۱	۸	۶۴
		۴	۳	۲۰	۵	۹۷
		۲۴	۴۰	۸	۹	۶۱۶
۶۷۴	۲۔ اس کا وعدہ تو ایک سکنڈ بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا۔	۲۲	۳۴	۳	۹-۸	۵۵۹
۶۷۵	۳۔ پس تم کو بھی چاہیئے کہ جب وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو ❊	۱۴	۱۶	۱۳	۲	۳۵۹

۱۰ - حوائج سے پاک ہونا

۶۷۶	۱۔ اللہ تعالیٰ کو کھانا کھانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔	۷	۶	۲	۴	۱۶۷
۶۷۷	۲۔ نہ کبھی اس کو نیند آتی ہے اور نہ وہ کبھی اونگھتا ہے۔	۳	۲	۳۴	۲	۵۳
۶۷۸	۳۔ نہ کسی بڑے سے بڑے کام سے تھکتا ہے۔	۲۶	۴۶	۴	۷	۶۵۶
		۲۶	۵۰	۳	۹	۶۷۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۶۷۹	۴ - کبھی کسی بات کو بھولتا نہیں۔	۱۶	۱۹	۴	۱۴	۴۰۱
۶۸۰	۵ - نہ اس کو بیوی کی ضرورت اور نہ اولاد کی (تمنّا ہے)	۷	۶	۱۳	۱	۱۸۱
۶۸۱	۶ - وہ توالد وتناسل کے بکھیڑے سے بالکل پاک ہے۔	۳۰	۱۱۲	۱	۳	۷۹۰
۶۸۲	۷ - اور لہو ولعب سے کوئی سروکار نہیں رکھتا۔	۱۷	۲۱	۲	۶	۴۱۸
۶۸۳	۸ - غرضیکہ وہ تمام حوائج اور عیوب سے پاک اور بے نیاز ہے۔	۲۵	۴۴	۲	۹	۶۴۵
		۲۳	۳۶	۳	۴	۵۷۴
		۳۰	۱۱۲	۱	۲	۷۹۰

۱۱ - لطافت وجمال

۶۸۴	۱ - اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کا نور ہے۔	۱۸	۲۴	۵	۱	۴۶۰
۶۸۵	۲ - (اور ایسا لطیف ہے کہ) نظر اس کو پا ہی نہیں سکتی۔	۷	۶	۱۳	۳	۱۸۱
۶۸۶	۳ - چنانچہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چلہ کشی کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تو ارشاد ہوا کہ اے موسیٰؑ! تم مجھ کو دیکھ نہیں سکتے۔ (کیونکہ تم میرے جمال وجلال کی تاب نہیں لا سکو گے) بلکہ تم پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ (میرے جلوہ کو برداشت کر کے) اپنی جگہ پر قائم رہ گیا تو البتہ تم مجھ کو دیکھ سکو گے پس جب اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلی پہاڑ کی طرف نازل فرمائی تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو عرض کیا "اے اللہ! تو پاک ہے۔ میں نے توبہ کی۔ اور میں پہلا ایمان لانے والا ہوں۔"	۱	۲	۶	۵	۱۰
		۹	۷	۱۷	۳-۲	۲۱۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۶۸۷	۴- جبھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ اصول بنا رکھا ہے کہ) وہ جب بھی کسی بندے سے بات چیت کرتا ہے تو بذریعہ وحی یا پردے کے پیچھے سے کرتا ہے ❊	۲۵	۴۲	۵	۹-۸	۶۳۴

۱۲- مکان سے منزّہ ہونا

۶۸۸	۱- اللہ زمین میں بھی ہے اور آسمان میں بھی۔	۷	۶	۱	۳	۱۶۵
۶۸۹	۲- ہم جس جگہ بھی ہوں وہ ہمارے ساتھ ہے۔	۲۷	۵۷	۱	۴	۶۹۸
		۲۸	۵۸	۲	۱	۷۰۴
۶۹۰	۳- وہ تو ہمارے بہت ہی قریب ہے۔	۲	۲	۲۳	۴	۳۵
۶۹۱	۴- وہ تو ہماری رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔	۲۶	۵۰	۲	۱	۶۷۳
۶۹۲	۵- اور موت کے وقت مرنے والے کے ہم سے بھی زیادہ قریب ہوتا ہے۔ مگر ہم اس کو دیکھ نہیں سکتے۔	۲۷	۵۶	۳	۱۱-۹	۶۹۶ ۶۹۷
۶۹۳	۶- غرضیکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر جگہ موجود ہے ❊	۱۱	۱۰	۷	۱	۲۷۸

۱۳- رحمت و انصاف

۶۹۴	۱- اللہ رحمان اور رحیم ہے۔	۱	۱	۱	۲	۲
۶۹۵	۲- اُس نے رحمت کو اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے۔	۷	۶	۲	۲	۱۶۷
۶۹۶	۳- اُس کی رحمت سے ناامید ہونا گمراہی ہے۔	۱۴	۱۵	۴	۱۲	۳۴۳
۶۹۷	۴- پس اے اللہ کے بندو! اپنی جانوں میں اسراف کرنے کے	۲۴	۳۹	۶	۱	۶۰۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	بعد بھی رحمتِ الٰہی سے ناامید مت ہو۔ وہ تو سب کے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے (تم امیدوارِ رحمت بن کے تو دیکھو)					
۶۹۸	۵۔ مصیبت میں بھی اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔	۱۷	۲۲	۲	۱-۶	۴۳۱ ۴۳۲
۶۹۹	۶۔ اور یاد رکھو کہ جو کوئی گناہ کا اقرار کر کے بارگاہِ ایزدی میں گڑگڑاتا اور توبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔	۳	۳	۹	۹	۷۸
		۱۱	۹	۱۳	۳	۲۶۲
۷۰۰	۷۔ توبہ کرنے پر تو اللہ منافق کو بھی بخش دیتا ہے۔	۵	۴	۲۱	۵-۴	۱۳۰
۷۰۱	۸۔ جو بخشش مانگے اللہ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔	۵	۴	۹	۵	۱۱۳
۷۰۲	۹۔ کفار مسلمان ہو جائیں تو ان کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔	۹	۸	۵	۱	۲۳۴
۷۰۳	۱۰۔ وہ تو ہمیں سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔	۱۱	۱۰	۳	۵	۲۷۳
۷۰۴	۱۱۔ وہ تو لوگوں پر ظلم ہرگز نہیں کرتا بلکہ لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔	۱۱	۱۰	۵	۴	۲۷۶
		۲۶	۵۰	۲	۱۴	۶۷۴
۷۰۵	۱۲۔ اس کا ہر حکم حق کے ساتھ ہوتا ہے۔	۲۴	۴۰	۲	۱۱	۶۰۷
۷۰۶	۱۳۔ وہ تو لوگوں پر بہت ہی فضل و کرم فرماتا ہے مگر وہ شکر نہیں کرتے۔	۱۱	۱۰	۶	۷	۲۷۸
		۲۴	۴۰	۷	۱	۶۱۴
۷۰۷	۱۴۔ ہمارا عذاب سے بچے رہنا بھی اس کی رحمت ہے۔	۷	۶	۲	۶	۱۶۷
۷۰۸	۱۵۔ مکار تو زمین میں دھنسائے جانے اور کئی طرح سے عذاب دیئے جانے کے لائق ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ رحم فرما دیتا ہے۔	۱۴	۱۶	۶	۵-۶	۳۵۱ ۳۵۲
۷۰۹	۱۶۔ اگر اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال پر پکڑنے لگے تو ظلم اور بداعمالیاں اتنی زیادہ ہو رہی ہیں کہ کوئی ذی روح اور چلنے پھرنے والا دنیا میں باقی ہی نہ رہے مگر وہ تو اپنی رحمت سے ڈھیل دیتا ہے۔	۱۴	۱۶	۸	۱	۳۵۳
		۱۵	۱۸	۸	۵	۳۸۹
		۲۲	۳۵	۵	۸	۵۷۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۷۱۰	۱۷۔ اللہ تعالیٰ اپنے علم میں (اپنے قانون کے مطابق) جس کو مناسب سمجھتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے اور جس کے ساتھ مناسب سمجھتا ہے اپنی رحمت کو خاص کر دیتا ہے۔	۱ ۳ ۲۹	۲ ۳ ۷۶	۱۳ ۸ ۲	۲ ۳ ۹	۲۰ ۷۵ ۷۵۴
۷۱۱	۱۸۔ چنانچہ صابروں پر اس کی رحمت ہوتی ہے۔	۲	۲	۱۹	۵-۳	۲۹
۷۱۲	۱۹۔ مومن اس کی رحمت اور مدد کے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں اور اس نے مومنوں کی مدد تو اپنے اوپر لازم کرلی ہے اور اس کو مومن کا حق قرار دیا ہے۔	۲ ۲۱	۲ ۳۰	۲۶ ۵	۴ ۷	۴۱ ۵۳۱
۷۱۳	۲۰۔ ایمان لاکر اللہ کو محکم پکڑنے والے اس کی رحمت کے حق دار ہوتے ہیں	۶	۴	۲۴	۵	۱۳۶
۷۱۴	۲۱۔ (اور یہ رحمت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے مومنوں پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور ملاقات کے دن ان کی دعا سلام ہوگی۔	۲۲	۳۳	۶	۳	۵۴۹
۷۱۵	۲۲۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کفار کی دست درازیوں سے بچایا۔	۶	۵	۲	۶	۱۴۰
۷۱۶	۲۳۔ اور ان میں ایسی الفت ڈالدی جو دنیا بھر کا مال خرچ کرکے بھی پیدا نہیں ہوسکتی تھی اور اللہ تعالیٰ خود حضور صلعم اور مومنوں کے لئے کافی ہوگیا۔	۱۰	۸	۸	۶-۴	۲۳۹
۷۱۷	۲۴۔ مجاہدین و مہاجرین پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے۔	۲	۲	۲۷	۲	۴۳
۷۱۸	۲۵۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنوں کے قریب ہوتی ہے۔	۸	۷	۷	۳	۲۰۴
۷۱۹	۲۶۔ یوں تو اس کی رحمت (عامہ) ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے لیکن متقیوں، زکوۃ دینے والوں اور آیۃ اللہ پر ایمان لانے والوں کے لئے لازمی ہے۔	۹	۷	۱۹	۵	۲۱۹
۷۲۰	۲۷۔ اس کی اپنی ذات کے سوا کوئی اس کی کھلی ہوئی رحمت کو	۲۲	۳۵	۱	۲	۵۶۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	بند کرنے والا یا بند رحمت کو کھولنے والا نہیں ہے۔					
۷۲۱	۲۸۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا۔	۲	۲	۲۳	۳	۳۵
۷۲۲	۲۹۔ وہ تو کسی کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا یہ اس کی بہت بڑی رحمت اور انصاف ہے۔	۲	۲	۳۰	۲	۴۷
		۳	۲	۴۰	۳	۶۲
		۱۸	۲۳	۴	۱۲	۴۴۸
۷۲۳	۳۰۔ اس نے بوجھ ہلکا کرنے کے ارادے سے تمہارے لئے شریعت آسان کر دی۔ یہ بھی اس کی رحمت ہے۔	۵	۴	۵	۳	۱۰۶
		۶	۵	۲	۱	۱۳۹
۷۲۴	۳۱۔ جب تک کوئی قوم خود اپنی حالت کو (رحمت سے زحمت کی طرف) نہ بدلے وہ اس قوم پر نازل شدہ انعام کو نہیں بدلتا۔ یہ بھی اس کی رحمت ہے۔	۱۰	۸	۷	۵	۲۳۷
۷۲۵	۳۲۔ آسمان سے بارش برسا کر اس سے جڑی بوٹیاں پیدا کر کے زمین کو سرسبز اور مردہ بستیوں کو زندہ کرتا ہے۔ یہ اس کی بہت بڑی رحمت ہے۔	۷	۶	۱۲	۵	۱۸۱
		۸	۷	۷	۵-۴	۲۰۴
		۱۷	۲۲	۸	۶	۴۳۹ ۴۴۰
۷۲۶	۳۳۔ زمین و آسمان اور سمندر کا مسخر ہونا اس کی بڑی رحمت ہے۔	۱۷	۲۲	۹	۱	۴۴۰
۷۲۷	۳۴۔ سمندر میں جہازوں کا چلنا اس کی بڑی رحمت ہے۔	۲۳	۳۶	۳	۱۲-۹	۵۷۴
۷۲۸	۳۵۔ سائے کا گھٹنا اور بڑھنا بھی اللہ کی بڑی رحمت ہے۔	۱۹	۲۵	۵	۲-۱	۴۷۱
۷۲۹	۳۶۔ اللہ تعالیٰ صاحب فضل ہے وہ جس کو مناسب سمجھتا ہے اپنا فضل بخشتا ہے۔	۳	۳	۸	۲	۷۵
۷۳۰	۳۷۔ اور جس کو مناسب سمجھتا ہے پاک کرتا ہے۔	۵	۴	۷	۷	۱۱۰
۷۳۱	۳۸۔ اللہ تعالیٰ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ یہ بھی اس کی بڑی رحمت ہے۔	۳	۳	۱	۸	۶۴
۷۳۲	۳۹۔ پس اے ایمان والو! تم بھی آپس میں رحمت کا برتاؤ سیکھو ↓	۲۶	۴۸	۴	۳	۶۶۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی یہی نشانی ہے					
	۱۴۔ بے نیازی					
۷۳۳	۱۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔	۳۰	۱۱۲	۱	۲	۵۹۰
۷۳۴	۲۔ اسے بندوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں۔	۱۹	۲۵	۶	۱۷	۴۷۴
۷۳۵	۳۔ وہ تو تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔	۴	۳	۱۰	۶	۷۹
		۲۰	۲۹	۱	۶	۵۱۴
۷۳۶	۴۔ انسان فقیر ہیں اور اللہ غنی ہے۔	۲۲	۳۵	۳	۱	۵۶۶
۷۳۷	۵۔ اس کے ہاں ہر چیز کے خزانے موجود ہیں۔	۱۴	۱۵	۲	۶	۳۴۰
۷۳۸	۶۔ مرتد اور کافر اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔	۴	۳	۱۸	۶	۹۴
		۲۶	۴۷	۴	۴	۶۶۱
۷۳۹	۷۔ بلکہ اگر دنیا کے سب لوگ اسلام سے پھر جائیں اور کافر ہو جائیں	۴	۳	۱۵	۱	۸۷
	تو بھی اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور نہ ان کے ایسا کرنے سے اسے	۵	۴	۱۹	۵-۷	۱۲۸
	کوئی نقصان پہنچیگا۔ اس کو تو کچھ بھی پرواہ نہیں۔	۱۳	۱۴	۲	۲	۳۳۱
۷۴۰	۸۔ اگر تم ایمان لاؤ گے تو اپنے لئے۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں	۱۱	۱۰	۱۱	۵	۲۸۵
	بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو اسلام جیسی نعمت سے	۲۶	۴۹	۲	۷	۶۷۱ ۶۷۲
	مشرف فرمایا۔					
۷۴۱	۹۔ پس تم ہدایت پاؤ گے تو اپنے لئے اور گمراہ ہو گے تو اپنے لئے۔	۲۰	۲۷	۷	۱۰	۴۹۸ ۴۹۹
۷۴۲	۱۰۔ کیونکہ جو کوئی محنت کرتا ہے اپنے لئے کرتا ہے۔ اللہ تو بے پرواہ ہے۔	۲۰	۲۹	۱	۶	۵۱۴
۷۴۳	۱۱۔ کفر اور نیکی اپنے لئے ہے۔ نیکی کرو گے تو اللہ کا فضل ہو گا۔ اور	۲۱	۳۰	۵	۵-۴	۵۳۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کفر کروگے تو وہ تم کو دوست نہیں رکھے گا۔					
۷۴۴	۱۲۔ پس شکر اور کفران نعمت اپنے ہی لئے ہے۔	۲۱	۳۱	۲	۱	۵۳۴
۷۴۵	۱۳۔ کفر کروگے تو اس کو پرواہ نہیں اور شکر کروگے تو وہ تم سے راضی ہوگا۔	۲۳	۳۹	۱	۷	۵۹۵
۷۴۶	۱۴۔ اور اگر تم اسلام سے پھر جاؤ (تو اس کو کچھ پرواہ نہیں) وہ دوسری قوم لے آئے گا۔ اور تمہارا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹا دیگا۔	۲۶	۴۷	۴	۱۰	۶۶۲
۷۴۷	۱۵۔ اور اس بات کا اس کو پورا اختیار ہے کہ وہ جب چاہے تم کو نابود کرکے دوسری قوم کو آباد کردے۔ کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔ اور نہ کوئی اس کو عاجز کرسکتا ہے۔	۱۳	۱۴	۳	۸-۷	۳۳۳
		۲۲	۳۵	۳	۳-۲	۵۶۶
		۲۷	۵۶	۲	۲۳-۲۲	۶۹۵
		۲۹	۷۶	۲	۶	۷۵۴
۷۴۸	۱۶۔ وہ تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔	۱۳	۱۴	۴	۶	۳۳۵
۷۴۹	۱۷۔ بھاگ کر بھی اس کو عاجز نہیں کیا جا سکتا۔	۲۹	۷۲	۱	۱۲	۷۴۳
۷۵۰	۱۸۔ اگر وہ کسی کو تکلیف پہنچانا چاہے تو کوئی بچانے والا نہیں۔	۷	۶	۲	۷	۱۶۷
۷۵۱	۱۹۔ وہ جس پر چاہے رحم کرے اور جسے چاہے عذاب دے (کوئی اس کو روکنے والا نہیں)	۱۵	۱۷	۶	۲	۳۷۲
		۲۰	۲۹	۲	۸	۵۱۶
۷۵۲	۲۰۔ (اسے تو مکمل اختیار ہے) جسے چاہے بخش دے۔ اور جسے چاہے عذاب کرے۔	۳	۲	۴۰	۱	۶۲
		۴	۳	۱۳	۹	۸۵
		۶	۵	۳	۷	۱۴۲
		۶	۵	۶	۶	۱۴۶
۷۵۳	۲۱۔ چنانچہ قیامت کے دن گنہگاروں کے متعلق حضرت عیسےٰ علیہ السلام یہی عرض کرینگے کہ اے اللہ! اگر آپ ان کو عذاب کریں	۷	۵	۱۶	۴-۳	۱۶۴ ۱۶۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر ان کو بخش دیں تو بخشش آپ کا کام ہے ۔ ارشاد باری ہوگا کہ آج کا دن وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ کام دے گا۔					
	ف ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک اختیار کا تعلق ہے ۔ ہر بات اللہ کے اختیار میں ہے اور وہ ایسا زبردست حاکم ہے کہ اس کو کسی کی پرواہ نہیں ۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے لیکن وہ کرتا وہی ہے جو اس کے اصول اور قانون کے مطابق ہو۔ اگر وہ چاہے تو سب کو بخش دے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جواب میں یہی فرمائے گا کہ آج سچوں ہی کی (جو نجات کے مستحق ہیں) نجات ہوگی ۔ مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی کام اندھا دھند نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر کام قواعد و ضوابط کے ماتحت ہوتا ہے ۔ اور انصاف پر مبنی ہوتا ہے ۔ یہ سب قواعد و ضوابط اس کے اپنے بنائے ہوئے ہیں ۔ اور وہ اپنے اصول کو بدلتا نہیں ہے ۔ کیونکہ وہ ہر کسی سے بے نیاز ہے ❊					

۷۔ اللہ کی نعمتیں

۷۵۴	۱۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ اگر تم گننا چاہو تو گن بھی نہیں سکتے۔	۱۳	۱۴	۵	۷	۳۳۶
		۱۴	۱۶	۲	۹	۳۴۷
۷۵۵	۲۔ اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کر کے تمام نعمتیں پوری فرما دیں۔	۶	۵	۱	۳	۱۳۶ ۱۳۸
۷۵۶	۳۔ اللہ تعالیٰ نے ظاہر و باطن کی تمام نعمتیں پوری فرما دیں۔	۲۱	۳۱	۳	۱	۵۳۵
۷۵۷	۴۔ تم کو چاہیئے کہ اس کی نعمتوں کو یاد رکھو اور ان کا ذکر کیا کرو۔	۶	۵	۲	۲-۶	۱۳۹ ۱۴۰
		۲۲	۳۵	۱	۳	۵۶۳
		۳۰	۹۳	۱	۱۱	۷۷۹
۷۵۸	۵۔ نعمت کو جان کر اس سے انکار کرنا ناشکری ہے۔	۱۴	۱۶	۱۱	۷	۳۵۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۷۵۹	۶-(یاد رکھو کہ) ناشکری کرنے پر نعمت چھن جایا کرتی ہے۔	۱۴	۱۶	۱۵	۲	۳۶۲
۷۶۰	۷- پس تم لوگوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم اس کے انعامات کے پورے طور پر مستحق ہو جاؤ۔	۲	۲	۱۸	۳	۲۹-۲۸
۷۶۱	۸-(اور اس کی نعمتوں میں شک مت کرو۔ بھلا سوچو ہی کہ) تم اس کی کس کس نعمت میں شک کروگے اور جھٹلاؤ گے (جس ذات کے انعامات بے حساب ہوں اس میں شک کی گنجائش ہی نہیں رہتی)	۲۷	۵۳	۳	۲۳	۶۸۵
۷۶۲	۹- قیامت کے دن نعمتوں کے متعلق سوال کیا جائیگا۔	۳۰	۱۰۲	۱	۸	۷۸۵

ف — حضرت علامہ عثمانی مدظلہ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ اس وقت سوال کیا جائیگا کہ جو نعمتیں (ظاہری و باطنی، آفاقی و انفسی، جسمانی و روحانی) دنیا میں عطا کی گئیں تھیں۔ ان کا حق تم نے کیا ادا کیا۔ اور منعم حقیقی کو کہاں تک خوش رکھنے کی سعی کی۔

۷۶۳	۱۰- آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔	۲	۲	۱۸	۴-۳	۲۹
		۴	۳	۱۷	۹	۹۱
۷۶۴	۱۱- سورۂ فاتحہ اور قرآن کریم بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔	۱۴	۱۵	۶	۹-۸	۳۴۴ ۳۴۵
۷۶۵	۱۲- حکمت اللہ تعالیٰ کی بہترین نعمت ہے۔	۳	۲	۳۷	۳	۵۷
۷۶۶	۱۳- بیت الحرام اور اس کا جائے امن ہونا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔	۲۰	۲۸	۶	۷	۵۰۸
		۲۱	۲۹	۷	۴	۵۲۴
۷۶۷	۱۴- انسان کا عمدہ صورت پر بنایا جانا بھی اللہ کی نعمت ہے۔	۳	۳	۱	۵	۶۳
		۳۰	۹۵	۱	۴	۷۸۰
۷۶۸	۱۵- آنکھ - کان - دل - دو ہونٹ - زبان - تندرستی - درستی بدن - موت و حیات - دو راہیں (کفر و اسلام کو واضح کر کے دکھانا) بھی اللہ کے انعامات ہیں۔	۱۸	۲۳	۵	۳-۱	۴۵۰
		۲۹	۶۷	۲	۹	۷۳۱
		۳۰	۸۲	۱	۸-۶	۷۶۵
		۳۰	۹۰	۱	۱۰-۸	۷۷۵ ۷۷۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۷۶۹	۱۶۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔	۳۰	۹۶	۱	۵	۶۸۰
۷۷۰	۱۷۔ زمین میں اس کی سکونت اور معیشت کا انتظام کیا۔ یہ اس کا بڑا احسان ہے	۸	۷	۳	۱۰	۱۹۵
۷۷۱	۱۸۔ پہننے کے لئے لباس نازل فرمایا۔ جو زینت کا ذریعہ بھی ہے۔	۸	۷	۳	۱	۱۹۷
۷۷۲	۱۹۔ کھانے کے لئے طرح طرح کے میووں اور پھلوں کے باغات اُگائے۔ اور بارش کے ذریعے ان کو سرسبز رکھنے کا سامان پیدا فرمایا۔ کھیتیاں۔ اناج اور جڑی بوٹیاں اُگائیں جن میں سے تم خود بھی کھاتے ہو۔ اور تمہارے جانور بھی چرتے ہیں۔	۸	۶	۱۷	۱	۱۸۸
		۱۷	۲۲	۸	۶	۴۳۹ ۴۴۰
		۲۱	۳۲	۳	۵	۵۴۱
		۲۲	۳۵	۴	۱	۵۶۷
		۲۳	۳۶	۳	۱-۴	۵۷۳ ۵۷۴
		۲۳	۳۹	۲	۱۲	۵۹۷
		۳۰	۷۸	۱	۱۴-۱۶	۷۵۷
		۳۰	۷۹	۲	۵	۷۶۰
		۳۰	۸۰	۱	۲۴-۳۲	۷۶۲
۷۷۳	۲۰۔ ان باغات کے میووں کے علاوہ طور سینا کے اس درخت کو دیکھو جو چکنائی اور سالن دونوں چیزیں لے اُگتا ہے۔	۱۸	۲۳	۱	۱۸-۲۰	۴۴۳
۷۷۴	۲۱۔ تمہارے لئے مختلف قسم کے جانور پیدا کئے۔ جو سواری کے کام بھی آتے ہیں۔ زینت کا ذریعہ بھی ہے۔ بوجھ اٹھانے کے کام بھی آتے ہیں۔ ان کا گوشت بھی کھاتے ہو۔ اور دودھ بھی پیتے ہو اور ان کے چمڑے اور بالوں سے بہت سے کام لیتے ہو۔	۸	۶	۱۶	۲	۱۸۸ ۱۸۹
		۱۴	۱۶	۱	۵-۸	۳۴۶
		۱۸	۲۳	۱	۲۱-۲۲	۴۴۴
		۱۴	۱۶	۱۱	۴-۷	۳۵۷
۷۷۵	۲۲۔ سمندر کو تمہارے لئے مسخر کیا جس میں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو۔ زیورات نکالتے ہو۔ اور جہاز رانی کے ذریعے تم تجارتی	۱۴	۱۶	۲	۵	۳۴۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	سفر کر کے روزی کماتے ہو۔					
۷۷۶	۲۳۔ اللہ تعالیٰ نے رات تمہارے آرام کے لئے بنائی۔	۲۰	۲۷	۷	۴	۴۹۸
۷۷۷	۲۴۔ اور دن روزی کمانے کے لئے بنایا۔	۳۰	۷۸	۱	۱۱	۷۵۷
۷۷۸	۲۵۔ تمہارے لئے لوہا نازل فرمایا جس سے لڑائی کے سامان (اسلحہ وغیرہ) تیار ہوتے ہیں اور لوگوں کے بہت سے کام چلتے ہیں	۲۷	۵۷	۳	۶	۷۰۲
۷۷۹	۲۶۔ سبز درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کی۔	۲۳	۳۶	۵	۱۳	۵۷۸
		۲۷	۵۶	۲	۳۵-۳۳	۶۹۶
۷۸۰	۲۷۔ تمہاری قلت کو کثرت سے بدلا۔ تم کو ٹھکانا دیا۔ اور اپنی مدد سے تم کو قوت دی۔	۹	۸	۳	۷	۲۳۲
۷۸۱	۲۸۔ محض اپنی مدد سے تم کو بدر کے میدان میں فتح عطا فرمائی۔	۳	۳	۲	۴	۶۴ ۶۵
۷۸۲	۲۹۔ جنگ احزاب میں، جو تمہاری سخت آزمائش کا وقت تھا، تم کو فتح عطا فرمائی۔	۲۱	۳۳	۲	سلام رکوع	۵۴۳ ۵۴۵
۷۸۳	۳۰۔ اور اس کے علاوہ بہت سے میدانوں میں اور جنگ حنین میں تم کو فتح دی۔	۱۰	۹	۴	۱-۲	۲۴۶
۷۸۴	۳۱۔ تم کو اپنی نعمت سے بھائی بھائی بنا دیا۔	۴	۳	۱۱	۲	۸۰
۷۸۵	۳۲۔ تم جہنم کے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ وہاں سے کھینچ کر تم کو اسلام جیسی نعمت سے مالا مال فرمایا۔	۴	۳	۱۱	۲	۸۰
		۲۶	۴۹	۲	۷	۶۷۱ ۶۷۲
۷۸۶	۳۳۔ ظاہری اور باطنی ہر قسم کی نعمتیں تم پر پوری فرما دیں اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند فرمایا۔	۶	۵	۱	۳	۱۳۷ ۱۳۸
		۲۱	۳۱	۳	۱	۵۳۵
۷۸۷	۳۴۔ غرضیکہ اس نے تم پر اتنی نعمتیں نازل فرمائیں کہ اگر تم ان کو گننا چاہو تو گن بھی نہیں سکتے۔	۱۳	۱۴	۵	۷	۳۳۶
		۱۴	۱۶	۲	۹	۳۴۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۷۸۸	۳۵۔ پس تم اللہ تعالیٰ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟	۲۷	۵۵	۳	۳۲	۶۹۳
۷۸۹	۳۶۔ تم کو چاہیئے کہ اس کی نعمتوں کو بیان کیا کرو۔	۳۰	۹۳	۱	۱۱	۷۷۹
۷۹۰	۳۷۔ اور اس کے ذکر اور شکر میں مشغول ہو جاؤ۔	۲	۲	۱۸	۵	۲۹
ف	۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی مزید تفصیل باب اوّل کے شروع میں ہستی باری تعالیٰ کے عنوان میں ملاحظہ ہو۔ ؛					

۸۔ اللہ کی حمد و ثنا۔ ذکر و شکر

۷۹۱	۱۔ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو زمین و آسمان اور تمام	۱	۱	۱	۱	۲
	جہانوں کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا ہے جس کا کوئی	۷	۶	۱	۱	۱۶۵
	شریک نہیں۔ جو رنج اور ذلت سے بچاتا ہے اور جس نے انسان	۷	۶	۵	۴	۱۷۱
	کی ہدایت کے لئے اپنے بندے (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ	۸	۷	۵	۴	۲۰۱
	علیہ وسلم) پر کتاب نازل فرمائی اور جو ہم سب کو راہ دکھاتا ہے۔	۱۵	۱۷	۱۲	۱۱	۳۸۰
		۱۵	۱۸	۱	۱	۳۸۰
		۱۹	۲۷	۵	۱	۴۹۴
		۲۰	۲۷	۷	۱۱	۴۹۹
		۲۲	۳۴	۱	۱	۵۵۴
		۲۲	۳۵	۱	۱	۵۶۳
		۲۲	۳۵	۴	۸	۵۶۸
		۲۳	۳۷	۵	۴۳	۵۸۷
		۲۵	۴۵	۴	۱۰	۶۵۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۷۹۲	۲۔ تمام بزرگی زمین و آسمان میں بس اسی کے لئے ہے۔	۲۵	۴۵	۴	۱۱	۶۵۰
۷۹۳	۳۔ اس کی ذات تمام عیوب۔ کمزوریوں اور خامیوں سے بالکل پاک اور منزہ ہے اور بڑی برکت والی ہے۔	۱۸	۲۵	۱	۱	۴۶۶
		۲۳	۳۶	۳	۴	۵۷۴
		۲۳	۳۶	۵	۱۶	۵۷۸
		۲۳	۳۷	۵	۲۱	۵۸۶
		۲۵	۴۳	۷	۱۸	۶۴۲
۷۹۴	۴۔ اس کا نام بھی بہت بابرکت ہے۔	۲۷	۵۵	۳	۳۳	۶۹۳
۷۹۵	۵۔ بادل گرجتے ہوئے اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔	۱۳	۱۳	۲	۵-۶	۳۲۳ ۳۲۴
۷۹۶	۶۔ دنیا کی ہر چیز۔ جانور۔ فرشتے اور سایہ بھی اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔	۱۴	۱۶	۶	۸-۱۰	۳۵۲
۷۹۷	۷۔ حاملینِ عرش بھی دن رات اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اور تھکتے نہیں۔	۹	۷	۲۴	۱۸	۲۲۸
		۲۴	۴۰	۱	۷	۶۰۶
		۲۴	۴۱	۵	۶	۶۲۳
۷۹۸	۸۔ ملائکہ بھی اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔	۲۵	۴۲	۱	۵	۶۲۶
۷۹۹	۹۔ بیلیں اور درخت بھی اس کو سجدہ کرتے ہیں۔	۲۷	۵۵	۱	۶	۶۸۹
۸۰۰	۱۰۔ غرضیکہ زمین و آسمان میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی تسبیح نہ بیان کرتی ہو۔ سب یادِ الٰہی میں مشغول ہیں مگر ہم سمجھ نہیں سکتے۔	۱۵	۱۷	۵	۴	۳۷۰ ۳۷۱
		۱۸	۲۴	۶	۱	۴۶۱
		۲۷	۵۷	۱	۱	۶۹۷
		۲۸	۵۹	۱	۲	۷۰۷
		۲۸	۵۹	۳	۷	۷۱۱
		۲۸	۶۱	۱	۱	۷۱۵
		۲۸	۶۲	۱	۱	۷۱۷
		۲۸	۶۴	۱	۱	۷۲۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۸۰۱	۱۱۔ پس اے ایمان والو! تم بھی غافل نہ رہو۔ اور اللہ تعالیٰ کو بہت کثرت سے یاد کرو۔ اور بالخصوص صبح و شام کے وقت اپنے دل میں گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اور ایسی آواز سے جو کہ پکار کر بولنے سے کم ہو۔ اپنے رب کو یاد کرتے رہو۔	۹	۷	۲۴	۱۷	۲۲۸
		۲۲	۳۳	۶	۲-۱	۵۴۹
۸۰۲	۱۲۔ تم اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔	۲۹	۷۴	۱	۳	۷۴۷
۸۰۳	۱۳۔ اور اپنے عظمت والے پروردگار کی تسبیح بیان کیا کرو۔	۲۷	۵۶	۲	۳۶	۶۹۶
		۲۷	۵۶	۳	۴۲	۶۹۷
		۲۹	۶۹	۲	۱۵	۷۳۷
۸۰۴	۱۴۔ جو بڑا عالی مرتبہ ہے اور اسی کی تعریف کرو۔	۳۰	۸۷	۱	۱	۷۷۱
		۳۰	۱۱۰	۱	۳	۷۸۹
۸۰۵	۱۵۔ اس کو یاد کرو اور بس اسی کی طرف جھک جاؤ۔	۲۹	۷۳	۱	۸	۷۴۵
۸۰۶	۱۶۔ کیا مومنوں کے لئے اب بھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد سے گڑگڑائیں۔	۲۷	۵۷	۲	۶	۷۰۰
۸۰۷	۱۷۔ (اس بات کا بہت زیادہ خیال رکھو کہ) اللہ کا ذکر اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو۔	۲	۳	۲۵	۲	۳۸
		۲	۲	۳۱	۴	۴۹
۸۰۸	۱۸۔ پس تم اللہ کو اس کے اچھے ناموں کے ساتھ پکارا کرو۔	۹	۷	۲۲	۹	۲۲۴
۸۰۹	۱۹۔ اگر تم اللہ کو یاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو یاد کرے گا۔	۲	۲	۱۸	۵	۲۹
۸۱۰	۲۰۔ اور ذکر الٰہی سے تم کو اطمینان قلبی حاصل ہوگا۔	۱۳	۱۳	۴	۲	۳۲۷
۸۱۱	۲۱۔ اور اللہ کا ذکر کرنے والے مرد و عورت اجر و بخشش کے مستحق ہوں گے۔	۲۲	۳۳	۵	۱	۵۴۷ ۵۴۸
۸۱۲	۲۲۔ اور یاد رکھو کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کو دنیا میں بھلائے گا۔ اللہ	۲۱	۳۲	۲	۳	۵۳۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اس کو قیامت کے دن بھلا دے گا۔					
۸۱۳	۲۳- دنیا میں اس کی روزی تنگ کر دی جائے گی۔ اور آخرت میں اس کو اندھا اٹھایا جائے گا۔ وہ کہے گا اے اللہ! مجھے اندھا کیوں اٹھایا۔ میں تو بصیر تھا۔ ارشاد ہوگا کہ جیسے تو نے ہماری نشانیوں کو بھلا دیا تھا ویسے ہی آج ہم نے تجھ کو بھلا دیا۔ اور ہم حد سے گزرنے والوں کو اسی طرح عذاب دیا کرتے ہیں۔	۱۶	۲۰	۷	۱۱-۹	۴۱۵
۸۱۴	۲۴- پس اس طرح یادِ رب سے منہ پھیرنے والے کو چڑھتے ہوئے عذاب میں ڈال دیا جائے گا۔	۲۹	۷۲	۱	۱۷	۷۴۳
۸۱۵	۲۵- افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل ذکرِ الٰہی کی طرف سے سخت ہو گئے۔	۲۳	۳۹	۳	۱	۵۹۷
۸۱۶	۲۶- (اور ان مشرکوں پر کہ جنہوں نے) اللہ کی قدر اس کے حق کے مطابق نہ کی۔	۱۷	۲۲	۱۰	۲-۱	۴۴۱ ۴۴۲
۸۱۷	۲۷- (اور ان منافقوں پر) جو نماز میں اُلکسی کرتے ہیں۔ اور ذکر بہت ہی کم کرتے ہیں۔	۵	۴	۲۱	۱	۱۳۰
۸۱۸	۲۸- اور خوب سن لو کہ اس بات میں بالکل شک نہیں ہے کہ جو شخص پاک صاف ہو کر اپنے رب کے ذکر اور نماز میں مشغول ہو جاتا ہے وہ کامیاب ہے۔	۳۰	۸۷	۱	۱۵-۱۴	۷۷۲
۸۱۹	۲۹- پس تم صبح و شام (خصوصیت سے اور یوں ہر وقت) اللہ کو یاد کرو۔ اور اس کی تسبیح بیان کرو۔	۲۶	۴۸	۱	۹	۶۶۴
		۲۹	۷۶	۲	۳	۷۵۳
۸۲۰	۳۰- سورج کے طلوع و غروب سے قبل اور رات کے وقت (اور پچھلی رات میں) تاروں کے جانے کے وقت تسبیح بیان کرو۔	۲۶	۵۰	۳	۱۱-۱۰	۶۷۵
		۲۷	۵۲	۲	۲۱-۲۰	۶۸۲
۸۲۱	۳۱- رات کو اللہ کو سجدہ کرو اور دیر تک تسبیح پڑھو۔	۲۹	۷۶	۲	۴	۷۵۳ ۷۵۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۸۲۲	۳۲۔حضرت داؤد علیہ السلام سورج کے نکلنے (صبح) اور ڈھلنے (شام) کے وقت اللہ کی تسبیح بیان کیا کرتے تھے (اور یاد الٰہی میں اتنے محو ہو جایا کرتے تھے کہ) پرندے آپ کے گرد جمع ہو جاتے تھے اور پہاڑ بھی آپ کے ساتھ یاد الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔	۲۳	۳۸	۲	۵-۴	۵۸۸
۸۲۳	۳۳۔(خوب سن لو کہ) اللہ ہی اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اور اس سے مدد مانگی جائے۔	۱	۱	۱	۴	۲
۸۲۴	۳۴۔ بھلا اللہ تعالیٰ سے بہتر حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔	۶	۵	۷	۷	۱۵۰
۸۲۵	۳۵۔ اگر کوئی اس کے حکم سے پھر جائے تو جان لو کہ وہ سزا پائے گا۔	۶	۵	۷	۶	۱۴۹
۸۲۶	۳۶۔ پس اگر تم اللہ کے بندے ہو تو حلال مال کھاؤ۔ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ۔	۲	۲	۲۱	۵	۳۲
		۲۴	۳۹	۷	۳	۶۰۳
۸۲۷	۳۷۔ اللہ تو لوگوں پر بہت ہی فضل کرتا ہے مگر وہ شکر نہیں کرتے۔	۱۱	۱۰	۶	۷	۲۷۸
۸۲۸	۳۸۔ دیکھو۔ تم زمین میں مغلوب پڑے تھے اور ڈرتے تھے۔ کہ کہیں لوگ تم کو اچک نہ لیں۔ پھر اس نے تم کو ٹھکانا دیا اور اپنی قوت سے مدد دی تاکہ تم شکر کرو۔	۹	۸	۳	۷	۲۳۲
۸۲۹	۳۹۔ اگر شکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو زیادہ دینگے۔	۱۳	۱۴	۲	۱	۳۳۱
۸۳۰	۴۰۔ اور ناشکری کرنے والوں پر بھوک اور ڈر مسلط کر دینگے۔	۱۴	۱۶	۱۵	۲	۳۶۲
۸۳۱	۴۱۔ اور جہنم ان کا ٹھکانا بنا دینگے جو بہت بری جگہ ہے۔	۱۳	۱۴	۵	۲-۱	۳۳۵
۸۳۲	۴۲۔ یاد رکھو۔ نعمت کو جان کر انکار کرنا کفران نعمت (ناشکری) ہے۔	۱۴	۱۶	۱۱	۷	۳۵۷
۸۳۳	۴۳۔ پس تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کر کے اللہ کا شکر کیا کرو۔	۶	۵	۲	۲	۱۳۹
		۲۲	۳۵	۱	۳	۵۶۳
		۳۰	۹۳	۱	۱۱	۷۷۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۸۳۴	۴۴- اور کفرانِ نعمت مت کرو۔	۲	۲	۱۸	۵	۲۹
۸۳۵	۴۵- بھلا تم اللہ کی کس کس نعمت کو جھٹلاتے رہو گے؟ (شکر کیوں نہیں کرتے؟)	۲۷	۵۵	۱	۱۳	۶۸۹
۸۳۶	۴۶- (اچھا تمہاری مرضی) اگر شکر کرو گے تو اپنے لئے اور ناشکری کرو گے تو اپنے لئے۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں۔ وہ تو بے پرواہ اور سب تعریفوں والا ہے ❊	۲۱	۳۱	۲	۱	۵۳۴
		۲۳	۳۹	۱	۷	۵۹۵
	۹- محبتِ الٰہی					
۸۳۷	۱- اللہ تعالیٰ کی محبت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں مضمر ہے۔	۳	۳	۴	۱-۲	۶۸
۸۳۸	۲- مومن کی تو شان ہی یہ ہے کہ وہ ہر چیز سے زیادہ اللہ سے محبت کرتا ہے۔	۲	۲	۲۰	۲	۳۱
۸۳۹	۳- اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہے۔	۲۸	۶۶	۱	۲	۷۲۶
۸۴۰	۴- اللہ نیکوں کا دوست ہے۔	۳	۲	۲۴	۷	۳۷
۸۴۱	۵- اور توبہ کرنے والوں اور پاکوں سے محبت کرتا ہے۔	۲	۲	۲۸	۱	۴۴
۸۴۲	۶- اللہ متقیوں کا دوست ہے۔	۳	۳	۸	۵	۷۶
۸۴۳	۷- ظالم۔ ظالموں کے دوست ہیں اور اللہ متقیوں کا دوست ہے۔	۲۵	۴۵	۲	۸	۶۴۸
۸۴۴	۸- اللہ ظالم کو دوست نہیں رکھتا۔	۳	۳	۶	۳	۷۲
۸۴۵	۹- اللہ تعالیٰ متکبر اور شیخی خور کو دوست نہیں رکھتا۔	۵	۴	۶	۳	۱۰۸
		۲۱	۳۱	۲	۷	۵۳۵
		۲۷	۵۷	۳	۵-۴	۷۰۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۸۴۶	۱۰ - اللہ تعالیٰ خائن اور دغاباز کو بھی دوست نہیں رکھتا۔	۵	۴	۱۶	۳	۱۲۳
		۱۷	۲۲	۵	۵	۴۳۶
۸۴۷	۱۱ - بخیل اور بخل کی تعلیم دینے والا بھی اللہ کا دوست نہیں۔	۲۷	۵۷	۳	۵-۴	۷۰۱
۸۴۸	۱۲ - اللہ تعالیٰ کافروں اور ناشکروں کو بھی دوست نہیں رکھتا۔	۱۷	۲۲	۵	۵	۴۳۶
		۲۱	۳۰	۵	۵	۵۳۰
۸۴۹	۱۳ - یاد رکھو۔ صرف دنیا میں غلبہ ملنا اللہ تعالیٰ کی مدد کا ثبوت نہیں۔ آخرت سے بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔	۲۱	۳۰	۱	۷	۵۲۵
۸۵۰	۱۴ - اگر تم شکرگذار اور مومن بن جاؤ تو اللہ تعالیٰ کو عذاب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔	۵	۴	۲۱	۶	۱۳۰
۸۵۱	۱۵ - (اس کو تو تمہارے ساتھ اتنی محبت ہے کہ) وہ تم کو ہدایت یافتہ دیکھنا چاہتا ہے۔	۵	۴	۵	۱	۱۰۶

۱۰ - رضائے الٰہی

۸۵۲	۱ - بعض لوگ اپنی جانوں کو رضائے الٰہی کے لئے بیچ دیتے ہیں۔ (اور یہ محض توفیقِ الٰہی سے ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر بہت ہی شفقت کرنے والا ہے) پس اے ایمان والو! تم بھی اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔	۲	۲	۲۵	۱۱-۱۲	۴۰
۸۵۳	۲ - یاد رکھو کہ اللہ کی رضامندی بہت بڑی چیز ہے۔	۱۰	۹	۹	۶	۲۵۶
۸۵۴	۳ - اور رضائے الٰہی چاہنے والوں کے لئے اللہ کے ہاں بڑے مرتبے ہیں۔	۴	۳	۱۶	۸-۷	۹۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۸۵۵	۴- (قیامت کے دن ارشاد ہوگا کہ) اے نفس مطمئنہ تو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پھر تو میرے بندوں میں داخل ہو اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔	۳۰	۸۹	۱	۲۷-۳۰	۷۷۵
۸۵۶	۵- پس تم وہی چاہا کرو۔ جو اللہ کو پسند ہو۔	۳۰	۸۱	۱	۲۹	۷۶۴
۸۵۷	۶- مہاجرین و انصار اور ان کی پیروی کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور ان کے لئے اس نے جنت تیار کر رکھی ہے۔	۱۱	۹	۱۳	۱	۲۶۲
۸۵۸	۷- اللہ اپنے دشمنوں سے دوستی نہ رکھنے والوں سے راضی ہوتا ہے۔	۲۸	۵۸	۳	۹	۷۰۷
۸۵۹	۸- باعمل مومن اور اللہ سے ڈرنے والے رضاء الٰہی کما لیتے ہیں۔	۳۰	۹۸	۱	۷-۸	۷۸۲ ۷۸۳
۸۶۰	۹- جو شخص اپنا مال بغیر بدلہ چاہے اللہ کی راہ میں خرچ کرے اس سے اللہ راضی ہوتا ہے۔	۳۰	۹۲	۱	۱۷-۲۱	۷۷۸
۸۶۱	۱۰- اللہ سچ بولنے والوں سے راضی ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ سے راضی ہوتے ہیں ❊	۷	۵	۱۶	۴	۱۶۴ ۱۶۵

۱۱- اللہ کی معیّت

۸۶۲	۱- اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔	۲	۲	۲۴	۶	۳۷
۸۶۳	۲- اللہ متقیوں اور محسنوں کے ساتھ ہے۔	۱۴	۱۶	۱۶	۹	۳۶۴
۸۶۴	۳- اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔	۲۶	۴۷	۴	۷	۶۶۲
۸۶۵	۴- اللہ تو رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔	۲۶	۵۰	۲	۱	۶۷۳
۸۶۶	۵- اور موت کے وقت مرنے والے کے ہم سے بھی زیادہ قریب ہوتا ہے۔	۲۷	۵۶	۳	۹-۱۱	۶۹۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۸۶۷	۶- غرضیکہ ہم جس جگہ بھی ہوں اللہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمارے اعمال کو دیکھتا ہے۔	۶۷	۵۷	۱	۴	۶۹۸
۸۶۸	۷- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ میرے ساتھ ہے۔	۱۹	۲۶	۴	۱۱	۴۷۹
۸۶۹	۸- غار ثور میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی فرمایا کہ غم نہ کھاؤ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔	۱۰	۹	۶	۳	۲۵۰

۱۲- نورِ معرفتِ الٰہی

۸۷۰	۱- جو شخص اللہ تعالیٰ (کو پہچاننے) کے لئے محنت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے راستے کھول دیتا ہے۔	۲۱	۲۹	۷	۶	۵۲۴
۸۷۱	۲- اللہ تو مومنوں کا دوست ہے اور ان کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور شیطان کفار کو نور سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتا ہے۔	۳	۲	۳۴	۴	۵۴
۸۷۲	۳- خدا کی معرفت کا نور تو انسان کو مومن اور جنتی بنا دیتا ہے۔ قیامت کے دن مومن مردوں اور عورتوں کے آگے اور دائیں جانب یہ نور دوڑتا ہوگا اور ان کو جنت کی بشارت ہوگی۔ اور یہ بہت بڑی مراد ہے۔	۲۷	۵۷	۲	۲	۶۹۹
۸۷۳	۴- اللہ کے نور کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو۔ اس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشے کی قندیل میں ہو۔ وہ قندیل ایک چمکتے ہوئے تارے کی مانند ہو۔ وہ چراغ زیتون کے	۱۸	۲۴	۵	۱	۴۶۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہو جو نہ مشرق میں ہے اور نہ مغرب میں اور وہ تیل ایسا ہو کہ بغیر آگ دئے بھڑک اٹھنے کے قریب ہو۔ بس نورٌ علیٰ نور ہے۔					
۸۷۴	۵- (ذرا تم سوچو تو سہی) کہ کیا جو شخص مردہ ہو اس کو زندہ کر کے ایک نور عطا کیا جاوے جس سے وہ رہنمائی حاصل کرے اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو ایسے اندھیرے میں ہو جس سے نکلنا ناممکن ہے ؟	۸	۶	۱۵	۱ ۱۸۵	۱۸۴
۸۷۵	۶- اندھیرا اور نور تو برابر ہو ہی نہیں سکتے۔	۲۲	۳۵	۳	۶-۵	۵۶۶
۸۷۶	۷- پس اگر تم معرفتِ الٰہی کا نور چاہتے ہو تو مومن اور متقی بنو۔	۲۷	۵۷	۴	۳	۷۰۲

۱۳ - دیدارِ الٰہی

۸۷۷	۱- انسان اس دنیا کی تکالیف سہہ سہہ کر اپنے رب سے ملنے والا ہے۔	۳۰	۸۴	۱	۶	۷۶۸
۸۷۸	۲- اور جو لوگ ملاقاتِ الٰہی کے امیدوار ہیں ان کا وعدہ آنے والا ہے۔	۲۰	۲۹	۱	۵	۵۱۴
۸۷۹	۳- فنا ہونے کا یقین نہ رکھنے والے تو ملاقاتِ الٰہی کے قائل ہی نہیں۔	۲۱	۳۲	۱	۱۰	۵۳۹
۸۸۰	۴- ایسے لوگ خسارے میں ہیں اور قیامت کے دن ان کو پچھتاوا ہوگا۔	۷	۶	۴	۱	۱۶۹
۸۸۱	۵- جس دن کہ بہت سے چہرے تازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔	۲۹	۷۵	۱	۲۳-۲۲	۷۵۰
۸۸۲	۶- وہ ملاقاتِ الٰہی کا دن ہوگا اور اس دن مومنوں پر سلام ہوگا۔	۲۲	۳۳	۶	۴	۵۴۹
۸۸۳	۷- (یہ دیدار مرنے کے بعد ہوگا۔ اس دنیا میں تو اللہ کا یہ قانون ہے کہ وہ انسان سے وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا فرشتے کے	۲۵	۴۲	۵	۹-۸	۶۳۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	ذریعے بات چیت کرتا ہے اور اسی طرح اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔					
۸۸۴	۸ - چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام نے (اس دنیا میں) اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو ارشاد باری ہوا - کہ تم مجھ کو نہیں دیکھ سکتے۔ ہاں میں پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالتا ہوں اگر وہ اس کو برداشت کر گیا تو البتہ تم مجھ کو دیکھ سکو گے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو بارگاہِ ایزدی میں توبہ کی ٭	۹	۷	۱۷	۱-۳	۲۱۶

۱۴ - اللہ کی ہدایت

۱ - ہدایتِ خاصّہ

۸۸۵	۱ - اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے۔	۱	۲	۱۴	۸	۲۳
		۳	۳	۸	۲	۷۵
		۷	۶	۹	۱	۱۷۶
۸۸۶	۲ - اتباعِ ملّتِ ابراہیمی ہی ہدایت ہے۔	۱	۲	۱	۶	۲۵
۸۸۷	۳ - اللہ تعالیٰ اس بات کا ارادہ رکھتا ہے کہ وہ تمہارے سامنے دین کو واضح کر کے سابقہ لوگوں (جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام) کی راہ دکھاوے اور تمہاری طرف متوجہ ہو۔ اللہ تعالیٰ تو تمہاری طرف متوجہ ہونا چاہتا ہے لیکن شہوت پرست لوگ یہ چاہتے ہیں	۵	۴	۵	۱	۱۰۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کہ تم صحیح راستہ سے پھر کر بہت دور جا پڑو۔					
۸۸۸	۴- پس تم اللہ سے ڈرو تاکہ وہ اپنی نعمتیں تم پر پوری فرماوے۔ اور تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔	۳	۲	۱۸	۳	۲۹-۲۸
۸۸۹	۵- ہدایت نشانی دیکھنے پر موقوف نہیں۔	۱۵	۱۷	۶	۷	۳۷۳
۸۹۰	۶- اور نہ ہی ہدایت دینا پیغمبر کے اختیار میں ہے۔	۳	۲	۳۷	۶	۵۸
		۱۴	۱۶	۵	۳	۳۵۰
		۲۰	۲۸	۶	۶	۵۰۷
۸۹۱	۷- بلکہ ہدایت دینا تو اللہ نے اپنے ذمے لے رکھا ہے۔	۲۹	۷۶	۱	۳	۷۵۲
		۳۰	۹۲	۱	۱۲	۷۷۷
۸۹۲	۸- وہ جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہے گمراہ کر دے۔	۲	۲	۲۶	۳	۴۱
		۷	۶	۴	۹	۱۷۱
		۱۱	۱۰	۳	۵	۲۷۳
		۱۳	۱۴	۱	۴	۳۳۰
		۱۴	۱۶	۱۳	۴	۳۵۹
		۱۷	۲۲	۲	۶	۴۳۲
		۱۸	۲۴	۶	۶	۴۶۲
۸۹۳	۹- اگر وہ چاہے تو سب کو ہدایت دے دے۔	۱۴	۱۶	۱	۹	۳۴۶
۸۹۴	۱۰- (لیکن اس کے ہاں کا قاعدہ یہ ہے کہ) وہ ناشکروں کو ہدایت نہیں دیتا۔	۳	۲	۳۶	۴	۵۶
۸۹۵	۱۱- کافر (ناشکرے) اور ظالم کو ہدایت نہیں دیتا۔	۶	۴	۲۳	۶	۱۳۴
		۱۳	۱۴	۴	۶	۳۳۵
۸۹۶	۱۲- اس کے ہاں سے مکّار اور خائن بھی ہدایت نہیں پاتا۔	۱۲	۱۴	۷	۳	۳۱۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۸۹۷	۱۳- کافر اور جھوٹا بھی ہدایت نہیں پاتا۔	۲۳	۳۹	۱	۳	۵۹۴
۸۹۸	۱۴- فاسق بھی ہدایت نہیں پاتا۔	۱	۲	۳	۶	۷
		۲۸	۶۱	۱	۵	۶۱۵
		۲۸	۶۳	۱	۶	۶۲۰
۸۹۹	۱۵- اللہ تعالیٰ تو بس اس کو ہدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے اور ہدایت کا متلاشی ہو کر اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرے ایسے شخص کو تو بس وہ چن کر اپنی طرف کھینچ) لیتا ہے۔	۱۳	۱۳	۴	۱	۳۲۶
		۲۱	۲۹	۷	۶	۵۲۴
		۲۵	۴۲	۲	۴	۶۲۸
۹۰۰	۱۶- اور ایسے کوشش کرنے والے کے لئے اپنے راستے کھول دیتا ہے۔	۲۱	۲۹	۷	۶	۵۲۴
۹۰۱	۱۷- اس کے ہاں سے صابر ہدایت پاتا ہے۔	۲	۲	۱۹	۳-۵	۲۹
۹۰۲	۱۸- اس کی قدرت کو دیکھ کر عبدِ منیب (رجوع کرنے والا بندہ) نصیحت پکڑتا ہے۔	۲۶	۵۰	۱	۸	۶۷۲
۹۰۳	۱۹- عقل مند نصیحت پکڑتا ہے۔	۳	۲	۳۷	۳	۵۸
		۱۳	۱۳	۳	۱	۳۲۵
۹۰۴	۲۰- (اللہ تعالیٰ کے ہاں عقل مند ان کو کہتے ہیں۔) جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور عہد و پیمان کو نہیں توڑتے۔ جو اس چیز کو ملائے رکھتے ہیں جس کے ملاپ کا اللہ نے حکم دیا ہے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔ جو اپنے رب کی خوشنودی کے لئے صبر کرتے ہیں۔ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اللہ کے دیئے میں سے ظاہر و پوشیدہ خرچ کرتے ہیں۔ بدی کے بدلے میں نیکی کرتے ہیں۔ بس ان ہی لوگوں کے لئے آخرت کا گھر یعنی جنتِ عدن ہے جس میں وہ مع اپنے نیک آباؤ اجداد، بیویوں اور اولاد کے داخل ہوں گے اور ہر دروازے میں سے فرشتے ان پر سلام کہتے ہوں گے۔	۱۳	۱۳	۳	۲-۶	۳۲۵ ۳۲۶
۹۰۵	۲۱- (خلاصہ یہ کہ) نصیحت، ہدایت اور رحمت صرف یقین لانے	۲۵	۴۵	۲	۹	۶۴۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	لانے والوں کے لئے ہے۔					
۹۰۶	۲۲ (اپنے اس اصول کے ماتحت) اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے	۵	۴	۱۲	۱	۱۱۸
	دے۔ دنیا میں کوئی طاقت پھر اس کو گمراہ نہیں کر سکتی۔ اور جس کو	۹	۷	۲۲	۷	۲۲۴
	وہ گمراہ کر دے۔ بس پھر کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس کو ہدایت	۹	۷	۲۳	۵	۲۲۵
	دے سکے۔	۱۳	۱۳	۵	۲	۳۲۸
		۱۵	۱۷	۱۱	۴	۳۷۸
		۲۱	۳۰	۴	۲	۵۲۸
		۲۳	۳۹	۳	۲	۵۹۸
		۲۴	۳۹	۴	۶-۵	۵۹۹
۹۰۷	۲۳- کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور جس کو وہ گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کے سینے کو تنگ کر دیتا ہے (اور اس گمراہ کو ایسا معلوم ہونے لگتا ہے) گویا کہ وہ آسمان کی طرف زور سے چڑھا چلا جا رہا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر ناپاکی کو مسلط فرما دیتا ہے۔	۸	۶	۱۵	۴	۱۸۵
۹۰۸	۲۴- اور پھر جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا بس وہ اپنے رب کے نور پر ہے اور جن لوگوں کے دل یادِ الٰہی سے سخت ہو گئے وہ گمراہی میں ہیں اور ان کے لئے تباہی ہے۔	۲۳	۳۹	۳	۱	۵۹۷
۹۰۹	۲۵- (جبھی تو) مومن کا دل ہدایت پا جاتا ہے۔	۲۸	۶۴	۲	۱	۷۲۲
۹۱۰	۲۶- اور ہدایت یافتہ کی ہدایت میں ترقی ہوتی ہے اور تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔	۲۶	۴۷	۲	۶	۶۵۹
۹۱۱	۲۷- پس اے لوگو! حق واضح ہو گیا جس کا جی چاہے اس کی پیروی	۱۵	۱۸	۴	۷	۳۸۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کر کے ہدایت پائے۔					
۹۱۲	۲۸ - ہدایت اور گمراہی تو اپنے لئے ہے۔ اللہ پر کوئی احسان نہیں اور نہ ہی اس کو کسی طرح کی پرواہ ہے۔	۱۵	۱۷	۲	۵	۳۶۷
		۲۰	۲۷	۷	۱۰	۴۹۸
		۲۴	۳۹	۴	۱۰	۶۰۰
۹۱۳	۲۹ - بلکہ یہ تو اس کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہم کو اسلام کی طرف ہدایت دی۔	۲۶	۴۹	۲	۷	۶۷۱ ۶۷۲
۹۱۴	۳۰ - اگر وہ ہم کو ہدایت نہ دیتا تو ہم ہرگز اس قابل نہ تھے کہ راہ پا سکتے۔	۸	۷	۵	۴	۲۰۱
۹۱۵	۳۱ - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا کہ اگر میں گمراہ ہو جاؤں تو یہ گمراہی میری اپنی ہی جان پر ہو گی اور اگر میں ہدایت پر رہوں تو وہ اس وحی کی وجہ سے ہے جو میرے رب نے مجھ پر نازل فرمائی۔	۲۲	۳۴	۶	۵	۵۶۲
۹۱۶	۳۲ - خوب سن لو کہ اللہ گمراہ اور ہدایت یافتہ کو اچھی طرح جانتا ہے	۸	۶	۱۴	۷	۱۸۴
		۲۹	۶۸	۱	۷	۷۳۲
۹۱۷	۳۳ - گمراہ کو قیامت کے دن اندھا، گونگا اور بہرہ اٹھایا جائے گا اور اس کے رہنے کی جگہ جہنم ہو گی جس کی آگ اگر مدھم ہونے لگے گی تو اس کو اور دھکا دیا جائے گا۔	۱۵	۱۷	۱۱	۴	۳۷۸
		۱۱	۱۰	۵	۳-۲	۲۷۵ ۲۷۶
۹۱۸	۳۴ - گمراہ کی مثال تو بہرے اور اندھے کی ہے۔	۱۲	۱۱	۲	۱۶	۲۹۰
۹۱۹	۳۵ - اور تم خود ہی سوچو کہ کیا منہ کے بل چلنے والا سیدھی راہ پر چلنے والے سے زیادہ ہدایت یافتہ ہو سکتا ہے ؟	۲۹	۶۷	۲	۸	۷۳۱
۹۲۰	۳۶ - اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے، مملوک جو کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ اور ایک شخص ہے کہ جس کو ہم نے اپنے پاس سے خوب روزی دے رکھی ہے اور وہ اس میں سے ظاہر و پوشیدہ خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ دونوں شخص آپس میں برابر	۱۴	۱۶	۱۰	۶-۵	۳۵۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

ہو سکتے ہیں ؟ اللہ تعالیٰ ایک اور مثال بیان فرماتا ہے۔ کہ دو شخص ہیں جن میں سے ایک تو گونگا ہے، کوئی کام نہیں کر سکتا اور وہ اپنے مالک کے لئے ایک وبالِ جان ہے۔ وہ اس کو جہاں بھیجتا ہے، کوئی کام درست کر کے نہیں آتا۔ کیا یہ شخص اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو اچھی باتوں کی تعلیم دیتا ہو اور خود بھی سیدھے راستہ پر ہو ؟

۲ - ہدایتِ عامّہ

(حواسِ مدرکاتِ ذہنی کی ہدایت)

۹۲۱	۱- ہمارا رب وہ اللہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کر کے (زندگی بسر کرنے کے) راستے بتائے۔	۱۶	۲۰	۲	۲۶	۴۰۷
۹۲۲	۲- شہد کی مکھی کو سکھایا کہ پہاڑوں، درختوں اور بیل چڑھانے کی ٹٹیوں میں اپنا گھر بنائے اور پھر دور جا کر پھلوں میں سے کھائے اور پھر اپنے پیٹ میں سے رنگ برنگی پینے کی چیز (شہد) نکالے۔ جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔	۱۴	۱۶	۹	۴-۳	۳۵۴ ۳۵۵
۹۲۳	۳- اسی طرح انسان کو پیدا کر کے اس کے لئے زندگی بسر کرنے کے راستے آسان فرمائے اور ان راستوں کی طرف راہ دکھائی۔	۲۹	۷۶	۱	۳	۷۵۲
		۳۰	۸۰	۱	۲۰-۱۹	۷۶۲
		۳۰	۸۷	۱	۳-۲	۷۷۱
۹۲۴	۴- کان۔ آنکھ۔ اور دل عطا فرمائے۔	۱۸	۲۳	۵	۱	۴۵۰
۹۲۵	۵- اور اس کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔	۳۰	۹۶	۱	۵	۷۸۰

فائدہ - یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایتِ عامّہ ہے جس سے کوئی بھی محروم نہیں۔ حواسِ خمسہ جس طرح ایک

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

پیغمبر کو عطا کئے۔ اسی طرح فرعون اور نمرود کو بھی دیئے۔ ہدایت و جدان جس طرح انسان کے بچے کی فطرت میں رکھی اسی طرح ایک بلّی کے بچے کو بھی سکھایا کہ وہ اپنی ماں کی چھاتیوں پر منہ مارے اور اپنی غذا وہاں تلاش کرے اور پھر پستان کو منہ میں لیکر ایسے طریقے سے دبائے کہ دودھ نکل کر اس کے منہ میں آجائے جس طرح انسان کو محلات بنانے سکھائے اسی طرح ایک چھوٹے سے پرندے کو بھی گھر بنانا سکھایا کہ وہ اپنی چونچ سے تنکوں کا ایسا عمدہ گھونسلا بناتا ہے کہ اس میں بہت سے کمرے ہوتے ہیں۔ اور کوئی انسان بھی آسانی سے ویسا نہیں بنا سکتا ❊

۱۵ - اللہ کی آزمایش

۹۲۶	۱- اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ مومنوں کو ان کے حال پر چھوڑ دے اور اچھے برے کو الگ الگ نہ کرے۔	۴	۳	۱۸	۸	۹۴
۹۲۷	۲- کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف اتنا کہہ کر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمایش نہیں ہوگی؟	۲۰	۲۹	۱	۲	۵۱۳
۹۲۸	۳- کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تم یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی تم میں سے مجاہدوں اور صابروں کو ظاہر نہیں کیا۔	۴	۳	۱۴	۱۳	۸۶
		۱۰	۹	۲	۱۰	۲۴۴
۹۲۹	۴- اور ابھی تم پر پہلے لوگوں کی سی مصیبتیں نہیں آئیں۔ ان پر فقر اور بیماری نازل ہوئی اور وہ خوب ہلائے گئے یہاں تک کہ مومن اور پیغمبر پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کہاں ہے؟ خبردار رہو کہ اللہ کی مدد بہت قریب ہے۔	۲	۲	۲۶	۴	۴۱
۹۳۰	۵- سابقہ امتوں میں ایسے لوگ بھی گذرے ہیں کہ اللہ نے ان پر	۷	۶	۵	۴-۱	۱۷۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	فقراء مرض نازل کئے کہ وہ عاجزی کریں۔ مگر بجائے عاجزی کرنے کے ان کے دل سخت ہو گئے۔ شیطان نے ان کے اعمال کو مزیّن کر دکھایا پس جب وہ نصیحت کو بھول گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے اس پر وہ اترانے لگے۔ پس اللہ نے ان کو ایک دم پکڑ لیا۔ اور ایسی ظالم قوموں کی جڑ کاٹ کر رکھ دی۔					
۹۳۱	۶ - پس اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ تم کو ضرور خوف اور بھوک سے	۲	۲	۱۹	۳-۵	۲۹
	اور جان، مال اور پھلوں کی کمی سے آزمائے گا۔ اہل کتاب اور	۴	۳	۱۹	۶	〃
	مشرکین کی طرف سے تم کو ایذا ئیں پہنچیں گی۔ ایسے موقعوں پر صبر اور تقویٰ اختیار کرنا بڑی ہمت کا کام ہے۔ اور ایسے وقت میں صبر کرنے والوں کے لئے بشارت ہے جو مصیبت میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھتے ہیں (یعنی ایسے موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹائے جانے کو نہیں بھولتے) ان پر ان کے رب کی طرف سے درود اور رحمت ہوگی اور بس وہی ہدایت یافتہ ہونگے۔					
۹۳۲	۷ - اللہ تعالیٰ پانی کی سیرابی سے بھی آزماتا ہے۔	۲۹	۷۲	۱	۱۶-۱۷	۷۴۳
۹۳۳	۸ - تکلیف اور فائدہ پہنچا کر بھی آزماتا ہے۔	۱۷	۲۱	۳	۶	۴۲۱
۹۳۴	۹ - زیادہ مال اور اولاد دے کر بھی آزماتا ہے۔	۱۰	۹	۱۱	۵	۲۵۹
		۲۸	۶۴	۲	۵	۷۲۳
۹۳۵	۱۰ - فرقِ مراتب سے بھی آزماتا ہے۔	۸	۶	۲۰	۱۱	۱۹۴
۹۳۶	۱۱ - بعض کو بعض کے ذریعے آزماتا ہے۔	۷	۶	۶	۳	۱۷۳
۹۳۷	۱۲ - شکار میں بھی تم کو آزماتا ہے۔	۷	۵	۱۳	۱	۱۵۹
۹۳۸	۱۳ - قرآن کریم جیسی عظیم الشان امانت بھی آزمائش ہی کے لئے انسان کے سپرد ہوئی۔	۲۲	۳۳	۹	۴-۵	۵۵۴
۹۳۹	۱۴ - زمین کی ہر چیز کا مزیّن ہونا بھی ابتلائے الٰہی ہے۔	۱۵	۱۸	۱	۷	۳۸۱
۹۴۰	۱۵ - تمام دنیا کا واحد امت نہ ہونا بھی آزمایش ہے۔	۶	۵	۷	۵	۱۴۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۹۴۱	۱۶ - موت اور زندگی بھی آزمایش ہی کے لئے ہے۔	۲۹	۶۷	۱	۲	۷۲۹
۹۴۲	۱۷ - اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتوں کو بھی آزماتا ہے۔ چنانچہ جنگِ احد میں اللہ نے آزمایش کے لئے مومنوں کو کفار کی طرف سے پھیر دیا۔	۴	۳	۱۶	۷-۴	۸۸-۹۰
۹۴۳	۱۸ - جنگِ احزاب میں بھی مومن بہت سخت آزمائے گئے۔	۲۱	۳۳	۲	۳	۵۴۳
۹۴۴	۱۹ - اگر اللہ چاہتا تو خود ہی کفار کو تباہ کر دیتا۔ مگر وہ جہاد کے ذریعے تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے۔	۲۶	۴۷	۱	۴	۶۵۷
۹۴۵	۲۰ - اور وہ مومنوں کو آزماتا ہے حتیٰ کہ مجاہدین اور صابر الگ ہو جائیں۔	۲۶	۴۷	۴	۳	۶۶۱
۹۴۶	۲۱ - اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اسی لئے پیدا کئے ہیں تاکہ وہ آزمائے کہ تم میں نیک چلن کون ہے۔	۱۲	۱۱	۱	۷	۲۸۷
۹۴۷	۲۲ - پہلے لوگوں کی بھی اسی طرح آزمایش ہوئی تاکہ سچے اور جھوٹے الگ الگ ہو جائیں۔	۲۰	۲۹	۱	۳	۵۱۳
۹۴۸	۲۳ - قومِ ثمود کو حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی سے آزمایا گیا۔	۸	۷	۱۰	۱	۲۰۶
۹۴۹	۲۴ - قومِ موسیٰ کو سامری کے بچھڑے سے آزمایا گیا۔	۱۶	۲۰	۵-۴	سلام کو عات	۴۱۰ ۴۱۳
۹۵۰	۲۵ - حضرت ایوب علیہ السلام کو جانی (اور مالی) تکلیف سے آزمایا گیا۔	۱۷ ۲۳	۲۱ ۳۸	۶ ۴	۸-۹ ۱-۴	۴۲۵ ۴۲۶ ۵۹۱
۹۵۱	۲۶ - حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کئی باتوں میں آزمایا گیا۔	۱	۲	۱۵	۳	۲۳ ۲۴
۹۵۲	۲۷ - لشکرِ طالوت کو ایک نہر کے ذریعے آزمایا گیا۔	۲	۲	۳۳	۱	۵۲-۵۱
۹۵۳	۲۸ - تمام پیغمبرانِ علیہم السلام کو شیطانی وساوس کے ذریعے آزمایا گیا۔	۱۷	۲۲	۷	۶-۴	۴۳۸
۹۵۴	۲۹ - اللہ کی آزمایش کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک باغ والوں کی آزمایش فرمائی۔ جبکہ ان لوگوں نے قسم کھائی کہ اس کا	۲۹	۶۸	۱	۳۳-۱۷	۷۳۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

پھل ضرور صبح چل کر توڑ لیں گے۔ اور انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ سو اس باغ پر آپ کے رب کی طرف سے ایک پھرنے والا (عذاب) پھر گیا اور وہ سو رہے تھے۔ پھر صبح کو وہ باغ ایسا رہ گیا جیسے کٹا ہوا کھیت۔ پس صبح کے وقت ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ اگر تم کو پھل توڑنا ہے تو اپنے کھیت پر سویرے چلو۔ پھر وہ لوگ آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے چلے کہ آج تم تک کوئی محتاج نہ آنے پائے۔ اور اپنے آپ کو اس کے نہ دینے پر قادر سمجھ کر چلے۔ پھر جب اس باغ کو دیکھا تو کہنے لگے بے شک ہم راستہ بھول گئے بلکہ ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی۔ ان میں جو اچھا آدمی تھا وہ کہنے لگا کہ کیوں! میں نے تم سے نہ کہا تھا اب تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ سب کہنے لگے ہمارا پروردگار پاک ہے۔ بے شک ہم قصوروار ہیں۔ پھر ایک دوسرے کو مخاطب بنا کر باہم الزام دینے لگے اور کہنے لگے کہ بے شک ہم حد سے نکلنے والے تھے۔ شاید ہمارا پروردگار ہم کو اس سے اچھا باغ بدلے میں دیدے۔ ہم اپنے رب کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ اسی طرح عذاب ہوا کرتا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ کیا خوب ہوتا کہ یہ لوگ جان لیتے۔

۹۵۵	۳۰- مصیبتوں کا نزول اپنے ہاتھوں کے کرتوتوں (شامت اعمال) سے ہی ہوتا ہے۔	۲۵	۴۲	۴	۱	۶۳۱
۹۵۶	۳۱- چنانچہ جب آزمایش میں انسان پر رزق کی تنگی ہوتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کیا۔ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ اس کی تنگی کی وجہ یہ ہے کہ وہ یتیم کی حرمت نہ کرتا تھا۔ فقیر کے کھانے پر رغبت نہ دلاتا تھا اور دوسروں کی میراث پے در پے کھا گیا۔ اور مال سے بہت محبت کرتا رہا۔	۳۰	۸۹	۱	۱۶-۲۰	۷۷۴
۹۵۷	۳۲- اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بالکل کنارے پر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر ان کو بھلائی پہنچے تو مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ان کی آزمایش ہو تو اپنے منہ پر پلٹ جاتے ہیں، ان کے	۱۷	۲۲	۲	۱-۳	۴۳۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	لئے دنیا و آخرت میں خسارہ ہے۔ وہ اللہ کے سوا ایسی چیز کو پکارتے ہیں جو نہ ان کو نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان بلکہ اس کا نقصان نفع سے قریب تر ہے۔ کیسا برا ہم صحبت ان لوگوں نے اختیار کیا ہے۔					
۹۵۸	۳۳۔ پس تم مصیبت میں صبر کرو۔ نماز قائم کرو۔ نیکی کا حکم کرو۔ برائی سے منع کرو۔ (یہ وفیعہ مصائب کے لئے عظیم الشان دستور العمل ہے اور) بے شک یہ ہی ہمت کے کام ہیں۔	۲۱	۳۱	۲	۶	۳۵د
۹۵۹	۳۴۔ اور یاد رکھو کہ صابر ہی ہدایت یافتہ ہیں اور ان پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے۔	۲	۲	۱۹	۳-۵	۲۹
۹۶۰	۳۵۔ اللہ تعالیٰ ان کو بخش دیتا ہے۔	۱۴	۱۶	۱۴	۱۰	۳۶۲
۹۶۱	۳۶۔ نیز امتحان میں کامیاب ہونے پر عزت دیتا ہے۔	۳۰	۸۹	۱	۱۵	۷۷۴
۹۶۲	۳۷۔ دکھ کے بعد سکھ ملتا ہے۔ تنزل کے بعد ترقی ملتی ہے۔	۳۰	۹۴	۱	۵-۶	۷۷۹
۹۶۳	۳۸۔ (اور خوب سن لو کہ) دکھ کی راہ اس شخص کے لئے ہے جس نے (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں) بخل کیا، بے پروائی کی اور اچھی بات کو جھٹلایا۔	۳۰	۹۲	۱	۸-۱۰	۷۷۷
۹۶۴	۳۹۔ اور سکھ کی راہ اس شخص کے لئے ہے جس نے اللہ کی راہ میں دیا۔ تقویٰ اختیار کیا اور اچھی باتوں کی تصدیق کی۔	۳۰	۹۲	۱	۵-۷	۷۷۷
۹۶۵	۴۰۔ (پس اے ایمان والو خبردار ہو جاؤ۔) بے شک جانوں اور مالوں میں تمہاری آزمایش ہوگی اور تم کو اہل کتاب اور مشرکوں کی طرف سے بہت ایذائیں پہنچیں گی۔ (ایسے موقعوں پر) اگر تم نے صبر کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔	۴	۳	۱۹	۶	۹۶-۹۵
۹۶۶	۴۱۔ پس تم آسمانوں اور زمین کی پیدایش اور رات دن کے اولٹے بدلنے میں غور کرنا۔ اور کھڑے بیٹھے لیٹے۔ غرضیکہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا	۴	۳	۲۰	۱-۹	۹۶ ۹۸

Marfat.com

منبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

اور یوں دعائیں مانگنا۔" کہ اے ہمارے رب! تو نے (یہ کارخانہ) عبث نہیں بنایا۔ تو سب عیبوں سے پاک ہے پس تو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! بے شک تو نے جس کو دوزخ میں ڈال دیا تو اس کو رسوا کر دیا اور گنہ گاروں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے رب! ہم نے اس منادی کی ندا کو سنا جو ایمان کے لئے پکارتا تھا۔ کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! اب تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہم کو نیکوں کے ساتھ موت دے۔ اے ہمارے رب! تو ہم کو وہ چیز دے جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ کیا اور ہم کو قیامت کے دن رسوا نہ کیجیو۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا" پس ایسے لوگوں کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا کیونکہ وہ محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ چاہے وہ محنت کرنے والا مرد ہو یا عورت۔ اور یوں ارشاد فرماتا ہے کہ "وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور میری راہ میں ستائے گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے۔ بے شک میں ان سے ان کی برائیاں دور کر دوں گا۔ اور ان کو ان باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں" یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کفار کے شہروں میں چلنے پھرنے سے دھوکا کھا جاؤ۔ یہ تو تھوڑا سا فائدہ ہے۔ پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا اور اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے ان کی مہمانی ہے۔ اور جو اللہ کے ہاں ہے وہ نیک بختوں کے لئے بہتر ہے۔

۹۶۷	۴۲۔ اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے وہ اس کے مقابلہ میں بہت کشادہ جگہ اور کشایش رزق پائے گا۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے اپنے گھر سے نکلے اور پھر راستے میں مر جائے تو اس کا ثواب اللہ کے ہاں مقرر ہو چکا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے،	۵	۴	۱۴	۴	۱۲۱
۹۶۸	۴۳۔ اور جن لوگوں نے ظلم اٹھانے کے بعد اللہ کے راستے میں ہجرت	۱۴	۱۶	۶	۲-۱	۳۵۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کی اور ثابت قدم رہے اور اپنے رب پر بھروسہ کیا تو بے شک ہم انکو دنیا میں بھی اچھا ٹھکانا دینگے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے کاش ان کو یہ بات معلوم ہو۔					
۹۶۹	۴۴۔ پس اے ایمان والو (ایسے امتحان کے موقعوں پر) تم صبر کرو۔ اور مقابلہ میں مضبوط رہو۔ اور لگے رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ ٭	۴	۳	۲۰	۱۱	۹۸

۱۶۔ اللہ کی تدبیر

۹۷۰	۱۔ اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔	۳	۳	۵	۱۳	۷۲
۹۷۱	۲۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین کی طرف کام تدبیر سے نازل فرماتا ہے وہ کام ایک دن میں جو ایک ہزار سال کی مقدار کا ہوتا ہے۔ اس کی طرف چڑھ جاتا ہے۔	۲۱	۳۲	۱	۵	۵۳۸

ف حضرت علامہ عثمانی مدظلہ نے اس آیت کی تفسیر میں مختلف مفسرین کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے کہ۔ بڑے کام اور اہم انتظامات کے متعلق عرشِ عظیم سے مقرر ہو کر نیچے حکم اترتا ہے۔ سب اسباب حسی و معنوی، ظاہری و باطنی، آسمان و زمین سے جمع ہو کر اس کے انصرام میں لگ جاتے ہیں۔ آخر وہ کام اور انتظام اللہ کی مشیت و حکمت سے مدتوں جاری رہتا ہے۔ پھر زمانہ دراز کے بعد اُٹھ جاتا ہے اس وقت اللہ کی طرف سے دوسرا رنگ اترتا ہے جیسے بڑے بڑے پیغمبر جن کا اثر قرنوں رہا یا کسی بڑی قوم میں سرداری جو نسلوں تک چلی۔ وہ ہزار برس اللہ کے ہاں ایک دن ہے۔ (موضح بتغییر یسیر) مجاہد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہزار سال کے انتظامات و تدابیر فرشتوں کو القا کرتا ہے۔ اور یہ اس کے ہاں ایک دن ہے۔ پھر فرشتے جب انہیں انجام دے کر فارغ ہو جاتے ہیں۔ آئندہ ہزار سال کے انتظامات القا فرما دیتا

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

ہے۔ یہ ہی سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ بعض مفسرین آیت کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ اللہ کا حکم آسمان کے اوپر سے زمین تک آتا ہے۔ پھر جو کارروائیاں اس کے متعلق یہاں ہوتی ہیں وہ دفتر اعمال میں درج ہونے کے لئے اوپر چڑھتی ہیں۔ جو سمائے دنیا کے محدب پر واقع ہے۔ اور زمین سے وہاں تک کا فاصلہ آدمی کی متوسط رفتار سے ایک ہزار سال کا ہے۔ جو خدا کے ہاں ایک دن قرار دیا گیا ہے۔ مسافت تو اتنی ہے یہ جداگانہ بات ہے کہ فرشتہ ایک گھنٹہ یا اس سے بھی کم میں قطع کرلے۔ بعض مفسرین یوں معنی کرتے ہیں کہ ایک کام اللہ تعالیٰ کو کرنا ہے تو اس کے مبادی و اسباب کا سلسلہ ہزار سال پہلے شروع کر دیتے ہیں۔ پھر وہ حکمت الٰہیہ کے مطابق مختلف ادوار میں گذرتا اور مختلف صورتیں اختیار کرتا ہوا بتدریج اپنے منتہائے کمال کو پہنچتا ہے۔ اس وقت جو نتائج و آثار اس کے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ بارگاہ ربوبیت میں پیش ہونے کے لئے چڑھتے ہیں۔ بعض کے نزدیک "یوم" سے یوم قیامت مراد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین تک تمام دنیا کا بندوبست کرتا ہے پھر ایک وقت آئے گا جب یہ سارا قصہ ختم ہو کر اللہ کی طرف لوٹ جائے گا۔ اور آخری فیصلہ کے لئے پیش ہوگا اس کو قیامت کہتے ہیں۔ قیامت کا دن ہزار برس کے برابر ہے۔ بہرحال فِیْ یَوْمٍ کو بعض نے یُدَبِّرُ کے اور بعض نے یَعْرُجُ کے متعلق کیا ہے۔ اور بعض نے تنازع فعلین مانا ہے۔ واللہ اعلم ٭

۹۷۲	۳۔ اللہ تعالیٰ حق کو باطل کی سرکوبی کے لئے نازل فرماتا ہے۔	۱۰	۲۱	۴	۸	۴۱۸
۹۷۳	۴۔ اس نے احکام کو واضح کر کے مجرموں پر حجت تمام کر دی ہے۔	۷	۶	۶	۵	۱۷۳
۹۷۴	۵۔ اور رسولوں کو بھیج کر حجت پوری فرما دی ہے۔	۱۱	۱۰	۵	۷	۲۷۶
۹۷۵	۶۔ اللہ (اپنی تدبیر سے) ہر امت کے لئے ان کے اعمال مزین فرما دیتا ہے	۷	۶	۱۳	۸	۱۸۲
۹۷۶	۷۔ (بالخصوص) کفار کے لئے دنیا کی زندگی مزین کی جاتی ہے۔	۲	۲	۲۶	۲	۴۱-۴۰
۹۷۷	۸۔ ان کو ان کے برے اعمال مزین ہو کر اچھے نظر آتے ہیں۔	۲۲	۳۵	۲	۱	۵۶۴
۹۷۸	۹۔ ان کے لئے ان کا مکر مزین کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ صحیح راستے سے بند ہو جاتے ہیں۔	۱۳	۱۳	۵	۲	۳۲۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۹۷۹	۱۰- گمراہوں کی دنیا مزین کی جاتی ہے اور ان کے ہم نشین ان کے برُے کام بھلے کر کے دکھاتے ہیں اور خسارے میں ڈالے جانے کا قانون ان پر ثابت ہو جاتا ہے۔	۲۴	۴۱	۳	۷	۶۲۱
۹۸۰	۱۱- کفار کے اپنے مال اور اولاد میں الجھنے میں بھی اللہ کی حکمت ہے۔	۱۰	۹	۱۱	۵	۲۵۹
	وہ اس طرح عذاب کے مستحق بنتے ہیں۔	۱۸	۲۳	۴	۵-۶	۴۴۸
۹۸۱	۱۲- ان کو ان کے مکر کے باوجود ڈھیل دی جاتی ہے۔	۳۰	۸۶	۱	۱۵-۱۷	۷۷۱
۹۸۲	۱۳- اور درجہ بدرجہ ان کو گمراہی میں کھینچا جاتا ہے حتیٰ کہ ان پر عذاب کے نزول کا وقت آجاتا ہے۔ بے شک اللہ کی تدبیر بڑی زبردست ہے۔	۹	۷	۲۳	۱-۳	۲۲۴ ۲۲۵
		۱۶	۱۹	۵	۱۰	۴۰۲
		۲۹	۶۸	۲	۱۱-۱۲	۷۳۴
۹۸۳	۱۴- اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر فرمایا کہ اگر ہم چاہیں تو کفار کی بجائے اور قوم بدل دیں۔ لیکن ہم ڈھیل دیتے ہیں۔ قیامت کے دن پکڑیں گے اور اس دن وہ بے حد پریشان اور شرمندہ ہوں گے۔	۲۹	۷۰	۲	۵-۹	۷۳۹ ۷۴۰

۱۷- عذابِ الٰہی

۱- اسباب اور قانونِ عذاب

۹۸۴	۱- جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور رسولوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ اللہ اس کا دشمن ہو جاتا ہے۔	۱	۳	۱۲	۲	۱۹
۹۸۵	۲- اللہ اور اس کے رسولوں کو ایذا پہنچانے والوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت اور رسوا کرنے والا عذاب ہوتا ہے۔	۲۲	۳۳	۷	۵	۵۵۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۹۸۶	۳ - جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں۔ اور فساد پھیلاتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ ان کو قتل کر دیا جائے یا پھانسی دیدی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ تو دنیا کی سزا ہے اور آخرت میں ان کو بڑا عذاب ہوگا۔	۶	۵	۵	۷	۱۴۵
۹۸۷	۴ - اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ ظلم سے کسی بستی کو تباہ کر دے۔ جہاں کے بسنے والے نیک ہوں۔	۱۲	۱۱	۱۰	۸	۳۰۴
۹۸۸	۵ - اور نہ ایسے لوگوں کو ہلاک کرتا ہے جو اس سے بخشش مانگتے رہتے ہوں۔	۹	۸	۴	۵	۲۳۳
۹۸۹	۶ - بلکہ وہ تو اس بستی کو ہلاک کرتا ہے جس کے بسنے والے ظالم ہوں	۱۲	۱۱	۹	۷	۳۰۲
		۲۰	۲۸	۶	۹	۵۰۸
۹۹۰	۷ - یا حد سے گذرنے والے ہوں۔	۱۷	۲۱	۱	۹	۴۱۸
۹۹۱	۸ - یا معیشت پر اترانے والے ہوں۔	۲۰	۲۸	۶	۸	۵۰۸
۹۹۲	۹ - اللہ تعالیٰ کے ہاں ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔	۲۹	۷۶	۲	۹	۷۵۴
۹۹۳	۱۰ - اور گنہگاروں کو ہلاک کر کے دوسروں کو آباد کرنا اس کی عادت ہے۔	۲۹	۷۷	۱	۱۶-۱۹	۷۵۵
۹۹۴	۱۱ - اور اس کی عادت کبھی بدلا نہیں کرتی۔	۱۵	۱۷	۸	۷	۳۷۵
۹۹۵	۱۲ - اللہ تعالیٰ ایسا بھی نہیں ہے کہ ظلم سے کسی ایسی بستی کو تباہ کر دے جس کے بسنے والے اس کے احکام سے ہی بے خبر ہوں (اور وہ ان کو بغیر احکامِ شریعت سے باخبر کئے ہلاک کر دے۔)	۸	۶	۱۶	۲	۱۸۶
۹۹۶	۱۳ - اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ بلکہ جب تک وہ کسی علاقہ کے بڑے شہر میں اپنا رسول نہ بھیج دے۔ (جو ان کو اللہ کے احکام کھول کھول کر	۱۵	۱۷	۲	۵	۳۶۷
		۱۹	۲۶	۱۱	۱۷-۱۸	۴۸۶ ۴۸۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	سنا دے اور ان احکام کو سن کر) وہ لوگ ظلم پر آمادہ نہ ہو جائیں۔ وہ عذاب نہیں بھیجتا۔	۲۰	۲۸	۶	۹	۵۰۸
۹۹۷	۱۴۔ اگر اللہ تعالیٰ بغیر رسول بھیجے بستیوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا کرتا تو لوگ یہ کہتے کہ ہم کو ذلیل و رسوا کرنے سے پہلے رسول کیوں نہ بھیج دیا کہ ہم اس کی پیروی کرتے۔	۱۶	۲۰	۸	۶	۴۱۶
۹۹۸	۱۵۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مبعوث فرمائے، انہوں نے جب لوگوں کو اللہ کے احکام سنائے تو لوگوں نے ان کا مذاق اڑایا ان کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں اور ان کو جھٹلایا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان قوموں پر اپنا عذاب نازل فرمایا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا۔	۷	۶	۵	۱-۴	۱۷۱
		۱۱	۱۰	۲	۳	۲۷۰
		۱۳	۱۲	۱۲	۶	۳۲۱
		۱۳	۱۴	۲	۳-۶	۳۳۱
		۱۳	۱۴	۳	۱-۳	۳۳۳
		۱۴	۱۶	۱۵	۳	۳۶۲
		۲۴	۴۰	۹	۴-۷	۶۱۷ ۶۱۸
		۲۵	۴۳	۱	۷-۸	۶۳۵
		۲۶	۵۰	۱	۱۲-۱۴	۶۷۳
		۲۸	۶۴	۱	۵-۶	۷۲۱
۹۹۹	۱۶۔ ان کا ہدایت کو اختیار نہ کرنا اور اللہ سے بخشش نہ مانگنا اس وجہ سے تھا کہ وہ (مذاق کے طور پر) اپنے آپ کو عذاب کے منتظر ظاہر کرتے تھے اور ان پر اللہ کا عذاب آنے والا تھا۔	۱۵	۱۸	۸	۲	۳۸۸
۱۰۰۰	۱۷۔ جب بھی کسی بستی کی تباہی آنے والی ہوتی ہے تو وہاں کے آسودہ حال لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے قانون کی زد میں آجاتی ہے۔ پس پھر اللہ تعالیٰ ان کو مار مار کر تباہ کر دیتا ہے	۱۵	۱۷	۲	۶	۳۶۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۰۰۱	۱۸- اس طرح ہر بستی میں گنہ گاروں کے سردار مکاریاں کرتے ہیں اور ان کا مکر ان کی اپنی جانوں پر پڑتا ہے۔ مگر وہ سوچتے نہیں ہیں جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہنے لگتے ہیں کہ جب تک ہم کو وہ نہ ملیگا جو پیغمبروں کو ملا۔ ہم ہرگز نہیں مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ مقامِ رسالت کو خوب جانتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مکروں کے سبب ذلیل ہونا پڑتا ہے۔ اور ان پر شدید عذاب ہوتا ہے۔ اور آئندہ بھی ہوگا۔	۸	۶	۱۵	۳-۲	۱۸۵
۱۰۰۲	۱۹- (اور اسی طرح) ہر بستی قیامت سے پہلے ضرور ہلاک ہوگی۔ یہ بات کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے۔	۱۵	۱۷	۶	۶	۳۷۲ ۳۷۳
۱۰۰۳	۲۰- جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا کوئی بستی بغیر رسول مبعوث ہوئے ہلاک نہیں ہوتی	۱۵	۱۷	۲	۵	۳۶۷
۱۰۰۴	۲۱- اور اب کوئی بستی یا قوم ایسی رہی بھی نہیں جس میں رسول نہ آیا ہو۔ اور ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔	۱۴ ۲۲	۱۶ ۳۵	۵ ۳	۲ ۱۰	۳۵۰ ۵۶۷
۱۰۰۵	۲۲- اور سب سے آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا گیا۔	۶	۵	۳	۸	۱۴۲
۱۰۰۶	۲۳- جو ہر قوم کے لئے ہادی بن کر مبعوث ہوئے۔	۱۳	۱۳	۱	۷	۳۲۳
ف	- پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جہاں کہیں بھی عذاب آیا یا آئندہ آئیگا۔ وہ لوگوں کے آپ کی نافرمانی کرنے کے سبب ہوگا۔ نہ کہ کسی اور مدعی نبوت کی صداقت کا ثبوت۔ اور یہ بات احادیث سے واضح ہو چکی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا دجال اور کذاب ہے، (ختمِ نبوت کے بارے میں تفصیلی بحث باب ۲ رسالت میں ختمِ نبوت و اکمالِ دین کے عنوان کے تحت میں ملاحظہ ہو۔)					
۱۰۰۷	۲۴- جتنی بستیاں بھی اللہ نے ہلاک کیں۔ ان میں سے ایک بھی ایسی نہ ہوئی جو اپنی ہلاکت سے پہلے ایمان لائی۔	۱۷ ۱۷	۲۱ ۲۱	۱ ۷	۶ ۲	۴۱۷ ۴۲۷
۱۰۰۸	۲۵- چنانچہ عذاب آنے سے پیشتر تو ان بستیوں کے بسنے والوں نے سوائے قومِ یونس کے بالکل مانا ہی نہیں۔ بلکہ دین کی ہر بات کا مذاق	۸ ۱۱	۷ ۱۰	۱ ۹	۵-۴ ۱۰-۸	۱۹۵ ۲۸۲ ۲۸۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اڑاتے رہے اور جب عذاب آگیا تو پھر مضطر ہوئے۔ اپنے جرموں کا	۱۱	۱۰	۱۰	۴-۵	۲۸۴
	اقرار کرنے لگے۔ یہاں تک کہ فرعون جیسے خدائی کا دعویٰ کرنے والے	۱۷	۲۱	۲	۱-۵	۴۱۸
	بھی اپنے آپ کو دریا (یا سمندر) میں غرق ہوتا دیکھ کر پکار اُٹھے کہ ہم ربّ	۱۷	۲۱	۴	۵	۴۲۲
	موسیٰ و ہارون پر ایمان لائے۔	۱۷	۲۲	۷	۷	۴۳۸
		۱۷	۲۳	۴	۲۷-۱۲	۴۴۸
		۱۹	۲۶	۱۱	۲۱-۱۰	۴۸۶ ۴۸۷
		۲۲	۳۴	۶	۸-۶	۵۶۲ ۵۶۳
۱۰۰۹	۲۶۔ لیکن عذاب آنے کے بعد نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان	۱۱	۱۰	۹	۱۰-۸	۲۸۲ ۲۸۳
	لانا کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔	۲۴	۳۹	۶	۷-۲	۶۰۴
		۲۴	۴۰	۹	۷-۶	۶۱۷ ۶۱۸
		۲۵	۴۴	۱	۱۵-۹	۶۴۳ ۶۴۴
۱۰۱۰	۲۷۔ اور نہ کچھ معاوضہ دیکر عذاب الٰہی کو پھیرا جا سکتا ہے۔ بلکہ اگر	۷	۶	۸	۱۰	۱۷۵ ۱۷۶
	ساری دنیا کا مال و دولت دے کر بھی گنہ گار اور ظالم عذاب کو ٹالنا	۸	۶	۱۸	۳	۱۹۰
	چاہیں تو ہرگز نہیں ٹلا سکتے۔	۱۴	۱۱	۱	۸	۲۸۷
		۲۷	۵۲	۱	۸-۷	۶۷۹
۱۰۱۱	۲۸۔ عذاب آنے اور ڈھیل دیئے جانے کی مدت تو پہلے سے مقرر	۱۲	۱۱	۹	۹	۳۰۲
	ہو چکی ہوتی ہے۔	۲۱	۲۹	۶	۲	۵۲۲
۱۰۱۲	۲۹۔ اور یہ مقررہ وقت آگے پیچھے نہیں ہوتا۔	۱۴	۱۵	۱	۵-۴	۳۳۹
۱۰۱۳	۳۰۔ پس اس مقررہ وقت پر جب عذاب آجاتا ہے تو پھر ہلکا نہیں	۱۴	۱۶	۱۲	۲	۳۵۸
	ہوتا۔ اور نہ ہی عذاب آنے کے بعد ڈھیل ملتی ہے۔					
۱۰۱۴	۳۱۔ البتہ مدّتِ ڈھیل کے اندر اندر ایمان لانے سے عذاب ٹل جاتا	۱۱	۱۰	۱۰	۶	۲۸۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	ہے جیسا کہ قومِ یونسؑ کے ساتھ ہوا۔					
۱۰۱۵	۳۲۔ لیکن کفار تو اس ڈھیل سے فائدہ ہی نہیں اٹھاتے اور ناشکری کرتے ہیں۔ بلکہ (طنزاً) عذاب کا وقت پوچھتے ہیں کہ کب آئیگا۔	۲۰	۲۷	۶	۷-۵	۴۹۶
۱۰۱۶	۳۳۔ ان سے کہدو کہ عذاب جلدی مت چاہو جب عذاب آجائے گا تو وہ بڑا ہی منحوس وقت ہوگا۔	۲۳	۳۷	۵	۳۸ ۳۹	۵۸۷

۲۔ معذّب اقوام

۱۰۱۷	۱۔ تم سے پہلے بڑی بڑی قوت والی قوموں کو اللہ نے عذاب کے ذریعے تباہ و برباد کر دیا۔ اور کوئی بھی ان کی مدد نہ کر سکا۔	۲۴	۴۰	۹	۷-۴	۶۱۷ ۶۱۸
		۲۶	۴۷	۲	۲	۶۵۸
		۲۶	۵۰	۳	۷	۶۷۴
۱۰۱۸	۲۔ وہاں تو بڑے بڑے لشکر شکست کھا گئے۔	۲۳	۳۸	۱	۱۴-۱۱	۵۸۸
۱۰۱۹	۳۔ زیادہ ساز و سامان اور اچھی نمود رکھنے والے جتھے ہلاک کر دیئے گئے۔	۱۶	۱۹	۵	۹	۴۰۲
۱۰۲۰	۴۔ بڑی بڑی طاقت ور بستیاں پیغمبروں کا مذاق اڑانے پر ہلاک کر دی گئیں۔ اور کوئی ان کی مدد نہ کر سکا۔	۲۴	۴۰	۳	۱	۶۰۸
		۲۴	۴۳	۱	۸	۶۳۵
۱۰۲۱	۵۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے ان کے اللہ اور رسول سے سرکش ہو جانے اور بگڑنے کی وجہ سے ایسا سخت حساب لیا اور ایسی جگہ سے ان پر ایسے نرالے طریقے سے عذاب بھیجا کہ جس کی ان کو خبر بھی نہ تھی، بنیادوں سے ان کی عمارتیں گر گئیں اور وہ چھتوں کے نیچے دب گئے۔ اور اس طرح اپنے کام کے وبال کا مزا چکھا۔	۱۴	۱۶	۴	۱	۳۴۸
		۲۸	۶۵	۲	۳-۱	۷۲۵
		۲۳	۳۹	۳	۵-۴	۵۹۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اس دنیا میں بھی ان کی رسوائی ہوئی اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑا ہے۔					
۱۰۲۲	۶ - چنانچہ تم دیکھو کہ قومِ نوح نے جب پیغمبروں کو جھٹلایا تو ان کو غرق کر دیا گیا۔	۱۹	۲۵	۴	۳	۴۷۰
۱۰۲۳	۷ - اور اسی طرح نوح علیہ السلام کے بعد بھی بہت سی بستیاں ہلاک کر دی گئیں۔	۱۵	۱۷	۴	۷	۳۶۷
۱۰۲۴	۸ - قومِ نوح۔ قومِ عاد۔ ثمود۔ قومِ لوط۔ فرعون ذی الاوتاد۔ بن کے رہنے والے۔ کوئیں والے۔ قومِ احزاب۔ قومِ تبع۔ غرضیکہ بڑی بڑی طاقت والی قومیں تباہ و برباد کر دی گئیں۔ انہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ اور ان سے جھگڑا کر کے باطل کے ذریعے حق کو گرا دینے کا ارادہ کیا۔ زمین میں فساد برپا کرنا ان کا شیوہ ہو گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے کئے کی سزا دی۔ قومِ ثمود کو تند آواز سے ہلاک کیا۔ حالانکہ وہ صناعی میں ایک بے مثل قوم تھی۔ اور پتھروں کو تراش کر اپنے گھر بناتی تھی، اور عاد کو بے حد تیز ہوا سے ہلاک کر دیا جو سات رات اور آٹھ دن تک مسلسل چلی اور ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دی۔	۱۹ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۹ ۳۰	۲۵ ۳۸ ۴۰ ۴۴ ۵۰ ۵۳ ۶۹ ۸۹	۴ ۱ ۱ ۴ ۱ ۳ ۱ ۱	۱-۶ ۱۴-۱۲ ۶-۵ ۸ ۱۴-۱۲ ۲۲-۱۸ ۱۲-۴ ۱۴-۶	۴۷۰ ۴۷۱ ۵۸۸ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۴۵ ۶۷۳ ۶۸۵ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۷۴
۱۰۲۵	۹ - فرعون پر طوفان۔ بارش۔ ٹڈیاں۔ چیچڑیاں۔ مینڈک اور لہو جدا جدا نشانات بھیجے۔ مگر انہوں نے تکبر کیا۔ کیونکہ وہ تو مجرم قوم تھی اور جب یہ عذاب آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اے موسیٰؑ! اپنے رب سے اپنے عہد کے مطابق دعا کرو۔ اگر عذاب دور ہو گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے (چنانچہ آپ نے دعا فرمائی اور) جب ایک مدت تک عذاب دور ہو گیا تو انہوں نے	۹	۷	۱۶	۸-۴	۲۱۴ ۲۱۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	عہد شکنی کی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان سے بدلہ لیا اور نشانیوں کو جھٹلانے اور ان کے غافل رہنے کی وجہ سے ان کو دریا میں ڈبو دیا۔ اور ان کا وارث ایک ایسی قوم کو بنایا جو مشرق و مغرب میں کمزور گنی جاتی تھی اور ان کو برکت دی اور اس طرح اللہ کی بات بنی اسرائیل پر ان کے صبر کے سبب پوری ہو گئی۔ اور فرعون اور اس کی قوم کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔					
	(یہ واقعات مفصل حصہ ہشتم قصص القرآن میں ملاحظہ ہوں)					
۱۰۲۶	۱۰۔ پس تم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ سے انکار کرنے پر اس کا عذاب اور اس کا کھڑکھڑانا کیسا ہوتا ہے؟	۲۹ ۲۷	۶۷ ۵۴	۲ ۱	۴-۳ ۱۶	۷۳۰ ۶۸۶
۱۰۲۷	۱۱۔ عذاب کے موقع پر پیغمبر اور مومن سب نجات پا جاتے ہیں۔ اور ان کو نجات دینا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر حق ٹھیرا لیا ہے۔	۱۱	۱۰	۱۰	۱۱	۲۸۴ ۲۸۵
۱۰۲۸	۱۲۔ چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام پر ایمان لانے والے سب کے سب عذاب سے بچ گئے۔	۱۴	۱۵	۴	۱۵	۳۴۳
۱۰۲۹	۱۳۔ قوم عاد اور ثمود کے عذاب میں بھی ایماندار اور متقی سب بچ گئے۔	۲۴	۴۱	۲	۱۰	۶۲۰
۱۰۳۰	۱۴۔ فرعون کے غرق ہونے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی سب بچ گئے۔	۱۹	۲۶	۴	۱۴	۴۷۹
۱۰۳۱	۱۵۔ بخلاف اس کے عذاب آنے پر کفار سب کے سب ہلاک ہو جایا کرتے ہیں۔ تمام قوموں کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ ان گنہ گاروں میں سے ایک بھی باقی نہ بچا۔ قوم فرعون اور قوم تبع کا حال دیکھو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔	۲۵ ۲۵ ۱۶	۴۳ ۴۴ ۱۹	۵ ۲ ۶	۱۰ ۸ ۱۶	۶۴۰ ۶۴۵ ۴۰۴
۱۰۳۲	۱۶۔ قوم نوح میں سے گنہ گاروں میں کا ایک بھی نہ بچا سب غرق ہو گئے۔	۱۷	۲۱	۶	۲-۱	۴۲۵
۱۰۳۳	۱۷۔ قوم عاد میں سے گنہ گار سب ہلاک ہو گئے۔	۲۹	۶۹	۱	۸	۷۳۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۰۳۴	۱۸- قوم ثمود میں سے بھی کوئی باقی نہ رہا۔	۲۷	۵۳	۳	19	۶۸۵
۱۰۳۵	۱۹- حضرت نوحؑ کا گمراہ بیٹا بھی عذاب سے نہ بچ سکا۔	۱۲	۱۱	۴	۱۲-۷	۲۹۳
۱۰۳۶	۲۰- حضرت لوطؑ علیہ السلام کی بیوی بھی مجرموں کے ساتھ ہلاک کر دی گئی۔	۱۲	۱۱	۷	۱۳	۲۹۸ ۲۹۹
۱۰۳۷	۲۱- عذاب الٰہی سے سابقہ لوگ بندر اور سور بنا دیئے گئے۔	۶	۵	۹	۴	۱۵۲
۱۰۳۸	۲۲- سابقہ بستیوں پر رات کو اور دوپہر کو سوتے وقت عذاب نازل ہوا۔	۸	۷	۱	۴	۱۹۵
۱۰۳۹	۲۳- (غرضیکہ مختلف طریقوں سے) کفار کے ہم جنس پہلے ہلاک ہو چکے ہیں۔ پس تم عبرت حاصل کرو۔	۲۷	۵۴	۳	۱۱	۶۸۸ ۶۸۹

۳- عبرت

۱۰۴۰	۱- سابقہ قوموں کی ہلاکت میں دل اور کان کو حاضر کر کے غور کرنے والوں کے لئے یادگاری اور عبرت ہے۔	۲۶	۵۰	۳	۸	۶۷۴
		۲۹	۶۹	۱	۱۲	۷۳۵ ۷۳۶
۱۰۴۱	۲- کیا کفار کو یہ بات راہ نہیں دکھائی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سے لوگوں اور بستیوں کو ہلاک کر دیا جن کے گھروں میں اب وہ پھر رہے ہیں۔ اس میں عقل مندوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ کیا وہ سنتے نہیں ہیں؟	۱۶	۲۰	۷	۱۳	۴۱۵
		۲۱	۳۲	۳	۴	۵۴۱
۱۰۴۲	۳- کیا وہ زمین میں پھر کر سابقہ قوموں کا حشر (ان کے مکانات کے کھنڈرات سے) نہیں دیکھتے کہ ہم نے ان پر ہلاکت ڈالدی؟ اور یاد رکھو کہ کافروں کے ساتھ ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔	۲۶	۴۷	۱	۱۰	۶۵۸
۱۰۴۳	۴- پس وہ دیکھیں کہ اللہ نے بہت سی بستیاں لوگوں کے ظلم کے سبب ہلاک کر دیں۔ وہ اپنی چھتوں پر گر رہی ہیں اور بہت سے کوئیں	۱۷	۲۲	۶	۱۰-۷	۴۳۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	بے کار اور ریختہ محلات ویران پڑے ہیں۔ کیا وہ زمین میں نہیں پھرتے کاش ان کے دل ہوں جن سے وہ سمجھیں، یا کان ہوں جن سے وہ سنیں، ان کی آنکھیں تو اندھی نہیں ہیں بلکہ ان کے دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو گئے ہیں اور وہ جلدی عذاب چاہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اس کے ہاں ایک دن ایک ہزار سال کا ہوتا ہے (کسی کے جلدی مچانے پر وہاں کچھ نہیں ہوتا۔) بہت سی ظالم بستیوں کو اس نے مہلت دی۔ پھر آخر ان کو پکڑا اور آخر اس کی طرف ہی پھر آنا ہے۔					
۱۰۴۴	۵۔ یہ مکذّبین ہر نشانی سے منہ پھیرتے ہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں، یقیناً ان کے پاس ان باتوں کی خبریں آئیں گی جن کا وہ مذاق اڑاتے ہیں۔	۷	۶	۱	۴-۵	۱۶۵ ۱۶۶
	ف ــــ چنانچہ دنیا دیکھ رہی ہے کہ جن نشانیوں سے کفار نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں منہ موڑا۔ اور ان کا مذاق اڑایا۔ ان کی خبریں اب آ رہی ہیں۔ بلکہ ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے مثلاً لوگوں نے تختِ سلیمانی اور حضور صلعم کے معراجِ جسمانی کا مذاق اڑایا۔ اور اب اپنی آنکھوں سے ہوائی جہاز دیکھ رہے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ تیز رفتار ایٹم کی طاقت سے چلنے والی چیزوں کی ایجادیں ہو رہی ہیں۔ لوگوں نے اس بات میں شبہ کیا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اعضا کیسے بولیں گے اور گواہی دیں گے، اور اب سینما میں تصویروں کو بولتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز "یا ساریۃ الجبل" سینکڑوں میل پر پہنچی اور آج بے تار کی خبریں ریڈیو سے سن رہے ہیں۔ قرآن کریم سے منہ موڑا اور آج اس بات پر مجبور ہیں کہ کسی نہ کسی طرح قرآن کے قوانین کو اپنے ہاں رائج کر لیں۔					
	اس وقت دنیا کو لفظِ اسلام اور لفظِ قرآن سے نفرت ہے۔ مگر وہ تعلیماتِ اسلامی اور تعلیماتِ قرآنی کے پیاسے ہیں۔ کاش اس وقت ہم سب مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآنی اور اسلامی زندگی کو دنیا کے سامنے عملی طور پر پیش کریں اور دنیا دیکھ لے کہ امن اور ہدایت					

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	محض اسلام میں ہے۔ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ط۔					
۱۰۴۵	۶۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی امتوں کو تباہ و برباد کر دیا جو ان سے بھی زیادہ صاحب مقدرت تھیں۔ اور پائداری کے ساتھ دنیا میں آباد تھیں جن کے لئے ہم بارش برسانے والے بادل بھیجتے تھے۔ اور جن کے نیچے سے ہم نے نہریں جاری کر رکھی تھیں۔ لیکن ان کے گناہوں کے سبب ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اور ان کے بعد ان کی جگہ دوسری قوموں کو آباد کر دیا۔	۷	۶	۱	۶	۱۶۶
۱۰۴۶	۷۔ کیا تم اس ہستی سے نڈر ہو گئے ہو۔ جو اگر چاہے تو تم کو زمین میں دھنسا دے۔ یا پتھروں کی بارش برسا دے۔ اور پھر تم کوئی کارساز نہ پاؤ۔ یا تم کو سمندر میں لیجائے اور جہاز توڑنے والی ہوا بھیجے۔ اور تم کو تمہارے کفر کے سبب غرق کر دے۔ اور تم کسی کو اپنی طرف سے اس پر اس سے باز پرس کرنے والا نہ پاؤ۔	۱۵	۱۷	۷	۸ - ۹	۳۷۴
۱۰۴۷	۸۔ اللہ تعالیٰ تو جس وقت چاہے آسمان سے ایسا نشان اتار سکتا ہے جس سے سرکشوں کی گردنیں نیچی ہو جائیں۔	۱۹	۲۶	۱	۴	۴۷۵
۱۰۴۸	۹۔ مال اور اولاد کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ دنیا میں عذاب بھیجتا ہے	۱۰	۹	۱۱	۵	۲۵۹
۱۰۴۹	۱۰۔ فساد (اور جنگ) بھی ایک عذاب ہوتا ہے اور اپنے کئے کی سزا۔	۲۱	۳۰	۵	۱	۵۲۹ ۵۳۰
۱۰۵۰	۱۱۔ اور یہ جتنی مصیبتیں بھی تم پر آتی ہیں یہ سب تمہاری اپنی کمائی ہوئی ہوتی ہے اور ابھی تو اللہ تعالیٰ بہت کچھ معاف فرما دیتا ہے۔	۲۵	۴۲	۴	۱	۶۳۱
۱۰۵۱	۱۲۔ اگر کہیں وہ لوگوں کے اعمال پر عذاب کرنے لگے تو دنیا میں کوئی ذی روح اور چلنے پھرنے والا بھی باقی نہ رہے۔ مگر وہ تو غفور و رحیم ہے۔ اور ڈھیل دیتا رہتا ہے۔	۱۴	۱۶	۸	۱	۳۵۳
		۱۵	۱۸	۸	۵	۳۸۹
		۲۲	۳۵	۵	۸	۵۷۰
۱۰۵۲	۱۳۔ اگر اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ایک بات طے نہ کر لی ہوتی (یعنی	۱۶	۲۰	۸	۱	۴۱۵ ۴۱۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	نزولِ عذاب کے وہ قوانین جو اوپر بیان ہو چکے) کفار و مشرکین پر بھی کا عذاب نازل بھی ہو جاتا۔	۲۵	۴۲	۳	۲	۶۲۹
۱۰۵۳	۱۴ - اور وہ تو اب بھی چاہے تو کفار کی شکلیں مسخ کر دے۔ اور ان کی آنکھوں کو نا پید کر دے۔	۲۳	۳۶	۴	۱۶-۱۶	۵۷۶
۱۰۵۴	۱۵ - لیکن وہ ایک مقررہ مدت تک ڈھیل دیتا ہے۔ اور جب وہ مقررہ وقت آگیا تو سب پتہ چل جائے گا۔	۲۲	۳۵	۵	۸	۵۷۰ ۵۷۱
۱۰۵۵	۱۶ - وہ جس دن پکڑے گا بڑی زبردست پکڑ ہوگی۔	۲۵	۴۴	۱	۱۶	۶۴۴
۱۰۵۶	۱۷ - اللہ کا عذاب تو بہت ہی دردناک ہوتا ہے۔	۱۴	۱۵	۴	۶	۳۴۲
۱۰۵۷	۱۸ - اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی بڑا ہے۔	۲۹	۶۸	۱	۳۳	۷۳۳
۱۰۵۸	۱۹ - پس اے لوگو! تم عذابِ الٰہی سے ڈرتے رہا کرو۔ (خود حضور اکرم صلعم کو بھی یہی حکم تھا)	۷	۶	۲	۵	۱۶۷
۱۰۵۹	۲۰ - عذابِ الٰہی سے ڈرنے والے جنتی ہیں۔ ❊	۲۹	۷۰	۱	۲۷-۲۸ ۳۵	۷۳۹

۱۸ - لعنتِ الٰہی

۱۰۶۰	۱ - اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ آیتوں کو چھپانیوالے لعنتی ہیں	۲	۲	۱۹	۷	۳۰
۱۰۶۱	۲ - کفر پر مرنے والوں پر سب کی طرف سے دائمی لعنت ہوتی ہے اور وہ دائمی جہنمی ہیں۔	۲	۲	۱۹	۹-۱۰	۳۰
		۲۲	۳۳	۸	۶-۷	۵۵۳
۱۰۶۲	۳ - اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچانے والے لعنتی ہیں۔	۲۲	۳۳	۷	۵	۵۵۲
۱۰۶۳	۴ - مرتد پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی طرف سے دائمی لعنت ہوتی ہے۔	۳	۳	۹	۸۶	۷۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۰۶۴	۵ - ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔	۸	۷	۵	۵	۲۰۱
۱۰۶۵	۶ - جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔	۳	۳	۶	۷	۷۳
۱۰۶۶	۷ - یہودیوں پر تحریف کتب اور دیگر مکاریوں کی وجہ سے لعنت ہے۔	۵	۴	۷	۴	۱۱۰
۱۰۶۷	۸ - اصحابِ سبت (یہودی) ملعون ہوئے۔	۵	۴	۷	۵	۱۱۰
۱۰۶۸	۹ - حضرت داؤد اور عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے بنی اسرائیل پر اس لئے لعنت کی گئی کہ وہ حد سے گذر گئے تھے اور ایک دوسرے کو برائی سے منع نہ کرتے تھے اور ان کا ایسا کرنا بہت برا تھا ٭	۶	۵	۱۱	۱ - ۲	۱۵۶

۱۹ - کذب وافترا علی اللہ

۱۰۶۹	۱ - اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھے	۷	۶	۱۱	۳ - ۴	۱۷۹ ۱۸۰
	یا حق کو جھٹلا دے۔ حالانکہ وہ حق کی طرف پکارا جاتا ہو۔ تاکہ وہ لوگوں	۱۴	۱۱	۲	۱۰ - ۱۴	۲۸۹ ۲۹۰
	کو بغیر علم کے گمراہ کرے۔ یا کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے۔ حالانکہ	۷	۶	۳	۱ - ۳	۱۶۸
	اس کی طرف کچھ بھی وحی نہ ہوتا ہو۔ اور جو یہ کہے کہ میں ایسا ہی اتاروں گا	۷	۶	۱۶	۴	۱۸۹
	جیسا اللہ اتارتا ہے (یعنی قرآن یا کوئی آسمانی کتاب) ان ظالموں	۸	۶	۲۰	۳	۱۹۳
	کی جان کنی کی حالت کو دیکھو۔ جبکہ ان کو رسوائی کا عذاب دیا جائے گا	۱۱	۱۰	۴	۷	۲۷۱
	کیونکہ وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے تھے، اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے	۲۱	۲۹	۷	۵	۵۲۴
	تھے۔ یہ اللہ کے سامنے اس طرح اکیلے جائیں گے جس طرح پہلی مرتبہ	۲۴	۳۹	۴	۱	۵۹۹
	پیدا ہوئے تھے۔ اور ان کا تمام ساز و سامان پیچھے رہ جائے گا۔	۲۸	۶۱	۱	۷	۷۱۶
	اور کوئی ان کا سفارشی بھی نہ ہوگا۔ ان کا علاقہ کٹ جائے گا اور دعویٰ					
	ناپید ہو جائے گا جب ان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر کیا جائے گا					

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اور گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب پر جھوٹ باندھتے تھے۔ خبردار! ان ظالموں پر خدا کی لعنت ہوگی جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور قیامت سے بھی کافر ہیں۔ یہ لوگ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ کے سوا ان کا کوئی دوست ہے۔ ان پر دوگنا عذاب ہوگا۔ (اور ارشاد ہوگا کہ کیا) یہ سننے اور دیکھنے کی طاقت نہ رکھتے تھے (یعنی اپنی آنکھوں اور کانوں سے کام نہ لیتے تھے) یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈالا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ آخرت میں بھی خسارہ پانے والے ہیں۔					
۱۰۷۰	۲ - (ایسے لوگوں میں سے) بنی اسرائیل بھی ہیں جو اپنی طرف سے کتابیں لکھ کر ان کو منجانب اللہ بتاتے ہیں۔	۱	۲	۹	۸	۱۵
۱۰۷۱	۳ - اور اپنی زبان سے ایسی باتیں کتاب کے ساتھ ملاتے ہیں جو کتاب میں سے نہیں ہیں۔ تاکہ تم یہ سمجھنے لگو کہ وہ کتاب میں سے ہیں اور ان کو منجانب اللہ بتاتے ہیں۔ حالانکہ وہ منجانب اللہ نہیں ہیں	۳	۳	۸	۷	۷۶
۱۰۷۲	۴ - دیکھو یہودی کیونکر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور یہ کیسا صریح گناہ ہے۔	۵	۴	۷	۸	۱۱۰
۱۰۷۳	۵ - اسی طرح اللہ کی نشانیوں پر ایمان نہ لانے والے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور وہ جھوٹے ہیں۔	۱۴	۱۶	۱۴	۵	۳۶۱
۱۰۷۴	۶ - یہ لوگ زمین و آسمان کی پیدائش میں تو غور ہی نہیں کرتے اور نہ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ شاید ان کی موت قریب ہو۔ پھر وہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔	۹	۷	۲۳	۴	۲۲۵
۱۰۷۵	۷ - خوب جان لو کہ افترا علی اللہ حرام ہے۔	۸	۷	۴	۲	۱۹۹
۱۰۷۶	۸ - اور سب سے بڑا جرم ہے اور جہنم میں لے جاتا ہے۔	۸	۷	۴	۶-۸	۱۹۹ ۲۰۰
۱۰۷۷	۹ - مفتری علی اللہ سب سے بڑا ظالم ہے۔	۴	۳	۱۰	۳	۷۹
		۱۵	۱۸	۲	۳	۳۸۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۰۷۸	۱۰۔ اس پر شیطان نازل ہوتے ہیں۔	۱۹	۲۶	۱۱	۳۰-۳۲	۴۸۷
۱۰۷۹	۱۱۔ (افترا علی اللہ تو اتنا بڑا جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلعم سے فرمایا کہ) اگر تم ہمارے اوپر جھوٹ باندھ لو۔ تو ہم تمہارا دایاں ہاتھ پکڑ شاہ رگ کاٹ دیں اور کوئی تم کو نہ بچا سکے۔	۲۹	۶۹	۲	۷-۱۰	۷۳۷
۱۰۸۰	۱۲۔ پس اے لوگو! خوب سن لو کہ مفتری علی اللہ اور مکذّب حق دونوں جہنمی ہیں۔	۲۱	۲۹	۷	۵	۵۲۴
۱۰۸۱	۱۳۔ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والا تو کبھی فلاح پا ہی نہیں سکتا۔	۱۱	۱۰	۷	۹	۴۷۹
۱۰۸۲	۱۴۔ (کیونکہ اللہ کا یہ قانون ہے کہ) جس نے اس پر جھوٹ باندھا وہ نامراد ہوگا۔ اور اس کو عذاب کے ذریعے تباہ کر دیا جائیگا۔	۱۴ ۱۶	۱۶ ۲۰	۱۵ ۳	۶ ۷	۳۶۳ ۴۰۸
۱۰۸۳	۱۵۔ اسی طرح آیت اللہ سے کفر کرنے والے کم بخت ہیں اور ان کے لئے ایسی آگ ہے جس میں ڈال کر اوپر سے دروازہ بند کر دیا جائیگا۔	۳۰	۹۰	۱	۱۹-۲۰	۷۷۶
۱۰۸۴	۱۶۔ آیت اللہ کو جھٹلانے اور تکبر کرنے والوں کے لئے آسمان کے دروازے بھی نہ کھلیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہو سکیں گے حتی کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گذر جائے۔ بلکہ ان کے لئے تو دوزخ کے بچھونے اور بالاپوش ہوں گے۔ بے شک مجرموں اور ظالموں کی یہی سزا ہوا کرتی ہے۔	۸	۷	۵	۱-۲	۲۰۰ ۲۰۱
۱۰۸۵	۱۷۔ اللہ تعالیٰ مکذبین کو خوب جانتا ہے۔	۲۹	۶۹	۲	۱۲	۷۳۷
۱۰۸۶	۱۸۔ ان پر جھٹلانے کا وبال ضرور آئے گا۔	۱۹	۲۵	۶	۱۷	۴۷۴
۱۰۸۷	۱۹۔ پس تم مکذبین کو اللہ پر چھوڑ دو۔ ان کے لئے اللہ کے ہاں آگ کی بیڑیاں گلے میں اٹکنے والا کھانا۔ اور دردناک عذاب ہے۔	۲۹	۷۳	۱	۱۱-۱۳	۷۴۵
۱۰۸۸	۲۰۔ کفار اور مکذبین کے لئے تو دائمی جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے	۷ ۲۸	۵ ۶۴	۱۱ ۱	۹ ۱۰	۱۵۷ ۷۴۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۰۸۹	۲۱۔ قیامت کے دن ان کو عذاب (جہنم) پر حاضر کیا جائے گا۔	۲۱	۳۰	۲	۶	۵۲۶
۱۰۹۰	۲۲۔ اور ان کی ناک داغ دیجائے گی۔	۲۹	۶۸	۱	۱۵-۱۶	۷۳۲ ۷۳۳
۱۰۹۱	۲۳۔ جہنم تو ان کی گھات میں ہے اور ان کو وہاں قرنوں رہنا ہوگا وہاں گرم پانی اور پیپ کے سوا کوئی پینے کی چیز نہ ہوگی۔ ٹھنڈک کا تو وہاں نام و نشان بھی نہ ہوگا۔	۳۰	۷۸	۱	۲۱ ۲۲	۷۵۸
۱۰۹۲	۲۴۔ غرضیکہ مکذبین کے لئے تباہی ہی تباہی ہے۔ جو آیت اللہ کو سن کر ایستادگی کرتے ہیں۔ گویا کہ انہوں نے سنا ہی نہیں اور جب آیت اللہ میں سے ان کو کچھ معلوم ہو جاتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کو دردناک اور رسوائی والے عذاب اور جہنم کی بشارت دیدو۔ جس میں ان کو تین شاخوں والے سائے کی طرف لیجایا جائے گا۔ جو نہ سایہ دیگا اور نہ شعلے سے بچا سکے گا۔ کیونکہ وہاں تو محلات کی مانند چنگاریاں پھینکی جاویں گی اور ایسا معلوم ہوگا گویا کہ وہ (چنگاریاں) زرد رنگ کے اونٹوں کی قطاریں ہیں۔ اس دن نہ وہ بول سکیں گے اور نہ ہی عذر پیش کرنے کی اجازت ہوگی۔ انکی کمائیوں میں سے کوئی چیز ان کے کام نہ آئے گی۔ اور نہ وہ کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے سوا دوست پکڑا تھا۔ غرضیکہ ان کے لئے تباہی اور عذاب ہے۔	۲۵ ۲۹	۴۵ ۷۷	۱ ۱	۷-۱۰ ۲۸-۴۰	۶۴۷ ۷۵۵ ۷۵۶
۱۰۹۳	۲۵۔ پس اے لوگو! میں تم کو شعلوں والی آگ سے ڈراتا ہوں جس میں داخل ہونے والے بڑے بدبخت ہوں گے اور وہ لوگ ہوں گے جو آیۃ اللہ کو جھٹلاتے اور ان سے منہ پھیرتے تھے۔ ❊	۳۰	۹۲	۱	۱۴-۱۶	۷۷۸

۲۰۔ اللہ نے کن چیزوں کی قسم کھائی

۱۰۹۴	۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے رب کی قسم کھا کر بیان کرنیکا حکم۔	۱۱	۱۰	۵	۱۳	۲۷۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۰۹۵	۲۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم کھائی۔	۱۴	۱۵	۵	۱۲	۳۴۳
۱۰۹۶	۳۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم و مجید کی قسم کھائی۔	۲۳	۳۶	۱	۲	۵۷۱
		۲۳	۳۸	۱	۱	۵۸۷
		۲۶	۵۰	۱	۱	۶۷۳
		۲۷	۵۲	۱	۲-۳	۶۷۹
۱۰۹۷	۴۔ اللہ تعالیٰ نے کتابِ مبین کی قسم کھائی۔	۲۵	۴۳	۱	۲	۶۳۴
		۲۵	۴۴	۱	۲	۶۴۳
۱۰۹۸	۵۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف فرشتوں کی قسم کھائی۔	۲۳	۳۷	۱	۱-۳	۵۷۸
		۲۹	۷۷	۱	۵-۶	۷۵۴
		۳۰	۷۹	۱	۱-۵	۷۵۹
۱۰۹۹	۶۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف ناموں کے ساتھ اپنی ذاتِ مقدس کی قسم کھائی	۲۶	۵۱	۱	۲۳	۶۷۶
		۲۹	۷۰	۲	۵	۷۳۹
		۳۰	۹۱	۱	۷	۷۷۶
		۳۰	۹۲	۱	۳	۷۷۷
۱۱۰۰	۷۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کی ہواؤں کی قسم کھائی۔	۲۶	۵۱	۱	۱-۴	۶۷۵
		۲۹	۷۷	۱	۱-۴	۷۵۴
۱۱۰۱	۸۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف ناموں کے ساتھ آسمان کی قسم کھائی۔	۲۶	۵۱	۱	۷	۶۷۵
		۲۷	۵۲	۱	۵	۶۷۹
		۳۰	۸۵	۱	۱	۷۶۹
		۳۰	۸۶	۱	۱	۷۷۰
		۳۰	۸۶	۱	۱۱	۷۷۱
		۳۰	۹۱	۱	۵	۷۷۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۱۰۲	۹ - اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے ستاروں اور سیّاروں کی قسم کھائی۔	۲۷	۵۳	۱	۱	۶۸۲
		۳۰	۸۱	۱	۱۵-۱۶	۷۶۴
		۳۰	۸۶	۱	۱-۳	۷۷۰
۱۱۰۳	۱۰ - اللہ تعالیٰ نے ستاروں کے گرنے کی قسم کھائی جو بہت بڑی قسم ہے۔	۲۷	۵۶	۳	۱-۲	۶۹۶
۱۱۰۴	۱۱ - اللہ تعالیٰ نے چاند کی قسم کھائی۔	۲۹	۷۴	۲	۱	۷۴۸
		۳۰	۸۴	۱	۱۸	۷۶۸
		۳۰	۹۱	۱	۲	۷۷۶
۱۱۰۵	۱۲ - اللہ تعالیٰ نے سورج اور اس کی روشنی کی قسم کھائی۔	۳۰	۹۱	۱	۱	۷۷۶
۱۱۰۶	۱۳ - اللہ تعالیٰ نے شفق کی قسم کھائی۔	۳۰	۸۴	۱	۱۶	۷۶۸
۱۱۰۷	۱۴ - اللہ تعالیٰ نے صبح کی قسم کھائی۔	۲۹	۷۴	۲	۳	۷۴۸
		۳۰	۸۱	۱	۱۸	۷۶۴
		۳۰	۸۹	۱	۱	۷۷۳
۱۱۰۸	۱۵ - اللہ تعالیٰ نے دن کی قسم کھائی۔	۳۰	۹۱	۱	۳	۷۷۶
		۳۰	۹۲	۱	۲	۷۷۷
		۳۰	۹۳	۱	۱	۷۷۸
۱۱۰۹	۱۶ - اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم کھائی۔	۲۹	۷۴	۲	۲	۷۴۸
		۳۰	۸۱	۱	۱۷	۷۶۴
		۳۰	۸۴	۱	۱۶	۷۶۸
		۳۰	۸۹	۱	۴	۷۷۳
		۳۰	۹۱	۱	۴	۷۷۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
		۳۰	۹۲	۱	۱	۷۷۷
		۳۰	۹۳	۱	۲	۷۷۸
۱۱۱۰	۱۷۔ اللہ تعالیٰ نے ذی الحجہ کی دس راتوں کی قسم کھائی۔	۳۰	۸۹	۱	۲	۷۷۳
۱۱۱۱	۱۸۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کی قسم کھائی۔	۳۰	۸۶	۱	۱۲	۷۷۱
		۳۰	۹۱	۱	۶	۷۷۶
۱۱۱۲	۱۹۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ کی قسم کھائی۔	۳۰	۹۰	۱	۱	۷۷۵
		۳۰	۹۵	۱	۳	۷۷۹ ۔ ۷۸۰
۱۱۱۳	۲۰۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور کی قسم کھائی۔	۲۷	۵۲	۱	۴	۶۷۹
۱۱۱۴	۲۱۔ اللہ تعالیٰ نے طورِ سینا کی قسم کھائی۔	۲۷	۵۲	۱	۱	۶۷۹
		۳۰	۹۵	۱	۲	۷۷۹
۱۱۱۵	۲۲۔ اللہ تعالیٰ نے چڑھے ہوئے دریا کی قسم کھائی۔	۲۷	۵۲	۱	۶	۶۷۹
۱۱۱۶	۲۳۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور بنی آدم کی قسم کھائی۔	۳۰	۹۰	۱	۳	۷۷۵
۱۱۱۷	۲۴۔ اللہ تعالیٰ نے جان کی قسم کھائی۔	۳۰	۹۱	۱	۷	۷۷۶
۱۱۱۸	۲۵۔ اللہ تعالیٰ نے نفسِ لوّامہ کی قسم کھائی۔	۲۹	۷۵	۱	۲	۷۴۹
۱۱۱۹	۲۶۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت کی قسم کھائی۔	۲۹	۷۵	۱	۱	۷۴۹
		۳۰	۸۵	۱	۲	۷۶۹
۱۱۲۰	۲۷۔ اللہ تعالیٰ نے قلم اور تحریر کی قسم کھائی۔	۲۹	۶۸	۱	۱	۷۳۲
۱۱۲۱	۲۸۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کھائی۔	۳۰	۱۰۰	۱	۱-۵	۷۸۴
۱۱۲۲	۲۹۔ اللہ تعالیٰ نے عصر کی قسم کھائی۔	۳۰	۱۰۳	۱	۱	۷۸۶
۱۱۲۳	۳۰۔ اللہ تعالیٰ نے انجیر کی قسم کھائی۔	۳۰	۹۵	۱	۱	۷۷۹
۱۱۲۴	۳۱۔ اللہ تعالیٰ نے زیتون کی قسم کھائی۔	۳۰	۹۵	۱	۱	۷۷۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۱۲۵	۳۲۔ اللہ تعالیٰ نے شاہد و مشہود (یوم جمعہ و عرفہ) کی قسم کھائی۔	۳۰	۸۵	۱	۳	۷۶۹
۱۱۲۶	۳۳۔ اللہ تعالیٰ نے جفت اور طاق کی قسم کھائی۔	۳۰	۸۹	۱	۳	۷۷۳
۱۱۲۷	۳۴۔ اللہ تعالیٰ نے رات میں سمٹ آنے والی چیزوں کی قسم کھائی۔	۳۰	۸۴	۱	۱۷	۷۶۸
۱۱۲۸	۳۵۔ اللہ تعالیٰ نے نظر آنے والی اور نظر نہ آنے والی سب چیزوں کی قسم کھائی۔	۲۹	۶۹	۲	۱-۲	۷۳۷
۱۱۲۹	۳۶۔ متذکرہ بالا قسموں میں عقل مندوں کے لئے بہت بڑے بڑے دلائل ہیں۔	۳۰	۸۹	۱	۵	۷۷۴

ف ۔ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ :۔
واضح ہو کہ دنیا میں کئی قسم کی چیزیں ہیں جن کی قسم لوگ کھاتے ہیں۔ اپنے معبود کی، کسی معظم و محترم ہستی کی، کسی مہتم بالشان چیز کی، کسی عجیب یا نادر شے کی۔ اس کی خوبی یا ندرت جتانے کے لئے جیسے کہتے ہیں کہ فلاں کی قسمت کی قسم کھائیے۔ پھر بلغا یہ بھی رعایت کرتے ہیں کہ مقسم بہ مقسم علیہ کے مناسب ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ مقسم بہ کو مقسم علیہ کے لئے شاہد ہی گردانا جائے جیسے ذوق نے کہا ہے ؎

اتنا ہوں تیری تیغ کا شرمندۂ احساں
سر میرا ترے سر کی قسم اُٹھ نہیں سکتا

یہاں اپنے سر کے نہ اٹھ سکنے پر محبوب کے سر کی قسم کھانا کس قدر موزوں ہے۔ شریعتِ حقّہ نے غیر اللہ کی قسم کھانا بندوں کے لئے حرام کر دیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی شان بندوں سے جداگانہ ہے۔ وہ اپنے غیر کی قسم کھاتا ہے اور عموماً ان چیزوں کی جو اس کے نزدیک محبوب یا نافع یا وقیع اور مہتم بالشان ہوں۔ یا مقسم علیہ کے لئے بطور شاہد و محبّت کے کام دے سکیں۔ واللہ اعلم۔

تمام شد باب اوّل

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	باب ۲ ۔ رسول					
	۱۔ بعثت انبیاءؑ					
	۱۔ یومِ میثاق					
۱۱۳۰	۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے آپ کی پشت سے آپ کی اولاد (کی ارواح) کو نکال کر (سب سے پہلے) اپنی ربوبیت کا اقرار کرایا۔	۹	۷	۲۲	۱۷۲	۲۲۳
۱۱۳۱	۲۔ (اس کے بعد فرمایا کہ) اے بنی آدم! اگر تمہارے پاس میری طرف سے رسول آویں اور میری آیتیں تم سے بیان کریں تو تم میں سے جو کوئی تقویٰ اختیار کرے گا اور نیکی کرے گا اس کو کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔ اور جس کسی نے تکبر کیا اور ان کو جھٹلایا تو ان کو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈال دوں گا۔	۸	۷	۴	۴-۵	۱۹۹
۱۱۳۲	۳۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبرانِ علیہم السلام۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ موسیٰؑ، عیسیٰؑ علیہم السلام وغیرہم سے فرمایا کہ اگر میں تم کو کتاب و حکمت دوں پھر تمہارے پاس اس کی تصدیق کرنے والا رسول آئے تو تم اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ کیا تم اس بات کا اقرار اور عہد کرتے ہو؟ سب نے کہا کہ ہم نے اقرار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ پس جو کوئی بھی اس عہد سے پھر گیا وہ نافرمان ہوگا۔	۳ ۲۱	۳ ۳۳	۹ ۱	۱-۲ ۷-۸	۷۷ ۵۴۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۱۳۳	۴ - ازاں بعد حضرت آدم وحوّا علیہما السلام کافی عرصے تک جنت میں رہتے رہے جب انہوں نے دانہ کھالیا تو ارشاد خداوندی ہوا کہ تم دونوں جنت سے اتر جاؤ - (یعنی زمین پر چلے جاؤ) اور جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی بھی اس کی پیروی کرے گا - اس کو ڈر اور غم نہ ہوگا - نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ ہی اس کو کوئی تکلیف پہنچے گی - اور جس نے کفر کیا - میری نشانیوں کو جھٹلایا اور میری یاد سے منہ موڑا تو دنیا میں اس کے لئے رزق کی تنگی کرونگا اور آخرت میں اندھا اٹھاؤں گا - اور ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈالدوں گا	۱ ۱۶	۲ ۲	۴ ۷	۶ - ۱۰ ۱ - ۹	۹ ۴۱۵

۲ - مقصدِ رسالت

۱۱۳۴	۱ - اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو نشانیوں - کتاب اور میزان کے ساتھ اس لئے بھیجا تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہو جائیں -	۲۷	۵۷	۳	۶	۷۰۱
۱۱۳۵	۲ - اور اس نے رسولوں کو بھیجنے کا سب سے بڑا مقصد یہ رکھا کہ دربارِ خداوندی سے جو کچھ نازل ہو وہ بندوں تک پہنچا دیا کریں	۶	۵	۱۰	۱	۱۵۳
۱۱۳۶	۳ - اور خاص طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اس لئے فرمائی کہ وہ اس کی آیات بندوں کو پڑھ کر سنا دیں - ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیں، ان کے باطن کی صفائی کریں اور جو باتیں بندوں کو معلوم نہ ہوں ان کو سکھلا دیں -	۲ ۶۸	۲ ۶۲	۱۸ ۱	۴ ۲	۲۹ ۷۱۷
۱۱۳۷	۴ - خلاصہ یہ کہ احکامِ خداوندی کا لوگوں تک پہنچا دینا رسالت و نبوت کا سب سے بڑا فریضہ ٹھیرا -	۳ ۷ ۷ ۱۳	۳ ۵ ۵ ۱۳	۲ ۱۲ ۱۳ ۴	۱۱ ۶ ۶ ۴	۶۶ ۱۵۸ ۱۶۰ ۳۲۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
		۱۴	۱۶	۵	۱	۳۵۰
		۱۸	۲۴	۷	۴	۴۶۳
		۲۰	۲۹	۲	۵	۵۱۶
		۲۸	۶۴	۲	۲	۷۴۲
۱۱۳۸	۵ - لوگوں کو ہدایت دینا اور ان سے حساب لینا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ رکھا۔	۳	۳	۳۷	۶	۵۸
		۱۳	۱۳	۶	۳	۳۲۹

۳ - نزولِ وحی

۱۱۳۹	۱ - (اب ضرورت اس امر کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام رسول تک کیسے آئے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ قاعدہ رکھا کہ) وہ جب بھی کسی بندے سے بات چیت کرے تو یا تو وحی کے ذریعے سے ہو یا پردے کے پیچھے سے، یا اپنا ایلچی فرشتہ بھیج دیا کرے جو اللہ کے حکم سے اس (اللہ) کی منشا کے مطابق وحی کرے۔	۲۵	۴۲	۵	۸ - ۹	۶۳۴
۱۱۴۰	۲ - چنانچہ وحی پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پروں والے فرشتوں کو مقرر فرمایا۔	۲۲	۳۵	۱	۱	۵۶۳
۱۱۴۱	۳ - (بس اس طرح) اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول چنتا ہے۔ (فرشتہ اللہ سے رسول تک پہنچانے کے لئے اور رسول اس سے آگے انسانوں تک پہنچانے کے لئے)	۱۷	۲۲	۱۰	۳	۴۴۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۴ - بشریتِ انبیاء					
۱۱۴۲	۱- اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے جو رسول چنتا ہے وہ بتقاضائے بشریت عام انسانوں جیسے ہی ہوتے ہیں۔ لیکن ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احسان یافتہ اور چنے ہوئے بندے۔	۱۷ ۱۳	۲۲ ۱۴	۱۰ ۲	۳ ۵-۴	۴۴۲ ۳۳۲
۱۱۴۳	۲- حضرت نوح علیہ السلام بھی انسان تھے۔	۱۸	۲۳	۲	۱-۳	۴۴۵
۱۱۴۴	۳- حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام بھی انسان ہی تھے۔	۱۸	۲۳	۳	۱۵-۱۳	۴۴۷
۱۱۴۵	۴- حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر جتنے رسول بھی آئے سب انسان ہی تھے اور مرد تھے۔ اگر تم کو معلوم نہ ہو یا کوئی شبہ ہو تو چاہیے اہلِ ذکر سے پوچھ کر دیکھ لو۔	۱۴ ۱۴ ۱۷	۱۲ ۱۶ ۲۱	۱۲ ۶ ۱	۵ ۳ ۷	۳۲۰ ۳۵۱ ۴۱۷
۱۱۴۶	۵- وہ سب پیغمبر کھانا کھانے والا جسم رکھتے تھے۔	۱۷	۲۱	۱	۸	۴۱۷ ۴۱۸
۱۱۴۷	۶- ان کے بیویاں اور اولاد بھی تھی۔	۱۳	۱۳	۶	۱	۳۲۹
۱۱۴۸	۷- وہ سب کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔	۱۸	۲۵	۲	۱۱	۴۶۸
۱۱۴۹	۸- اللہ تعالیٰ نے کوئی انسان ایسا نہیں بنایا جو ہمیشہ زندہ رہے بلکہ ہر نفس کو موت کا مزہ ضرور چکھنا ہے۔	۱۷	۲۱	۳	۶-۵	۴۲۰
۱۱۵۰	۹- پیغمبروں میں سے بھی کوئی ایسا نہیں ہوا جو ہمیشہ زندہ رہے۔	۱۷	۲۱	۱	۸	۴۱۸
۱۱۵۱	۱۰- ان سب کے لئے بھی موت کا وقت مقرر ہوا۔	۱۳	۱۳	۶	۱	۳۲۹
۱۱۵۲	۱۱- پس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے - روح القدس (حضرت جبرئیل) کو نازل فرماتا ہے۔ تاکہ وہ یوم ملاقات (یعنی قیامت کے دن) سے ڈراوے۔	۲۴	۴۰	۲	۶	۶۰۷
۱۱۵۳	۱۲- اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو فرشتے کو ہی رسول بنا کر انسانوں کے	۷	۶	۱	۹-۸	۱۶۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	پاس بھیج دیتا اور اگر وہ ایسا کرتا بھی تو اس فرشتے کو انسان ہی کی شکل میں بھیجتا (لیکن اس نے ایسا نہیں کیا کیونکہ) اگر وہ ایسا کرتا تو پھر انسانوں کو مہلت نہ دیتا اور کبھی کا خاتمہ بھی ہو چکا ہوتا۔					
۱۱۵۴	۱۳۔ اگر زمین میں فرشتے آباد ہوتے تو اللہ تعالیٰ فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیج دیتا۔	۱۵	۱۷	۱۱	۲	۳۷۷ ۳۷۸

۵۔ صِفاتُ الانبیاء

۱۱۵۵	۱۔ رسول مبشر اور مُنذِر ہوتے ہیں یعنی مومنوں کو اچھے اجر کی بشارت دیتے ہیں اور انکار کرنے والوں کو عذابِ الٰہی سے ڈراتے ہیں۔	۲	۲	۲۶	۳	۴۱
		۶	۴	۲۳	۳	۱۳۴
		۷	۶	۵	۷	۱۷۲
		۱۵	۱۸	۸	۳	۳۸۸ ۳۸۹
۱۱۵۶	۲۔ وہ مُنذِر اس لئے ہوتے ہیں تاکہ لوگ ڈر کر متقی بن جائیں۔	۷	۶	۶	۱	۱۷۲
۱۱۵۷	۳۔ اور اللہ تعالیٰ اتمامِ حجت کے لئے ان کو نذیر بنا کر بھیجتا ہے۔	۲۲	۳۵	۴	۱۰-۱۱	۵۶۸ ۵۶۹
۱۱۵۸	۴۔ پیغمبر اپنے آپ کو یا فرشتوں کو معبود نہیں کہلواتے۔ بلکہ لوگوں کو اسی بات کی تعلیم دیتے ہیں کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔	۳	۳	۸	۸-۹	۷۶ ۷۷
۱۱۵۹	۵۔ ہر رسول نے توحید ہی پر قائم رہنے اور طاغوت (شیطان) سے بچنے کی تبلیغ کی۔	۱۴	۱۶	۵	۲	۳۵۰
۱۱۶۰	۶۔ حضرت محمد صلعم سے پیشتر جتنے بھی رسول آئے سب توحید ہی کی تعلیم دیتے رہے۔	۲۵	۴۳	۴	۱۰	۶۳۹
۱۱۶۱	۷۔ اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی توحید ہی کو دنیا کے سامنے پیش کیا	۱۱	۱۰	۱۱	سلام رکوع	۲۸۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۱۶۲	۸ - رسول ظالم نہیں ہوتے۔ کیونکہ ظالم تو نبی ہو ہی نہیں سکتا۔	۱	۲	۱۵	۳	۲۳ ۲۴
۱۱۶۳	۹ - رسول تو اللہ کے انعام یافتہ۔ ہدایت یافتہ اور چنے ہوئے بندے ہوتے ہیں۔	۱۶	۱۹	۴	۸	۴۰۰
۱۱۶۴	۱۰ - ان کو ہمیشہ اللہ کی طرف سے مدد ملتی رہتی ہے۔	۲۳	۳۷	۵	۳۳ ۳۴	۵۸۶
۱۱۶۵	۱۱ - اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ ان کی حفاظت کرتا ہے۔ اور حوصلہ افزائی فرماتا ہے۔	۶	۵	۱۰	۱	۱۵۳
		۱۹	۲۶	۲	سلم رکوع	۴۶۶ ۴۶۷
۱۱۶۶	۱۲ - اور ان کی دنیا و آخرت میں مدد کرتا ہے۔	۲۴	۴۰	۹	۱	۶۱۲ ۶۱۳
۱۱۶۷	۱۳ - اس نے اپنے رسولوں کو دلائل کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل فرمائی تاکہ لوگ انصاف کو قائم رکھیں۔	۲۷	۵۷	۳	۶	۷۰۱
۱۱۶۸	۱۴ - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر بھی رسول۔ دلائل۔ زبر (یعنی چھوٹی چھوٹی کتابوں) اور کتاب منیر کے ساتھ آئے۔	۴	۳	۱۹	۴	۹۵
		۲۱	۳۰	۵	۷	۵۳۰ ۵۳۱
۱۱۶۹	۱۵ - اللہ تعالیٰ نے ہر رسول کو اس کی قومی زبان میں بھیجا تاکہ ان کو سمجھائے۔	۱۳	۱۴	۱	۴	۳۳۰
۱۱۷۰	۱۶ - وحی کے معنے خود بتائے۔	۲۹	۷۵	۱	۱۹-۱۶	۷۵۰
۱۱۷۱	۱۷ - اور وساوسِ شیطانی سے ان کو محفوظ رکھا اور اگر کبھی شیطان نے کوئی وسوسہ پیغمبر کے دل میں ڈال دیا تو فوراً اس کو منسوخ کر کے اپنی آیات ان کے دل میں محکم فرما دیں۔	۱۷	۲۲	۷	۶-۴	۴۳۸
۱۱۷۲	۱۸ - پیغمبروں کو خود بھی حلال مال کھانے اور اعمال صالحہ کا حکم دیا گیا۔	۱۸	۲۳	۴	۱	۴۴۷ ۴۴۸

Marfat.com

۶ - عوام کا سُلوک

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۱۷۳	۱ - جتنے رسولوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر لوگوں کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کیا۔ سب کے ساتھ لوگوں نے ٹھٹھا کیا۔ اور ان کا مذاق اُڑایا۔	۱۴	۱۵	۱	۱۱	۳۳۹
		۱۹	۲۶	۱	۵ - ۶	۴۷۵
		۲۳	۳۶	۲	۱۸	۵۷۳
		۲۵	۴۳	۱	۷	۶۳۵
۱۱۷۴	۲ - کفار نے تمام رسولوں کو بہکانے کی کوشش کی حتیٰ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثابت قدم رکھا۔	۱۵	۱۷	۸	۳ - ۷	۳۷۵
۱۱۷۵	۳ - ہر رسول سے دشمنی کی گئی۔	۱۹	۲۵	۳	۱۱	۴۷۰
۱۱۷۶	۴ - ہر پیغمبر کو جادوگر اور دیوانہ کہا گیا۔	۲۷	۵۱	۳	۹	۶۷۸
۱۱۷۷	۵ - (حالانکہ پیغمبر کی بعثت سے پیشتر) وہ اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے گا تو وہ ہر امت سے زیادہ راہ پانے والے ہوں گے۔ پھر جب ان کے پاس ڈرانیوالا (رسول) آیا تو ان کی نفرت، ملک میں تکبر کرنے اور مکاموں میں داؤ اور مکر کرنے میں اضافہ ہوا۔	۲۲	۳۵	۵	۶ - ۵	۵۷۰
۱۱۷۸	۶ - اللہ تعالیٰ نے ہر حال میں اپنے رسولوں ہی کی مدد کی اور کفار کو طرح طرح کے عذاب سے ہلاک کر دیا اور جہنم ان کا ٹھکانا بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت (عادت) یہی ہے۔	۱۶	۱۸	۱۲	۵ - ۱	۳۹۴
		۲۲	۳۵	۵	۷ - ۶	۵۷۰
		۲۴	۴۰	۹	۷ - ۴	۶۱۷ ۶۱۸
		۲۵	۴۳	۱	۸ - ۶	۶۳۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۷۔ سلسلۂ انبیاء					
۱۱۷۹	۱۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی نافرمانی کی وجہ سے اپنا حکم بھیجنا بند نہ کیا۔	۲۵	۴۳	۱	۵۔ ۶	۶۳۵
۱۱۸۰	۲۔ تکذیب و استہزاء کے باوجود سابقہ امتوں میں بے شمار پیغمبر بھیجے	۱۴	۱۵	۱	۱۰ ۔ ۱۱	۳۳۹
		۲۵	۴۳	۱	۶ ۔ ۷	۶۳۵
۱۱۸۱	۳۔ ہر امت میں اپنا رسول بھیج کر حجت تمام کر دی۔	۱۱	۱۰	۵	۷	۲۷۶
		۱۴	۱۶	۵	۲	۳۵۰
۱۱۸۲	۴۔ کوئی امت ایسی نہیں چھوڑی جس میں رسول نہ آیا ہو۔	۲۲	۳۵	۳	۱۰	۵۶۷
۱۱۸۳	۵۔ ان میں سے بعض رسولوں کا ذکر ہم نے تم کو سنا دیا۔ اور بعض کا	۶	۴	۲۳	۲	۱۳۴
	نہیں سنایا۔ (حصہ ہشتم 'قصص القرآن' ملاحظہ ہو)	۲۴	۴۰	۸	۱۰	۶۱۶
۱۱۸۴	۶۔ بعض کو بعض پر فضیلت دی، کسی کو کلیم بنایا۔ کسی کے مراتب	۳	۲	۳۳	۵	۵۳
	بلند کئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دلائل عطا فرمائے۔ اور	۱۵	۱۷	۶	۳	۳۷۲
	روح القدس سے تقویت دی۔					
۱۱۸۵	۷۔ حضرت آدمؑ۔ نوحؑ۔ آل ابراہیمؑ۔ آل عمرانؑ کو رسالت کیلئے چن لیا۔	۳	۳	۴	۳	۶۸
۱۱۸۶	۸۔ نام لے لے کر پیغمبروں کا مفصل ذکر بیان فرمایا۔	۷	۶	۱۰	سالم رکوع	۱۷۸
۱۱۸۷	۹۔ حضرت نوح علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پے	۱۱	۱۰	۸	۳۔ ۵	۲۸۰
	در پے بہت سے رسول بھیجے جن کو لوگوں نے جھٹلایا۔	۱۸	۲۳	۲	۹۔ ۱۰	۴۴۶
		۱۸	۲۳	۳	۱۰۔ ۱۳	۴۴۷
۱۱۸۸	۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے جھٹلانے اور فسق و فجور میں مبتلا رہنے					
	کے باوجود حضرت نوح اور ابراہیم علیہما السلام کی اولاد میں نبوت کا	۲۷	۵۷	۴	۱	۷۰۳
	سلسلہ جاری رکھا۔					

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۱۸۹	۱۱- جب بھی کسی بستی میں کوئی نبی آیا تو اس بستی والوں پر سختی اور تکلیف نازل ہوئی۔ تاکہ وہ عاجزی کریں۔	۹	۷	۱۲	۱	۲۱۰
۱۱۹۰	۱۲- حضرت ابراہیم اور لوط علیہما السلام ایک ہی زمانہ میں مبعوث ہوئے۔	۱۲	۱۱	۷	سلام رکوع	۲۹۷ ۲۹۹
۱۱۹۱	۱۳- حضرت ایوبؑ۔ ابراہیمؑ۔ اسحاقؑ۔ یعقوبؑ۔ اسماعیلؑ۔ الیسعؑ ذوالکفلؑ۔ ادریسؑ۔ یونسؑ۔ زکریاؑ۔ یحییٰ علیہم السلام (وغیرہم) نیک اور صابر نبی ہوئے۔	۲۳ ۱۷	۳۸ ۲۱	۴ ۶	۸-۴ ۱۴-۱۰	۵۹۱ ۴۲۶
۱۱۹۲	۱۴- ان سب رسولوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام نازل ہوا۔	۲۳	۳۷	۵	۴۳	۵۸۷
۱۱۹۳	۱۵- حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد لوگوں نے خیال کیا کہ اب کوئی رسول نہ آئے گا۔	۲۴	۴۰	۴	۷	۶۱۰
۱۱۹۴	۱۶- مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف مبعوث فرما دیا۔	۱۳	۱۴	۱	۵	۳۳۱
۱۱۹۵	۱۷- ازاں بعد حضرت داؤد علیہ السلام معجزات کے ساتھ مبعوث ہوئے۔	۲۲	۳۴	۲	۲-۱	۵۵۶
۱۱۹۶	۱۸- آپ کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام تشریف لائے۔	۲۲	۳۴	۲	۵-۳	۵۵۷
۱۱۹۷	۱۹- پیغمبروں کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نشانی بن کر گود میں باتیں کرتے ہوئے مبعوث ہوئے	۲۷ ۱۶	۵۷ ۱۹	۴ ۲	۴ ۱۹-۱۴	۷۰۲ ۳۹۸
۱۱۹۸	۲۰- حضرت عیسیٰؑ نے پیارے احمد (صلعم) کی بشارت دی۔	۲۸	۶۱	۱	۶	۷۱۵ ۷۱۹
۱۱۹۹	۲۱- آپ کے بعد (کافی عرصے یعنی بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک) کوئی نبی نہ آیا۔	۲۲ ۲۲	۳۴ ۳۶	۵ ۱	۸ ۶	۵۶۲ ۵۷۱
۱۲۰۰	۲۲- اس پر جنوں اور انسانوں نے خیال کیا کہ اب کوئی رسول نہ آئیگا۔	۲۹	۷۲	۱	۷	۷۴۳
۱۲۰۱	۲۳- مگر اللہ تعالیٰ نے (بشارتِ عیسیٰؑ کے مطابق) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر تمام لوگوں کے واسطے مبعوث فرمایا	۱۷ ۲۲	۲۱ ۳۴	۷ ۴	۱۴ ۷	۴۲۸ ۵۵۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۲۰۲	۲۴۔ اگر اللہ چاہتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہر بستی میں رسول بھیج دیتا۔	۱۹	۲۵	۵	۷	۴۷۲
۱۲۰۳	۲۵۔ لیکن ایسا کیونکر ہوتا۔ وہ تو آپ ہی کو تمام قوموں کے لئے ہادی بنا کر بھیج چکا تھا۔	۱۳	۱۳	۱	۷	۳۲۳
۱۲۰۴	۲۶۔ اور آپ کو خاتم النبیین کا خطاب دے چکا تھا (اسی لئے آپ کے کوئی نرینہ اولاد بھی زندہ نہ رہی)	۲۲	۳۳	۵	۶	۵۴۹
۱۲۰۵	۲۷۔ (اب پیارے احمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ہم کو بتایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور جو ایسا دعوےٰ کرے وہ دجال اور کذاب ہے۔ ہاں) حضرت مسیح ابن مریمؑ جن کو یہودی قتل نہیں کر سکے اور نہ پھانسی دے سکے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ (قتلِ دجال کے لئے نازل ہوں گے) اور تمام اہل کتاب ان پر ان کی موت سے قبل ایمان لائیں گے۔	۶	۴	۲۲	۷-۵	۱۳۲ ۱۳۳
۱۲۰۶	۲۸۔ (پس اے لوگو! تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سچی مانو کیونکہ) محبتِ الٰہی اطاعتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں مضمر ہے۔	۳	۳	۴	۲-۱	۶۸
۱۲۰۷	۲۹۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات وحی الٰہی ہے۔	۲۷	۵۳	۱	۴-۳	۶۸۲
۱۲۰۸	۳۰۔ اور یاد رکھو کہ پیغمبروں پر ایمان لانے کے متعلق جنوں اور انسانوں سے قیامت کے دن سوال ہوگا۔	۸	۶	۱۶	۱	۱۸۶

؎ یہ مضمون صراحت کے ساتھ احادیثِ صحیحہ میں وارد ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حیات ہونے اور قربِ قیامت میں دوبارہ نازل ہونے میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ تمام امت کا اجماع اسی بات پر ہے! ۔ یہ دونوں مضامین کتاب ہذا کے حصہ اول میں متعلقہ عنوانات کے ذیل میں ملاحظہ ہوں ٭

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۸ پیغمبروں کا خود مختار اور قادرِ مطلق نہ ہونا					
۱۲۰۹	۱- پیغمبر بغیر اذنِ الٰہی نشانی نہیں دکھا سکتا۔	۲۴	۴۰	۸	۱۰	۶۱۶
		۱۳	۱۳	۶	۱	۳۲۹
۱۲۱۰	۲- کیونکہ نشانیوں کا آنا تو منجانب اللہ ہی ہوتا ہے۔	۷	۶	۱۳	۹	۱۸۴
۱۲۱۱	۳- سابقہ رسولوں نے خود فرمایا کہ بغیر اذنِ الٰہی نشانی لانا ہمارے بس میں نہیں ہے۔	۱۳	۱۴	۲	۵	۳۳۲
۱۲۱۲	۴- پیغمبر اپنی مرضی سے کسی کو راہِ راست پر نہیں لا سکتا۔	۲۰	۲۸	۶	۶	۵۰۷
۱۲۱۳	۵- (روحانی) مُردوں، بہروں اور اندھوں کو سنانا اور ہدایت دینا پیغمبر کے اختیار میں نہیں ہوتا۔	۲۰	۲۷	۶	۱۵-۱۴	۴۹۷
		۲۱	۳۰	۵	۱۳-۱۲	۵۳۱
		۲۵	۴۳	۴	۵	۶۳۸
۱۲۱۴	۶- پیغمبر قبر والوں کو بھی نہیں سنا سکتا۔	۲۲	۳۵	۳	۸	۵۶۶
۱۲۱۵	۷- عذاب لانا بھی پیغمبر کے اختیار میں نہیں ہوتا۔	۷	۶	۷	۳	۱۷۳
۱۲۱۶	۸- عذابِ الٰہی کے وقت سے بھی پیغمبر بغیر اذنِ الٰہی باخبر نہیں ہو سکتا۔	۲۹	۷۲	۲	۶	۷۴۴
۱۲۱۷	۹- جس شخص کے لئے عذاب کا حکم ہو گیا۔ اس کو چھوڑانا بھی پیغمبر کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔	۲۳	۳۹	۴	۱۰	۵۹۷
۱۲۱۸	۱۰- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے سفارش کی کہ قوم لوط کا عذاب ٹل جائے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔	۱۲	۱۱	۷	۷-۶	۲۹۷ ۲۹۸
۱۲۱۹	۱۱- حضرت نوح علیہ السلام تو اپنے بیٹے کو بھی طوفان سے نہ بچا سکے اور وہ ان کی آنکھوں کے سامنے غرق ہو گیا۔	۱۲	۱۱	۴	سلام رکوع	۲۹۲ ۲۹۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۹ ۔ اطاعتِ رسول					
۱۲۲۰	۱۔ (جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا) اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح میں سب لوگوں سے اس بات کا عہد لیا تھا کہ جب میں تمہارے پاس رسول بھیجوں تو ان کی اطاعت کرنا۔	۸	۷	۴	۴-۵	۱۹۹
۱۲۲۱	۲۔ اسی قسم کا عہد تمام پیغمبرانِ علیہم السلام سے بھی لیا گیا تھا۔	۳	۳	۹	۱-۲	۷۷
		۲۱	۳۳	۱	۷-۸	۵۴۳
۱۲۲۲	۳۔ اسی بات کی تاکید حضرت آدمؑ اور حضرت حوّاءؑ کو جنت سے نکالتے وقت بھی کی گئی تھی اور صاف کہہ دیا گیا تھا کہ اگر میری طرف سے آنے والی ہدایت پر چلو گے تو امن میں رہو گے ورنہ دنیا اور آخرت میں تکلیف اور تنگی کے سوا کچھ نہ ہو گا۔	۱	۲	۴	۹-۱۰	۹
		۱۶	۲۰	۷	۸-۹	۴۱۵
۱۲۲۳	۴۔ پس اے لوگو! تم اللہ اور رسول کی بات کو خوب غور سے سنو اور اسے قبول کرو۔ تاکہ تمہیں زندگی عطا ہو۔	۹	۸	۳	۵	۲۳۲
۱۲۲۴	۵۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ تاکہ تم پر رحمتِ الٰہی نازل ہو۔	۴	۳	۱۴	۳	۸۵
		۵	۴	۸	۹	۱۱۲
		۷	۵	۱۳	۶	۱۵۸
۱۲۲۵	۶۔ رسول تو مبعوث ہی اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے	۵	۴	۹	۵	۱۱۳
۱۲۲۶	۷۔ رسول کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہوتی ہے۔	۵	۴	۱۱	۴	۱۱۶
۱۲۲۷	۸۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والے۔ نبیوں۔ صدیقوں شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوں گے (ذرا سوچو تو سہی کہ بھلا) ان سے اچھا ساتھی اور کون ہو سکتا ہے۔	۵	۴	۹	۱۰	۱۱۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۲۲۸	۹۔ پیغمبروں پر ایمان لانے اور اطاعت کرنے والوں کو خوف و	۷	۶	۵	۷	۱۷۲
	غم نہ ہوگا۔	۸	۷	۴	۴	۱۹۹
۱۲۲۹	۱۰۔ اور جنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور تکبر کیا۔ ان کے لئے	۷	۶	۵	۷-۸	۱۷۲
	آگ کا عذاب ہوگا جس میں ان کو ہمیشہ رہنا ہوگا۔	۸	۷	۴	۵	۱۹۹
۱۲۳۰	۱۱۔ اور یاد رکھو کہ حق بات ظاہر ہونے کے بعد بھی پیغمبر کی اطاعت	۵	۴	۱۷	۳	۱۲۵
	نہ کرنے اور مومنوں کے راستے پر نہ چلنے کی سزا جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے					
۱۲۳۱	۱۲۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت تو ظلمت سے نکال کر نور	۶	۵	۳	۴-۵	۱۴۱
	اور صراطِ مستقیم کی طرف لے آتی ہے۔					
۱۲۳۲	۱۳۔ پس اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو حضور اکرم صلی اللہ	۳	۳	۴	۱	۶۸
	علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ تاکہ اللہ تم سے محبت کرے اور تمہارے					
	گناہ بخش دے۔ اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔					

۱۰۔ معیارِ نبوت

ف ۱۔ معیارِ نبوت کا عنوان یہاں پر اس لئے قائم نہیں کیا گیا کہ العیاذ باللہ اب کوئی نبی یا رسول اور آنے والا ہے کہ اس کو پرکھا جا سکے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ محض اس لئے کہ اگر کسی سابقہ پیغمبر کے متعلق کسی مخالف کو اعتراض ہو تو اس کا جواب دیا جا سکے۔ اور دوسرے اس لئے کہ اگر کوئی شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کا کر کے لوگوں سے اپنی نبوت منوانا چاہے اور طرح طرح سے تاویلیں کر کے اپنا اُلّو سیدھا کرنے کی کوشش کرے تو بھولے بھالے مسلمان بھائی ایسے شخص کے دامِ فریب سے بچ سکیں۔

ف ۲۔ معیارِ نبوت کے عنوان کے تحت تمام باتوں کو سمجھنے اور ان پر غور کرنے سے پیشتر ایک

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اصول کا سمجھ لینا نہایت لازمی اور ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ نبوت "وہبی" ہے، کسبی نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ نے جس جس کو نبی بنانا تھا یوم الست میں اس کو نبی بنا کر اس سے عہد لے لیا۔ جس کا ذکر حوالہ ۱۳۱ متذکرہ بالا میں گزرا۔ اب کوئی شخص اگر یہ چاہے کہ وہ محنت کر کے اور اپنی ریاضت سے نبوت کا عہدہ حاصل کر لے تو یہ ناممکن ہے ختم نبوت کے متعلق مزید تفصیل "ختم نبوت و اکمال دین" کے عنوان کے تحت ملاحظہ ہو۔					
۱۲۳۳	**۱- پہلی زندگی** پیغمبر کی دعویٰ نبوت سے پہلی زندگی بھی صداقت کی دلیل ہوتی ہے۔	۱۱	۱۰	۴	۶	۲۷۱
		۱۹	۲۶	۲	۹-۱۳	۴۷۶
۱۲۳۴	**۲- بشریت** پیغمبر بشر (انسان) ہوتا ہے۔	۱۳	۱۴	۲	۴-۵	۳۳۲
		۱۶	۱۸	۱۲	۹	۳۹۴ ۳۹۵
۱۲۳۵	**۳- رجولیت** پیغمبر مرد ہوتا ہے (لہذا وہ کبھی حیض و نفاس میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ بخلاف عورت کے کہ اس کا بہت سا وقت حیض و نفاس میں گذر جاتا ہے۔)	۱۳	۱۲	۱۲	۵	۳۲۰
		۱۴	۱۶	۶	۳	۳۵۱
۱۲۳۶	**۴- توحید** ا- ظالم کو امامت (نبوت) نہیں ملا کرتی۔ شرک بڑا ظلم ہے۔ لہذا مشرک نبی نہیں ہو سکتا۔	۱	۲	۱۵	۳	۲۳-۲۴
		۲۱	۳۱	۲	۲	۵۳۴
	ب- پیغمبر اپنے آپ کو یا فرشتوں کو معبود نہیں بنواتا۔	۳	۳	۸	۸-۹	۷۶-۷۷
	ج- وہ تو ہمیشہ توحید ہی پر رہنے کی تبلیغ کیا کرتا ہے۔	۱۴	۱۶	۵	۲	۳۵۰
		۱۷	۲۱	۲	۱۵	۴۱۹
		۲۵	۴۳	۴	۱۰	۶۳۹
۱۲۳۷	**۵- تعلیم و تربیت** ا- پیغمبر کا استاد تو بس اللہ ہی ہوتا ہے کیونکہ جو علم پیغمبر لے کر آتا ہے وہ کسی دوسرے کے پاس نہیں ہوتا حضرت عیسیٰؑ کو اللہ نے خود ہی کتاب، حکمت، توریت اور انجیل سکھائی	۱۶	۱۹	۳	۳	۳۹۹
		۷	۵	۱۵	۲	۱۶۲ ۱۶۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔	۲۱	۲۹	۵	۴	۵۲۱
	اللہ تعالیٰ نے خود آپ کو پڑھایا۔	۳۰	۸۷	۱	۶-۷	۷۷۱
	اور وہ باتیں آپ کو بتائیں جو آپ نہ جانتے تھے۔	۵	۴	۱۷	۱	۱۲۴
	ب۔ نزول وحی کے وقت وحی کو پڑھنے کے لئے پیغمبر کو حکم ہوتا ہے کہ جلدی نہ کیا کرو۔ کیونکہ وحی کا پیغمبر کو یاد کرانا اور اس کے معنے (شرح) بتانا اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمے لے رکھا ہے	۱۶	۲۰	۶	۱۰	۴۱۴
		۲۹	۷۵	۱	۱۹-۱۶	۷۵۰
	ج۔ پیغمبر اپنی قومی زبان میں بھیجا جاتا ہے، تاکہ وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح سمجھا سکے۔	۱۳	۱۴	۱	۴	۳۳۰
	د۔ شاعری تو پیغمبر کی شان کے شایاں ہی نہیں ہے۔	۲۳	۳۶	۵	۲	۵۷۷
۱۲۳۸	۶۔ **امانت و دیانت و للّٰہیت** ا۔ پیغمبر کبھی خیانت نہیں کرتا۔	۴	۳	۱۷	۶	۹۱
	ب۔ وہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ بات لوگوں تک پہنچانے میں دریغ نہیں کرتا۔ اگر وہ ایسا کرے اور بات کو چھپائے تو گویا اس نے منصبِ رسالت کو ہی پورا نہیں کیا۔	۶	۵	۱۰	۱	۱۵۳
	ج۔ پیغمبر ہمیشہ بلا معاوضہ تبلیغ کیا کرتا ہے۔ سابقہ پیغمبروں کے واقعات کو دیکھو۔ وہ سب بلا معاوضہ تبلیغ کیا کرتے تھے۔	۷	۶	۱۰	۸	۱۶۹
		۱۳	۱۲	۱۱	۱۱	۳۲۰
		۱۹	۲۵	۵	۱۳	۴۷۲
		۱۹	۲۶	۶-۱۰	سارا رکوع	۴۸۱ ۴۸۹
		۲۲	۳۴	۶	۲	۵۶۲
		۲۳	۳۸	۵	۲۲	۵۹۳ ۵۹۴
۱۲۳۹	۷۔ **عدمِ تضاد** ا۔ کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں (لہٰذا	۲۱	۳۳	۱	۴	۵۴۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	دو متضاد باتیں کسی سچے انسان کے منہ سے نہیں نکل سکتیں تو پھر پیغمبر کے منہ سے تو کیا نکلیں گی۔)					
	ب۔ تم غور کرو کہ قرآن میں بھی اختلاف نہیں ہے۔ اگر وہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات ہوتے۔	۵	۴	۱۱	۶	۱۱۷
۱۲۴۰	۸۔ نصرتِ الٰہی | ا۔ پیغمبر کا ہلاکت سے محفوظ رہنا بھی صداقت کی دلیل ہے۔	۲۹	۶۹	۲	۷-۱۱	۷۳۷
	ب۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے۔ ان کے ساتھ رہتا ہے۔ ان کی محافظت اور حوصلہ افزائی فرماتا ہے۔	۶	۵	۱۰	۱	۱۵۳
		۱۹	۲۶	۲	۱-۸	۴۷۵ ۴۷۶
		۲۳	۳۷	۵	۳۳ ۳۴	۵۸۶
		۲۴	۴۰	۶	۱	۶۱۲
	ج۔ اللہ کے فرشتے بھی ان کے محافظ ہوتے ہیں۔	۲۹	۷۲	۲	۸-۹	۷۴۴
	د۔ پیغمبر اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ کام کرنے سے دریغ نہیں کرتے کیونکہ وہ اللہ کے سوا تو کسی سے ڈرتے ہی نہیں اور اللہ ان کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔	۲۲	۳۵	۳	۱۱	۵۶۷
		۲۲	۳۳	۵	۴-۵	۵۴۸ ۵۴۹
۱۲۴۱	۹۔ معجزات | پیغمبر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزات اور نشانات عطا ہوتے ہیں جن کے ذریعے وہ عام انسانوں سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ اس کی تفصیل باب ۱۵ معجزات میں ملاحظہ ہو					
۱۲۴۲	۱۰۔ بشارت و تصدیق | پیغمبر مبشر ہوتا ہے۔ مبشر بہ ہوتا ہے مصدق ہوتا ہے۔ اور مصدق بہ ہوتا ہے۔	۲۸	۶۱	۱	۶	۷۱۵ ۷۱۶

ف۔ نبی کی بشارت اس سے پہلا نبی دے گیا ہوتا ہے۔ اور وہ آکر اپنے بعد والے کی بشارت

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

دیتا ہے۔ وہ اپنے سے پہلے کی تصدیق کرتا ہے اور اس کے بعد میں آنے والا اس کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ سلسلہ اول سے آخر تک اسی طرح جاری رہا۔ حضرت آدمؑ کی بشارت اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کو دی۔ حضرت آدمؑ نے پیدا ہو کر اللہ تعالیٰ کی تصدیق فرمائی۔ اور حضرت شیثؑ کی بشارت دی۔ حضرت شیثؑ نے آکر حضرت آدمؑ کی تصدیق کی اور اپنے بعد والے کی بشارت دی۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ حتیٰ کہ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں خاتم النبیین ہو کر تشریف لائے، آپ کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی، آپ نے تشریف لا کر حضرت عیسیٰؑ کی تصدیق فرمائی۔ اور بشارت دی کہ مسیح ابن مریمؑ جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا ہے۔ زمانہ قربِ قیامت میں تشریف لا کر میری امت کے امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ جو بین ثبوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آپ کی تصدیق کرنے کا ہے

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

۲۔ کتبِ سابقہ میں بشاراتِ محمد صلعم

۱۲۴۳	۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی کا ذکر توریت اور انجیل میں بھی ہے؛	۹	۷	۱۹	۶	۲۱۹
۱۲۴۴	۲۔ آپؐ کی اور آپؐ کے ساتھیوں کی نشانیاں توریت و انجیل میں درج ہیں	۲۶	۴۸	۴	۳	۶۶۸
۱۲۴۵	۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نام احمدؐ کے ساتھ آپؐ کی بشارت دی۔	۲۸	۶۱	۱	۶	۷۱۵ ۷۱۶
۱۲۴۶	۴۔ اسی لئے کتب سابقہ کا صحیح علم رکھنے والے آپؐ کی رسالت پر گواہ ہیں۔	۱۳	۱۳	۶	۶	۳۲۹ ۳۳۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۲۴۷	۵۔ اور اسی لئے اہل کتاب آپ کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچان لیتے ہیں۔	۷	۶	۲	۱۰	۱۶۸
۱۲۴۸	۶۔ اور اپنی کتابوں کے ذریعے جانتے ہیں کہ تحویلِ قبلہ کا حکم بالکل سچ ہے۔	۲	۲	۱۷	۳	۲۷

ف۔ کتبِ سابقہ میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بہت سی بشارتیں موجود ہیں۔ ان میں سے چند ایک ہدیہ ناظرین ہیں:۔

۱ (حضرت موسیٰ[1] کی پانچویں کتاب استثنا۔ باب ۱۸۔ آیات ۱۵ تا ۲۰

خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیری ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی طرف کان دھریو ● اس سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے حورب میں مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنوں۔ اور ایسی شدت کی آگ میں پھر دیکھوں تاکہ میں مر نہ جاؤں ● اور خداوند نے مجھے کہا کہ انہوں نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا ● میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں ان سے کہونگا وہ سب ان سے کہیگا ● اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سنیگا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔ ● لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا تو وہ نبی قتل کیا جائے ●

۲ حضرت موسیٰ کی پانچویں کتاب استثنا۔ باب ۳۳۔ آیت ۲۔

خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے دہنے ہاتھ ایک

[1] بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسماعیل ہی ہیں۔

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون از کتبِ سابقہ
	آتشی شریعت ان کے لئے تھی ●
	ف - سینا سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نکلے۔ شعیر سے جس کے پاس بیت لحم اور ناصرہ ہیں حضرت مسیح ابن مریم ظاہر ہوئے اور فاران سے جن میں مکہ معظمہ ہے ہمارے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفتابِ رسالت بن کر طلوع ہوئے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ تشریف لائے فاران کے پہاڑ سے ٹھیک دس ہزار قدوسیوں (صحابہ کرام) کے ساتھ جلوہ گر ہوئے۔ فتح مکہ کے دن صحابہ کرام رضؓ کی یہ تعداد آپ کے ساتھ تھی،
۳ -	**حضرت سلیمان علیہ السلام کی کتاب غزل الغزلات۔ باب ۵۔ آیات ۱۰ تا ۱۶۔**
	میرا محبوب سرخ و سفید ہے۔ دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے ● اس کا سر ایسا جیسا چوکھا سونا اس کی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوّے کی سی کالی ہیں ● اس کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں۔ جو لب دریا دودھ میں نہا کے تمکنت سے بیٹھے ہوں ● اس کے رخسارے پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاری کی مانند ہیں، اس کے لب سوسن ہیں جن سے بہتا ہوا مُر ٹپکتا ہے ● اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں جن میں ترسیس کے جواہر جڑے گئے۔ اس کا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے جس پر نیلم کے گل بنے ہوں۔ ● اس کے پیر ایسے جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونے کے پایوں پر کھڑے کئے جائیں۔ اس کی قامت لبنان کی سی۔ وہ خوبی میں رشک سرو ہے ● اس کا منہ شیرینی ہے۔ ہاں وہ سراپا عشق انگیز[۵] ہے۔ اے یروسلم کی بیٹیو! یہ میرا پیارا یہ میرا جانی ہے ●
	۵ اصل لفظ عبرانی میں محمدیم ہے۔ اس کا ترجمہ اردو بائیبل میں سراپا عشق انگیز کیا گیا ہے۔ ی اور م جمع کی علامت ہیں۔ عبرانی زبان میں تعظیماً مفرد نام کو جمع کر لیا کرتے ہیں جیسا کہ الوہ سے الوہیم۔ اور بعل سے بعلیم اردو محاورہ میں بھی مفرد کے لئے جمع کی ضمیریں استعمال کر لیتے ہیں ایسے ہی

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون از کتب سابقہ

محمدؐ کے لئے عبرانی میں محمدیم کا لفظ آیا ہے ٭

۴ | یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۲۱ آیات ۱۳ تا ۱۷

عرب کے صحرا میں تم رات کاٹو گے۔ اے دوانیوں کے قافلو ● پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو! روٹی لیکے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو ● کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھنچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں ● کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا۔ ہنوز ایک برس - ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی ● اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ●

ف ۔ ان آیات میں یہودیوں کے مدینہ منورہ سے جلاوطن کئے جانے کے متعلق ذکر ہے ٭

۵ | یسعیاہ نبی کی کتاب - باب ۴۲ - آیات ۱ تا ۴

دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالتا۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔ وہ قوموں کے درمیان عدالت جاری کرائے گا ● وہ نہ چلّائے گا اور اپنی صدا بلند نہ کرے گا۔ اور اپنی آواز بازاروں میں نہ سنائے گا ● وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑے گا۔ اور دھکتی ہوئی بتی کو نہ بجھائے گا۔ وہ عدالت کو جاری کرائے گا کہ دائم رہے اس کا زوال نہ ہوگا۔ اور نہ مسلا جائے گا جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے۔ اور بحری ممالک اس کی شریعت کی راہ تکیں ●

ف ۔ اس وقت تمام بحری ممالک ایسی شریعت (قانون) کی تلاش میں ہیں جس سے دنیا میں امن قائم ہو۔ ایسی شریعت شریعتِ محمدیہ ہے جس کے رائج کئے بغیر دنیا میں امن قائم ہونا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے ٭

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون از کتب سابقہ	
۶	یسعیاہ نبی کی کتاب۔ باب ۴۲۔ آیات ۹ تا ۱۳	دیکھو تو سابق پیشین گوئیاں برآئیں اور میں نئی باتیں بتلاتا ہوں۔ اس سے پیشتر کہ واقع ہوں میں تم سے بیان کرتا ہوں ● خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ۔ اے تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اُس میں بستے ہو، اے بحری ممالک اور ان کے باشندو تم زمین پر سرتاسر اسی کی ستایش کرو ● بیابان اور اس کی بستیاں۔ قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کریں گے۔ سلع کے بسنے والے ایک گیت گائیں گے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں گے ● وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں گے اور بحری ممالک میں اس کی ثنا خوانی کریں گے ● خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسائے گا۔ وہ چلائے گا۔ ہاں وہ جنگ کے لئے للکارے گا۔ وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کرے گا ●
ف	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی ملاحظہ ہو ٭	
۷	یسعیاہ نبی کی کتاب۔ باب ۵۳۔ آیات ۱۰ تا ۱۲	لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے۔ اس نے اسے غمگین کیا۔ جب اس کی جان گناہ کے لئے گذرانی جائے تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔ اور اس کی عمر دراز ہوگی اور خدا کی مرضی اس کے ہاتھ کے وسیلے برآئے گی ● اپنی جان ہی کا دکھ اٹھا کر وہ اسے دیکھے گا اور سیر ہوگا اپنی ہی پہچان سے میرا صادق بندہ بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا۔ کیونکہ وہ ان کی بدکاریاں اپنے اوپر اٹھالے گا ● اس لئے میں اسے بزرگوں کے ساتھ ایک حصہ دونگا۔ اور وہ لوٹ کا مال زوروں کے ساتھ بانٹ لے گا۔ کہ اس نے اپنی جان موت کے لئے انڈیل دی۔ اور وہ گنہگاروں کے درمیان شمار کیا گیا اور اس نے بہتوں کے گناہ اٹھالئے اور گنہگاروں کی شفاعت کی ●
۸	یسعیاہ نبی کی کتاب۔ باب ۶۰۔ آیات ۱ تا ۷	اُٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خداوند

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون از کتب سابقہ
	کے جلال نے تجھ پر طلوع کیا ● کہ دیکھ تاریکی زمین پر چھا جائے گی۔ اور تیرگی قوموں پر۔ لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا۔ اور اس کا جلال تجھ پر نمودار ہوگا ● اور قومیں تیری روشنی میں اور شاہان تیرے طلوع کی تجلّی میں چلیں گے ● اپنی آنکھیں اٹھا کر چاروں طرف نگاہ کر۔ وہ سب کے سب اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہ تجھ پاس آئیں گے۔ تیرے بیٹے دور سے آئیں گے۔ تیری بیٹیاں گود میں اٹھائی جائیں گی ● تب تو دیکھے گی اور روشن ہوگی۔ ہاں تیرا دل اچھلے گا اور کشادہ ہوگا۔ کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پھرے گی۔ اور قوموں کی دولت تیرے پاس فراہم ہوگی ● اونٹوں کی قطاریں اور مدیان اور عیفہ کی سانڈنیاں آکے تیرے گرد بے شمار ہوں گی۔ وہ سب جو سبا کے ہیں آئیں گے۔ وہ سونا اور لبان لائیں گے۔ اور خداوند کی تعریفوں کی بشارتیں سنائیں گے ● قیدار کی ساری بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں گی۔ نبیط کے مینڈھے تیرے پاس حاضر ہوں گے وہ میری منظوری کے واسطے میرے مذبح پر چڑھائے جائیں گے۔ اور میں اپنی شوکت کے گھر کو بزرگی دوں گا۔ ●
۹	**میکاہ نبی کی کتاب۔ باب ۵۔ آیات ۱۔۲** اے فوجوں کی بیٹی تو اب فوجوں کی طرح جمع ہو۔ ہم پر محاصرہ کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اسرائیل کے حاکم کے گال پر چھڑی ماری ہے ● پر اے بیت لحم افراتاہ ہر چند کہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے وہ شخص نکل کے مجھ پاس آئے گا جو اسرائیل میں حاکم ہوگا اور اس کا نکلنا قدیم سے ایّام الازل سے ہے ●
۱۰	**متی کی انجیل۔ باب ۲۱۔ آیات ۳۳ تا ۴۴** ایک اور تمثیل سنو۔ ایک گھر کا مالک تھا۔ جس نے انگوری باغ لگایا اور اس کے چاروں طرف احاطہ گھیرا اور اس میں حوض کھودا اور برج بنایا اور اسے باغبانوں کو ٹھیکے پر دیکر

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون از کتب سابقہ
	پردیس چلا گیا ● اور جب پھل کا موسم قریب آیا تو اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس اپنا پھل لینے کو بھیجا ● اور باغبانوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو پیٹا اور کسی کو قتل کیا۔ اور کسی کو سنگسار کیا ● پھر اس نے اور نوکروں کو بھیجا۔ جو پہلوں سے زیادہ تھے۔ اور انہوں نے ان کے ساتھ بھی اسی طرح کیا ● آخر اس نے اپنے بیٹے کو ان کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے ● جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا کہ یہی وارث ہے۔ آؤ اسے قتل کر کے اس کی میراث پر قبضہ کر لیں ● اور اسے پکڑ کر باغ سے باہر نکالا۔ اور قتل کر دیا ● پس جب باغ کا مالک آئے گا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا؟ ● انہوں نے اس سے کہا کہ ان بُرے آدمیوں کو بُری طرح ہلاک کرے گا۔ اور باغ کا ٹھیکہ اور باغبانوں کو دیگا جو موسم پر اس کو پھل دیں ● یسوع نے ان سے کہا۔ کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ "جس پتھر کو معماروں نے رد کر دیا۔ وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا" یہ خداوند کی طرف سے ہوا۔ اور ہماری نظر میں عجیب ہے ● اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دیدی جائے گی ● اور جو اس پتھر پر گرے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ مگر جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا ●
۱۱	**متی کی انجیل باب ۲۳ آیات ۳۷ تا ۳۹**
	اے یروشلیم۔ اے یروشلیم۔ تو جو نبیوں کو قتل کرتی ہے۔ اور جو تیرے پاس بھیجے گئے انہیں سنگسار کرتی ہے! کتنی ہی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کر لیتی ہے۔ اسی طرح میں بھی تیرے لڑکوں کو جمع کر لوں۔ مگر تم نے نہ چاہا! ● دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے ● کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے ●

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون از کتب سابقہ
۱۲	**مرقس کی انجیل - باب ۱ - آیات ۴ تا ۸** یوحنّا آیا اور بیابان میں بپتسمہ دیتا اور گناہوں کی معافی کے لئے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرتا تھا ● اور یہودیہ کے ملک سب لوگ اور یروشلیم کے سب رہنے والے نکل کر اس کے پاس گئے اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے دریائے یردن میں اس سے بپتسمہ لیا ● یوحنّا اونٹ کے بالوں کا لباس پہنے اور چمڑے کا پٹکا اپنی کمر سے باندھے رہتا۔ اور ٹڈیاں اور جنگلی شہد کھاتا تھا ● اور یہ منادی کرتا تھا کہ میرے بعد وہ شخص آنے والا ہے جو مجھ سے زور آور ہے۔ میں اس لائق نہیں کہ جھک کر اس کی جوتیوں کا تسمہ کھولوں ● میں نے تو تمہیں پانی سے بپتسمہ دیا۔ مگر وہ تمہیں روح القدس سے بپتسمہ دے گا ●
۱۳	**لوقا کی انجیل - باب ۲۰ - آیات ۹ تا ۱۸** پھر اس نے لوگوں سے یہ تمثیل کہنی شروع کی کہ کہ ایک شخص نے انگوری باغ لگا کر باغبانوں کو ٹھیکے پر دیا اور ایک بڑی مدت کے لئے پردیس چلا گیا ● اور پھل کے موسم پر اس نے ایک نوکر باغبانوں کے پاس بھیجا تاکہ وہ باغ کے پھل کا حصہ اسے دیں۔ لیکن باغبانوں نے اسے پیٹ کر خالی ہاتھ لوٹا دیا ● پھر اس نے ایک نوکر بھیجا انہوں نے اس کو بھی پیٹ کر اور بے عزت کر کے خالی ہاتھ لوٹا دیا ● پھر اس نے تیسرا بھیجا۔ انہوں نے اس کو بھی زخمی کر کے نکال دیا ● اس پر باغ کے مالک نے کہا کہ کیا کروں ؟ میں اپنے پیارے بیٹے کو بھیجوں گا۔ شاید اس کا لحاظ کریں ● جب باغبانوں نے اسے دیکھا تو آپس میں صلاح کر کے کہا کہ یہی وارث ہے اسے قتل کریں کہ میراث ہماری ہو جائے ● پس اس کو باغ کے باہر نکال کر قتل کیا۔ اب باغ کا مالک ان کے ساتھ کیا کرے گا ● وہ آ کر ان باغبانوں کو ہلاک کرے گا اور باغ اوروں کو دیدے گا۔ انہوں نے یہ سن کر کہا خدا نکرے ● اس نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ پھر یہ کیا لکھا ہے کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون از کتب سابقہ
	کا پتھر ہو گیا ● جو کوئی اس پتھر پر گرے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے لیکن جس پر وہ گرے گا۔ اسے پیس ڈالے گا ●
۱۴	**یوحنا کی انجیل۔ باب ۵۔ آیات ۳۰ تا ۳۲**
	میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے۔ کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں ● اگر میں خود اپنی گواہی دوں تو میری گواہی سچی نہیں ● ایک اور ہے جو میری گواہی دیتا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ میری گواہی جو وہ دیتا ہے سچی ہے ●
۱۵	**یوحنا کی انجیل۔ باب ۱۴۔ آیات ۱۵ تا ۱۹**
	اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے ● اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے ● یعنی سچائی کا روح جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ نہ اسے دیکھتی نہ جانتی ہے۔ تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہوگا ● میں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا۔ میں تمہارے پاس آؤں گا ● تھوڑی دیر باقی ہے کہ دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی مگر تم مجھے دیکھتے رہو گے۔ کیونکہ میں جیتا ہوں۔ تم بھی جیتے رہو گے ●
۱۶	**یوحنا کی انجیل۔ باب ۱۴۔ آیات ۲۵ تا ۳۰**
	میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں ● لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہ ہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا ● میں تمہیں اطمینان

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون از کتب سابقہ
	دیئے جاتا ہوں۔ اپنا اطمینان تمہیں دیتا ہوں جس طرح دنیا دیتی ہے میں تمہیں اس طرح نہیں دیتا۔ تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے ● تم سن چکے ہو کہ میں نے تم سے کہا کہ جاتا ہوں۔ اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں۔ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے تو اس بات سے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ خوش ہوتے۔ کیونکہ باپ مجھ سے بڑا ہے ● اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو ● اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔ کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں ●
۱۷	**یوحنا کی انجیل۔ باب ۱۵۔ آیات ۲۶-۲۷** لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کا روح جو باپ کی طرف سے نکلتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا ● اور تم بھی گواہ رہو۔ کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو ●
۱۸	**یوحنا کی انجیل۔ باب ۱۶۔ آیات ۱ تا ۱۶** میں نے یہ باتیں تم سے اس لئے کہیں کہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ ● لوگ تم کو عبادت خانے سے خارج کر دیں گے بلکہ وہ وقت آتا ہے کہ جو کوئی تم کو قتل کرے گا وہ گمان کرے گا کہ میں خدا کی خدمت کرتا ہوں ● اور وہ اس لئے یہ کریں گے کہ انہوں نے نہ باپ کو جانا نہ مجھے ● لیکن میں نے یہ باتیں اس لئے تم سے کہیں کہ جب ان کا وقت تم کو یاد آجائے کہ میں نے تم سے کہہ دیا تھا۔ اور میں نے شروع میں تم سے یہ باتیں اس لئے نہ کہیں کہ میں تمہارے ساتھ تھا ● مگر اب میں اپنے بھیجنے والے کے پاس جاتا ہوں۔ اور تم میں کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا کہ تو کہاں جاتا ہے؟ ● بلکہ اس لئے کہ میں نے یہ باتیں تم سے کہیں تمہارا دل غم سے بھر گیا ●

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون از کتب سابقہ

لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیجدوں گا ● اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھیرائے گا ● گناہ کے بارے میں اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے ● راست بازی کے بارے میں اس لئے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے ● عدالت کے بارے میں اس لئے کہ دنیا کا سردار مجرم ٹھیرایا گیا ہے ● مجھے تم سے اور بھی باتیں کہنی ہیں۔ مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے ● لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ ● وہ میرا جلال ظاہر کرے گا اس لئے کہ مجھ ہی سے حاصل کر کے تمہیں خبریں دے گا ● جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے۔ اس لئے میں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دے گا ● تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے ●

۱۹ رسولوں کے اعمال۔ باب ۱۔ آیات ۴ تا ۱۱۔

(یسوع نے) ان سے مل کر ان کو حکم دیا کہ یروشلیم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اس وعدے کے پورا ہونے کے منتظر رہو جس کا ذکر تم مجھ سے سن چکے ہو ● کیونکہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا۔ مگر تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس سے بپتسمہ پاؤ گے ● پس انہوں نے جمع ہو کر اس سے پوچھا کہ اے خداوند کیا تو اسی وقت اسرائیل کو بادشاہی پھر عطا کرے گا؟ ● اس نے ان سے کہا کہ ان وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں ● لیکن جب روح القدس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے۔ اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون از کتب سابقہ
	گواہ ہوگے ● یہ کہہ کر وہ ان کے دیکھتے دیکھتے اوپر اٹھا لیا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا ● اور اس کے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے۔ تو دیکھا دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس آ کھڑے ہوئے ● اور کہنے لگے۔ اے گلیلی مردو۔ تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ اسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے ●
۲۰ کرنتھیوں کے نام پولُس رسول کا پہلا خط۔ باب ۱۳۔ آیات ۸ تا ۱۲۔	محبت کو زوال نہیں۔ نبوتیں ہوں تو موقوف ہو جائینگی زبانیں ہو تو جاتی رہیں گی۔ علم ہو تو مٹ جائے گا ● کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا ● جب میں بچہ تھا تو بچوں کی طرح بولتا تھا۔ بچوں کی سی طبیعت تھی۔ بچوں کی سی سمجھ تھی۔ لیکن جب جوان ہوا تو بچپن کی باتیں ترک کر دیں ● اب ہم کو آئینے میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے۔ مگر اس وقت روبرو دیکھیں گے۔ اس وقت میرا علم ناقص ہے مگر اس وقت ایسی پوری طور پر پہچانوں گا جیسے میں پہچانا گیا ہوں ●
۲۱ گلتیوں کے نام پولُس رسول کا خط۔ باب ۴۔ آیات ۲۱ تا ۲۵؛	مجھ سے کہو تو۔ تم جو شریعت کے ماتحت ہونا چاہتے ہو، کیا شریعت کی بات کو نہیں سنتے؟ ● یہ لکھا ہے کہ ابراہیم کے دو بیٹے تھے ایک لونڈی سے۔ دوسرا آزاد سے ● مگر لونڈی کا لڑکا جسمانی طور پر اور آزاد کا لڑکا وعدے کے سبب سے پیدا ہوا ● ان باتوں میں تمثیل پائی جاتی ہے۔ اس لئے کہ یہ عورتیں گویا دو عہد ہیں۔ ایک کوہ سینا پر کا جس سے غلام ہی پیدا ہوتے ہیں اور وہ ہاجرہ ہے

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون از کتب سابقہ
	اور ہاجرہ عرب کا کوہ سینا ہے۔ اور موجودہ یروشلیم اس کا جواب ہے۔ کیونکہ وہ اپنے لڑکوں سمیت غلامی میں ہے ●
۲۲	**یوحنّا عارف کا مکاشفہ۔ باب ۵ آیت ۱** اور جو تخت پر بیٹھا تھا۔ میں نے اس کے دہنے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی جو اندر سے اور باہر سے لکھی ہوئی تھی اور اسے سات مہریں لگا کر بند کیا گیا تھا ●
ف	یہ کتاب قرآن کریم اور سات مہریں سورۂ فاتحہ کی سات آیتیں ہیں۔
۲۳	**یوحنا عارف کا مکاشفہ۔ باب ۱۹ ۔ آیات ۱۱ تا ۱۶** پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس پر ایک سوار ہے جو سچا اور برحق کہلاتا ہے۔ اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے ● اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں اور اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں۔ اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے جسے اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ● اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے۔ اور اس کا نام کلامِ خدا کہلاتا ہے ● اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور صاف مہین کتانی کپڑے پہنے ہوئے۔ اس کے پیچھے پیچھے ہیں ● اور قوموں کے مارنے کے لئے اس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا۔ اور قادرِ مطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندیگا ● اور اس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ●
ف	معراج شریف میں براق کی سواری اور مختلف غزوات میں ملائکہ کے ذریعے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی امداد غیبی کی طرف اشارہ ہے۔ واقعات شاہد ہیں کہ یہ تمام باتیں آپ میں کس طرح سے پوری ہوئیں

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

۳ - حضرت محمد صلعم کا پیغمبر برحق ہونا

۱ - اپنی پہلی زندگی

۱۲۴۹	۱ - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔	۲	۲	۳۳	۴	۵۲
۱۲۵۰	۲ - آپ سابقہ پیغمبروں کی طرح ایک رسول ہیں۔	۴	۳	۱۵	۱	۸۷
۱۲۵۱	۳ - اللہ تعالےٰ نے آپ کو حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر بھیجا۔	۱	۲	۱۴	۷	۲۳
۱۲۵۲	۴ - اور آپ کو تمام لوگوں کے واسطے رسول بنا کر مبعوث فرمایا۔	۵	۴	۱۱	۳	۱۱۶
		۶	۴	۲۳	۸	۱۳۴
		۹	۷	۲۰	۱	۲۲۰
۱۲۵۳	۵ - تاکہ آپ دین اسلام کو تمام ادیان کے مقابلے میں واضح فرما دیں۔	۱۰	۹	۵	۴	۲۴۸
		۲۶	۴۸	۴	۲	۶۶۸
		۲۸	۶۱	۱	۹	۷۱۶
۱۲۵۴	۶ - اللہ تعالیٰ کی آیتیں لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔ ان کو پاک کریں اور کتاب و حکمت کی تعلیم ان کو دیں۔	۲	۲	۱۸	۴	۲۹
		۴	۳	۱۷	۹	۹۱
		۲۸	۶۲	۱	۲	۷۱۷
۱۲۵۵	۷ - اللہ تعالےٰ نے قسم کھا کر فرمایا کہ آپ اس کے رسول ہیں اور سیدھے راستے پر ہیں۔	۲۲	۳۶	۱	۲-۴	۵۷۱
۱۲۵۶	۸ - آپ کی رسالت پر اللہ ہی کی گواہی بہت کافی ہے۔	۵	۴	۱۱	۳	۱۱۶
		۷	۶	۲	۹	۱۶۷
		۱۵	۱۷	۱۱	۳	۳۷۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۲۵۷	۹- اگر تم مزید چاہتے ہو تو توریت و انجیل میں امی نبی کا ذکر دیکھ لو۔	۹	۷	۱۹	۶	۲۱۹
۱۲۵۸	۱۰- اور سیدھی بات تو یہ ہے کہ آپ کی دعوی نبوت سے پہلے کی زندگی اٹھا کر دیکھ لو۔ آپ کی صداقت واضح ہو جائیگی۔	۱۱	۱۰	۲	۶	۲۷۱

ف - سیرت کی کتابوں میں یہ بات بالتفصیل مذکور ہے کہ دعوی نبوت سے پیشتر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و دیانت لوگوں میں اس درجہ تک مشہور ہو چکی تھی کہ آپ کا لقب امین پڑ گیا تھا۔ اور کوئی دشمن بھی آپ کی کسی بات پر انگلی نہیں اٹھا سکتا تھا۔ چنانچہ نجاشی شاہ حبشہ کے دربار میں کفار مکہ کے سامنے جس وقت جعفر رضؓ بن ابی طالب نے مندرجہ ذیل بیان دیا تو کوئی بھی اس کی تردید نہیں کر سکا۔

"شاہا۔ ہم پہلے جاہلیت والے تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے اور مردار جانور کھاتے تھے، فحش کاری، قطع رحمی، بد خلقی میں مبتلا تھے۔ ہمارا قوی ضعیف کو کھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف ایک رسول بھیجا جو ہمارے ہی کنبہ سے ہے۔ ہم ان کے نسب، سچائی، امانت اور عفت کو خوب جانتے ہیں۔ اور انہوں نے اس کی دعوت دی کہ اللہ کو ایک سمجھیں، اور اس کے ساتھ کسی کو سہیم و شریک نہ جانیں۔ اور بت پرستی چھوڑ دیں۔ سچ بولیں۔ عزیز و اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کریں۔ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ اور محرمات سے منع فرمایا اور خون بہانے اور جھوٹ بولنے اور یتیم کا مال کھانے سے روکا۔ اور ہمیں نماز روزہ زکوۃ، حج، کا حکم فرمایا۔ ہم نے جب یہ سنا تو اس پر ایمان لے آئے۔"

(سیرت خاتم الانبیا مصنفہ مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دار العلوم دیوبند)

۲ - بشریت

۱۲۵۹	۱- کفار کو اس بات پر بڑا تعجب ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۲۳	۳۸	۱	۴	۵۸۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	ان میں سے مبعوث ہوئے۔	۲۶	۵۰	۱	۲	۶۷۲
۱۲۶۰	۲- اور اسی بات نے ان کو ایمان لانے سے روکا۔	۱۵	۱۷	۱۱	۱	۳۷۷
۱۲۶۱	۳- ارشادِ خداوندی ہوا کہ آپ کہہ دیجئے کہ میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں	۲۶	۴۶	۱	۹	۶۵۲
۱۲۶۲	۴- سابقہ پیغمبر بھی سب کھانا کھانے والا جسم رکھتے تھے۔	۱۷	۲۱	۱	۸	۴۱۷ ۴۱۸
۱۲۶۳	۵- ان کے بیویاں اور اولاد بھی تھی۔	۱۳	۱۳	۶	۱	۳۲۹
۱۲۶۴	۶- اور وہ سب کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔	۱۸	۲۵	۲	۱۱	۴۶۸
۱۲۶۵	۷- اسی طرح میں بھی ایک بشر ہی ہوں۔ اگر دنیا میں فرشتے آباد ہوتے تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو رسول بنا کر بھیج دیتا۔	۱۵ ۱۵	۱۷ ۱۷	۱۰ ۱۱	۹-۶ ۲-۱	۳۷۷ ۳۷۸
۱۲۶۶	۸- اور صاف اعلان فرما دیجئے۔ کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب داں ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو اسی پر چلتا ہوں جو میرے پاس اللہ کا حکم آتا ہے۔	۷	۶	۵	۹	۱۷۲
۱۲۶۷	۹- میں تو تمہارے جیسا ایک انسان ہی ہوں۔ اور میرے پاس اس بات کا حکم آتا ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے پس جس کو اپنے رب سے ملنے کی امید ہو وہ کچھ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے ۞	۱۶	۱۸	۱۲	۹	۳۹۴ ۳۹۵

۳- رجولیت

۱۲۶۸	۱- (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) کیا لوگوں کو اس بات پر بھی تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک مرد (حضرت محمد صلعم) پر وحی بھیجی۔ تاکہ وہ	۱۱	۱۰	۱	۲	۲۶۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	لوگوں کو ڈر سنا دے اور مومنوں کو خوش خبری دے					
۱۲۶۹	۲- ہم نے تو آپ سے پیشتر بھی جتنے رسول بھیجے وہ سب مرد ہی تھے۔	۱۳	۱۲	۱۴	۵	۳۲۰
۱۲۷۰	۳- اگر اس بات کا علم نہ ہو تو چاہے اہل ذکر سے پوچھ کر دیکھ لو،	۱۴	۱۶	۶	۴	۳۵۱
		۱۷	۲۱	۱	۷	۴۱۷

۴- توحید

۱۲۷۱	۱- جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے صرف ایک خدا کی عبادت کرنے کو کہا تو بہت ہی متعجب ہوئے۔	۲۳	۳۸	۱	۵	۵۸۷
۱۲۷۲	۲- اور الٹا آپ سے غیر اللہ کی عبادت کرنے اور بتوں کو پوجنے کے لئے کہنے لگے۔	۲۳	۳۹	۷	۱	۶۰۳
		۳۰	۱۰۹	۱	سلم سورت	۷۸۹
۱۲۷۳	۳- اس پر ارشادِ خداوندی ہوا کہ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اے کافرو! میں نے نہ آجتک تمہارے معبودوں کی پوجا کی ہے اور نہ آئندہ کروں گا۔	۳۰	۱۰۹	۱	〃	۷۸۹
۱۲۷۴	۴- مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ بس اللہ ہی کی عبادت کروں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤں اور اسی کی طرف بلاتا رہوں اور اسی کی طرف میرا ٹھکانا ہے۔	۱۳	۱۳	۵	۵	۳۲۸
۱۲۷۵	۵- ارے نادانو! تم مجھے اللہ کے سوا کس کی پوجا کرنے کو کہہ رہے ہو۔ مجھے تو سابقہ رسولوں کی طرح اس بات کا حکم ہو چکا ہے کہ اگر شرک کیا تو سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے	۲۴	۳۹	۷	۱-۳	۶۰۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے مجھے تو یہی حکم ملا ہے					
۱۲۷۶	۶۔ اور دیکھو اگر تم کو میرے دین کی صداقت میں شبہ ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ میں ان چیزوں کی عبادت کروں جن کی عبادت تم اللہ کے سوا کرتے ہو۔ بلکہ میں تو اسی اللہ کو پوجتا ہوں جو تم کو مارتا ہے اور مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ میں مومنوں میں رہوں۔ اور اپنے چہرے کو دینِ حنیف کے لئے سیدھا رکھوں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ بنوں۔	۱۱	۱۰	۱۱	۱-۲	۲۸۵
۱۲۷۷	۷۔ بس میں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیراتا۔	۲۹	۷۲	۲	۱	۷۴۴
۱۲۷۸	۸۔ اسی طرح آپ نے اہل کتاب سے فرمایا کہ آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہم میں اور تم میں برابر ہے اور وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھیرا دیں۔ اور اگر تم اس بات کو قبول نہیں کرتے تو گواہ رہو کہ ہم تو اللہ تعالےٰ کے حکم کے تابع (فرمانبردار) ہیں۔	۳	۳	۷	۱	۷۳

۵۔ تعلیم و تربیت

۱۔ استاد :۔

۱۲۷۹	۱۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم یتیم تھے۔	۳۰	۹۳	۱	۶	۷۷۸
۱۲۸۰	۲۔ اور آپ کے پاس کوئی مال و دولت بھی نہ تھی۔	۳۰	۹۳	۱	۸	۷۷۸ ۷۷۹
۱۲۸۱	۳۔ (اس لئے آپ کی تعلیم کا ظاہراً طور پر کوئی انتظام نہ ہوا) اسی واسطے نہ تو آپ کوئی کتاب پڑھ سکتے تھے اور نہ لکھنا جانتے تھے۔	۲۱	۲۹	۵	۴	۵۲۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۲۸۲	۴۔ (ایک مدت تک) آپ کو کتاب اور ایمان کی بھی خبر نہ تھی۔	۲۵	۴۲	۵	۹	۶۳۴
۱۲۸۳	۵۔ لیکن آپ کا دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طلب اور عشق میں بے چین رہتا تھا۔ (اور اسی وجہ سے آپ کئی کئی دن کا کھانا ساتھ لیکر غار حرا میں اپنے خالق و مالک کے ذکر اور جستجو میں مشغول رہتے تھے۔)	۳۰	۹۳	۱	۷	۷۶۸
۱۲۸۴	۶۔ (آپ کی یہ حالت دیکھ کر) اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعلیم و تربیت اپنے ذمے لے لی۔	۳۰	۸۶	۱	۶ - ۷	۷۷۱
۱۲۸۵	۷۔ آپ کے سینے کو کھول دیا۔	۳۰	۹۴	۱	۱	۷۷۹
۱۲۸۶	۸۔ اپنے نام کی برکت سے آپ کو پڑھایا۔	۳۰	۹۶	۱	۱ - ۵	۷۸۰
۱۲۸۷	۹۔ اور آپ کو وہ کچھ بتایا جو آپ نہ جانتے تھے۔	۵	۴	۱۷	۱	۱۲۴
۱۲۸۸	۱۰۔ آپ کو بہت سی غیب کی باتیں بتائیں جو بعینہٖ آپ نے لوگوں تک پہنچا دیں۔	۳۰	۸۱	۱	۲۴	۷۹۴
۱۲۸۹	۱۱۔ غرضیکہ آپ کو بہت نوازا۔ اور بہت انعامات عطا فرمائے۔ اور ہر لحاظ سے آپ کو مالا مال کر دیا۔	۳۰	۹۳	۱	سارا سورت	۷۷۸ ۷۷۹

ب ۔ نزولِ وحی :۔

۱۲۹۰	۱۲۔ (جب تعلیماتِ خداوندی کا نزول بذریعہ وحی ہوتا تھا تو آپ اس خیال سے کہ کہیں حضرت جبرئیلؑ پڑھا کر جلدی نہ چلے جائیں اس کو جلدی جلدی پڑھا کرتے تھے۔ اس پر ارشاد ہوا کہ) آپ قرآن کو لینے میں جلدی نہ کیا کریں۔ قبل اس کے کہ وحی کا اترنا پورا ہو جائے۔ اور یہ دعا کیا کریں کہ اے اللہ میرے علم کو زیادہ کر۔ بلکہ اس وقت تو اپنی زبان کو بھی نہ ہلایا کریں۔ قرآن کو آپ کے سینے میں جمع کرنا اور آپ کی زبان سے اس کا پڑھانا تو ہمارے ذمے ہے۔ پس جب ہم (فرشتے	۱۶	۲۰	۶	۱۰	۴۱۴
		۲۹	۷۵	۱	۱۶ - ۱۹	۷۵۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کے ذریعے) پڑھنے لگیں۔ تو آپ اس پڑھنے کے ساتھ ساتھ رہیں پھر اس کی شرح بتانا بھی ہمارے ہی ذمے ہے۔					
۱۲۹۱	۱۳- ہم خود آپ کو پڑھائیں گے۔ اور ایسا پڑھائیں گے کہ پھر آپ بھولیں گے بھی نہیں۔ بجز اس کے کہ جس کا بھلا دینا ہی مقصود الٰہی ہوگا۔	۳۰	۸۷	۱	۶-۷	۷۶۱
	ج - زبان :-					
۱۲۹۲	۱۴- اللہ تعالےٰ نے ہر ایک رسول کو اس کی قومی زبان میں بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح سمجھا سکے۔	۱۳	۱۴	۱	۴	۳۳۰
۱۲۹۳	۱۵- اسی طرح سے اللہ تعالےٰ نے قرآن کو عربی زبان میں نازل فرمایا	۱۶	۲۰	۶	۹	۴۱۴
۱۲۹۴	۱۶- اگر کہیں قرآن کسی اوپری زبان والے پر نازل ہوتا اور وہ اس کو پڑھ کر سناتا تو لوگ اس پر ایمان ہی نہ لاتے۔	۱۹	۲۶	۱۱	۷-۸	۴۸۶
۱۲۹۵	۱۷- اور اگر قرآن اوپری زبان میں نازل ہوتا تو کہتے کہ اس کی باتیں کیوں نہ کھولی گئیں۔ کیا اوپری زبان کی کتاب اور عربی لوگ!	۲۴	۴۱	۵	۱۲	۶۲۴
۱۲۹۶	۱۸- بس اسی لئے قرآن خالص عربی زبان میں نازل ہوا۔	۱۴	۱۶	۱۴	۳	۳۶۱
	د - شعر وشاعری :-					
۱۲۹۷	۱۹- شاعروں کی بات پر تو وہی لوگ چلتے ہیں جو بے راہ ہیں۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ شاعر تو ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں اور یہ کہ وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے۔ ہاں ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ایمان لاکر اچھے عمل کرتے ہیں۔ اور کثرت سے اللہ کی یاد کرتے ہیں۔ اور ظلم ہوئے پیچھے اس کا بدلہ لیتے ہیں۔ یہ اس گروہ سے مستثنےٰ ہیں۔	۱۹	۲۶	۱۱	۳۳ ۳۶	۴۸۷ ۴۸۸
۱۲۹۸	۲۰- (ان باتوں کے پیش نظر) اللہ تعالیٰ نے حضور صلعم کو شعر وشاعری	۲۳	۳۶	۵	۲	۵۷۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	نہیں سکھائی۔ اور نہ ہی شعر و شاعری آپ کی شان کے شایاں ہے۔					
۱۲۹۹	۲۱۔ لفظ شاعر تو پیغمبر کے لئے کفار استعمال کیا کرتے تھے۔	۲۳	۳۷	۲	۱۵	۵۸۰

۶۔ اَمَانَتُ وَدِیَانَتُ وَلِلّٰہِیَّتُ

۱۳۰۰	۱۔ رسول کا سب سے بڑا کام تبلیغ ہے۔ پس یہ کام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہوا۔	۶	۵	۱۰	۱	۱۵۳
۱۳۰۱	۲۔ اور ارشاد ہوا کہ آپ ہمارے احکام بندوں تک پہنچا دیجئے اگر کوئی نہ مانے تو آپ داروغہ یا وکیل نہیں ہیں۔ حساب لینا یا ہدایت دینا ہمارے اختیار میں ہے۔	۵	۴	۱۱	۴	۱۱۶
		۷	۶	۸	۶	۱۷۵
		۷	۶	۱۳	۴	۱۸۲
		۷	۶	۱۳	۷	۱۸۲
		۷	۶	۱۱	۵	۲۸۵
		۱۲	۱۱	۲	۴	۲۸۸
		۱۳	۱۳	۶	۳	۳۲۹
		۱۵	۱۷	۶	۲	۳۷۲
		۱۹	۲۵	۴	۹	۴۷۱
		۲۴	۳۹	۴	۱۰	۶۰۰
		۲۵	۴۲	۱	۶	۶۲۶
		۲۵	۴۲	۵	۵	۶۳۳
		۲۶	۴۶	۴	۹	۶۵۶
		۲۹	۶۳	۲	۴	۷۴۴
		۳۰	۸۸	۱	۲۲-۲۱	۷۷۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۳۰۲	۳- پس آپ نے اللہ کے دین کی تبلیغ کی اور اس پر کبھی معاوضہ نہیں لیا۔	۲۹	۶۸	۲	۱۳	۷۳۴
۱۳۰۳	۴- بلکہ یوں ارشاد فرماتے رہے کہ میں تم سے اس (تبلیغی کام) پر کچھ معاوضہ نہیں مانگتا۔ بس یہ چاہتا ہوں کہ تم قرابت داروں سے محبت کرنے لگو۔	۲۵	۴۲	۳	۴	۶۳۰

ف ۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی نے بروایت حضرت ابن عباس در صحیحین اس آیت کے یہ معنی نقل فرمائے ہیں کہ قرآن جیسی دولت تم کو دے رہا ہوں اور ابدی نجات اور فلاح کا راستہ بتلاتا اور جنت کی خوش خبری سناتا ہوں۔ یہ سب محض لوجہ اللہ ہے۔ اس خیر خواہی اور احسان کا تم سے کچھ بدلہ نہیں مانگتا۔ صرف ایک بات چاہتا ہوں کہ تم سے جو میری نسبی و خاندانی تعلقات ہیں کم از کم ان کو نظر انداز نہ کرو۔ آخر تمہارا معاملہ اقارب اور رشتہ داروں کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ بسا اوقات ان کی بے موقع بھی حمایت کرتے ہو۔ میرا کہنا یہ ہے کہ تم اگر میری بات نہیں مانتے۔ نہ مانو۔ میرا دین قبول نہیں کرتے یا میری تائید و حمایت میں کھڑے نہیں ہوتے نہ سہی۔ لیکن کم از کم قرابت و رحم کا خیال کر کے ظلم و اذیت رسانی سے باز رہو۔ اور مجھ کو اتنی آزادی دو کہ میں اپنے پروردگار کا پیغام دنیا کو پہنچاتا رہوں۔ کیا اتنی دوستی اور فطری محبت کا بھی میں مستحق نہیں ہوں" (حاشیہ کلام مجید مترجم حضرت شیخ الہند مطبوعہ مدینہ پریس بجنور ۱۳۵۰ھ ص ۶۳۰)

۱۳۰۴	۵- حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے غیب کی باتیں بھی لوگوں کو بتانے میں کبھی بخل نہیں کیا۔	۳۰	۸۱	۱	۲۴	۷۶۴

ف ۔ آپ کی امانت و دیانت کا اندازہ اس بیان سے ہو سکتا ہے۔ جو ص ۱۹۵ پر درج ہے اور آپ کے تبلیغی کام کا اندازہ آپ کے اس خطبہ سے ہو سکتا ہے جو آپ نے حجۃ الوداع کے روز فرمایا۔ جس میں امانت و دیانت کا بھی خاص طور پر ذکر ہے۔ اس کا ترجمہ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دار العلوم دیوبند نے اپنی کتاب سیرت خاتم الانبیاء کے ص ۱۰۸ و ص ۱۰۹ پر یوں تحریر فرمایا ہے :-

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

"اے لوگو! میرا کلام سنو تاکہ میں تمہارے لئے ضروری امور کو بیان کر دوں۔ نہ معلوم کہ آئندہ سال پھر میں آپ سے مل سکوں یا نہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ مسلمانوں کی جان و مال آبرو تم پر قیامت تک اسی طرح حرام ہیں۔ جیسے اس دن (عرفہ) اس مہینہ (ذی الحجہ) اور اس شہر (مکہ) کی حرمت ہے۔ اس لئے جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو وہ اس کو ادا کر دے" اس کے بعد ارشاد فرمایا "اے لوگو! تمہاری عورتوں کے تم پر کچھ حقوق ہیں اور ان پر تمہارے حقوق ہیں۔ اے لوگو! مسلمان سب بھائی بھائی ہیں۔ کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا مال بغیر اس کی خوشی کے حلال نہیں۔ میرے بعد تم کافر نہ جائیو۔ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ اس لئے کہ میں نے تمہارے لئے اپنے بعد خدا کی کتاب چھوڑی ہے کہ اگر تم اس کے احکام کو مضبوطی سے پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے" پھر ارشاد فرمایا کہ "اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے۔ اور تمہارے باپ ایک ہیں۔ تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو، اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہو، کسی عربی کو کسی عجمی پر تقویٰ کے سوا کوئی فضیلت نہیں ہو سکتی۔ یاد رکھو کہ میں تبلیغ کر چکا اور یا اللہ تو گواہ ہے کہ میں تبلیغ کر چکا۔ حاضرین کو چاہئے کہ یہ کلمات غائبین کو پہنچا دیں"

۷۔ عدم تضاد

۱۳۰۵	۱۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو نور بنا کر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نازل فرمایا۔	۹	۷	۱۹	۶	۲۱۹
۱۳۰۶	۲۔ جس میں لوگوں کے واسطے ہدایت۔ راہ پانے اور حق و باطل کو جدا کرنے کے روشن دلائل ہیں۔	۲	۲	۲۳	۳	۳۵
۱۳۰۷	۳۔ جو ایک فیصلہ کن کلام ہے۔ اِدھر اُدھر کی ہنسی کی باتیں اس میں بالکل نہیں۔	۳۰	۸۶	۱	۱۴-۱۳	۷۷۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۳۰۸	۴ - اس میں تو کھلی کھلی آیتیں ہیں جن کے ذریعے آپ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر اجالے میں لاتے ہیں۔	۲۷	۵۷	۱	۹	۶۹۸
۱۳۰۹	۵ - اس قرآن کی مثل نہ آج تک کوئی لا سکا اور نہ قیامت تک لا سکتا ہے۔	۱	۲	۳	۴-۳	۶
۱۳۱۰	۶ - وہ تو ایسا بے نظیر کلام ہے کہ تمام جن و انس مل کر بھی اسکی مثل نہیں لا سکتے	۱۵	۱۷	۱۰	۴	۳۷۶ ۳۷۷
۱۳۱۱	۷ - اس قرآن میں غور کیوں نہیں کرتے۔ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات ہوتے۔	۵	۴	۱۱	۶	۱۱۷

ف ۔ قرآن کریم کے بارے میں مفصل مضامین باب ۴ میں قرآن کے عنوان کے تحت ملاحظہ ہوں۔

۸ - نُصرتِ الٰہی

۱۳۱۲	۱ - اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے حق میں جن کو وہ رسول بنا کر بھیجتا ہے۔ یہ بات طے کر رکھی ہے کہ ان کی مدد کی جائے گی اور یہ کہ اللہ کے لشکر ہی غالب رہیں گے۔	۲۳	۳۷	۵	۳۳ ۳۴	۵۸۶
۱۳۱۳	۲ - (اسی اصول کے ماتحت) اللہ تعالےٰ اپنے رسولوں اور مومنوں کی دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی امداد فرماتا ہے۔	۲۴	۴۰	۶	۱	۶۱۲
۱۳۱۴	۳ - (اپنے اسی اصول کے ماتحت اس نے حضور صلعم سے فرمایا کہ) اے رسول! جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اترتا ہے اس کو پہنچا دیجئے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے منصبِ رسالت ہی کو پورا نہیں کیا۔ ہم آپ کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھیں گے۔	۶	۵	۱۰	۱	۱۵۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۳۱۵	۴۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے دین کی خوب تبلیغ فرمائی۔ (ملاحظہ ہو ۶ امانت و دیانت و للّٰہیت۔)					
۱۳۱۶	۵۔ اور اللہ تعالےٰ نے ہر میدان میں آپ کی امداد فرمائی :۔					
	ہجرت کی رات میں کفار کے نرغے سے آپ کو نکالا۔	۱۰	۹	۶	۳	۲۵۰
	غار ثور میں آپ کو تسکین دی اور فرشتوں کی فوجیں آپ کی مدد کے لئے بھیجیں اور کفار کی بات کو نیچا کر دکھایا۔	۱۰	۹	۶	۳	۲۵۰
	جنگِ بدر میں ہر طرح سے آپ کی امداد فرمائی۔	۳	۳	۲	۴	۶۴-۶۵
		۴	۳	۱۳	۳-۵	۸۴
		۹	۸	۱-۲	سلام رکوعات	۲۲۹ ۲۳۱
	جنگِ احزاب میں آپ کی غیبی مدد فرمائی۔	۲۱	۳۳	۲	۱	۵۴۳
	جنگِ حنین میں ملائکہ کو آپ کی امداد کے لئے بھیجا۔	۱۰	۹	۴	۱-۲	۲۴۶
۱۳۱۷	۶۔ غرضیکہ آپ پر تمام ظاہر و باطن کی نعمتیں پوری فرما کر آپ پر دین اسلام کو مکمل کر کے اس دین کو ہمارے لئے پسند فرما لیا۔	۲۱	۳۱	۳	۱	۵۳۵
		۶	۵	۱	۳	۱۳۷ ۱۳۸
۱۳۱۸	۷۔ اور آپ کو خاتم النبیین کا خطاب دے کر سلسلہ نبوت کو آپ پر ختم کر دیا۔	۲۲	۳۳	۵	۶	۵۴۹

۹۔ معجزات

ف حبس طرح کہ دنیوی بادشاہ جب کسی دوسری حکومت میں بھیجنے کے لئے اپنا کوئی سفیر مقرر کرتے ہیں۔ یا اپنی ہی حکومت میں کسی شخص کو ملک کے کسی حصے میں اپنا نائب مقرر کرتے ہیں تو اس کے ساتھ کچھ نشانات ایسے بھیج دیتے ہیں جن کے ذریعے وہ عام لوگوں سے ممتاز نظر آئے اور دوسرے اس کو پہچان جائیں۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالےٰ نے جب اپنی طرف سے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا تو ان کو معجزات اور نشانات

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	عطا فرمائے جو ہر زمانے کے حالات کے مناسب ہوتے تھے۔ سب پیغمبروں کے آخر میں چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کے واسطے قیامت تک کے لئے کفایت کرنے والے رسول بنا کر مبعوث کئے گئے۔ اس لئے آپ کو معجزات بھی تعداد اور صفات کے لحاظ سے پہلے پیغمبروں سے بہت زیادہ عطا ہوئے۔ نیز سابقہ پیغمبروں کے معجزات ان کی ذات کے ساتھ ختم ہو جاتے تھے لیکن حضور صلعم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم اسی آب و تاب کے ساتھ دنیا میں اب بھی موجود ہے اور مخالفین کو اپنے مقابلے سے عاجز کئے ہوئے ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر معجزات کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔ کلام پاک میں سے جتنے معجزات میری نظر سے گذرے وہ ہدیہ ناظرین ہیں:-					
۱۳۱۹	۱- **قرآن کریم** اللہ تعالیٰ نے حضور صلعم کو سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم عطا فرمایا۔	۲	۲	۲۳	۳	۳۵
	بار بار کوششوں کے باوجود بھی کفار اس کا مقابلہ نہ کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں چاہے سب جن و انس مل کر بھی کوشش کر دیکھیں۔	۱۱	۱۰	۴	۸	۲۷۵
		۱۵	۱۷	۱۰	۴	۳۷۶ ۳۷۷
	ف مزید تفصیل کے لئے باب ۲ ملاحظہ ہو۔					
۱۳۲۰	۲- **معراج شریف** حضور صلعم کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور آگے افق اعلیٰ تک سیر کرانا بڑا عظیم الشان معجزہ ہے۔	۱۵	۱۷	۱	۱	۳۶۵
		۲۷	۵۳	۱	۱-۱۸	۶۸۲
	ف۔ اس کی تفصیل باب ہذا میں معراج کے عنوان میں ملاحظہ ہو۔					
۱۳۲۱	۳- **ختم نبوت** حضور صلعم پر نبوت کا ختم ہو جانا بہت بڑی نشانی ہے	۲۲	۳۳	۵	۶	۵۴۹
۱۳۲۲	۴- **شق القمر** معجزہ شق القمر حضور صلعم کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔	۲۷	۵۴	۱	۱-۸	۶۸۵ ۶۸۶
۱۳۲۳	۵- **ہجرت کی رات** میں حضور صلعم کا دشمنوں کے نرغے میں سے صحیح سلامت بچ کر نکل جانا بھی معجزہ ہے۔	۹	۸	۴	۲	۲۳۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۳۲۴	۶- **سفرِ ہجرت** میں غارِ ثور کے اندر تسکین اور ملائکہ کا نزول بھی معجزہ ہے۔	۱۰	۹	۶	۳	۲۵۰
۱۳۲۵	۷- **میدانِ بدر** میں آپ کی دعا سے بارش کا برسنا بھی معجزہ ہے۔	۹	۸	۱	۹-۱۰	۲۲۹
۱۳۲۶	۸- **جنگِ بدر** میں مومنوں کی امداد کے لئے ملائکہ کا نزول بھی معجزہ ہے	۹	۸	۲	۱	۲۳۰
۱۳۲۷	۹- **جنگِ بدر** میں کفار کو مسلمان دوگنے نظر آتے تھے۔ یہ بھی حضور صلعم کا معجزہ ہے۔	۴	۳	۱۳	۳-۵	۸۴
۱۳۲۸	۱۰- **جنگِ بدر** میں حضور صلعم کا کنکریوں کی مٹھی پھینکنا بھی معجزہ ہے۔	۹	۸	۱	۹	۲۲۹
۱۳۲۹	۱۱- **جنگِ احزاب** میں غیبی مدد بھی حضور صلعم کا معجزہ ہے۔	۳	۳	۲	۴	۶۴-۶۵
۱۳۳۰	۱۲- **جنگِ حنین** میں آپ کی امداد کے لئے ملائکہ کا نزول بھی آپ کا معجزہ ہے	۲۱	۳۳	۲	۱	۲۳۱
		۱۰	۹	۴	۱-۲	۲۴۶

۱۰- بشارت و تصدیق

۱۳۳۱	۱- اللہ تعالےٰ نے عالمِ ارواح میں تمام نبیوں سے اس بات کا عہد لیا تھا کہ اگر تمہارے پاس رسول (حضرت محمد صلعم) تمہارے پاس والی کتاب کی تصدیق کرتا ہوا آئے تو تم اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا اس پر سب نے کہا تھا کہ ہم نے اقرار کیا۔	۳	۳	۹	۱	۷۷

ف - اس عہد کے ایفا میں ہر نبی اپنی امت کو اپنے بعد والے نبی کی بشارت بھی دیتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ حضور صلعم کی بشارت بھی دیتا تھا۔ اسی لئے ہر امت کو حضور صلعم کی بعثت کی اطلاع تھی اور آپ کا

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

انتظار تھا۔ یوحنا کی انجیل کے باب ۱ کی آیت ۱۹- ۲۱ میں ہے "اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لیوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ ● تو اس نے اقرار کیا۔ اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں ● انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ ہے۔ اس نے کہا۔ میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں ● " ان آیات میں وہ نبی کا اشارہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔

۱۳۳۲ ۲- (غرضیکہ ہر نبی آپ کی بشارت دیتا آیا حتّٰی کہ) عیسٰی ابن مریم نے بھی بنی اسرائیل کو نام احمدؐ کے ساتھ آپ کی بشارت دی۔ — ۲۸ | ۶۱ | ۱ | ۶ | ۷۱۵ ۷۱۶

۱۳۳۳ ۳- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہو کر نہ صرف حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تصدیق فرمائی بلکہ ان تمام الزامات کی تردید فرمائی جو یہودیوں نے آپ پر لگا رکھے تھے۔ — ۳ | ۳ | ۱ | ۳ | ۶۳
۳ | ۳ | ۴-۶ | سالم رکوعات | ۶۸-۷۳

۱۳۳۴ ۴- اور یہودیوں کی اس بات کی بھی تردید فرمائی جو وہ کہتے تھے کہ ہم نے مسیحؑ ابن مریمؑ کو قتل کر دیا۔ اور صاف اعلان فرمایا کہ یہودیوں نے نہ حضرت مسیحؑ کو قتل کیا ہے اور نہ سولی دی ہے۔ بلکہ ان کے لئے وہی شکل بن گئی تھی۔ اور اس بارے میں جو لوگ شبہ میں ہیں ان کے پاس کوئی علم نہیں محض اٹکل پر چل رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور اہل کتاب میں سے سب حضرت عیسٰیؑ پر ان کی موت سے قبل ایمان لائیں گے اور قیامت کے دن حضرت مسیحؑ ان پر گواہ ہوں گے۔ — ۶ | ۴ | ۲۲ | ۴-۷ | ۱۳۲ ۱۳۳

ف = حیات عیسٰی علیہ السلام پر مفصل بحث باب ۹ میں کی گئی ہے۔ وہاں ملاحظہ ہو۔
احادیث میں حضرت عیسٰی علیہ السلام (مسیحؑ ابن مریمؑ) کے دوبارہ نزول کی خبریں خوب وضاحت سے موجود ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ تشریف لا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق فرمائیں گے اور آپ کے امتی امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اور دجال کو قتل کریں گے۔ چالیس سال اس دنیا میں رہیں گے اور شادی بھی کریں گے۔ اس سے اولاد بھی پیدا ہوگی۔ ازاں بعد

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

آپ کا انتقال ہوگا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں دفن ہوں گے۔ وہاں ایک قبر کی جگہ خالی ہے اور یہ وہی جگہ ہے جس کے متعلق حضرت امام حسن علیہ السلام نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے وہاں دفن کرنا لیکن مروانیوں کی مخالفت کی وجہ سے دفن نہ ہو سکے۔ اور اللہ تعالےٰ نے یہ جگہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لئے خالی رکھی۔ اس معاملے کی تحقیق کے لئے میری طبیعت میں ایک عجیب الجھن سی رہتی تھی اور اس کے حل کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا رہتا تھا۔ آخر ۱۹۳۴ء میں اس بات کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی کہ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ کو خواب میں مجھے روضۂ اطہر اندر سے دکھایا۔ وہاں ایک قبر کی جگہ خالی تھی اور اس جگہ پر میں بیٹھا ہوا حضور اکرم صلی اللہ علیہ کی قبر مبارک پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔ جو زمین سے ایک بالشت اونچی اور مخمن کی طرح ملائم تھی اور سنگ مرمر کی طرح اس پر سے ہاتھ پھسلا جاتا تھا۔ نظارہ ایسا عجیب و غریب تھا کہ جب دھیان آجاتا ہے تو وہاں کی ٹھنڈک اور خوشبو اسی طرح دل و دماغ میں محسوس ہونے لگتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

Marfat.com

۴۔ صفاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ اسمائے گرامی

ف عام طور پر کتابوں میں سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ننانوے اسمائے گرامی مذکور ہیں جن کی فہرست ذیل میں ہدیہ ناظرین ہے

مُحَمَّدٌ	اَحْمَدُ	حَامِدٌ	مَحْمُوْدٌ	قَاسِمٌ	عَاقِبٌ	فَاتِحٌ	خَاتِمٌ	حَاشِرٌ	مَاحٍ
تعریف کیا گیا	بڑی تعریف کیا گیا	سراہنے والا	سراہا گیا	بانٹنے والا	پیچھے آنے والا	فتح کرنیوالا	ختم کرنے والا	اٹھنے والا	مٹانے والا
دَاعٍ	سِرَاجٌ	مُنِيْرٌ	مُبَشِّرٌ	نَذِيْرٌ	هَادٍ	مَهْدِيٌّ	رَسُوْلٌ	نَبِيٌّ	
پکارنے والا	چراغ	چمک	خوشخبری سنانیوالا	ڈرانے والا	ہدایت کرنیوالا	ہدایت والا	ایلچی	خبر رساں	
طٰهٰ	يٰسٓ	مُزَّمِّلٌ	مُدَّثِّرٌ	شَفِيْعٌ	خَلِيْلٌ	كَلِيْمٌ	حَبِيْبٌ	مُصْطَفٰى	مُرْتَضٰى
طٰہٰ	یٰسٓ	کمبل پوش	چادر اوڑھنیوالا	شفاعت والا	دوست جانی	کلام کرنیوالا	دوست	چنا ہوا	برگزیدہ
مُجْتَبٰى	مُخْتَارٌ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	قَائِمٌ	حَافِظٌ	شَهِيْدٌ	عَادِلٌ	حَكِيْمٌ	نُوْرٌ
چنا ہوا	پسندیدہ	مددگار	مدد دیا گیا	قائم	حافظ	گواہ	انصاف والا	حکمت والا	نور
حُجَّةٌ	بُرْهَانٌ	اَنْطَحِيٌّ	مَوْمِنٌ	مُطِيْعٌ	مُذَكِّرٌ	وَاعِظٌ	اَمِيْنٌ	صَادِقٌ	مُصَدَّقٌ
دلیل	حجت	الطح والا	امن والا	تابعدار	نصیحت کرنیوالا	وعظ کرنیوالا	امانت دار	سچا	تصدیق کرنیوالا
نَاطِقٌ	صَاحِبٌ	مَكِّيٌّ	مَدَنِيٌّ	عَرَبِيٌّ	هَاشِمِيٌّ	هَادِيٌّ	حِجَازِيٌّ	تَرَازِيٌّ	قُرَشِيٌّ
بولنے والا	صاحب	مکے والا	مدینے والا	عربی	ہاشمی	ہادی	حجاز والا	ترازی اولاد سے	قریشی
مُضَرِّيٌّ	اُمِّيٌّ	عَزِيْزٌ	حَرِيْصٌ	رَءُوْفٌ	رَحِيْمٌ	يَتِيْمٌ	غَنِيٌّ	جَوَادٌ	فَتَّاحٌ
مضر والا	ان پڑھ	غالب	بھلائی کا حریص کرنیوالا	نرم دل	مہربان	یتیم	بے پرواہ	سخی	کھولنے والا
عَالِمٌ	طَيِّبٌ	طَاهِرٌ	مُطَهَّرٌ	خَطِيْبٌ	وَاعِظٌ	فَصِيْحٌ	سَيِّدٌ	مُنَقًّى	اِمَامٌ	بَارٌّ
جاننے والا	پاک	پاک کرنیوالا	پاک کیا ہوا	واعظ	عمدہ بیان والا	سردار	صاف کیا ہوا	پیشوا	نیک
شَافٍ	مُتَوَسِّطٌ	سَابِقٌ	مُقَيْمٌ	حَقٌّ	مُبِيْنٌ	اَوَّلٌ	اٰخِرٌ	ظَاهِرٌ	بَاطِنٌ
شفا دینے والا	متوسط	آگے جانیوالا	میانہ رو	سچا	ظاہر	اول	آخر	ظاہر	پوشیدہ
لِلْعٰلَمِيْنَ رَحْمَةٌ	مُحَلِّلٌ	مُحَرِّمٌ	اٰمِرٌ	نَاهٍ	شَكُوْرٌ	قَرِيْبٌ	مُجِيْبٌ	مُبَلِّغٌ	٩٩
تمام جہانوں کیلئے رحمت	حلال کرنیوالا	حرام کرنیوالا	حکم دینے والا	منع کرنے والا	شکر گزار	قریب	رجوع کرنیوالا	پہنچانیوالا	

Marfat.com

نمبر شمار	اسمار محمدی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	متذکرہ بالا اسماء گرامی میں سے مندرجہ ذیل اسماء کلام مجید سے ثابت ہیں:۔					
۱۳۳۵	۱ محمد (تعریف کیا گیا) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم	۴	۳	۱۵	۱	۸۷
		۲۲	۳۳	۵	۶	۵۴۹
		۲۶	۴۷	۱	۲	۶۵۷
		۲۶	۴۸	۴	۳	۶۶۸
۱۳۳۶	۲ احمد (بڑی تعریف کیا گیا)	۲۸	۶۱	۱	۶	۷۱۶
۱۳۳۷	۳ خاتم (ختم کرنے والا)	۲۲	۳۳	۵	۶	۵۴۹
۱۳۳۸	۴ داعی (حق کی طرف) پکارنے والا	۲۲	۳۳	۶	۶	۵۴۹
۱۳۳۹	۵ سراج (چراغ)	۲۲	۳۳	۶	۶	۵۴۹
۱۳۴۰	۶ منیر (نور والا)	۲۲	۳۳	۶	۶	۵۴۹
۱۳۴۱	۷ بشیر (خوشخبری سنانے والا)	۱	۲	۱۴	۷	۲۳
		۱۱	۱۱	۱	۲	۲۸۶
		۲۲	۳۴	۳	۷	۵۵۹
		۲۲	۳۵	۳	۱۰	۵۶۷
۱۳۴۲	۸ نذیر (ڈرانے والا)	۱	۲	۱۴	۷	۲۳
		۱۱	۱۱	۱	۲	۲۸۶
		۱۲	۱۱	۲	۴	۲۸۸
		۱۵	۱۷	۱۲	۵	۳۷۹
		۱۹	۲۵	۵	۱۲	۴۷۲
		۲۲	۳۳	۶	۵	۵۴۹
		۲۲	۳۴	۳	۷	۵۵۹
		۲۲	۳۵	۳	۹-۱۰	۵۶۶ ۵۶۷
		۲۶	۴۸	۱	۸	۶۶۳
		۲۷	۵۳	۳	۲۴	۶۸۵
۱۳۴۳	۹ ہادی (ہدایت کرنے والا)	۱۳	۱۳	۱	۷	۳۲۳
۱۳۴۴	۱۰ رسول (ایلچی)	۹	۷	۱۹	۶	۲۱۹
		۹	۷	۲۰	۱	۲۲۰
		۱۱	۹	۱۶	۶	۲۶۸

Marfat.com

نمبر شمار	اسمار محمدی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	رَسُوْلٌ ↑	۲۶	۴۸	۴	۳	۶۶۸
		۲۸	۶۱	۱	۹	۷۱۶
۱۱ ۱۳۴۵	نَبِیٌّ خبر رسان پا	۹	۷	۱۹	۶	۲۱۹
		۹	۷	۲۰	۱	۲۲۰
		۲۲	۳۳	۶	۵	۵۴۹
۱۲ ۱۳۴۶	طٰہٰ ا ط ہ پا	۱۶	۲۰	۱	۱	۴۰۴
۱۳ ۱۳۴۷	یٰسٓ ی س پا	۲۲	۳۶	۱	۱	۵۷۱
۱۴ ۱۳۴۸	مُزَّمِّلُ کمبل پوش پا	۲۹	۷۳	۱	۱	۷۴۵
۱۵ ۱۳۴۹	مُدَّثِّرُ چادر اوڑھنے والا پا	۲۹	۷۴	۱	۱	۷۴۷
۱۶ ۱۳۵۰	مُصْطَفٰی چنا ہوا پا	۱۷	۲۲	۱۰	۳	۴۴۲
۱۷ ۱۳۵۱	مَنْصُوْرٌ مدد پایا گیا پا	۲۳	۳۷	۵	۳۳ ۳۴	۵۸۶
		۲۶	۴۸	۱	۳	۶۶۳
۱۸ ۱۳۵۲	شَہِیْدٌ گواہ	۱۴	۱۶	۱۲	۶	۳۵۸
		۱۷	۲۲	۱۰	۶	۴۴۲
۱۹ ۱۳۵۳	نُوْرٌ نور	۶	۵	۳	۴	۱۴۱
۲۰ ۱۳۵۴	مُذَکِّرٌ نصیحت کرنے والا پا	۳۰	۸۸	۱	۲۱	۷۷۳
۲۱ ۱۳۵۵	مُصَدِّقٌ تصدیق کرنے والا پا	۳	۳	۱	۳	۶۳
۲۲ ۱۳۵۶	نَاطِقٌ بولنے والا پا	۲۷	۵۳	۱	۳	۶۸۲
۲۳ ۱۳۵۷	اُمِّیٌّ ان پڑھ	۹	۷	۱۹	۶	۲۱۹
		۹	۷	۲۰	۱	۲۲۰

Marfat.com

نمبر شمار	اسماء محمدی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۳۵۸	۲۴ حَرِیْصٌ (تمہارے متعلق بھلائی کی حرص کرنیوالا)	۱۱	۹	۱۶	۶	۲۶۸
۱۳۵۹	۲۵ رَؤُفٌ نرم دل	۱۱	۹	۱۶	۶	۲۶۸
۱۳۶۰	۲۶ رَحِیْمٌ مہربان	۱۱	۹	۱۶	۶	۲۶۸
۱۳۶۱	۲۷ یَتِیْمٌ یتیم	۳۰	۹۳	۱	۶	۷۷۸
۱۳۶۲	۲۸ اِمَامٌ پیشوا	۱	۲	۱۵	۳	۲۳
۱۳۶۳	۲۹ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (تمام جہانوں کے لئے رحمت)	۱۷	۲۱	۷	۱۴	۴۲۸
۱۳۶۴	۳۰ نَاهٍ منع کرنے والا	۲۸	۵۹	۱	۷	۷۰۸ ۷۰۹

نمبر شمار	اسماء محمدی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۳۶۵	۳۱ مُبَلِّغٌ (پیغام پہنچانے والا)	۱۳	۱۳	۶	۳	۳۲۹
		۱۴	۱۶	۱۱	۶	۳۵۷
		۲۵	۴۲	۵	۵	۶۳۳
		۲۶	۴۶	۴	۹	۶۵۶
		۲۹	۷۲	۲	۴	۷۴۴

ف۔ متذکرہ بالا اسماء کے علاوہ مندرجہ ذیل الفاظ بھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہیں۔

نمبر شمار	اسماء محمدی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۳۶۶	۳۲ طٰسٓ طٰسٓ	۱۹	۲۷	۱	۱	۴۸۸
۱۳۶۷	۳۳ حٰمٓ حٰمٓ	۲۴	۴۰	۱	۱	۶۰۵
		۲۴	۴۱	۱	۱	۶۱۸
		۲۵	۴۲	۱	۱	۶۲۶
		۲۵	۴۳	۱	۱	۶۳۴
		۲۵	۴۴	۱	۱	۶۴۳
		۲۵	۴۵	۱	۱	۶۴۶
		۲۶	۴۶	۱	۱	۶۵۱
۱۳۶۸	۳۴ اَوْلٰی اولیٰ	۲۱	۳۳	۱	۶	۵۴۱

Marfat.com

نمبر شمار	اسماء محمدی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۳۶۹	۳۵ طٰسٓمٓ (طٰسٓمٓ)	۱۹	۲۶	۱	۱	۴۷۵
		۲۰	۲۸	۱	۱	۴۹۹
۱۳۷۰	۳۶ مُبَشِّرٌ (خوشخبری دینے والا)	۱۵	۱۷	۱۲	۵	۳۷۹
		۱۹	۲۵	۵	۱۲	۴۷۲
		۲۲	۳۳	۶	۵	۵۴۹
		۲۶	۴۸	۱	۸	۶۶۳
۱۳۷۱	۳۷ مُنْذِرٌ (عذاب الٰہی سے ڈرانے والا)	۱۳	۱۳	۱	۷	۳۲۳
		۲۳	۳۸	۵	۱	۵۹۲
		۳۰	۷۹	۲	۱۹	۷۶۱
۱۳۷۲	۳۸ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ (صاف صاف ڈرانے والا)	۱۴	۱۵	۶	۱۰	۳۴۵
		۱۷	۲۲	۷	۱	۴۳۷
		۲۱	۲۹	۵	۶	۵۲۲
		۲۳	۳۸	۵	۶	۵۹۳
		۲۶	۴۶	۱	۹	۶۵۲
		۲۷	۵۱	۳	۵-۴	۶۷۸
۱۳۷۳	۳۹ تَالِیٌ (آیت اللہ پڑھنے والا)	۱	۲	۱۵	۸	۲۴
		۲	۲	۱۸	۴	۲۹
		۴	۳	۱۷	۹	۹۱
		۲۸	۶۲	۱	۲	۷۱۷

نمبر شمار	اسماء محمدی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۳۷۴	۴۰ مُزَکِّیٌ (پاک کرنے والا)	۱	۲	۱۵	۸	۲۴
		۲	۲	۱۸	۴	۲۹
		۴	۳	۱۷	۹	۹۱
		۲۸	۶۲	۱	۲	۷۱۷
۱۳۷۵	۴۱ مُعَلِّمٌ (کتاب و حکمت سکھانے والا)	۱	۲	۱۵	۸	۲۴
		۲	۲	۱۸	۴	۲۹
		۴	۳	۱۷	۹	۹۱
		۲۸	۶۲	۱	۲	۷۱۷
۱۳۷۶	۴۲ مُرْسَلٌ (بھیجا ہوا)	۲۲	۳۶	۱	۳	۵۷۱
۱۳۷۷	۴۳ مُوَحِّدٌ (اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے والا)	۲۹	۷۲	۲	۱	۷۴۴
۱۳۷۸	۴۴ عَبْدٌ (بندہ - غلام)	۱۵	۱۷	۱	۱	۳۶۵
		۱۵	۱۸	۱	۱	۳۸۰
		۱۸	۲۵	۱	۱	۴۶۶
۱۳۷۹	۴۵ اَوَّلُ الْعَابِدِیْنَ (پہلا عبادت گزار)	۲۵	۴۳	۷	۱۴	۶۴۲

Marfat.com

نمبر شمار	اسمار محمدی	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۳۸۰	۴۶ شاہد (گواہ یا)	۲۳	۳۳	۶	۵	۵۴۹
		۲۶	۴۸	۱	۸	۶۶۳

حضرت شیخ الہندؒ نے اس کا ترجمہ بتانیوالا کیا ہے۔

۱۳۸۱	۴۷ مُتوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا یا)	۱۳	۱۳	۴	۴	۳۳۷
۱۳۸۲	۴۸ مُطاع (اطاعت کیا گیا یا)	۵	۴	۹	۵	۱۱۳
۱۳۸۳	۴۹ اَلنَّبِیّن خاتَم (آخری نبی)	۲۲	۳۳	۵	۶	۵۴۹

خاتم میں ت کی زبر ہو جائے زیر ہر حالت میں مطلب اس کا آخری نبی ہی ہوگا۔ مزید بحث ختم نبوت کے ذیل میں ملاحظہ ہو

۱۳۸۴	۵۰ خُلقِ عظیم (اخلاق والا یا)	۲۹	۶۸	۱	۴	۷۳۲
۱۳۸۵	۵۱ اَلمِعراج (معراج والا یا)	۱۵	۱۷	۱	۱	۳۶۵
		۴۷	۵۳	۱	۱-۱۸	۹۸۲

۱۳۸۶	۵۲ مقامِ محمود صاحبِ (مقام محمود کا مالک یا)	۱۵	۱۷	۹	۲	۳۷۶
۱۳۸۷	۵۳ اَلخلیل دعوۃ (حضرت ابراہیم کی دعا یا)	۱	۲	۱۵	۸-۶	۲۴ ۲۵
۱۳۸۸	۵۴ اَلمسیح بشارۃ (حضرت عیسیٰ کی بشارت یا)	۲۸	۶۱	۱	۶	۷۱۵ ۷۱۶
۱۳۸۹	۵۵ قہّار النجم الثاقب (چمکتا ہوا ستارہ یا)	۳۰	۸۶	۱	۳	۷۶۰
۱۳۹۰	۵۶ طارق (رات کو آنے والا یا)	۳۰	۸۶	۱	۱	۷۶۰
۱۳۹۱	۵۷ سراج منیر (چراغ روشن یا)	۲۲	۳۳	۶	۶	۵۴۹

Marfat.com

یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا ۝

اے نبی! ہم نے آپ کو بتانے والا اور خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا۔ اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔ اور آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑی بزرگی ہے۔

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۲ - رسالت و رحمت					
۱۳۹۲	۱ - اللہ تعالےٰ نے مومنوں پر بہت بڑا کرم فرمایا کہ ان میں سے ایک ایسا رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث فرمایا جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سنائے اور ان کا تزکیۂ نفس کرے۔ اور ان کو کتاب و حکمت سکھائے۔	۴	۳	۱۷	۹	۹۱
۱۳۹۳	۲ - اور دینِ اسلام کو تمام ادیان کے مقابلے میں واضح کر دے	۱۰	۹	۵	۴	۲۴۸
		۲۶	۴۸	۴	۲	۶۶۸
		۲۸	۶۱	۱	۹	۷۱۶
۱۳۹۴	۳ - اللہ تعالےٰ نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے رسول اور ہادی بنا کر مبعوث فرمایا۔	۵	۴	۱۱	۳	۱۱۶
		۹	۷	۲۰	۱	۲۲۰
		۱۳	۱۳	۱	۷	۳۲۳
		۲۲	۳۴	۳	۷	۵۵۹
۱۳۹۵	۴ - آپ اہلِ کتاب کے لئے بھی رسول ہیں۔	۶	۵	۳	۴	۱۴۱
۱۳۹۶	۵ - اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیج کر اہلِ کتاب پر حجت تمام کر دی۔	۶	۵	۳	۸	۱۴۲
۱۳۹۷	۶ - آپ پر تمام نعمتیں پوری فرما کر دینِ اسلام کو مکمل کر دیا۔	۶	۵	۱	۳	۱۳۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۳۹۸	۷۔ اور آپ پر ظاہر و باطن کی تمام نعمتیں پوری فرما کر	۲۱	۳۱	۳	۱	۵۳۵
۱۳۹۹	۸۔ آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝	۱۷	۲۱	۷	۱۴	۴۳۸

۳۔ اُسوۂ حسنہ آداب و اخلاق

۱۴۰۰	۱۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس ہیں اللہ تعالیٰ اور قیامت کے امیدواروں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کے لئے پیروی کا بہت اچھا نمونہ ہے۔	۲۱	۳۳	۳	۱	۵۴۵
۱۴۰۱	۲۔ آپ بڑے با اخلاق تھے۔	۲۹	۶۸	۱	۴	۷۳۲
۱۴۰۲	۳۔ مومنوں پر تو آپ بہت ہی شفیق تھے۔	۲۱	۳۳	۱	۶	۵۴۲
		۱۱	۹	۱۶	۶	۲۶۸
۱۴۰۳	۴۔ اگر آپ تُند خو اور سخت دل ہوتے۔ تو سب آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ کوئی بات بھی نہ سنتا۔	۴	۳	۱۷	۴	۹۰
۱۴۰۴	۵۔ آپ جبّار نہیں تھے۔	۲۶	۵۰	۳	۱۹	۶۷۵
۱۴۰۵	۶۔ صرف ایک مرتبہ سردارانِ کفار سے باتوں میں مشغولیت کی وجہ سے آپؐ نے ایک نابینا مسلمان پر تیوری چڑھائی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ ہوئی۔	۳۰	۸۰	۱	۱-۱۰	۷۶۱
۱۴۰۶	۷۔ آپ کی کسی بات میں بناوٹ نہیں ہوتی تھی۔	۲۳	۳۸	۵	۲۲	۵۹۴
۱۴۰۷	۸۔ چنانچہ آپ نے صاف فرما دیا کہ اے لوگو! کہیں دھوکا نہ کھانا ایسا نہ ہو کہ جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا کہہ دیا۔ تم	۱۶	۱۸	۱۲	۹	۳۹۴
		۲۴	۴۱	۱	۶	۳۹۵ ۶۱۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	مجھے خدا کہنے لگو۔ خبردار!!) میں تمہارے جیسا انسان ہی ہوں۔					
۱۴۰۸	۹۔ میں تو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر تمہارے اور اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا۔	۹	۷	۲۳	۷	۲۲۵
		۱۱	۱۰	۵	۹	۲۷۶
		۲۹	۶۲	۲	۴	۷۴۴
۱۴۰۹	۱۰۔ نہ مجھے ملاء اعلیٰ کے جھگڑوں کی کچھ خبر ہے۔	۲۳	۳۸	۵	۵	۵۹۲
۱۴۱۰	۱۱۔ اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ قیامت کب آئے گی۔	۲۹	۷۲	۲	۶	۷۴۴
۱۴۱۱	۱۲۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ کفار کے ساتھ اور میرے ساتھ کیا ہوگا۔	۲۶	۴۶	۱	۹	۶۵۲
۱۴۱۲	۱۳۔ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خزانے ہیں یا میں علم غیب جانتا ہوں یا میں فرشتہ ہوں۔ ہرگز نہیں۔ میں تو بس وحی الٰہی کی پیروی کرتا ہوں۔	۷	۶	۵	۹	۱۶۲
۱۴۱۳	۱۴۔ اور تم خود ہی سوچو کہ اگر میں علم غیب جانتا ہوتا تو مجھے کبھی کوئی تکلیف ہی نہ پہنچتی اور میں بھلائیوں میں بہت بڑھ جاتا۔ میں تو بس بشیر و نذیر ہوں	۹	۷	۲۳	۷	۲۲۵
۱۴۱۴	۱۵۔ خوب یاد رکھو کہ علم غیب تو اللہ ہی کے لئے ہے۔	۱۱	۱۰	۲	۱۰	۲۷۱
۱۴۱۵	۱۶۔ اور خوب سن لو کہ میں تو ایک انسان ہوں۔	۱۵	۱۷	۱۰	۹	۳۷۷
۱۴۱۶	۱۷۔ میرے انسان ہونے ہی نے بہت سے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا۔ ہاں اگر دنیا میں فرشتے آباد ہوتے تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو رسول بنا کر بھیج دیتا۔	۱۵	۱۷	۱۱	۱-۲	۳۷۷ ۳۷۸
۱۴۱۷	۱۸۔ (قصہ مختصر یہ کہ) میں تو سابقہ نذیروں کی طرح ایک نذیر ہوں۔	۲۷	۵۳	۳	۲۴	۶۸۵
۱۴۱۸	۱۹۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہیں کرتے تھے۔	۷	۶	۷	۱	۱۷۳
۱۴۱۹	۲۰۔ بس وحی الٰہی کی اتباع آپ کا شیوہ تھا۔	۷	۶	۵	۹	۱۶۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۴۲۰	۲۱- آپ ہمیشہ اللہ پر توکل کرتے تھے اور اسی کی طرف رجوع ہوتے تھے۔	۱۳	۱۳	۴	۴	۳۲۷
۱۴۲۱	۲۲- آپؐ صرف اللہ ہی کی عبادت کرتے تھے اور آپ سب سے پہلے مسلمان ہیں۔	۲۳	۳۹	۲	۵-۴	۵۹۶
۱۴۲۲	۲۳- آپؐ نے شرک تو کبھی کیا ہی نہیں۔	۲۹	۷۲	۲	۱	۷۴۴
۱۴۲۳	۲۴- آپ تو ملّتِ ابراہیمیؑ پر تھے اور حضرت ابراہیم مشرک نہ تھے۔	۸	۶	۴۰	۷	۱۹۳
۱۴۲۴	۲۵- اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد فرمائی اور آپ کو فتح دی۔	۲۶	۴۸	۱	۳-۱	۶۶۲ ۶۶۳
۱۴۲۵	۲۶- آپ بہکے ہوئے یا راستے سے بھٹکے ہوئے نہیں تھے۔	۲۷	۵۳	۱	۲	۶۸۲
۱۴۲۶	۲۷- آپ کاہن (جنوں سے خبر لینے والے) یا مجنون بھی نہیں تھے۔	۲۷	۵۲	۳	۱	۶۸۰
		۲۹	۶۸	۱	۲	۷۳۲
		۳۰	۸۱	۱	۲۲	۷۶۴
۱۴۲۷	۲۸- آپ جادو کے مارے ہوئے بھی نہیں تھے۔ آپ کو مسحور کہنے والے ظالم ہیں۔	۱۵	۱۷	۵	۸-۶	۳۷۱
۱۴۲۸	۲۹- آپؐ شاعر بھی نہیں تھے۔ کیونکہ شاعری تو آپ کی شان کے شایان ہی نہیں۔	۲۳	۳۶	۵	۳	۵۷۷
		۲۷	۵۲	۴	۲	۶۸۰
۱۴۲۹	۳۰- اور نہ ہی آپ مفتری علی اللہ تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ آپ کے دل پر مہر لگا دیتا اور آپ کا دایاں ہاتھ پکڑ کر رگِ جان کاٹ دیتا اور کوئی بھی آپ کو اللہ سے نہ بچا سکتا۔	۲۵	۴۲	۳	۵	۶۳۰
		۲۹	۶۹	۲	۱۰-۷	۷۳۷
۱۴۳۰	۳۱- قرآن کی قسم! آپ تو اللہ کے رسول ہیں اور بالکل سیدھے راستے	۲۲	۳۶	۱	۴-۱	۵۷۱
۱۴۳۱	۳۲- آپ کا راستہ تو بالکل سیدھا اور صاف ہے۔ اور بس یہی راستہ اللہ کا راستہ ہے۔	۲۵	۴۲	۵	۱۰-۹	۶۳۴
		۲۵	۴۳	۴	۸	۶۳۸ ۶۳۹
۱۴۳۲	۳۳- (پس اے لوگو! تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو) اگر تم کو اللہ تعالیٰ	۳	۳	۴	۱	۴۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	سے محبت ہے (یا اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت و دوستی پیدا کرنا چاہتے ہو) تو بس پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر لو۔ بس پھر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔					

۴۔ بعض خصائص و درود شریف

۱۴۳۳	۱۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سرکاری گواہ ہیں۔	۱۴	۱۶	۱۲	۶	۳۵۸
		۱۷	۲۲	۱۰	۶	۴۴۲
۱۴۳۴	۲۔ اور اشراطِ قیامت میں سے ہیں۔	۲۶	۴۷	۲	۷	۶۵۹
۱۴۳۵	۳۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء کے انقطاع کے بعد خاتم النبیین کا خطاب دے کر اس دنیا میں بھیجا۔	۶	۵	۳	۸	۱۴۲
		۲۲	۳۳	۵	۶	۵۴۹
۱۴۳۶	۴۔ آپؐ اسی طرح رسول بنا کر بھیجے گئے جس طرح فرعون کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔	۲۹	۷۳	۱	۱۵	۶۴۵
۱۴۳۷	۵۔ کفار کی ایذا رسانی کے زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ آپ سے بیزار ہوا۔	۳۰	۹۳	۱	۳	۷۷۸
۱۴۳۸	۶۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا فضل ہے۔	۱۵	۱۷	۱۰	۳	۳۷۶
۱۴۳۹	۷۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام لغزشیں معاف فرما دیں۔ اور آپ پر اپنی نعمتوں کو پورا فرمایا اور صراطِ مستقیم پر چلایا اور فتح مکہ کے ذریعے آپ کی زبردست مدد فرمائی۔	۲۶	۴۸	۱	۱-۳	۶۶۲ ۶۶۳
۱۴۴۰	۸۔ آپ کا ذکر بلند فرمایا۔	۳۰	۹۴	۱	۴	۷۷۹
۱۴۴۱	۹۔ آپ کو حوضِ کوثر عطا فرمایا۔	۳۰	۱۰۸	۱	۱	۷۸۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۴۴۲	۱۰۔ اور آپ کی ذات مقدس پر بہت سے انعامات فرمائے۔	۳۰	۹۳	۱	سالم سورت	۷۷۸
		۳۰	۹۴	۱	//	۷۷۹
۱۴۴۳	۱۱۔ آپ کے لئے بے انتہا اجر ہے۔	۲۹	۶۸	۱	۳	۷۳۲
۱۴۴۴	۱۲۔ اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتے آپ کے رفیق ہیں۔	۲۸	۶۶	۱	۴	۷۲۷
۱۴۴۵	۱۳۔ اور آپ پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں۔ پس اے مسلمانو! تم بھی ایسے پیارے اور مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام بھیجا کرو۔	۲۲	۳۳	۷	۴	۵۵۲

ف۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی نے حضرت شیخ الہند کے ترجمہ والے کلام مجید مطبوعہ مدینہ پریس بجنور کے صفحہ ۵۵۲ کے حاشیہ پر تحریر فرمایا ہے کہ "حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا (یعنی نماز کے تشہد میں جو پڑھا جاتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ) صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے جو نماز میں پڑھا کریں۔ آپ نے یہ درود شریف تلقین فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

۵۔ حضرت محمد صلعم کی مکی زندگی

۱۔ بعثت محمد صلعم کے وقت عرب کی حالت

۱۴۴۶	۱۔ خطۂ عرب ایک بنجر میدان تھا جس میں نہ کھیتی باڑی ہو سکتی تھی۔ اور نہ پھل پھول پیدا ہوتے تھے۔	۱۳	۱۴	۶	۳	۳۳۶
۱۴۴۷	۲۔ وہاں کے باشندوں کے پاس نہ تو کوئی نذیر آیا تھا جو ان کو	۲۱	۳۲	۱	۳	۵۳۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	عذابِ الٰہی سے ڈراتا اور نہ ہی کوئی کتاب نازل ہوئی تھی کہ جس سے ان کی اصلاح ہوتی۔	۲۲	۳۴	۵	۸	۵۶۲
		۲۲	۳۶	۱	۶	۵۷۱
۱۴۴۸	۳- توحید تو وہاں نام کو بھی نہ تھی۔ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے رکھا تھا۔ لات و عزیٰ اور منات بتوں کے نام رکھ کر ان کو خدا بنا رکھا تھا	۲۷	۵۳	۱	۱۹-۲۳	۶۸۲ ۶۸۳
۱۴۴۹	۴- لوگوں کو کسی بات کا علم نہ تھا۔ ان کی ہر بات اٹکل پر ہوتی تھی۔	۲۷	۵۳	۲	۲-۳	۶۸۳
۱۴۵۰	۵- بیٹی کی پیدائش کی خبر سن کر بہت غمگین ہو جاتے تھے۔	۲۵	۴۳	۲	۲	۶۳۶
۱۴۵۱	۶- چنانچہ جب کسی کو پتہ چلتا تھا کہ اس کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ تو اس کا چہرہ غم سے کالا پڑ جاتا تھا اور وہ قوم سے چھپا پھرتا تھا۔ اور دل میں سوچتا تھا کہ کیا اس کو ذلیل ہو کر زندہ رکھے یا زمین میں گاڑ دی	۱۴	۱۶	۷	۸-۹	۳۵۳
۱۴۵۲	۷- اس خوف کے مارے وہ اپنی بیٹیوں کو ہلاک کر دیتے تھے۔ ان زندہ گاڑی ہوئی لڑکیوں کے متعلق ان سے قیامت کے دن باز	۲۸	۶۰	۲	۶	۷۱۴
	پرس ہو گی کہ کس جرم میں ان کو ہلاک کر دیا تھا۔	۳۰	۸۱	۱	۸-۹	۷۶۳
۱۴۵۳	۸- جب کوئی عورت بیوہ ہو جاتی تھی تو اس کا سوتیلا بیٹا اس کو اپنے ورثہ میں سمجھ کر اپنے باپ کی منکوحہ کو اپنی بیوی بنا لیا کرتا تھا۔	۴	۴	۳	۵	۱۰۳
۱۴۵۴	۹- شراب اور جوا ان کی دل لگی تھی۔	۲	۲	۲۷	۳	۴۳
۱۴۵۵	۱۰- زناکاری عام تھی۔	۱۵	۱۷	۴	۲	۳۶۹
۱۴۵۶	۱۱- نکاح کا مقصد ان کے ہاں مستی نکالنے سے کچھ زائد نہ تھا۔	۶	۵	۱	۵	۱۳۸
۱۴۵۷	۱۲- غرضیکہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پیشتر عرب کے لوگ کچھ بھی نہ جانتے تھے اور سب طرف گمراہی ہی گمراہی تھی۔	۴	۳	۱۷	۹	۹۱
		۲۸	۶۲	۱	۲	۷۱۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۲۔ بعثت حضرت محمد صلعم					
۱۴۵۸	۱۔ کفارِ عرب و اہلِ کتاب حجت باز بہت تھے۔ وہ بغیر بیّن دلائل اور کتاب کے ماننے والے ہی نہ تھے۔	۳۰	۹۸	۱	۱-۳	۷۸۲
۱۴۵۹	۲۔ نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے بعد بعثت محمد صلعم کی دعا مانگی تھی۔	۱	۲	۱۵	۶-۸	۲۴-۲۵
۱۴۶۰	۳۔ جناب عیسٰی علیہ السلام نے بھی پیارے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعثت کی بشارت دی تھی۔	۲۸	۶۱	۱	۶	۷۱۵ ۷۱۶
۱۴۶۱	۴۔ پس اللہ تعالیٰ کو کفار کے اس حال زبوں پر رحم آیا اور اس نے بہت بڑا کرم فرما کر (دعائے خلیل اور نوید مسیحا کو ایسے وقت میں) مبعوث فرمایا کہ وہ آکر بندوں کو قرآن پڑھ کر سنائیں۔ ان کا تزکیہ نفس کریں اور کتاب و حکمت کی تعلیم ان کو دیں۔	۲	۲	۱۸	۴	۲۹
		۴	۳	۱۷	۹	۹۱
		۲۸	۶۲	۱	۲	۷۱۷
۱۴۶۲	۵۔ اور دینِ حق (اسلام) کو تمام ادیان کے مقابلے میں سچا ثابت کر دکھائیں۔	۱۰	۹	۵	۴	۲۴۸ ۱۰
		۲۶	۴۸	۴	۲	۶۶۷ ۶۶۸
		۲۸	۶۱	۱	۹	۷۱۶
۱۴۶۳	۶۔ اب ضرورت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی کی تھی۔ پس یہ کام اللہ نے اپنے ذمے لیا اور سب سے پہلی وحی آپ پر نازل ہوئی	۳۰	۹۶	۱	۱-۵	۷۸۰
		۳۰	۸۷	۱	۶-۷	۷۷۱ ۷۷۲
۱۴۶۴	۷۔ پہلی مرتبہ وحی کے نزول پر حضور صلعم بہت خائف ہوئے اور چادر یا کمبل اوڑھ کر لیٹ گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ہی کمبل پوش رکھ دیا۔	۲۹	۷۳	۱	۱	۷۴۵
		۲۹	۷۴	۱	۱	۷۴۷
۱۴۶۵	۸-۱۰ اور فرمایا کہ اے کمبل پوش اٹھو اور جا کر اپنی قوم اور قبیلے کے	۱۹	۲۶	۱۱	۲۶۴۳	۴۵۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	لوگوں کو تبلیغ کرو۔ ان کو عذاب الٰہی سے ڈراؤ۔ اگر وہ نہ مانیں تو پروا نہ کرو۔ اور مجھ پر توکل کرو اور مجھ ہی سے امید رکھو۔	۱۹ ۲۹	۲۶ ۷۴	۱۱ ۱	۲۳-۲۶ ۱-۷	۴۸۷ ۷۴۷
۱۴۶۶	۹۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ جتا دیا کہ دیکھنا لوگوں کی خواہشات کی پیروی مت کرنا چاہے وہ اہل کتاب ہی ہوں۔	۲ ۷	۲ ۶	۱۷ ۷	۴ ۱	۴۸ ۱۷۳
۱۴۶۷	۱۰۔ کفار کے بتوں کو سجدہ ہرگز مت کرنا چاہے کیسی ہی مجبوری کیوں نہ پیش آجائے۔ شرک کے پاس بھی نہ جانا۔	۱۳ ۲۹ ۳۰	۱۳ ۴۲ ۱۰۹	۵ ۲ ۱	۵ ۱ سالم سورت	۳۴۸ ۷۴۴ ۷۸۹
۱۴۶۸	۱۱۔ اللہ ہی پر توکل کرنا اور اسی کو کارساز پکڑنا۔	۲۱	۳۳	۱	۳	۵۴۴
۱۴۶۹	۱۲۔ جو ہم کہیں وہی کرتے رہنا اور صبر کرنا۔	۱۱	۱۰	۱۱	۶	۲۸۶
۱۴۷۰	۱۳۔ لوگ ٹھٹھا کریں۔ مکر کریں یا آپ کو جھٹلائیں تو بھی پرواہ نہ کرنا۔ سابقہ رسولوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔	۱۳ ۱۴ ۱۷	۱۳ ۱۵ ۲۲	۶ ۱ ۶	۵ ۱۰-۱۱ ۶-۴	۳۲۹ ۳۳۹ ۴۳۶
۱۴۷۱	۱۴۔ آپ کے سینے کو کھولنے والے ہم۔	۳۰	۹۴	۱	۱	۷۷۹
۱۴۷۲	۱۵۔ آپ کو پڑھانے والے ہم۔	۳۰	۸۷	۱	۶-۷	۷۷۱ ۷۷۲
۱۴۷۳	۱۶۔ آپ کو پڑھائے ہوئے کی شرح بتانا اور یاد کرانا ہمارے ذمے۔	۲۹	۷۵	۱	۱۶-۱۹	۷۵۰
۱۴۷۴	۱۷۔ لوگوں کو ہدایت دینا یا نہ دینا ہمارے اختیار میں ہے۔	۳۰	۹۲	۱	۱۲	۷۷۷
۱۴۷۵	۱۸۔ آپ کی امداد و حفاظت کے ذمہ دار ہم۔	۶ ۲۴	۵ ۴۰	۱۰ ۶	۱ ۱	۱۵۳ ۶۱۲
۱۴۷۶	۱۹۔ بس اے پیارے محمد! صلعم آپ تو ہمارے احکام کو پہنچا دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ سب کو چھوڑ کر بس ایک خدا کی عبادت کرنے لگ جاؤ۔	۶ ۱۳	۱۰ ۱۳	۱ ۵	۱ ۵	۱۵۳ ۳۲۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	# ۳-کفّار کی ایذا رسانی					
۱۴۷۷	۱-جب حسب فرمانِ الٰہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی تبلیغ کی تو کفارِ عرب نے آپ کو بہکانے اور تکلیف پہنچانے کا پکا ارادہ کر لیا اور ایسا کرنے کے لئے خفیہ مشورے کرنے لگے۔	۵	۴	۱۷	سلم رکوع	۱۲۴ ۱۲۵
۱۴۷۸	۲- ابولہب نے آپ کو گالیاں دیں۔	۳۰	۱۰۸	۱	//	۷۸۸
		۳۰	۱۱۱	۱	//	۷۹۰
۱۴۷۹	۳-کفار نے آپ کو دیوانہ کہنا شروع کر دیا۔	۱۴	۱۵	۱	۶	۴۳۹
		۲۵	۴۴	۱	۱۴	۶۴۴
		۲۹	۶۸	۲	۱۸	۷۳۵
۱۴۸۰	۴- آپ کو شاعر اور دیوانہ کہا گیا۔	۲۳	۳۷	۲	۱۵	۵۸۰
۱۴۸۱	۵- آیت اللہ کو سن کر اور حق کو دیکھ کر آپ کو جادوگر کہا گیا۔	۲۵	۴۳	۳	۵	۶۳۷
		۲۶	۴۶	۱	۷	۶۵۱
۱۴۸۲	۶- ایک انسان کو رسالت کا دعویٰ کرتے دیکھ کر آپ کو جادوگر اور کذاب کہا گیا۔	۲۳	۳۸	۱	۴	۵۸۷
۱۴۸۳	۷- بشارتِ عیسیٰ کے باوجود پیارے احمدؐ کو جادوگر کہا گیا۔	۲۸	۶۱	۱	۶	۷۱۵ ۷۱۶
۱۴۸۴	۸-جب آپ نے صرف ایک خدا کی عبادت کرنے کو کہا تو بہت ہی متعجب ہوئے۔	۲۳	۳۸	۱	۵	۵۸۷
۱۴۸۵	۹-پیغمبر کو اپنے میں سے دیکھ کر متعجب ہوئے۔	۲۳	۳۸	۱	۴	۵۸۷
		۲۶	۵۰	۱	۲	۶۷۲
۱۴۸۶	۱۰-اور الٹا آپ سے کہنے لگے کہ تم غیر اللہ کی عبادت کرنے لگ جاؤ۔	۲۴	۳۹	۷	۱	۶۰۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۴۸۷	۱۱ - لیکن اللہ نے تو پہلے ہی سابقہ پیغمبروں کی طرح آپ کو بھی تنبیہ کر دی تھی کہ شرک نہ کرنا ۔ بس اللہ ہی کی عبادت کرنا اور شکر کرنا ورنہ تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے ۔ اور ٹوٹا پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے	۲۰ / ۲۴	۲۸ / ۳۹	۹ / ۷	۹-۵ / ۳-۲	۵۱۳ / ۶۰۳
۱۴۸۸	۱۲ - پھر سب کفار نے مل کر آپ سے اور دیگر مومنوں سے کہا کہ اچھا تم ہمارا مذہب قبول کر لو - ہم تمہارے گناہوں کا بوجھ اٹھا لیں گے ۔ اس پر ارشادِ خداوندی ہوا کہ وہ ان کے گناہ کچھ بھی نہ اٹھائیں گے ۔ بے شک وہ جھوٹے ہیں ۔ اور البتہ اپنے بوجھ اور اس کے ساتھ کتنے اور بوجھ اٹھائیں گے ۔ اور ان سے قیامت کے دن ان کی افترا پردازیوں کی پوچھ ہو گی ۔	۲۰	۲۹	۱	۱۳-۱۲	۵۱۵
۱۴۸۹	۱۳ - جب قرآن پڑھا جاتا تھا تو کفار اس کو سن کر بھاگتے تھے ۔ کیونکہ ان کے دل پر پڑتا تھا ۔ اور تکذیب کرتے تھے ۔	۱۵ / ۱۸ / ۲۲	۱۷ / ۴۵ / ۳۴	۵ / ۱ / ۵	۷-۵ / ۴ / ۷	۳۷۱ / ۴۶۷ / ۵۶۱
۱۴۹۰	۱۴ - قرآن کو سابقہ لوگوں کی کہانیاں بتاتے تھے ۔	۱۴ / ۱۸ / ۲۹	۱۶ / ۲۵ / ۶۸	۳ / ۱ / ۱	۳ / ۵ / ۱۵	۳۴۸ / ۴۶۷ / ۷۳۲
۱۴۹۱	۱۵ - کفار و مشرکین قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مذاق اڑایا کرتے تھے ۔	۱۴	۱۵	۶	۱۲-۱۱	۳۴۵
۱۴۹۲	۱۶ - قرآن کو سن کر بک بک کرنے لگ جاتے کہ غالب رہیں ۔	۲۴	۴۱	۴	۱	۶۲۱
۱۴۹۳	۱۷ - قرآن کی آیتیں سن کر ان کے چہرے بدل جاتے تھے ۔ اور وہ پڑھنے والوں پر حملہ کرنے کو تیار ہو جاتے تھے ۔	۱۷	۲۲	۹	۸	۴۴۱
۱۴۹۴	۱۸ - اور کہتے تھے کہ قرآن ہم میں سے کسی سردار پر کیوں نہ نازل ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ رحمت و رزق کی تقسیم اور مراتب کی کمی بیشی ہمارے اختیار میں ہے ۔ اگر سب لوگوں کے ایک گروہ	۲۵	۴۳	۳	۱۰-۶	۶۳۰ / ۶۳۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	ہو جانے کا خیال نہ ہوتا تو ہم کفار کے گھروں کو سونے چاندی کا بنا دیتے اور یہ سرداری تو دنیا کی چیز ہے آخرت تو بس متقیوں کے لئے ہے					
۱۴۹۵	۱۹۔ اے (پیارے) رسولؐ! آپ ان کفار کو چیلنج دے دیجئے کہ اگر یہ قرآن جھوٹ موٹ ہے تو تم بھی اس کی سورتوں جیسی جھوٹ موٹ کی دس سورتیں بنا لاؤ اور چاہے جس سے مدد لے لو اور اگر تم اس چیلنج کو منظور نہیں کرتے تو خوب جان لو کہ قرآن اللہ کے علم سے نازل ہوا ہے	۱۲	۱۱	۲	۵-۶	۲۸۸
۱۴۹۶	۲۰۔ اچھا اگر تم سے یہ نہیں ہو سکتا تو کم از کم ایک ہی سورت بنا لاؤ مگر تم ہرگز نہیں بنا سکتے۔ چاہے سب جن و انس مل کر ہی کوشش کیوں نہ کرو۔ اور اگر تم ایسا نہیں کر سکتے اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو جہنم کی آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور وہ تیار ہی اس لئے ہوئی ہے کہ کفار کو اس میں ڈال دیا جائے۔	۱ ۱۵ ۲۷	۲ ۱۷ ۵۲	۳ ۱۰ ۲	۴-۳ ۴ ۶-۵	۶ ۳۷۶ ۳۷۷ ۶۸۱
۱۴۹۷	۲۱۔ اس پر کفار نے کہا کہ اگر ہم چاہیں تو قرآن جیسی تو بنا سکتے ہیں لیکن ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ تم عذاب الٰہی بھی لا سکتے ہو یا نہیں۔	۹	۸	۴	۴-۳	۲۳۳
۱۴۹۸	۲۲۔ بھلا اللہ عذاب کیسے نازل کر دیتا جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہو کر ان میں موجود تھے اور وہ کفار بھی بخشش مانگتے رہتے تھے۔	۹ ۱۷	۸ ۲۱	۴ ۷	۵ ۱۴	۲۳۳ ۴۲۸
۱۴۹۹	۲۳۔ کفار مذاق کے طور پر بار بار حضور صلعم سے عذاب کا وقت پوچھتے تھے اور آپس میں کہتے تھے کہ یہ ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر کیا کرتا ہے۔ اس پر ارشاد خداوندی ہوا کہ (اے میرے حبیبؐ) ان سے کہہ دیجئے کہ میں تو اللہ کی مرضی کے بغیر اپنے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں ہوں۔ ہر امت کا وقت مقرر ہے۔ جب وہ وقت آجاتا ہے تو پھر ایک لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا۔ تمہیں کیا خبر کہ تم پر	۱۱ ۱۷	۱۰ ۲۱	۵ ۳	۸-۱۲ ۹-۱۲	۲۷۶ ۳۷۷ ۴۴۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	عذاب دن رات میں کس وقت آجائے۔ تم نے جو جلدی مچا رکھی ہے۔ کیا جس وقت عذاب آجائیگا اسوقت ایمان لاؤ گے؟ اسوقت تو ظالموں سے کہا جائیگا کہ اپنے اعمال کی وجہ سے ہمیشہ کا عذاب چکھو۔ میرے رب کی قسم! بے شک وعدہ عذاب برحق ہے اور تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ تم تو بڑے ہی جلد باز ہو۔ کاش تم یہ جان لو کہ اس وقت تم آگ کو اپنے چہروں اور پیٹھوں سے نہ روک سکو گے۔ اور نہ تمہیں کسی طرف سے مدد ملے گی۔ بلکہ وہ وقت تو اچانک آجاوے گا اور تم بھونچکے ہو کر رہ جاؤ گے تم ہرگز اس کو نہ پھیر سکو گے اور نہ تم کو ڈھیل دیجائے گی۔					
۱۵۰۰	۲۴ - کفار آپ سے یہ کہتے تھے کہ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ہم اور ہمارے آباؤ اجداد غیر اللہ کی پوجا ہی نہ کرتے۔ اور نہ اپنی طرف سے حلال و حرام مقرر کرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے رسولؐ! ان کو کچھ بھی علم نہیں۔ یہ تو اٹکل پر چلتے ہیں۔ کیا ہم نے اس سے پیشتر ان کو کتاب نہ دی تھی؟ کیا انہوں نے اس کو محکم پکڑا؟ نہیں بلکہ انہوں نے تو اس وقت بھی یہی کہا کہ ہمارے آباؤ اجداد ایسا ہی کرتے آئے ہیں اور ہم بھی ان ہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔ غرضیکہ آپ سے پیشتر جب بھی کسی بستی میں رسول آئے تو وہاں کے دولت مندوں نے یہی کہا کہ ہمارے آباؤ اجداد ایسا ہی کرتے تھے اور ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔ اس پر ان رسولوں نے کہا کہ اگر ہم تمہارے آباؤ اجداد سے زیادہ ہدایت کی چیز لائے ہوں تو!! انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری رسالت سے کافر ہیں۔ پس ہم نے ان سے بدلہ لیا۔ ذرا دیکھو تو سہی کہ سابقہ مکذبین کا کیا حشر ہوا؟	۱۴ ۲۵	۱۶ ۴۳	۵ ۲	۱ ۱۰-۵	۳۵۰ ۶۳۶ ۶۳۷
۱۵۰۱	۲۵ - جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو مرنے کے بعد جی اٹھنے کی خبر دی تو انہوں نے آپ کو مفتری علی اللہ کہنا شروع کر دیا۔ اور مذاق کے طور پر آپس میں کہنے لگے کہ آؤ ہم تم کو ایک ایسا آدمی دکھائیں جو یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم کو پھر نئے سرے سے پیدا کیا جائے گا۔ کیا وہ مفتری ہے یا دیوانہ!! اس پر ارشاد خداوندی ہوا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ آخرت پر ایمان نہ لانے	۲۲	۳۴	۱	۹-۷	۵۵۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	والے دور کی گمراہی میں ہیں۔ کیا انہوں نے زمین و آسمان میں اپنی اگلی پچھلی چیزوں کو نہیں دیکھا؟ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں۔ یا ان پر آسمان کا ٹکڑا گرا دیں۔ اس میں ہر رجوع ہونے والے کے لئے نشانی ہے۔					
۱۵۰۲	۲۶۔ اے میرے حبیب (صلعم) ! کیا وہ آپ کو مفتری کہتے ہیں؟ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر میں نے جھوٹ باندھ لیا ہے تو تم میرے لئے اللہ کی طرف سے کسی چیز کے مالک نہیں ہو وہ تمہاری شروع کی ہوئی باتوں کو جانتا ہے اور میرے اور تمہارے درمیان کافی گواہ ہے۔ دیکھو میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں۔ اور نہ ہی مجھے یہ خبر ہے کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ میں تو بس اس وحی کی پیروی کرتا ہوں۔ جو میری طرف آتی ہے۔ اور میں تو بس ایک ڈرانے والا ہوں۔ کیا تم نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہوا اور تم اس سے کفر کرتے رہے حالانکہ بنی اسرائیل میں سے بھی ایک شخص نے اس کی صداقت کی گواہی ایک ایسی ہی کتاب (توریت) سے دی ہے۔ اور ایمان لایا ہے اور تم اسی طرح تکبر کرتے رہے (تو پھر تمہارا کیا حشر ہوگا؟) (توریت کے حوالہ کے لئے کتاب ہذا کا صـ ۱۸۱ ملاحظہ ہو)	۲۶	۴۶	۱	۸ - ۱۰	۶۵۱ ۶۵۲
۱۵۰۳	۲۷۔ ان تمام باتوں کے باوجود کفار نے حضور صلعم کو ہر طرح سے جھٹلایا۔ اور ابھی ہوئی بات میں پڑے رہے۔	۲۶	۵۰	۱	۵	۶۷۲
۱۵۰۴	۲۸۔ آپ کو مفتری علی اللہ اور شاعر کہا۔	۱۷	۲۱	۱	۵	۴۱۷
۱۵۰۵	۲۹۔ طرح طرح سے آپ کا مذاق اڑایا۔	۱۷	۲۱	۳	۷	۴۲۱
		۱۷	۲۱	۳	۱۲	۴۲۱
۱۵۰۶	۳۰۔ غرضیکہ کفار نے وہ سب کچھ حضور کے متعلق کہا۔ جو سابقہ پیغمبروں کے بارے میں کہا گیا تھا۔	۲۴	۴۱	۵	۱۱	۶۲۴
۱۵۰۷	۳۱۔ کبھی کہتے تھے کہ اگر یہ دین بہتر ہوتا تو بھلا تم ہم سے سبقت	۲۶	۴۶	۲	۱	۶۵۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	لے کر اس کو کیسے اختیار کر سکتے تھے۔					
۱۵۰۸	۳۲ - کبھی کہتے تھے کہ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) جیسے معجزات لاؤ	۲۰	۲۸	۵	۶	۵۰۶
۱۵۰۹	۳۳ - تمہارے ساتھ خزانہ اور فرشتے ہوں تو مانیں گے۔	۱۲	۱۱	۲	۴	۲۸۸
۱۵۱۰	۳۴ - اللہ اور فرشتے کیوں تمہارے ساتھ نہیں آتے ؟	۲	۲	۲۵	۱۴	۴۰
۱۵۱۱	۳۵ - اللہ خود آکر ہم سے باتیں کیوں نہیں کرتا ؟	۱	۲	۱۴	۶	۲۲ ۲۳
۱۵۱۲	۳۶ - پیغمبر انسان کیوں ہوتا ہے ؟	۱۷	۲۱	۱	۳	۴۱۷
		۱۷	۲۱	۱	۷ - ۸	۴۱۷ ۴۱۸
۱۵۱۳	۳۷ - غرضیکہ ایسے ایسے سوالات بھی کرتے تھے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کئے تھے۔	۱	۲	۱۳	۵	۲۱
۱۵۱۴	۳۸ - کبھی کہتے تھے کہ یہ کیسا پیغمبر ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے !! اس کے ساتھ نذیر۔ خزانہ اور جنت کیوں نہیں کہ اس کے پھلوں میں سے کھائے ؟ یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس پر کسی نے جادو کر دیا ہو۔ دیکھا ! ان لوگوں نے کیونکر آپ کے لئے مثالیں بنالیں اور گمراہ ہو گئے۔ بھلا یہ کیونکر راہ پا سکتے تھے۔	۱۸	۲۵	۱	۷ - ۹	۴۶۷
۱۵۱۵	۳۹ - ایک دن کفار نے جمع ہو کر مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے :-	۱۵	۱۷	۱۰	۶ - ۹	۳۷۷
	اے محمدؐ ! (۱) تم زمین سے چشمہ نکال دو۔ یا (۲) تمہارے ساتھ کھجوروں۔ انگوروں اور نہروں والا باغ ہو یا (۳) تم آسمان کا ایک ٹکڑا توڑ کر لے آؤ۔ یا (۴) اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ یا (۵) تمہارے ساتھ سونے کا گھر ہو۔ یا (۶) تم آسمان پر چڑھ جاؤ۔ تو البتہ ہم تم پر ایمان لانے کو تیار ہیں۔					
۱۵۱۶	۴۰ - (یہ مطالبات پیش کر کے کفار کے دل میں خیال آیا کہ آپ تو شب معراج میں آسمانوں پر ہو آئے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ اب بھی ہو آئیں اور پھر ہم کو ماننا پڑ جائے اس لئے چھٹے مطالبے کو مشروط کر دیا اور کہنے لگے کہ) اگر آپ آسمان پر بھی چڑھ جائیں تو بھی ہم ہرگز نہیں مانیں گے جب تک کہ آپ وہاں سے ایک					

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	لکھی ہوئی کتاب نہ لے آئیں جس کو ہم پڑھ کر دیکھ لیں۔	۱۵	۱۷	۱۰	۹	۳۷۷
۱۵۱۷	۴۱۔ ان مطالبات کے جواب میں ارشاد خداوندی ہوا کہ۔ حضرت موسیٰؑ کے ہاتھوں ہم نے پتھر سے بارہ چشمے جاری کرائے	۹	۷	۲۰	۳-۲	۳۲۰
	لیکن فرعون پھر بھی نہ مانا اور کہنے لگا کہ فرشتے لا کر دکھاؤ۔	۲۵	۴۳	۵	۸	۶۳۹ ۶۴۰
۱۵۱۸	۴۲۔ قوم عاد و ثمود نے بھی یہی کہا۔	۲۴	۴۱	۲	۶	۶۱۹ ۶۲۰
۱۵۱۹	۴۳۔ اگر دنیا میں فرشتے آباد ہوتے تو ہم فرشتوں ہی کو آسمان سے رسول بنا کر بھیجتے۔	۱۵	۱۷	۱۱	۲	۳۷۷ ۳۷۸
۱۵۲۰	۴۴۔ اور اگر ہم فرشتوں کو بھی بھیج دیتے کہ ان کو نظر آجائیں تو بھی یہ ماننے والے نہ تھے۔	۸	۶	۱۴	۱	۱۸۳
۱۵۲۱	۴۵۔ کیونکہ اگر ہم فرشتوں کو بھیجتے بھی تو انسان ہی کی شکل میں بھیجتے اور پھر ہماری حجت تمام ہو جاتی اور حجت تمام ہونے کے بعد ڈھیل نہیں دی جایا کرتی۔	۷	۶	۱	۸-۹	۱۶۶
		۸	۶	۲۰	۴	۱۹۳
		۱۴	۱۵	۱	۷-۸	۳۳۹
		۱۴	۱۶	۴	۸	۳۴۹ ۳۵۰
		۱۹	۲۵	۳	۱-۲	۴۶۹
۱۵۲۲	۴۶۔ (یہ کفار آپ سے پھلوں والے باغ کا مطالبہ کرتے ہیں) ہم نے بنی اسرائیل پر من و سلویٰ نازل کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا پر ان کے لئے آسمان سے خوان نازل کیا۔ (لیکن یہ ہمیشہ ناشکری کرتے رہے)	۱	۲	۶	۱۱	۱۱
		۷	۵	۱۵	۴-۷	۱۶۳ ۱۶۴
۱۵۲۳	۴۷۔ (یہ آپ سے آسمان کا ٹکڑا توڑ کر لانے کا مطالبہ کرتے ہیں) حضرت شعیبؑ سے بھی لوگوں نے یہی کہا تھا کہ آسمان کا ایک ٹکڑا گرا دو۔	۱۹	۲۶	۱۰	۱۲	۴۸۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۵۲۴	۴۸ - ہم اگر آسمان کا دروازہ بھی کھول دیں - تو بھی یہ کفار ماننے والے نہیں ہیں - بلکہ وہ یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھوں پر جادو کیا گیا ہے۔	۱۴	۱۵	۱	۱۵-۱۴	۳۳۹ ۳۴۰
۱۵۲۵	۴۹ - اگر ہم آسمان کا ٹکڑا بھی گرا دیں تو بھی یہ یہی کہیں گے کہ یہ تو تہ بہ تہ بادل ہیں۔	۲۷	۵۲	۲	۱۶	۶۸۱
۱۵۲۶	۵۰ - اہل کتاب آپ سے لکھی ہوئی کتاب لانے کا مطالبہ کرتے ہیں؟	۶	۴	۲۴	۱	۱۳۱
۱۵۲۷	۵۱ - اگر ہم لکھی ہوئی کتاب بھی اتار دیں کہ یہ اس کو ہاتھ سے چھو کر دیکھ لیں - تو بھی یہ آپ کو جادوگر کہنے کے سوا کچھ نہ کریں گے۔	۷	۶	۱	۷	۱۶۶
۱۵۲۸	۵۲ - اگر انہیں ماننا ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مان لیتے - ان پر ہم نے لکھی ہوئی تختیاں نازل کی تھیں۔	۹	۷	۱۷	۴	۲۱۶
		۹	۷	۱۹	۳	۲۱۸
۱۵۲۹	۵۳ - اور ہم لکھی ہوئی کتاب کیا اتاریں (یہ تو محض ان کی بیہودہ خواہشات ہیں - اصل بات تو یہ ہے کہ) یہ عذاب آخرت سے نہیں ڈرتے۔	۲۹	۷۴	۲	۲۲-۲۱	۷۴۹
۱۵۳۰	۵۴ - اور لکھی ہوئی کتاب تو کیا - اگر کوئی ایسا قرآن بھی ہوتا کہ اس کے ذریعے پہاڑ چلائے جاتے یا زمین کاٹی جاتی یا مردے زندہ کئے جاتے تو بھی یہ ایمان نہ لاتے۔	۱۳	۱۳	۴	۵	۳۲۷
۱۵۳۱	۵۵ - اور دیکھو یہ اہل کتاب تو اپنی کتابوں کی پیشین گوئیوں کے ذریعے آپ کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچان لیتے ہیں مگر یہ بھی نہیں مانتے اور جان بوجھ کر حق کو چھپاتے ہیں۔	۲	۲	۱۷	۵	۲۸
۱۵۳۲	۵۶ - مختصر یہ کہ کفار بدستور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے برائی کرنے میں جلدی کرتے رہے۔	۱۳	۱۳	۱	۶	۳۲۲ ۳۲۳
۱۵۳۳	۵۷ - وہ اپنا مال اللہ کے راستے سے بھٹکانے کے لئے خرچ کرتے رہے	۹	۸	۴	۸	۲۳۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۵۳۴	۵۸- اور بدستور اپنے باپوں کی سی عبادت میں لگے رہے۔	۱۲	۱۱	۹	۱۴	۳۰۲ ۳۰۳
۱۵۳۵	۵۹- ذکرِ الٰہی کو کھیل سمجھنا اور کانا پھوسی کرنا ان کا شیوہ رہا۔	۱۷	۲۱	۱	۲-۳	۴۱۷
۱۵۳۶	۶۰- نماز پڑھنے کی بجائے کعبے کے پاس تالیاں اور سیٹیاں بجانا ان کی عادت رہی۔	۹	۸	۴	۷	۲۳۳ ۲۳۴
۱۵۳۷	۶۱- اللہ اور اس کے رسولوں کو ستانے پر وعیدیں بھی ان کو سنائی گئیں۔	۲۲	۳۳	۷	۵	۵۵۲
۱۵۳۸	۶۲- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزات بھی ان کو دکھائے مگر وہ آپ کا مذاق اڑاتے اور آپ کو جادوگر کہتے رہے۔	۲۳	۳۷	۱	۱۲-۱۷	۵۷۹
۱۵۳۹	۶۳- کفار نے ہمیشہ یہی چاہا کہ وہ نورِ الٰہی کو پھونکوں سے بجھا دیں۔	۲۸	۶۱	۱	۸	۷۱۶
۱۵۴۰	۶۴- اور وہ یہی چاہتے رہے کہ آپ کسی نہ کسی طرح اپنے کام میں سست پڑ جائیں۔	۲۹	۶۸	۱	۹	۷۳۲
۱۵۴۱	۶۵- منافقین جب آپ کو سلام بھی کرتے تو بہت بُری طرح سے۔	۲۸	۵۸	۲	۲	۶۰۴
۱۵۴۲	۶۶- ولید بن مغیرہ آپ کو جادوگر اور قرآن کو قولِ بشر کہتا رہا۔	۲۹	۷۴	۱	۱۱-۳۰	۷۴۷ ۷۴۸
۱۵۴۳	۶۷- ابوجہل آپ کو نماز پڑھنے سے روکتا اور ابتر کہتا رہا۔	۳۰	۹۶	۱	۹-۱۴	۷۸۱
		۳۰	۱۰۸	۱	سارا سورت	۷۸۸
۱۵۴۴	۶۸- غرضیکہ کفارِ مکہ نے آپ کو بہکانے کی بہت کوشش کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثابت قدم رکھا۔	۱۵	۱۷	۸	۳-۷	۳۷۵
۱۵۴۵	۶۹- جہاں کفار کی باتوں سے آپ کا دل بہت برا ہوتا تھا۔	۱۲	۱۱	۲	۴	۲۸۸
		۱۴	۱۵	۶	۱۸	۳۴۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۴-ہجرتِ حبشہ					
۱۵۴۶	۱-(کفارِ مکہ کی ایذا رسانی صرف زبانی نہ تھی بلکہ جسمانی تکالیف بھی حد سے زیادہ پہنچاتے تھے حتیٰ کہ) انہوں نے حضور صلعم کو قید کرنے یا قتل کرنے یا جلاوطن کر دینے کی تدابیر شروع کر دیں۔	۹	۸	۴	۲	۲۳۳
۱۵۴۷	۲-(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر تو ہر طرح کی مصیبت لینے کو تیار تھے۔ لیکن مسلمانوں کی تکلیف ان کو گوارا نہ تھی) کیونکہ آپ کو تو مومنوں سے اُن کے اپنے نفس سے بھی زیادہ لگاؤ تھا۔	۲۱	۳۱	۱	۶	۵۴۲
۱۵۴۸	۳-(جب آپ نے دیکھا کہ صحابہ رضؓ پر کفار کی طرف سے مصائب دن بدن بڑھتے چلے جاتے ہیں تو نبوت کے پانچویں سال آپ نے ان کو ہجرتِ حبشہ کا حکم دیا۔ پہلی مرتبہ بارہ مرد اور چار عورتوں نے جدّہ ہوتے ہوئے براستہ سمندر ہجرت کی جن میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت رقیہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ نجاشی شاہ حبشہ نے ان کا بہت اکرام کیا اور یہ سب وہاں امن و عافیت سے رہنے لگے۔ کفار نے وہاں بھی ان کا تعاقب کیا اور عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ نے وہاں جا کر نجاشی کو ان کے خلاف ابھارا۔ اس پر نجاشی نے مسلمانوں کو بلا کر ان سے کچھ باتیں دریافت کیں۔ جواب میں حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے جو خطبہ دیا وہ کتاب ہذا کے ص۱۹۵ پر درج ہے۔ اور سورہ مریم کی تلاوت کی) نجاشی پر اس کلام کا بہت اثر ہوا اور وہ زار و قطار رونے لگا۔ اور مسلمان ہو گیا۔	۶-۷	۵	۱۱	۵-۸	۱۵۶ ۱۵۷

ف حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دار العلوم دیوبند نے سیرت خاتم الانبیاء کے ص۴۳ پر تحریر فرمایا ہے کہ یہ مہاجرین تقریباً تین مہینے وہاں امن و عافیت کے ساتھ قیام کر کے واپس آ گئے۔ اس وقت حضرت فاروق اعظمؓ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے مشرف باسلام

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

ہو گئے۔ اس وقت مسلمانوں کی مردم شماری چالیس مرد اور بارہ عورتوں سے زائد نہ تھی۔ فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے داخلِ اسلام ہونے سے مسلمانوں کو ایک قسم کی شوکت حاصل ہوئی اور وہ لوگ جو دلائل واضحہ کے ذریعے اسلام کی حقانیت کا یقین کر چکے تھے مگر قریش کی ایذا کے خوف سے اسلام ظاہر نہ کرتے تھے۔ اب علانیہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اسی طرح قبائل عرب میں اسلام پھیلتا اور ترقی کرتا رہا۔

جب قریش نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی عزت روز بروز ترقی کر رہی ہے اور بادشاہ حبشہ نے بھی مسلمانوں کا احترام کیا تو انہیں اپنا انجام نظر آنے لگا۔ تمام قریش نے یہ طے کیا کہ بنی عبدالمطلب اور بنی ہاشم سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ اپنے بھتیجے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے سپرد کر دیں۔ ورنہ ہم ان سے بالکل قطع تعلق کر دینگے مگر بنی عبدالمطلب نے اس کو منظور نہ کیا۔ تو باتفاق رائے یہ عہد نامہ لکھا گیا کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ رشتے۔ ناطے۔ نکاح۔ بیاہ۔ خرید فروخت سب بند کر دیئے جائیں اور یہ عہد نامہ بیت اللہ کے اندر معلق کر دیا گیا۔ اس وقت ابولہب کے سوا تمام بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے تمام افراد بلا امتیاز مسلم و کافر سب کے سب ابوطالب کے ساتھ رہے اور اس گھاٹی میں مقید و محصور ہو گئے۔ سب طرف سے آمد و رفت کے راستے بند تھے۔ خورونوش کا جو سامان ساتھ تھا ختم ہو گیا تو سخت اضطراب پیش آیا۔ شدت بھوک کی وجہ سے درختوں کے پتے تک کھانے کی نوبت آئی۔

یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ صحابہ کرام کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے لئے فرمایا۔ اس مرتبہ ایک بڑے قافلے نے ہجرت کی جس کی تعداد ترا سی مرد اور بارہ عورتیں بیان کی جاتی ہیں اور پھر ان کے ساتھ یمن کے مسلمان بھی مل گئے جن میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور ان کی قوم بھی تھی۔

ادھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی آل و اصحاب نے تقریباً تین سال انہی مظالم

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

اور مصائب کے ساتھ بسر کئے۔ اس کے بعد چند آدمی اس عہد کے توڑنے اور آپ سے یہ محاصرہ اٹھا دینے پر آمادہ ہو گئے۔ ادہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی بتایا گیا کہ اس عہد نامہ کو دیمک نے کھا لیا ہے۔ اور بجز خدا کے نام کے اس میں کوئی حرف نہیں چھوڑا۔ آپ نے لوگوں سے بیان کیا تو ٹھیک اسی طرح نکلا جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا تھا۔ الغرض آپ سے محاصرہ اٹھا دیا گیا۔"

۵۔ سفرِ طائف اور جنّات کا مسلمان ہونا

ف۔ نبوت کے دسویں سال ماہ شوال کے نصف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کا انتقال ہو گیا اور اس کے تین دن بعد آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی فوت ہو گئیں۔ ان دونوں کے اٹھ جانے کا حضور صلعم کو بہت زیادہ غم اور صدمہ ہوا۔ اور کفارِ مکہ کی طرف سے ایذا رسانی پہلے سے بھی بہت بڑھ گئی۔ اس پر آپ تبلیغ کے لئے اپنے غلام زید ابن حارثہؓ کو ساتھ لے کر طائف تشریف لے گئے۔ لیکن وہاں کے لوگ مکے والوں سے بھی زیادہ سخت واقع ہوئے۔ آپ نے وہاں ایک ماہ قیام فرمایا۔ مگر کوئی بھی متوجہ نہ ہوا۔ بلکہ ظالموں نے چند اوباش لوگوں اور لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا کہ تالیاں بجائیں اور آپ پر پتھر پھینکیں اور شہر سے باہر نکال دیں۔ ان لوگوں نے آپ پر پتھر برسانے شروع کئے۔ حضرت زید رضؓ پتھروں کو اپنے اوپر روکتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کا سر زخمی ہو گیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے اتنا خون نکلا کہ جوتے خون سے بھر گئے اور چلتے وقت خون کے چھینٹے آپ کے کپڑوں پر پڑتے تھے۔ یہ ایسی تکلیف کا دن تھا کہ حضور صلعم نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اس دن مجھے جنگ احد سے بھی زیادہ تکلیف ہوئی۔ الغرض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	طائف سے واپس روانہ ہوئے اور ایک باغ (بطن نخلہ) میں آکر ٹھیرے۔ اور تھوڑی دیر آرام فرما کر نماز میں مصروف ہو گئے۔					
۱۵۴۹	۱- وہاں جنوں کی ایک جماعت آپ کے پاس آکر مشرف باسلام ہوئی۔	۲۹	۷۲	۱	سالم رکوع	۷۴۲ ۷۴۴ ۷۴۷
۱۵۵۰	۲- (واقعہ یوں ہے کہ) جنات کا خیال تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی رسول نہ آئے گا۔	۲۹	۷۲	۱	۷	۷۴۳
۱۵۵۱	۳- وہ آسمان میں بیٹھ کر اوپر کی باتیں معلوم کر لیا کرتے تھے۔ لیکن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد یہ باتیں معلوم ہونے کا سلسلہ بند ہو گیا اور ان پر آسمان سے شعلے پڑنے لگے۔	۲۹	۷۲	۱	۸-۹	۷۴۳
۱۵۵۲	۴- (اس پر جنات اس کا سبب معلوم کرنے کے لئے جماعتیں بنا بنا کر نکلے) اور ایک جماعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپہنچی۔ آپ کو قرآن پڑھتے دیکھ کر یہ جنات چپکے ہو کر سننے لگے	۲۶	۴۶	۴	۳	۶۵۵
۱۵۵۳	۵- جب جنات اس طرح حلقہ بہ حلقہ آئے تو حضور صلعم نماز پڑھ رہے تھے۔	۲۹	۷۲	۱	۱۹	۷۴۴
۱۵۵۴	۶- (جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو) یہ جنات ہدایت کو سن کر مسلمان ہو گئے۔	۲۹	۷۲	۱	۱۳-۱۴	۷۴۳
۱۵۵۵	۷- مسلمان ہونے کے بعد جنات اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے اور جا کر تبلیغ کی کہ اے ہماری قوم! ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی ہے اور تورات کی تصدیق کرتی ہے۔ اور راہِ راست کی طرف ہدایت کرتی ہے	۲۶	۴۶	۴	۳-۶	۶۵۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	پس اے ہماری قوم! تم اللہ کے داعی کو مانو اور اس پر ایمان لاؤ تاکہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے گناہ بخش دے۔ اور تم کو دردناک عذاب سے بچاوے۔ اور جو کوئی اللہ کے داعی کو نہ مانے گا تو وہ زمین میں بھاگ کر بھی (اللہ کو) عاجز نہ کر سکے گا اور اللہ کے سوا کوئی اس کا مددگار نہ ہوگا۔					

۶۔ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف۔ طائف سے واپس تشریف لانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمانوں کی سیر کرائی اور آپ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ براق پر سوار ہو کر جاگتے ہوئے اسی جسم اطہر کے ساتھ جو طائف میں پتھروں سے زخمی ہوا تھا آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی نے سیرت خاتم الانبیاء کے صـ۴۷ پر اس واقعہ کا خلاصہ صحیح بخاری کے حوالے سے یوں تحریر فرمایا ہے کہ :۔

"ایک رات آپ حطیم کعبہ میں لیٹے ہوئے تھے کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام آئے اور کہا کہ ہمارے ساتھ چلئے۔ آپ کو براق پر سوار کیا گیا جس کی تیز رفتاری کا یہ حال تھا کہ جس جگہ اس کی نظر پڑتی تھی وہیں قدم پڑتا تھا۔ اسی سرعت رفتار کے ساتھ اول آپ کو ملک شام میں مسجد اقصیٰ تک لے گئے۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے سابقین کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام کے لئے (بطور معجزہ) جمع فرما دیا تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے یہاں پہنچ کر اذان دی اور نماز کے لئے تمام انبیاء و رسل کی صفیں تیار ہو کر کھڑی ہوئیں۔ لیکن سب اس کا انتظار کر رہے تھے کہ نماز کون پڑھائے۔ جبرئیل امین نے آپ کا دست مبارک پکڑ کر آگے کر دیا آپ نے تمام انبیاء و مرسلین اور ملائکہ کو نماز پڑھائی۔

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

یہاں تک عالم دنیا کی سیر تھی جو براق پر ہوئی۔ اس کے بعد بترتیب آپ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی (اس میں اختلاف ہے کہ یہ آسمانی سیر بھی براق پر ہوئی یا کسی سیڑھی وغیرہ پر) پہلے آسمان پر آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اور دوسرے پر عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام سے اور تیسرے پر یوسف علیہ السلام سے اور چوتھے پر ادریس علیہ السلام سے پانچویں پر ہارون علیہ السلام سے چھٹے پر موسیٰ علیہ السلام سے اور ساتویں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی۔

اس کے بعد آپ سدرۃ المنتہیٰ کی طرف تشریف لے چلے۔ راستہ میں حوض کوثر پر گذر ہوا۔ پھر جنت میں داخل ہوئے وہاں دست قدرت کے وہ عجائب و غرائب دیکھے جو نہ کسی آنکھ نے آج تک دیکھے۔ اور نہ کسی کان نے سنے اور نہ کسی انسان کے وہم و گمان کی وہاں تک رسائی ہوئی۔ پھر دوزخ آپ کے سامنے پیش کی گئی۔ جو ہر قسم کے عذاب اور سخت و شدید آگ سے بھری ہوئی تھی جس کے سامنے لوہے اور پتھر جیسی سخت چیزوں کی بھی کوئی حقیقت نہیں تھی۔

اس میں آپ نے ایک جماعت کو دیکھا کہ مردار جانور کھا رہے ہیں۔ دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ وہ ہیں جو لوگوں کے گوشت کھاتے (یعنی ان کی غیبت کرتے تھے۔) پھر دوزخ کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے۔ اور جبریل امین یہیں ٹھیر گئے۔ کیونکہ ان کو اس درجہ سے آگے بڑھنے کا حکم نہیں تھا اور اس وقت آپ کو خداوند عزوجل و علا کی زیارت ہوئی۔ صحیح یہ ہے کہ زیارت فقط قلب سے نہیں بلکہ آنکھوں سے ہوئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور تمام محققین صحابہ و ائمہ کی یہی تحقیق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گر پڑے اور خداوند عالم سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔ اسی وقت نمازیں فرض ہوئیں۔

اس کے بعد آپ واپس ہوئے۔ وہاں سے براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ کی طرف تشریف لے چلے۔ راستہ میں مختلف مقامات میں قریش کے تین تجارتی قافلوں پر گذر ہے جن میں سے بعض کو آپ نے سلام کیا اور انہوں نے آپ کی آواز پہچانی اور مکہ واپس ہونے کے بعد اس کی

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	شہادت دی۔ صبح سے پہلے ہی یہ سفر مبارک تمام ہو گیا"					
	کلام مجید میں واقعہ معراج کے متعلق مندرجہ ذیل بیان ہے:-					
۱۵۵۶	۱- اللہ تعالیٰ نے جو تمام عیوب اور کمزوریوں سے پاک ہے اپنے بندے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی۔ وہ مسجدِ اقصیٰ کہ جس کے گرد و نواح کا علاقہ بھی بہت بابرکت ہے۔ تاکہ آپ کو اپنی نشانیاں دکھائے	۱۵	۱۷	۱	۱	۳۶۵
۱۵۵۷	۲- ازاں بعد مسجدِ اقصیٰ سے حضور صلعم کو افقِ اعلیٰ پر لے گئے	۲۷	۵۳	۱	۱-۱۸	۶۸۲
۱۵۵۸	۳- افقِ اعلیٰ پر پہنچ کر آپ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور اس کے بہت ہی قریب ہو گئے۔	۲۷	۵۳	۱	۶-۹	۶۸۲
		۳۰	۸۱	۱	۲۲-۲۳	۷۶۴
۱۵۵۹	۴- وہاں پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف جو چاہا وحی فرمایا۔	۲۷	۵۳	۱	۱۰	۶۸۲
۱۵۶۰	۵- آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو ایک دفعہ پھر سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا۔ جبکہ سدرہ پر نور ہی نور چھایا ہوا تھا	۲۷	۵۳	۱	۱۳-۱۶	۶۸۲
۱۵۶۱	۶- اس کے پاس ہی جنت ماویٰ بھی ہے۔	۲۷	۵۳	۱	۱۵	۶۸۲
۱۵۶۲	۷- اس کے علاوہ آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں	۲۷	۵۳	۱	۱۸	۶۸۲
۱۵۶۳	۸- یہ سب کچھ دیکھنے میں آپ کی نظر نے نہ کجی کی اور نہ حد سے بڑھی	۲۷	۵۳	۱	۱۷	۶۸۲
۱۵۶۴	۹- آپ نے یہ سب کچھ جو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس پر دل نے گواہی دی کہ ہاں بالکل ٹھیک دیکھا۔	۲۷	۵۳	۱	۱۱	۶۸۲
۱۵۶۵	۱۰- (پس اے حضور صلعم کی شان میں گستاخیاں کرنے والو!) کیا تم حضور کے اس دیکھنے میں شک کرتے ہو۔ (اور کہتے ہو کہ اس میں حقیقت نہیں ہے بلکہ یہ محض ایک خواب تھا؟)	۲۷	۵۳	۱	۱۲	۶۸۲

ف - اگر تم کو اس پر بھی یقین نہ آتا ہو تو کلام مجید کھول کر مندرجہ ذیل آیات میں انہی الفاظ کے جو متذکرہ

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	بالا آیات میں آئے ہیں معنی دیکھ لو۔ جب باقی جگہ ان الفاظ کے معنی خواب کے نہیں۔ بلکہ حقیقتاً جسم کے ساتھ وہ واقعات ہونے کے ہیں تو پھر معراج والی آیات میں کیوں دوسرے معنے مراد لیتے ہو ؟					
	لفظ اسریٰ :-					
۱۵۶۶	۱- حضرت لوط علیہ السلام کو رات کے وقت مع اپنے ماننے والوں کے چلنے کا حکم ہوا۔ تو یہی لفظ اسریٰ استعمال ہوا۔ ان کا چلنا خواب میں نہ تھا۔	۱۲ ۱۴	۱۱ ۱۵	۷ ۵	۱۳ ۵	۲۹۸ ۲۹۹ ۳۴۳
۱۵۶۷	۲- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے لشکر سمیت فرعون سے بچ کر نکل جانے کا حکم ہوا تو یہی لفظ اسریٰ استعمال ہوا۔ آپ کا مع لشکر کے چلنا خواب میں نہ تھا بلکہ حقیقتاً تھا۔	۱۶ ۱۹ ۲۵	۲۰ ۲۶ ۴۴	۴ ۴ ۱	۱ ۱ ۲۳	۴۱۰ ۴۷۸ ۶۴۴
۱۵۶۸	۳- جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی اہلیہ محترمہ کو ہمراہ لے کر روانہ ہوئے تو یہی لفظ استعمال ہوا۔	۲۰	۲۸	۴	۱	۵۰۳
ف	- پھر کیا وجہ ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج میں سیر کرنے کا ذکر اسی لفظ اسریٰ کے ساتھ ہو تو وہاں جسم سے چلنا مراد نہ لیا جائے بلکہ خواب سمجھا جائے ؟					
	۲- لفظ عبد :-					
۱۵۶۹	۱- حضرت زکریا علیہ السلام جسم اور روح کے ساتھ دنیا میں موجود تھے تو ان کو عبد کہا گیا۔	۱۶	۱۹	۱	۲	۳۹۵
۱۵۷۰	۲- حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی جیتے جاگتے موجود تھے تو ان کو عبد کہا گیا۔	۱۶	۱۹	۲	۱۵	۳۹۸
۱۵۷۱	۳- عام بندوں کے لئے لفظ عبد استعمال ہوا تو روح مع الجسم ہی مراد لیا گیا۔	۱۹	۲۵	۶	۳	۴۷۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۵۷۲	۴ - جب قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تو اسی لفظ عبد کے معنی روح مع الجسم لئے گئے۔	۱۵	۱۸	۱	۱	۴۸۰
		۱۸	۲۵	۱	۱	۴۶۶
۱۵۷۳	۵ - جب نماز کی حالت میں جنات حضور صلعم کے پاس آئے تو یہی لفظ عبد جاگتے ہوئے اور نماز پڑھتے ہوئے حضرت محمد صلعم کے لئے استعمال کیا گیا۔	۲۹	۷۲	۱	۱۹	۶۴۴
۱۵۷۴	۶ - جب ابوجہل نے آپ کو نماز سے روکا تو آپ کے لئے یہی لفظ استعمال کیا گیا۔	۳۰	۹۶	۱	۱۰-۹	۶۸۰
	ف - پھر کیا وجہ ہے کہ معراج کے بیان میں یہی لفظ عبد استعمال ہو تو صرف روح مراد لی جائے اور کہہ دیا جائے کہ جسم تو مکہ معظمہ میں بستر پر پڑا رہا تھا اور صرف روح نے آسمانوں کی سیر کی ؟					
	۳ - لفظ رَاٰ :-					
۱۵۷۵	۱ - حضرت سلیمان علیہ السلام نے جاگتے ہوئے ہُدہُد کو دیکھا تو یہی لفظ استعمال کیا گیا۔	۱۹	۲۷	۲	۶	۴۹۰
۱۵۷۶	۲ - بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے محلات کا فرش اپنی آنکھوں سے دیکھا تو یہی لفظ استعمال ہوا۔	۱۹	۲۷	۳	۱۳	۴۹۳
۱۵۷۷	۳ - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر اپنے سونٹے کا سانپ بنتے ہوئے خواب میں نہیں بلکہ جاگتے ہوئے دیکھا تو یہی لفظ استعمال کیا گیا۔	۱۹	۲۷	۱	۱۰	۴۸۹
۱۵۷۸	۴ - حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سورج - چاند اور تارے کو جاگتے ہوئے آنکھ سے دیکھا - تو یہی لفظ رَاٰ ، استعمال کیا گیا۔	۷	۶	۹	۹-۷	۱۶۷
	ف - پھر کیا وجہ ہے کہ جب واقعہ معراج میں یہی لفظ رَاٰ ، آئے تو بجائے جاگتے ہوئے آنکھ سے دیکھنے کے خواب مراد لیا جائے					

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۵۷۹	۱۔ **اعتراض** ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں تو وہاں بھی لفظ رَاٰ استعمال ہوا	۲۳	۳۷	۳	۲۸	۵۸۳
	جواب ۔ ہاں بے شک استعمال ہوا ۔ لیکن آیت کو غور سے پڑھ کر دیکھو وہاں منام اور رؤیا کے قرائن بھی موجود ہیں ۔	۲۳	۳۷	۳	۳۱	۵۸۳
۱۵۸۰	۲۔ **اعتراض** ۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا تو وہاں بھی لفظ رَاٰ ہے ۔	۱۲	۱۲	۱	۴	۳۰۵
	جواب ۔ ہاں بے شک ہے لیکن دوسری آیات میں رؤیا کا قرینہ	۱۲	۱۲	۱	۵	۳۰۵
	یہاں بھی موجود ہے ۔	۱۳	۱۲	۱۱	۷	۳۱۹
۱۵۸۱	۳۔ **اعتراض** ۔ ایسا قرینہ رؤیا کا تو واقعہ معراج میں بھی ہے	۱۵	۱۷	۶	۸	۳۷۳
	جواب ۔ ہاں بے شک ہے لیکن وہاں ایک اور قرینہ فتنہ (آزمایش) بھی موجود ہے ۔ اور کسی شخص کا خواب دوسروں کے لئے آزمایش نہیں ہو سکتا ۔ مثلاً اگر واقعہ معراج خواب میں پیش آیا ہوتا تو آپ یہی بیان فرماتے کہ خواب میں ایسا ایسا دیکھا ۔ اس میں لوگوں کے لئے اعتراض کی کیا گنجایش تھی ۔ ہر شخص کہہ سکتا تھا کہ ہاں خواب میں ایسا دیکھا ہوگا ۔ ایسی صورت میں وہ آزمایش کیونکر ہو سکتا تھا ۔ آزمایش تو جبھی ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کے ساتھ سیر فرمائی ۔ اور جو کچھ اپنی آنکھ کے ساتھ دیکھا وہی آکر بیان فرمایا ۔ جس پر مسلمانوں بالخصوص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصدیق فرمائی اور صدیق کا لقب پایا ۔ اور ابوجہل و دیگر کفار نے تکذیب کی اور مسجد اقصےٰ کی ہیئت پوچھنے لگے جس پر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کا نقشہ حضور صلعم کے سامنے کر دیا اور حضور حجر میں کھڑے ہو کر اس نقشے کو دیکھ دیکھ کر بتاتے جاتے تھے ۔ اگر خواب تھا تو یہ تمام باتیں کیوں ہوئیں؟					
	جواب ۲ ۔ اور سورہ نجم میں تو بالکل صاف موجود ہے کہ جب دل نے دیکھے ہوئے کی تصدیق کی تو دیکھنا کسی دوسرے ذریعے سے تھا	۲۷	۵۳	۱	۱۱	۶۸۴
		۲۷	۵۳	۱	۱۷	

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اور وہ ذریعہ آنکھ ہے۔ اسی لئے لفظ بصر استعمال فرمایا۔					
۱۵۸۲	۴۔ **اعتراض** جب کفار نے حضور صلعم سے کہا کہ آسمان پر چڑھ جاؤ تو مانیں گے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں تو بشر ہوں۔ اگر معراج جسمانی تھا تو کفار کو لاجواب کرنے کے لئے آپ کیوں نہ آسمان پر چڑھ گئے؟	۱۵	۱۷	۱۰	۹	۳۷۷
	جواب ۱۔ بے شک بشر خود آسمان پر نہیں جا سکتا۔ لیکن اللہ تو جو چاہے کر سکتا ہے! اور معراج میں حضور صلعم خود نہیں گئے بلکہ اللہ تعالیٰ لے گئے۔	۳۰ ۱۵	۸۵ ۱۷	۱ ۱	۱۶ ۱	۷۷۰ ۳۶۵
	جواب ۲۔ کفار کے تمام مطالبات کو غور سے پڑھو۔	۱۵	۱۷	۱۰	۶-۹	۳۷۷
	اے محمدؐ! ہم آپ پر ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک کہ آپ (۱) زمین سے چشمہ نکال دیں یا (۲) آپ کے ساتھ کھجوروں۔ انگوروں اور نہروں والے باغ ہوں یا (۳) یا آپ آسمان سے ایک ٹکڑا توڑ کر لے آئیں یا (۴) آپ اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آئیں یا (۵) آپ کے ساتھ سونے کا گھر ہو یا (۶) آپ آسمان پر چڑھ جاویں۔					
	شرط۔ اور اگر آپ آسمان پر بھی چڑھ جائیں تو بھی ہم نہیں مانیں گے جب تک کہ آپ لکھی ہوئی کتاب نہ لے آئیں جس کو ہم پڑھ کر دیکھ لیں۔ (ان مطالبات کے جوابات تو صلہ ۲۳ پر ملاحظہ ہوں۔)					
	متذکرہ بالا مطالبات میں پانچ مطالبات تو غیر مشروط ہیں اور چھٹا مطالبہ مشروط ہے۔ یہ اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ کفار کو معراجِ جسمانی کا یقین تھا۔ اور وہ جانتے تھے کہ حضور صلعم آسمانوں پر ہو آئیں گے۔ اس لئے چھٹا مطالبہ مشروط کر دیا۔					
	جواب ۲۔ اگر کفار کا مطالبہ صرف آسمان پر چڑھنے کا ہوتا تو ممکن ہے کہ وہ پورا ہو جاتا۔ لیکن وہ تو آسمان پر جا کر لکھی ہوئی کتاب لانے کہہ رہے تھے جیسا کہ متعدد آیات سے واضح ہے۔	۱۵ ۶ ۷	۱۷ ۴ ۶	۱۰ ۲۲ ۱	۹ ۱ ۷	۳۷۷ ۱۳۱ ۱۶۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۵۸۳	**۵ - اعتراض** - جنت اور دوزخ میں داخل ہونے کے بعد تو کوئی شخص باہر نکل ہی نہیں سکتا حضور صلعم جنت ماوٰی میں داخل ہو کر کیسے باہر آ گئے۔	۱۲	۱۱	۹	۱۲-۱۳	۳۰۲
	جواب ۱ - ان آیات کو غور سے پڑھو وہاں اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ بھی لکھا ہے۔	۱۲	۱۱	۹	۱۲-۱۳	۳۰۲
	جواب ۲ - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت و دوزخ کو دیکھنے جانا تو سیر کی غرض سے تھا اگر کوئی افسر جیل خانے کے معائنے کے لئے جائے تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جو تکالیف قیدیوں کو ہو رہی ہیں وہ اس افسر کو بھی ہوں گی اور جس طرح قیدی باہر نہیں آ سکتے یہ افسر بھی نہ آ سکے گا اس کی تشریح کی بالکل ضرورت نہیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ افسر کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ بس اسی طرح حضور صلعم تو وہاں کے حالات دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تھے اور آپ دیکھ کر واپس آ گئے۔					
۱۵۸۴	**۶ - افقِ اعلیٰ کیا ہے؟**	۲۷	۵۳	۱	۷	۶۸۲
	جواب - اصطلاحِ جغرافیہ میں افق اس فرضی خط کو کہتے ہیں جس پر زمین و آسمان ملے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح آسمان اول و دوم کا افق ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ایک سب سے آخری افق ہے اس کو افقِ اعلیٰ کہتے ہیں۔	۳۰	۸۱	۱	۲۳	۷۶۴
	خلاصہ یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں افقِ اعلیٰ پر اسی جسم اطہر کے ساتھ پہنچے جس جسم اطہر کے ساتھ مکہ کے بازاروں میں پھرا کرتے تھے۔ اور جو جسم اطہر طائف کے سفر میں زخمی ہوا تھا					

ف - یہ دلائل تو صرف کلام مجید میں سے پیش کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں احادیث و کتب بزرگان دین سے نیز عقلی طور پر بھی بے شمار دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ معراج

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	خواب نہیں تھا۔ بلکہ جاگتے ہوئے جسم کے ساتھ ایک سیر تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو کرائی۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہے۔ وہ کسی کام کے کرنے سے عاجز نہیں					

۷۔ حضور صلعم کی حوصلہ افزائی

۱۵۸۵ ۱۔ واقعہ معراج اور معجزہ شق القمر جیسے عظیم الشان نشانات دیکھ کر بھی کفار مکہ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور وہ حسب معمول ٹالتے اور ان معجزات کو جادو سے تعبیر کرتے رہے۔ اور ایسی زبردست نشانیوں کو جھٹلانا اور اپنی خوشی پر چلنا ان کا شیوہ رہا۔

۱۵	۱۷	۱	۱		۳۶۵
۲۷	۵۴	۱	۱-۳		۶۸۵

۲۔ کفار کی اس حالت کو دیکھ کر حضور صلعم کو بہت قلق ہوتا تھا اور آپ بہت کڑھتے تھے اس پر ارشادِ خداوندی ہوا کہ لے طٰہٰ۔ (اس کا ترجمہ بعض مفسرین نے یہ کیا ہے کہ اس بات کی طمع رکھنے والا کہ سب لوگ ہدایت پر آجائیں۔) اگر یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو کیا آپ اپنی جان کو گھلا گھلا کر ہلاک کر لیں گے۔ آپ غم نہ کھائیے۔ اور سابقہ پیغمبروں کے واقعات کو اٹھا کر دیکھئے ان کفار کا ہمیشہ یہی شیوہ رہا ہے۔ ہم نے آپ پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ یہ تو ڈرنے والے کے لئے نصیحت ہے۔

۱۷	۱۸	۱			۳۸۱
۱۹	۲۰	۱-۸		سلم سورت	۴۰۴ ۴۱۶
۱۹	۲۶	۱-۱۱		سلم سورت	۴۷۵ ۴۸۸

۱۵۸۷ ۳۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف الفاظ میں آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

۴	۳	۱۸	۵-۷		۹۳ ۹۴
۱۲	۱۱	۲	۴-۱۶		۲۸۸ ۲۹۰
۱۴	۱۵	۹	۸-۲۰۰		۳۴۴ ۳۴۵
۲۹	۶۸	۴		سلم رکوع	۷۳۳ ۷۳۵
۰	۶	۳		سلم رکوع	۱۶۸ ۱۶۹

۱۵۸۸ ۴۔ کفار کے قرآن کو جھٹلانے پر آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۵۸۹	۵- کفار کے آپ کو جھٹلانے پر آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔	۲۴	۴۱	۵	۹ - ۱۲	۶۲۴
		۲۵	۴۳	۳	۶ - ۱۰	۶۳۷ ۶۳۸
		۸	۶	۱۸	۳ - ۶	۱۹۰ ۱۹۱
		۱۸	۲۳	۴	سالم رکوع	۴۴۸ ۴۵۰
۱۵۹۰	۶- کفار کے مرنے کے بعد جی اٹھنے اور قیامت کو جھٹلانے اور ملاقات الٰہی کی تکذیب کرنے پر آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔	۲۲	۳۴	۱	۷ - ۹	۵۵۵ ۵۵۶
		۲۳	۳۷	۱	۱۱ - ۲۱	۵۷۹
		۷	۶	۴	سالم رکوع	۱۶۹ ۱۷۱
۱۵۹۱	۷- کفار کے جلدی عذاب طلب کرنے پر آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی	۱۶	۲۰	۸	〃	۴۱۵ ۴۱۶
		۲۱	۲۹	۶	۲ - ۴	۵۲۲
۱۵۹۲	۸- کفار کی غلط فہمیوں اور مکاریوں کی تفصیل بیان فرما کر آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔	۲۷	۵۲	۲	سالم رکوع	۶۸۰ ۶۸۲
۱۵۹۳	۹- کفار کے حضور صلعم کو ابتر کہنے پر آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔	۳۰	۱۰۸	۱	سالم سورت	۷۸۸
۱۵۹۴	۱۰- ولید بن مغیرہ کے حضور صلعم کو جادوگر اور قرآن کو قول بشر کہنے پر آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔	۲۹	۷۴	۱	۱۱ - ۳۰	۷۴۷ ۷۴۸
۱۵۹۵	۱۱- سابقہ امتوں کی مثالیں بیان فرما کر آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی	۱۹	۲۵	۴	سالم رکوع	۴۷۰ ۴۷۱
		۲۳ ۲۲	۳۶	۲	〃	۵۷۲ ۵۷۳
۱۵۹۶	۱۲- آپ کی ذات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات بیان کر کے آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔	۳۰	۹۳	۱	سالم سورت	۷۷۸ ۷۷۹
		۳۰	۹۴	۱	سالم سورت	۷۷۹
۱۵۹۷	۱۳- (اور فرمایا کہ اے میرے حبیبؐ!) تکذیب کی پرواہ نہ کرو۔ سابقہ پیغمبروں کو بھی اسی طرح جھٹلایا گیا تھا۔	۴	۳	۱۹	۴	۹۵
		۱۷	۲۲	۶	۴ - ۶	۴۳۶ ۴۳۷
		۲۲	۳۵	۱	۴	۵۶۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	صفحہ
۱۵۹۸	۱۴۔ حضرت نوحؑ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام تک بہت سے پیغمبر آئے جن کو جھٹلایا گیا۔	۱۱	۱۰	۸	سارا رکوع	۲۷۹ ۲۸۱
۱۵۹۹	۱۵۔ آپ سے پہلے دلائل و براہین صحیفوں اور روشن کتابوں والے پیغمبر آئے مگر کفار نے ان کو بھی جھٹلایا۔	۲۲	۳۵	۳	۱۲-۱۱	۵۶۷
۱۶۰۰	۱۶۔ سابقہ پیغمبروں کے بھی دشمن بہت تھے۔	۸	۶	۱۴	۲	۱۸۳
۱۶۰۱	۱۷۔ ان کے ساتھ بھی لوگوں نے اسی طرح مکر کیا۔	۱۳	۱۳	۶	۵	۳۲۹
۱۶۰۲	۱۸۔ ان کے سامنے بھی کفار یوں ہی بن دیکھے اٹکل کے تیر چلاتے رہے۔ مگر وہ اپنی خواہشات کو نہ پا سکے۔	۲۲	۳۴	۶	۹-۸	۵۶۳
۱۶۰۳	۱۹۔ (اور ذرا سوچئے تو سہی کہ) کیا ان کفار کے پاس علم غیب ہے؟	۲۹	۶۸	۲	۱۴	۷۳۴
۱۶۰۴	۲۰۔ یہ آپ کو اولاد اور بیویوں کا طعنہ دیتے ہیں؟ سابقہ پیغمبروں کے بھی اولاد اور بیویاں تھیں۔	۱۳	۱۳	۶	۱	۳۲۹
۱۶۰۵	۲۱۔ آپؐ ٹھٹھا کئے جانے کی بھی پرواہ نہ کیجئے۔ سابقہ پیغمبروں سے بھی اسی طرح ٹھٹھا کیا گیا اور ان کا بھی اسی طرح مذاق اڑایا گیا	۷	۶	۱	۱۰	۱۶۶
		۱۳	۱۳	۵	۱	۳۲۷
		۱۴	۱۵	۱	۱۱-۱۰	۳۳۹
۱۶۰۶	۲۲۔ اور پھر دیکھئے کہ ان مذاق اڑانے والوں کا کیا حشر ہوا۔ ان کو ان کے مذاق نے گھیر لیا۔ اور ان کی تمام برائیاں خود ان ہی پر پڑیں۔	۱۴	۱۶	۴	۹	۳۵۰
		۱۷	۲۱	۳	۱۲	۴۲۱
۱۶۰۷	۲۳۔ ہم نے ان تمام مجرموں کو ہلاک کر دیا۔ آج ان کے پاؤں کی آہٹ یا ان کی (لن ترانیوں کی) ذرا سی بھنک بھی سنائی نہیں دیتی۔	۱۶	۱۹	۶	۱۶	۴۰۴
۱۶۰۸	۲۴۔ جب ہمارا عذاب آیا تو پکارتے پھرے اور خلاصی نہ پا سکے۔	۲۳	۳۸	۱	۳	۵۸۷
۱۶۰۹	۲۵۔ یہ کفار جو کچھ آپ سے کہتے ہیں سابقہ رسولوں سے بھی ایسا ہی کہتے آئے ہیں	۲۴	۴۱	۵	۱۱	۶۴۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۶۱۰	۲۶ - کتاب موسیٰؑ میں بھی انہوں نے اختلاف کیا۔	۲۴	۴۱	۶	۱	۶۲۴
۱۶۱۱	۲۷ - ہم نے آپ پر قرآن اس لئے تو نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔	۱۶	۲۰	۱	۲-۱	۴۰۴
۱۶۱۲	۲۸ - بھلا اگر یہ کفار ایمان نہ لائیں گے تو کیا آپ اپنی جان کو گھلا گھلا کر ہلاک کر دیں گے۔	۱۵	۱۸	۱	۶	۳۸۱
		۱۹	۲۶	۱	۳	۴۷۵
۱۶۱۳	۲۹ - ان کے پاس تو جب بھی ذکر آیا انہوں نے ہمیشہ منہ ہی پھیرا۔	۱۹	۲۶	۱	۵	۴۷۵
۱۶۱۴	۳۰ - پس آپ مخالفین کی باتوں سے غمگین نہ ہوا کیجئے۔	۶	۵	۶	۷	۱۴۶ ۱۴۷
		۱۱	۱۰	۷	۵	۲۷۹
		۲۰	۲۷	۶	۴	۴۹۶
		۲۱	۳۱	۳	۵-۴	۵۳۶
		۲۳	۳۶	۵	۹	۵۷۷
۱۶۱۵	۳۱ - اگر ہم چاہتے تو تمام دنیا مسلمان ہو جاتی۔	۱۱	۱۰	۱۰	۷-۸	۲۸۴
۱۶۱۶	۳۲ - لیکن یہ کفار تو بغیر عذاب دیکھے ایمان لانے کے ہی نہیں چاہے ان کے پاس نشانیاں کیوں نہ آجائیں۔	۱۱	۱۰	۱۰	۴-۵	۲۸۴
۱۶۱۷	۳۳ - اور بھلا سوچو تو سہی کہ یہ یہودی آپ کو کیسے مان لیں جبکہ وہ توریت سے پھرے جاتے ہیں۔	۶	۵	۶	۹	۱۴۷
۱۶۱۸	۳۴ - اگر ہم فرشتوں کو بھی بھیجدیں اور مُردوں سے ان کی باتیں بھی کرا دیں - اور ہر چیز کو ان کے سامنے زندہ بھی کر دیں - یہ کفار تو پھر بھی نہیں ماننے کے۔	۸	۶	۱۴	۱	۱۸۳
۱۶۱۹	۳۵ - یہ تو نورِ الٰہی کو پھونکوں سے بجھا دینا چاہتے ہیں اور ہم نے بھی ارادہ کر رکھا ہے کہ ان کو ایسا نہیں کرنے دیں گے اور اپنے نور کو مکمل کر کے ہی رہیں گے	۱۰	۹	۵	۳	۲۴۸
		۲۸	۶۱	۱	۸	۷۱۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۶۲۰	۳۶ - ان کفار کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹا بڑائی مارنے والا اور پاگلوں کی سی باتیں کرنے والا کون ہے۔	۲۷	۵۴	۲	۴	۶۸۷
		۲۹	۶۸	۱	۵-۶	۷۳۲
۱۶۲۱	۳۷ - اور اس وقت یہ پچتائیں گے۔	۲۹	۶۹	۲	۱۲-۱۴	۷۳۷
۱۶۲۲	۳۸ - ان کا انکار تو ان کے تکبر و غرور اور معاندانہ مخالفت کی بنا پر ہے۔	۲۳	۳۸	۱	۲	۵۸۷
۱۶۲۳	۳۹ - پس آپ کفار کے انکار کی بالکل پرواہ نہ کیجئے اور کسی طرح کے تردد میں نہ پڑیئے - ہم آپ کی رسالت پر کافی گواہ ہیں۔ آپ کا کام تو صرف ہمارے احکام لوگوں تک پہنچا دینا ہے۔	۱۳	۱۳	۶	۶	۳۲۹ ۳۳۰
		۱۱	۱۰	۱۰	۲-۵	۲۰۳ ۲۸۴
		۱۴	۱۶	۱۱	۶	۳۵۷
۱۶۲۴	۴۰ - باطل پرست تو صریح خسارے میں ہیں۔	۲۱	۲۹	۶	۱	۵۲۲
۱۶۲۵	۴۱ - جب تک مومن ٹھیک راہ پر ہوں یہ گمراہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔	۷	۵	۱۴	۵	۱۶۱
۱۶۲۶	۴۲ - اللہ تعالیٰ گمراہ اور ہدایت یافتہ کو خوب جانتا ہے۔	۱۴	۱۶	۱۶	۶	۳۶۴
۱۶۲۷	۴۳ - یہ دیکھتے نہیں کہ ہم زمین کو کناروں سے گھٹاتے لا رہے ہیں (یعنی اسلام پھیلنے لگا ہے اور کفر مٹتا جا رہا ہے۔ آہستہ آہستہ سرزمین عرب کفار پر تنگ ہوتی جا رہی ہے۔ ان کی سرداریاں اور حکومتیں لوٹتی جا رہی ہیں۔) اور اللہ کے حکم کو کوئی پیچھے ڈالنے والا نہیں۔ کیا اب بھی وہ جیتنے والے ہی ہیں؟	۱۳	۱۳	۶	۴	۳۲۹
		۱۶	۴۱	۴	۳	۴۲۲
۱۶۲۸	۴۴ - پس اے ہمارے رسول! آپ صبر کیجئے، استقامت پکڑیئے وحی الٰہی کی اتباع کرتے رہیئے۔ اور یقین نہ لانے والوں سے خائف مت ہو جیئے! اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ یہ بے یقین لوگ ذرا بھی آپ کو آپ کے مقام سے جنبش نہ دے سکیں گے۔	۱۱	۱۰	۱۱	۶	۲۸۵ ۲۸۶
		۱۲	۱۱	۱۰	سلام رکوع	۳۰۴
		۲۱	۳۰	۶	۷	۵۳۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۶۲۹	۴۵ - اللہ کی مدد اور فتح بہت ہی قریب ہے۔	۲۸	۶۱	۲	۴	۷۱۷
۱۶۳۰	۴۶ - یہ کفار جو خیال کرتے ہیں کہ اللہ آپ کی مدد نہیں کرے گا۔ یہ ایک رسی آسمان تک تان لیں پھر آپ کا آسمانی تعلق کاٹ دیں اور پھر دیکھیں کہ کیا ان کا غصہ کم ہوتا ہے یا نہیں۔	۱۷	۲۲	۲	۵	۴۳۱ ۴۳۲
۱۶۳۱	۴۷ - پس اے پیارے محمدؐ! آپ یونسؑ کی طرح غمگین نہ ہو جیئے بلکہ صبر کیجئے۔	۲۹	۶۸	۲	۱۵	۶۳۴

۸ حضور صلعم کو نصیحت

ف حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ نصیحتیں بھی فرمائیں۔

۱۶۳۲	۱ - اے پیارے نبیؐ! مکاروں سے تنگ دل نہ ہو جیئے۔ اور اولوالعزم پیغمبروں کی طرح صبر کیجئے۔ اور ان کفار کے معاملے میں جلدی نہ کیجئے۔ یہ لوگ جس دن عذاب کو دیکھ لیں گے تو ایسا محسوس کریں گے کہ دنیا میں ایک گھڑی بھی ڈھیل نہ ملی تھی۔ آپ کا کام تو تبلیغ ہے۔ یہ نافرمان سب غارت ہوں گے۔	۱۴	۱۶	۱۶	۸	۳۶۴
		۲۳	۳۸	۴	۱ - ۳	۵۸۸
		۲۶	۴۶	۴	۹	۶۵۶
۱۶۳۳	۲ - آپ بھلائی کے ساتھ کفار سے الگ ہو جائیے۔	۲۹	۷۳	۱	۱۰	۷۴۵
۱۶۳۴	۳ - مکذبین کو خدا پر چھوڑ دیجئے۔	۲۹	۷۳	۱	۱۱	۷۴۵
۱۶۳۵	۴ - کفار کو ان کی غفلت میں سرگرداں چھوڑ دیجئے۔	۱۸	۲۳	۴	۴	۴۴۸
۱۶۳۶	۵ - بس اللہ ہی پر توکل کیجئے۔ وہی کارساز ہے۔	۲۱	۳۳	۱	۳	۵۴۲
۱۶۳۷	۶ - مکذبین کا کہنا ہرگز مت مانیئے۔	۲۹	۶۸	۱	۸	۷۳۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۶۳۸	۷- خواہشات نفسانی کی پیروی ہرگز مت کیجئے۔ اگر ایسا کیا تو کوئی آپ کو ہم سے بچانے والا اور حمایتی نہ ہوگا۔	۱۳	۱۳	۵	۶	۳۲۹
۱۶۳۹	۸- کفار چاہے آپ سے کتنا ہی کہیں شرک ہرگز نہ کیجئے گا۔ ورنہ تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے اور آپ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔	۱۳	۱۳	۵	۵	۳۲۸
		۲۴	۳۹	۷	۳-۱	۶۰۳
۱۶۴۰	۹- اور ان سے صاف کہدیجئے کہ اے کافرو! نہ میں تمہارے معبودوں کی عبادت کی ہے اور نہ آئندہ کرونگا اور نہ تم ہمارے معبود کی عبادت کرتے ہو اور نہ کروگے۔ ہمارے لئے ہمارا دین اور تمہارے لئے تمہارا دین ہے۔	۳۰	۱۰۹	۱	سارا سورت	۷۸۹
۱۶۴۱	۱۰- ابوجہل کی بات کو ہرگز مت مانیئے۔ آپ تو بس ہمیں سجدہ کیجئے اور ہمارے قریب ہو جائیے۔ (سجدہ)	۳۰	۹۶	۱	۱۹	۷۸۱
۱۶۴۲	۱۱- قسم کھانے والے، ذلیل، عیب جو، چغلخور، بھلائی سے منع کرنے والے، حد سے نکلنے والے گنہگار، گردن کش، سنگدل بداصل، مال اور بیٹوں پر اترانے والوں کا کہا ہرگز مت مانیئے۔	۲۹	۶۸	۱	۱۰-۱۴	۷۳۲
۱۶۴۳	۱۲- اور عجلت مت کیجئے۔ آپ کا کام تو محض تبلیغ ہے۔	۲۶	۴۶	۴	۹	۶۵۶
۱۶۴۴	۱۳- اگر کفار ہدایت کو نہ مانیں تو ان سے کہدیجئے کہ انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں اور اپنا کام کئے جائیے	۲۴	۳۹	۴	۸	۶۰۰
	سب پتہ چل جائے گا کہ رسوائی کی آفت کس پر آتی ہے۔ اور دائمی عذاب کس پر اترتا ہے۔	۲۵	۴۴		۱۷	۶۴۶
۱۶۴۵	۱۴- کفار سے صاف کہدیجئے کہ عذاب الٰہی کی تاخیر میں بھی تمہارے لئے آزمائش ہے۔	۱۷	۲۱	۷	۱۶-۱۸	۴۲۸ ۴۲۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۶۴۶	۱۵۔ آیت اللہ میں جھگڑنے والوں کے سامنے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگا کیجئے۔	۲۴	۴۰	۶	۶	۶۱۳
۱۶۴۷	۱۶۔ اپنے قبیلے والوں کو بھی ڈرایئے۔ جو پیروی کرے اس پر شفقت کیجئے۔ اور جو نافرمانی کرے اس سے کہہ دیجئے کہ میں تمہارے عمل سے بیزار ہوں اور اللہ ہی پر توکل کیجئے جو ہر حال میں آپ کو دیکھتا ہے۔	۱۹	۲۶	۱۱	۲۳ ۲۹	۴۸۷
۱۶۴۸	۱۷۔ کفار و منافقین کی اتباع مت کیجئے۔ اور بس اللہ ہی سے ڈرتے رہیئے۔ وحی الٰہی کی پیروی کرتے رہیئے۔ اور اللہ ہی پر توکل کیجئے۔ وہی کارساز ہے۔	۲۱	۳۳	۱	۱-۳	۵۴۱ ۵۴۲
۱۶۴۹	۱۸۔ اللہ کی تسبیح بیان کیجئے اور آخر دم تک اللہ کو سجدہ کرنے اور اس کی عبادت میں لگے رہیئے۔	۱۴	۱۵	۶	۱۹-۲	۳۴۵
۱۶۵۰	۱۹۔ نماز پڑھتے اور قربانی دیتے رہیئے۔	۳۰	۱۰۸	۱	۲	۶۸۸
۱۶۵۱	۲۰۔ قسم ہے دھوپ چڑھے وقت کی اور رات کی جب چھا جائے کہ آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بے زار ہوا ہے۔ اور بے شک آپ کی اخیر آپ کی ابتدا سے بہتر ہے اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا دیگا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ بھلا (سوچیئے تو سہی کہ) کیا اس نے آپ کو یتیم پاکر جگہ نہیں دی اور انجان پاکر ہدایت نہیں دی؟ اور مفلس پاکر آپ کو غنی نہیں کیا؟ پس آپ یتیم کو مت دبایئے اور سائل کو مت جھڑکیئے۔ اور اپنے رب کے احسانات کا بیان کیا کیجئے۔	۳۰	۹۳	۱	سلام سورت	۷۷۹
۱۶۵۳	۲۱۔ اور ان کفار سے کہہ دیجئے۔ کہ اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں شک میں ہو (تو تم کو اختیار ہے) میں تو اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو بلکہ میں تو اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں جو تم کو وفات دیتا ہے۔ اور مجھ کو	۱۱	۱۰	۱۱	سلام رکوع	۲۸۵ ۲۸۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

تو یہی حکم ہے کہ میں ایمان والوں میں رہوں۔ (اے میرے حبیبؐ!) آپ تو اپنا چہرہ حنیف (موحد) ہو کر دین (اسلام) پر سیدھا رکھئے۔ اور مشرکوں میں سے مت ہو جیئے۔ اور اللہ کے سوا ایسوں کو مت پکاریئے جو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ اور اگر آپ نے ایسا کیا تو اس وقت آپ بھی ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ آپ کو تکلیف پہنچانا چاہے تو اس کے سوا کوئی اس کو ہٹانے والا نہیں اور اگر وہ بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں۔ وہ تو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ آپ تو ان سے یہ کہہ دیجئے۔ کہ اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تم تک حق پہنچ چکا۔ اب جو کوئی ہدایت پائے تو وہ اپنے لئے ہدایت پاتا ہے۔ اور جو کوئی بہکا پھرے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔ اور آپ اس چیز کی اتباع کیجئے جو آپ پر وحی ہوتی ہے۔ اور صبر کیجئے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

۶ - ہجرتِ مدینہ

۱۹۵۳	۱ - (کفارِ مکہ کی روش میں کوئی فرق نہ آیا۔ ان کے مکر و فریب بدستور بڑھتے گئے۔) حتیٰ کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی تدابیر سوچیں۔ (اور یہ طے پایا کہ ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی مل کر رات کے وقت آپ کے مکان کو گھیر لے۔ اور جب آپ اخیر شب میں نماز کے لئے نکلیں تو آپ پر یک دم حملہ کر کے۔ آپ کو شہید کر دیا جائے)	۹	۸	۴	۳	۲۳۳

ف — اسی دوران میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے موقع پر حج کے لئے مکہ مکرمہ آنے والے لوگوں کو تبلیغ فرماتے رہے جس سے مکہ سے باہر بالخصوص مدینہ منورہ میں بھی اسلام کا چرچا ہونے لگا۔ نبوت کے گیارہویں سال مدینہ منورہ کے چھ حضرات۔ ابو امامہ اسعد بن زرارہ رضؓ۔ عوف بن الحرث رضؓ

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

رافع ابن مالکؓ - قطبہ ابن مالکؓ - عقبہ بن عامرؓ اور جابر ابن عبداللہؓ اسلام لائے، ان حضرات نے مدینہ منورہ واپس جاکر تبلیغ شروع کی۔ اگلے سال مدینہ منورہ سے بارہ حضرات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جن میں سے پانچ تو گذشتہ سال والوں میں سے تھے، اور سات حضرات اور تھے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:-

معاذ[1] بن الحرث رضؓ (حضرت عوف بن الحرثؓ کے بھائی جو گذشتہ سال مسلمان ہوئے تھے۔) ذکوان[2] بن عبد قیس رضؓ۔ خالد بن[3] مخلد۔ عبادہ[4] بن الصامت رضؓ۔ عباس[5] بن عبادہؓ۔ ابوالہیثم[6] مالک رضؓ اور عویم بن ساعدہ رضؓ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ یہ تمام بزرگ عقبہ (گھاٹی) میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ[7] کے دست مبارک پر بیعت کی۔ حضور صلعم نے عبداللہ ابن ام مکتوم رضؓ اور مصعب بن عمیر رضؓ کو تعلیم کے لئے ان کے ہمراہ فرما دیا۔ اور یہ لوگ واپس مدینہ منورہ جاکر تبلیغ کرنے لگے۔ اور نبوت کے تیرھویں سال پھر حج کے موقعہ پر حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہیں عقبہ کے قریب ملاقات کا وعدہ تھا۔ یہ سب حضرات رات کے وقت چپکے چپکے وہاں پہنچے اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر تہتر[8] افراد نے جن میں دو عورتیں بھی تھیں بیعت کی۔ یہ دو خواتین۔ بی بی نسیبہ بنت کعبؓ اور بی بی اسماءؓ بنت عمرو تھیں۔

ان حضرات نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ مدینہ منورہ تشریف لے چلیں۔ اس پر آپ کے چچا حضرت عباس رضؓ نے (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے۔ لیکن حضور صلعم کے ہمراہ تشریف لے آئے تھے) ان[9] سے خطاب کرکے فرمایا کہ یہ میرا بھتیجا (حضور صلعم) ہمیشہ اپنی قوم میں عزت و حفاظت کے ساتھ رہا ہے۔ تم جو اس کو مدینہ لے جانا چاہتے ہو تو دیکھ لو کہ اگر تم ان کے عہد کو پورا کر سکو اور مخالفین سے ان کی پوری حفاظت کر سکو تو اس کا ذمہ لو۔ ورنہ ان کو اپنے قبیلے میں رہنے دو۔ مدنی قافلہ کے سردار نے کہا کہ بے شک ہم اس کا

[9] - سیرت خاتم الانبیا مولفہ مفتی محمد شفیع صاحب ص ۵۲۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون
	ذمہ لیتے ہیں اور ہمارا یہی مقصد ہے کہ آپ کی بیعت کو پورا کریں۔ یہ سن کر (عہد و بیعت کو پختہ کرنے کے لئے) حضرت اسعد بن زرارہؓ بول اٹھے "اے اہل مدینہ ذرا ٹھیرو۔ تم سمجھتے ہو کہ آج تم کس چیز پر بیعت کر رہے ہو۔ سمجھ لو کہ یہ بیعت تمام عرب و عجم کے مقابلہ اور مخالفت کا عہد ہے۔ اگر تم اس کو نباہ سکتے ہو تو بیعت کرو۔ ورنہ عذر کر دو۔" اس پر سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم کسی حال میں اس بیعت سے ہٹنے والے نہیں۔ پھر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم نے اس عہد کو پورا کیا تو ہمیں اس کی کیا جزا ملے گی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا اور جنت۔ یہ سن کر سب نے کہا کہ ہم اس پر راضی ہیں۔ آپ دست مبارک دیجئے کہ ہم بیعت کریں۔ آپ نے ہاتھ بڑھایا اور سب بیعت سے مشرف ہوئے۔"
۱۶۵۴	۲۔ اس پر ارشادِ خداوندی ہوا کہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے خرید لیا ہے وہ اللہ کے راستے میں لڑیں گے۔ پھر دوسروں کو قتل کریں گے اور خود بھی قتل کئے جائیں گے۔ یہ وعدہ اللہ کے ذمے حق ہے۔ اور توریت۔ انجیل و قرآن میں مذکور ہے اور اللہ سے زیادہ کون اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا ہے۔ پس تم اس سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں کرو۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے

۱۱	۹	۱۴	۱	۲۶۴

ف۔ توریت کتاب استثنا باب ۲۸۔ آیات ۶-۹ میں ہے "تو اندر آنے کے وقت مبارک ہوگا۔ اور تو باہر جانے کے وقت مبارک ہوگا ● خداوند ایسا کرے گا کہ تیرے دشمن جو تجھ پر حملہ کرینگے تیرے روبرو مارے جائیں گے کہ وہ ایک راہ سے تجھ پر چڑھائی کرینگے اور سات راہ سے تیرے آگے سے بھاگیں گے ● خداوند تیرے انبار خانوں میں اور سارے کاموں میں جن میں تو ہاتھ لگائے تیرے لئے برکت کا حکم دے گا۔ اور اس زمین میں جو خداوند تیرا خدا تجھ کو دیتا ہے تجھے مبارک کرے گا ● اگر تو خداوند اپنے خدا کے حکموں کو حفظ کرے گا اور اس کی راہوں پر چلے گا تو خداوند تجھ کو اپنے لئے پاک قوم بنائے گا جیسا کہ اس نے تجھ سے قسم کی ہے۔ ●"
متی کی انجیل باب ۵۔ آیت ۱۰ - ۱۲ میں ہے "مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے ● جب میرے سبب لوگ تمہیں لعن طعن کرینگے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہوگے ● خوشی کرنا اور نہایت شادماں ہونا۔ کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے۔ اس لئے کہ لوگوں نے ان نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا۔" ●

مدینہ منورہ والوں کا متذکرہ بالا جواب سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا۔ کہ خون کے بدلے خون ہے۔ اور معافی کے بدلے معافی ہے۔ میں تمہارا ہوں اور تم میرے ہو۔ میں ان لوگوں سے لڑوں گا جن سے تم لڑو گے اور ان لوگوں سے صلح کروں گا جن سے تم صلح کرو گے (ابن ہشام)

پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح میں بھی بارہ ہی سردار منتخب کرتا ہوں چنانچہ آپ نے بارہ نقیب (حاکم) منتخب فرمائے۔ اسعد بن زرارہؓ۔ رافع بن مالکؓ۔ عبادہ بن الصامتؓ سعد بن الربیعؓ۔ عبداللہ بن رواحہؓ۔ براء بن معرورؓ۔ ابو جابرؓ۔ سعد بن عبادہؓ اور منذر بن عمروؓ یہ نو حضرات قبیلہ بنی خزرج کے تھے۔ اور اسعد بن الحضیرؓ۔ سعد بن خثیمہؓ۔ اور رفاعہ بن المنذرؓ یہ تین حضرات قبیلہ اوس کے تھے۔

جب یہ بیعت تمام ہو گئی تو آپ نے فرمایا تم اپنی قوم کے کفیل ہو۔ جیسے حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے کفیل تھے۔ اور میں اپنی قوم یعنی مسلمانوں کا کفیل ہوں۔ ازاں بعد سب رخصت ہو کر اپنے اپنے خیموں میں آگئے۔

اس بیعت کے بعد اُدھر تو مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی طاقت بڑھنی شروع ہو گئی۔ اور ادھر کفار مکہ نے ان پر مظالم میں زیادتی شروع کی۔ جب تکلیفیں بہت بڑھ گئیں تو اللہ تعالیٰ نے ہجرت کا حکم نازل فرمایا اور مسلمانوں کی ہر طرح حوصلہ افزائی فرمائی۔

۱۶۵۵	۳۔ ارشاد ہوا کہ اے میرے مومن بندو! میری زمین بہت کشادہ ہے۔ پس تم میری ہی عبادت کرتے رہنا۔ ہر ایک کو مرنا ہے اور میرے	۲۱	۲۹	۶	۵ - ۹	۵۲۲ ۵۲۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

پاس آنا ہے۔ نیک عمل مومنوں کو ہم جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ نیک عمل والوں کے لئے بہت اچھا ثواب ہے۔ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں (اور ذرا سوچو تو سہی کہ) چلنے پھرنے والے جانوروں میں سے کتنے اپنا رزق ساتھ ساتھ اٹھائے پھرتے ہیں۔ اللہ ہی تو ہے جو ان کو رزق دیتا ہے۔ وہی تم کو رزق دے گا۔

ف (اس پر سب مسلمانوں نے رفتہ رفتہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانا شروع کر دیا۔ اور صرف حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی رضؓ باقی رہ گئے۔ ۸ ربیع الاول ۱۴ سنبوی دوشنبہ کی رات بھی عجیب رات تھی۔ اُدھر کفار نے اس رات آپ کو شہید کرنے کے ارادے سے آپ کے مکان کو گھیر رکھا تھا۔ اور اِدھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدینہ کی طرف کوروانگی کا حکم آچکا تھا آپ نے حضرت علی کو اپنے بستر پر سلا کر روانگی کا ارادہ فرمایا۔ آپ دروازے پر تشریف لائے تو کفارِ قریش کا ایک جم غفیر تھا آپ سورہ یٰسین کو پڑھتے اور آیت فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ کو دہراتے ہوئے ان کے درمیان سے نکل گئے۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اور وہ آپ کو نہ دیکھ سکے۔ وہاں سے آپ حضرت صدیق اکبر رضؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ وہ پہلے ہی سے تیار تھے اور ایک راہبر کو بھی اپنے ساتھ لے چلنے کے لئے تیار کر رکھا تھا۔ یہ دونوں حضرات مکان کی پشت کی جانب سے ایک کھڑکی کے راستہ سے باہر نکلے اور جبل ثور کا راستہ لیا۔ وہاں پہنچ کر غار ثور میں فروکش ہوئے اسی وقت بحکم خداوندی ایک مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا۔ اور جنگلی کبوتر نے گھونسلا بنا لیا۔ کفار انعام کے لالچ میں تلاش کرتے ہوئے وہاں آپہنچے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ بہت غمگین ہوئے)

۱۶۵۶	۴۔ حضور صلعم نے فرمایا کہ اے ابوبکر رضؓ! گھبراؤ نہیں۔ اللہ	۱۰	۹	۶	۳	۲۵۰

ہمارے ساتھ ہے پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسکین دی اور آپ کی مدد کے لئے فوجیں بھیجیں جن کو تم نہیں دیکھتے تھے۔ کفار کی باتوں کو نیچا کیا اور اپنے کلمے کو بلند فرمایا۔

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

ف - حبیبؐ اور صدیق رضؓ تین رات اس غار میں چھپے رہے۔ حضرت صدیقؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ روزانہ رات کو آتے اور دن بھر کی خبریں سنا کر صبح ہونے سے پہلے واپس تشریف لے جاتے تھے۔ اور صاحبزادی اسماء بنت ابی بکرؓ رات کو کھانا پہنچا جاتی تھیں۔ دن میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا غلام ادھر بکریاں چرانے لاتا تاکہ رات کو آنے والوں کے پاؤں کے نشان مٹ جائیں۔ غار میں قیام کے تیسرے دن حضرت صدیقؓ نے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ دو اونٹنیاں لے کر پہنچے۔ جو حضرت صدیقؓ نے پہلے سے مہیا فرما رکھی تھیں۔ حضرت صدیقؓ نے عامر بن فہیرہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور عبداللہ بن الاریقیط آگے آگے راستہ دکھانے کے لئے چلے۔ پیچھے سے سراقہ آپ کو تلاش کرتا ہوا ادھر آنکلا۔ جب قریب آیا تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ اس نے پناہ مانگی تو آپ رک گئے۔ آپ کی برکت سے گھوڑا نکل آیا۔ سراقہ اس وعدے پر واپس لوٹا کہ میں آپ کا پتہ کسی کو نہ بتاؤں گا۔ (حلیہ وسیرت مغلطائیؒ)

منزلیں طے کرتے ہوئے یہ حضرات مدینہ منورہ کے قریب قبا میں پہنچے۔ وہاں شیدائی استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ سب نے پرجوش استقبال کیا۔ آپ نے کچھ روز وہاں قیام فرمایا اور سب سے پہلی مسجد (مسجد قبا) کی بنیاد رکھی۔ اتنے میں حضرت علیؓ بھی لوگوں کی امانتیں وغیرہ چکا کر آپ سے قبا میں آملے۔

ماہ ربیع الاول میں جمعہ کے مبارک دن آپ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب شہر میں داخل ہوئے تو ہر شخص آپ کی میزبانی کا فخر حاصل کرنا چاہتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اونٹنی کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے جس جگہ ٹھہرنے کا اس کو حکم ہے وہاں جاکر خود ٹھہر جائے گی۔ چنانچہ یہ اونٹنی چلتی رہی حتےٰ کہ حضرت ابوایوب انصاری رضؓ کے مکان کے سامنے جاکر بیٹھ گئی۔ آپ وہیں اترے اور حضرت ابوایوب انصاریؓ کے ہاں مہمان ہوئے۔ اس کے بعد وہ جگہ خریدی گئی جہاں اونٹنی بیٹھی تھی اور اس جگہ مسجد نبوی تعمیر کی گئی۔

کیسے مبارک تھے حضرت ابوایوب انصاری رضؓ جو اس شرف سے مشرف ہوئے۔!!

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

۷- حضرت محمد صلعم کی مدنی زندگی

۱- اجتماعی زندگی کی ابتدا

۱۶۵۷ | ۱- ہجرت مدینہ کے بعد حالت بالکل بدل گئی۔ مکہ مکرمہ میں مسلمان اقلیت میں تھے اور مغلوب پڑے ہوئے تھے اور ہر وقت اس بات کا خوف رہتا تھا کہ کہیں لوگ ان کو اچک نہ لیں۔ اب یہاں اللہ تعالیٰ نے ان کو ٹھکانا دیا اور اپنی مدد سے ان کو قوت دی اور پاکیزہ چیزوں سے ان کو رزق دیا تاکہ وہ شکر کریں۔ | ۹ | ۸ | ۳ | ۷ | ۲۳۲

ف - اب ضرورت اس امر کی تھی کہ مسلمانوں میں اجتماعی زندگی کی بنیاد رکھی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی کے مطابق احکام نازل فرمانے شروع کر دیئے۔ ان احکام میں سے نماز جمعہ اذان فرضیت زکوۃ اور امتحان کے لئے تحویل قبلہ کے احکام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۱۶۵۸ | **۲- نماز جمعہ و اذان** | (مدینہ منورہ پہنچ کر سورۂ جمعہ نازل ہوئی اور اذان کا موجودہ الفاظ اور اس طریقے سے دیا جانا نماز کے لئے جمع کرنے کا ذریعہ ٹھیرا اور ارشاد ہوا کہ) اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کی اذان ہو تو خرید و فروخت چھوڑ کر اللہ کی یاد کو دوڑو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم اس کو سمجھو۔ پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل ڈھونڈو۔ اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو۔ تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ | ۲۸ | ۶۲ | ۲ | ۱-۲ | ۷۱۸

۱۶۵۹ | **۳- زکوٰۃ** | کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے مال اور اولاد تم کو یادِ الٰہی سے غافل کر دیں۔ اور تم خسارے میں پڑ جاؤ۔ اور تم ہمارے دیئے میں سے موت آنے | ۲۸ | ۶۳ | ۲ | ۱-۲ | ۷۲۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

سے قبل خرچ کرو۔ (تاکہ موت کے وقت تم کو پچتاوا نہ ہو۔ اور) تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے رب تو نے تھوڑی سی مدت اور ڈھیل کیوں نہ دی کہ میں خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں سے ہو جاتا

ف۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز باجماعت اور بالخصوص نماز جمعہ) اذان اور زکوٰۃ میں اجتماعی زندگی کے بڑے بڑے اصول مضمر ہیں۔

مکہ مکرمہ میں فرض نماز دو رکعت ہی تھی۔ مدینہ منورہ پہنچ کر مقیم کی نماز میں دو رکعتوں کا اضافہ ہو گیا۔ اور دو رکعت نماز قصر مسافر کے لئے ٹھیری۔

۲۔ تحویل قبلہ

۱۶۶۰ | ۱۔ (اجتماعی زندگی کے نظام کو قائم رکھنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وقتاً فوقتاً کچھ ایسے طریقے اختیار کئے جائیں جن سے جماعت کے خیر خواہ اور خود غرض لوگوں میں تمیز ہو سکے) اسی قسم کے آزمایشی واقعات میں سے تحویل قبلہ کا حکم بھی تھا۔ | ۲ | ۲ | ۱۷ | ۲ | ۲۷

۱۶۶۱ | ۲۔ (واقعہ یوں ہے کہ سابقہ امتوں کی طرح ابتداءً امت محمدیہ کا قبلہ بھی بیت المقدس ہی تھا۔ مکہ مکرمہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جگہ نماز پڑھا کرتے تھے کہ بیت المقدس بھی سامنے رہے اور درمیان میں خانہ کعبہ بھی آجائے اور اس طرح دونوں مقامات یعنی مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کا استقبال ہو جائے لیکن مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد یہ صورت باقی نہ رہی۔ اب بیت المقدس کی طرف منہ کرنے سے خانہ کعبہ پشت کی طرف پڑتا تھا۔ خانہ کعبہ کی حرمت و برکات کے سبب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا میلان اسی طرف تھا اور آپ یہ چاہتے تھے کہ قبلہ بیت الحرام مقرر ہو جائے اور اسی خیال سے بار بار وحی الٰہی کے انتظار میں آسمان کی طرف چہرہ انور اٹھا کر دیکھا کرتے تھے۔ آخر ارشاد خداوندی ہوا کہ)

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	بے شک ہم نے آسمان کی طرف آپ کا چہرہ بار بار اٹھتا دیکھ لیا پس ہم ضرور آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں۔ پس اب آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے اور جہاں تمہیں بھی آپ ہوں تو (نماز میں) اسی طرف منہ کر لیا کیجئے۔	۲	۲	۱۷	۳	۲۷

ف ۔ جس وقت تحویل قبلہ کی آیت نازل ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی سلمہ میں ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ دو رکعت بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے تھے، تیسری رکعت کے رکوع میں آپ نے سمت بدل کر کعبہ کی طرف رخ کر لیا اور آپ کے ساتھ ہی سب مقتدیوں نے نماز ہی کی حالت میں کعبہ کی طرف منہ پھیر لیا اور باقی دو رکعتیں پوری کیں۔ اور اس مسجد کا نام مسجد قبلتین یا ذو قبلتین مشہور ہو گیا۔ یہ واقعہ نصف ماہ شعبان ۲ھ منگل کے دن ہوا۔
(الدرۃ المضویہ مصنفہ علامہ شہاب الدین ابو الفضل بن عماد)

اس واقعہ کے بعد جلد ہی کفار مکہ کی سرکشیوں کے باعث حالات کچھ ایسے طریقے سے بدلنے والے تھے کہ ان کی وجہ سے عنقریب جہاد کا حکم آنے والا تھا۔ اس لئے تحویلِ قبلہ کے حکم کے ساتھ اخلاقی معیار کو بلند کرنے اور خوفِ خدا دلوں میں پیدا کرنے کے لئے صبر اور نماز کی تلقین اور شہداء کی بڑائی کا ذکر کیا گیا۔ حقیقت میں یہ دونوں صفات صحیح معنوں میں ایک مجاہد پیدا کرنے کے لئے از حد ضروری ہیں ۔

۳۔ مشروعیتِ جہاد

۱۶۶۲	۱۔ مکہ مکرمہ میں حالات کچھ ایسے تھے کہ کفار کی ایذا رسانی کے باوجود یہ حکم تھا کہ) تم درگذر کرو۔ اور خیال میں نہ لاؤ اور صبر کرو۔ اور ہمارے حکم کے منتظر رہو۔	۱	۲	۱۳	۶	۲۱
		۱۱	۱۰	۱۱	۶	۲۸۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۶۶۳	۲ - (مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی ترقی دیکھ کر کفار مکہ اور مشتعل ہوئے اور مسلمانوں کو خطۂ عرب سے مٹا دینے کی تدبیریں سوچنے لگے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے دوسرے سال جہاد کے احکام نازل فرمائے۔ اور ارشاد فرمایا کہ)					
	اے نبیؐ! کافروں اور منافقوں سے لڑائی کرو۔ اور ان پر سختی کرو۔	۱۰	۹	۱۰	۱	۲۵۷
	ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔	۲۸	۶۶	۲	۲	۴۲۸
۱۶۶۴	۳ - اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں ان کے ساتھ اللہ کے راستے میں لڑو۔ لیکن دیکھنا اپنی طرف سے زیادتی نہ ہونے پائے جس جگہ وہ ملیں ان کو قتل کر دو۔ اور جس جگہ سے انہوں نے تم کو نکالا ہے تم بھی ان کو وہاں سے نکال دو۔ (کیونکہ) فتنہ و فساد تو قتل سے بھی سخت تر ہے اور ان سے مسجد حرام میں مت لڑو۔ حتیٰ کہ وہ وہاں تم سے لڑائی پر آمادہ ہو جائیں اور اگر وہ لڑائی پر آمادہ ہو جائیں تو تم بھی ان کو مارو۔ کفار کی یہی سزا ہے۔ اور اگر وہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔	۲	۲	۲۴	۶-۲	۳۶-۴۲
۱۶۶۵	۴ - پس تم کفار سے لڑو حتیٰ کہ فتنہ[1] کفر مٹ جائے اور اللہ کا حکم جاری ہو جائے۔	۲	۲	۲۴	۵	۳۷

[1] اللہ تعالیٰ نے فتنہ کفر کو مٹانے کا حکم دیا ہے۔ کفار کو مٹانے کا حکم نہیں دیا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی ذات سے دشمنی نہیں ہے دشمنی ان کی فتنہ پردازیوں سے ہے۔ اگر وہ فتنہ سے باز آجائیں اور مسلمان ہو جائیں۔ یا جزیہ (ٹیکس) ادا کر کے قانون اسلامی کے ماتحت فادار رعیت بن کر رہیں تو ان سے کوئی تعرض نہیں اور ایسی صورت میں ان کے تمام حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۶۶۶	۵- اور ان لوگوں سے بھی لڑو جو اہل کتاب میں سے ہیں مگر وہ نہ تو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں اور نہ اللہ اور اس کے رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام جانتے ہیں اور نہ سچے دین کو قبول کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دینے لگیں۔	۱۰	۹	۴	۵	۲۴۷
۱۶۶۷	۶- اگر تم تھوڑے بھی ہو تو گھبراؤ مت۔ اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے قلت کو کثرت پر غالب کر دیتا ہے۔	۲	۲	۳۳	۱	۵۲
۱۶۶۸	۷- پس اے نبیؐ! تم مومنوں کو کفار کے ساتھ لڑنے پر رغبت دلاؤ اگر تم میں بیس سپاہی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجائیں گے اور اگر سو ہوں گے تو ہزار پر غالب آجائیں گے۔ یہ اس لئے کہ کفار ایک ایسی قوم (کے افراد) ہیں جو سمجھ نہیں رکھتی۔ اب اللہ تعالیٰ نے تم سے بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور اسے معلوم ہے کہ تم میں کمزوری ہے۔ پس (اب بھی) اگر تم میں سو سپاہی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے۔ اور اگر ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے۔	۱۰	۸	۹	۱-۲	۲۳۹
۱۶۶۹	۸- اور یہ بات خوب یاد رکھنا کہ تمہارا یہ غلبہ اللہ کے حکم کے ساتھ ہوگا۔	۱۰	۸	۹	۲	۲۳۹
۱۶۷۰	۹- (اور خوب یاد رکھو کہ اس طرح کی) مدد اللہ کے سوا کسی اور جگہ سے نہیں آیا کرتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ زور آور اور حکمت والا ہے۔	۹	۸	۱	۱۰	۲۳۰

تنبیہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم فتح و نصرت کو اپنی بہادری اور عقل مندی کا نتیجہ سمجھنے لگو۔

ف - جہاد کے مفصل احکام حصہ چہارم سیاست میں ملاحظہ ہوں۔

۴- جنگِ بدر

۱۶۷۱	۱- مفصل واقعات کلام مجید میں ان مقامات پر ملاحظہ ہوں۔	۴	۳	۱۳	سالم رکوع	۸۴ ص
		۹	۸		سالم سورت	۲۲۸-۴۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۶۷۲	۲۔ (کفار مکہ نے مسلمانوں کو خطۂ عرب سے مٹانے کے لئے آپس میں مشورہ کر کے یہ طے کیا کہ بہت بڑی رقم جمع کر کے اس سے تجارتی مال خرید کر ملک شام میں لیجا کر بیچا جائے اور اس طرح اس رقم کو بڑھا کر مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لئے سامان جنگ خریدا جائے۔ بے شک کفار (کا یہی شیوہ ہے کہ وہ) اپنا مال اللہ کی راہ سے روکنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اور ابھی اور خرچ کریں گے اور آخر کو پچتائیں گے اور مغلوب ہوں گے اور قیامت کے دن دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے	۹	۸	۴	۸	۲۳۴

(کفار کے اس پروگرام کی اطلاع مدینہ منورہ بھی پہنچی کہ ابوسفیان ایک تجارتی قافلہ لئے ہوئے شام کو جا رہا ہے۔ ایسے موقع پر اس قافلہ پر حملہ کر کے اسلام کے مقابلہ میں ایک بہت بڑی منظم سازش کو ختم کرنا سیاست کا عین تقاضہ تھا۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۲ رمضان المبارک ۲ھ کو جنگ کے لئے کوچ کا حکم دیا۔ اور تین سو تیرہ مہاجرین و انصار کو لے کر مدینہ منورہ سے چالیس میل جنوب کی جانب مقام روحاء میں ڈیرہ ڈال دیا۔)

۱۶۷۳	۳۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو گھروں سے حق کے ساتھ نکالا تو ان میں سے ایک جماعت راضی نہ تھی اور حق بات ظاہر ہونے کے بعد حضور صلعم سے جھگڑتی تھی۔ (اور کفار کے لشکر جرار کے مقابلہ میں جانا ان کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا وہ آنکھوں دیکھتے موت کے طرف ہانکے جا رہے ہیں۔	۹	۸	۱	۵-۶	۲۲۹
۱۶۷۴	۴۔ (بعض) مسلمان چاہتے تھے کہ (تجارتی قافلے پر حملہ ہو اور) کانٹا بھی نہ چبھے اور بہت سا مال ہاتھ آئے اور اللہ چاہتا تھا کہ (ایک چھوٹی سی جماعت کو ایک بہت بڑی جماعت سے لڑا کر فتح دے۔	۹	۸	۱	۷-۸	۲۲۶

اور حق کو حق کر دکھائے اور کفار کی جڑ کاٹ ڈالے تاکہ حق حق ہو کر واضح ہو اور باطل باطل ہو کر رہ جائے۔ (ادھر کفار کو بھی اس واقعہ کی اطلاع ہو گئی۔ اور ابوسفیان راستہ چھوڑ کر قافلے کو نکال لے چلا اور

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

ادھر مکہ کو قاصد دوڑایا کہ فوراً ایک لشکر جرار کے ساتھ موقع پر پہنچو۔ اس خبر کے پہنچتے ہی مکہ سے نوسو پچاس جوان جن میں سو گھوڑے سوار۔ سات سو اونٹ اور دیگر ہر طرح کا سامان جنگ تھا۔ بپھرے ہوئے شیر کی طرح نکل کر مدینہ منورہ سے اسّی میل کے فاصلے پر میدان بدر میں پہنچے۔ قافلہ تو نکل چکا تھا لیکن ابوجہل نے اسی بات پر ضد کی کہ جنگ کو ملتوی نہ کیا جائے۔ چنانچہ ان لوگوں نے وہیں ڈیرے ڈال دیئے اور پہلے سے ایسی جگہ پر قبضہ کر لیا جو جنگی محاذ کے لئے بہترین تھی اور پانی کا بھی خاطر خواہ انتظام تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے یہ مناسب سمجھا کہ ان خطرات کے پیش نظر مہاجرین و انصار کی رائے معلوم کر لی جائے۔ چنانچہ آپ نے پہلے مہاجرین اور پھر انصار سے پوچھا۔ حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ اور مقدادؓ بن الاسود نے ولولہ انگیز جوابات دیئے۔ قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ نے اُٹھ کر کہا کہ "خدا کی قسم! آپ فرمائیں تو ہم سمندر میں کود پڑیں" مقدادؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ہم آپ کے دائیں ہو کر لڑیں گے اور آپ کے بائیں ہو کر لڑیں گے۔ ہم آپ کے آگے سے لڑیں گے اور آپ کے پیچھے سے لڑیں گے"۔

حضرت سعد بن معاذؓ نے آگے بڑھ کر حضور صلعم کو یقین دلایا کہ "یا رسول اللہ! صلعم ہم نے آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اگر آپؐ ہم کو دریا میں کودنے کا حکم دیں گے۔ تو ہم کو انکار نہ ہوگا۔ اور ہم بنی اسرائیل کی طرح نہ ہوں گے جنہوں نے دشمن کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اکیلا چھوڑا" یہ سن کر حضور صلعم بہت خوش ہوئے اور آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ مسلمانوں کی تعداد صرف تین سو تیرہ تھی اور ان کے ساتھ صرف ستر اونٹ۔ دو گھوڑے۔ چھ زرہیں اور آٹھ تلواریں تھیں۔

میدان میں پہنچ کر محاذ جنگ قائم کرنے کے لئے ان کے حصے میں ریتلی زمین آئی جس پر چلنا بہت دشوار تھا۔ پانی کا تو وہاں نام و نشان بھی نہ تھا)

۱۶۷۵	۵ - اس وقت مسلمان (میدانِ بدر کے) ورلے کنارے پر تھے اور	۱۰	۸	۵	۵	۲۳۵
	کفار پرلے کنارے پر اور قافلہ نیچے (سمندر کی جانب کو) اتر گیا تھا (اور راستے سے ہٹ کر سمندر کے					

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کنارے کنارے جا رہا تھا۔ قافلے اور مسلمانوں کے درمیان قریش کی فوج حائل ہو چکی تھی۔ جو کیل کانٹے سے اس طرح لیس تھی کہ اگر مسلمان آپس میں (اس لڑائی کا) وعدہ کرتے تو وعدہ پر ایک ساتھ نہ پہنچتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو تو ایک طے شدہ کام کر ڈالنا تھا تاکہ جس کو مرنا ہو وہ قیام حجت کے بعد مرے اور جس کو جینا ہو وہ قیام حجت کے بعد جیئے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ (کمزور مظلوموں کی فریاد) سننے والا ہے اور جانتا ہے (کہ کس طرح ان کی مدد کی جائے)					
	(ادھر مہاجرین و انصار کے ولولہ انگیز بیانات اللہ تعالیٰ نے سنے اور اس کی رحمت جوش میں آئی اور سجدے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کی بشارت دی۔ اور مختلف طریقوں سے آپ کی امداد فرمائی۔)					
۱۶۷۶	۶۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کفار کم دکھائے۔	۱۰	۸	۵	۶	۲۳۵
۱۶۷۷	۷۔ (جنگ سے پیشتر اسلامی فوجیں میدان میں اتریں اور آرام کے لئے سپاہی لیٹے تو ان کو نیند میں احتلام ہو گیا) اللہ تعالیٰ نے شیطانی نجاست کو دور کرنے اور مسلمانوں کے دلوں کو مضبوط کرنے اور قدموں کو ثابت رکھنے کے لئے بارش نازل فرمائی۔ (اس بارش سے مسلمانوں کے محاذ کی زمین تو جم کر مضبوط ہو گئی۔ اور کفار کی طرف کیچڑ ہو گئی۔ اور ان کے لئے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ نیز مسلمانوں نے پینے کے لئے بارش کا پانی حوض بنا کر جمع کر لیا۔)	۹	۸	۲	۱	۲۳۰
۱۶۷۸	۸۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار فرشتوں کے ذریعے امداد کا وعدہ فرمایا۔	۹	۸	۱	۹	۲۲۹
۱۶۷۹	۹۔ ایک موقع پر کفار مسلمانوں کو اور مسلمان کفار کو کم کر کے دکھائے تاکہ دونوں فریق لڑائی پر آمادہ ہوں اور اللہ تعالیٰ مقرر شدہ کام (یعنی مسلمانوں کی فتح) کو پورا فرما دے۔	۱۰	۸	۵	۷	۲۳۵ ۲۳۶
۱۶۸۰	۱۰۔ ایک دوسرے موقع پر دونوں فریق ایک دوسرے کو زیادہ کر کے دکھائے تاکہ کفار پر رعب بیٹھ جائے اور مسلمان شوقِ	۳	۳	۲	۴	۶۴ ۶۵

Marfat.com

نمبر شمار	ضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	شہادت میں جی کھول کر مقابلہ کریں۔					
۱۶۸۱	۱۱۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی امداد کے لئے تین ہزار فرشتوں کو بھیج دیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے صبر و تقویٰ سے کام لیا اور کفار نے تم پر یک دم حملہ کر دیا تو ہم اسی وقت پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کریں گے۔ جو نشان دار گھوڑوں پر سوار ہو کر آئیں گے۔	۴	۳	۱۳	۵-۴	۸۴
۱۶۸۲	۱۲۔ اُدھر فرشتوں کو حکم دیا کہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو میں بھی تمہارے ساتھ ہوں اور میں کفار کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دونگا۔ پس تم ان کی گردنوں پر مارو۔ اور ان کی پور پور کاٹو۔ تاکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خلاف ورزی کا مزہ چکھ لیں۔	۹	۸	۲	۴-۲	۲۳۰
۱۶۸۳	۱۳۔ اور اِدھر مومنوں کو ارشاد فرمایا کہ دیکھو جب کفار سے مقابلہ ہو تو پیٹھ پھیر کر مت بھاگنا ورنہ اللہ کا تم پر غصہ ہوگا اور جہنم تمہارا ٹھکانہ ہوگا۔	۹	۸	۲	۶-۵	۲۳۰ ۲۳۱
۱۶۸۴	۱۴۔ اور کفار کو بہکانے کے لئے شیطان کو چھوڑ دیا۔ اس نے ان کے اعمال مزین کئے اور کہنے لگا کہ آج تم پر کوئی غالب نہ آئے گا۔ میں بھی تمہارا حامی ہوں اور جب دونوں جماعتوں کا مقابلہ شروع ہوا۔ تو اپنی ایڑیوں پر پھر گیا۔ اور کہنے لگا میں تم سے بیزار ہوں۔ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو بڑا سخت عذاب کرنیوالا ہے۔	۱۰	۸	۶	۴	۲۳۶
۱۶۸۵	۱۵۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے تیروں اور تلواروں میں قوت ڈالدی گویا کہ وہ ہتھیار خود اللہ ہی چلا رہا تھا۔	۹	۸	۲	۷	۲۳۱
۱۶۸۶	۱۶۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ہر طرح امداد کی اور ان کو فتح نصیب فرمائی۔	۹	۸	۲	۹	۲۳۱

ف۔ کتب سیر میں لکھا ہے کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو کفار میں سے تین بہادر نکلے مسلمانوں میں سے

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب اور عبیدہؓ بن الحارث نے ان کا مقابلہ کیا۔ تینوں کافر جہنم واصل ہوئے اور مسلمانوں میں سے صرف حضرت عبیدہؓ زخمی ہوئے۔ حضرت علیؓ ان کو کندھے پر اٹھا کر حضور صلعم کی خدمت میں لے آئے۔ اور وہ حضورؐ کے قدموں میں شہید ہو گئے۔ اس کے بعد بڑے گھمسان کا رن ہوا۔ مسلمانوں نے اپنے کافر رشتہ داروں کو تہ تیغ کیا۔ ابوجہل کو معوذؓ اور معاذؓ دونوں بھائیوں نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے اس کا پتہ پوچھ کر قتل کیا۔ ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے معاذؓ پر حملہ کر کے ان کا شانہ کاٹ دیا۔ معاذؓ شانے کے بقیہ کو توڑ کر پھر لڑائی میں مصروف ہو گئے۔ آنحضرت صلعم نے ایک مٹھی کنکریوں کی کفار پر پھینکی اور صحابہؓ سے فرمایا کہ یک دم حملہ کر دو۔ ادھر سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا۔ قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ باقی بھاگ نکلے۔ مسلمانوں نے تعاقب کر کے بعض کو قتل کیا اور بعض کو گرفتار کیا۔ کفار کے ستر آدمی جن میں عتبہ۔ شیبہ۔ ابوجہل۔ امیہ بن خلف۔ عقبہ جیسے بڑے بڑے سردار بھی تھے مارے گئے اور ستر قیدی ہوئے۔ مسلمانوں میں سے صرف چودہ آدمی شہید ہوئے۔ چھ مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے۔

اسیرانِ بدر قیدیوں کو مدینہ منورہ لا کر صحابہؓ پر تقسیم کر دیا گیا کہ ان کو آرام سے رکھیں صحابہؓ خود کھجوروں پر گذارہ کرتے تھے۔ اور ان کو عمدہ کھانا کھلاتے تھے۔ ان قیدیوں میں حضور صلعم کے چچا عباس بھی تھے۔ رات کو قید کی تکلیف میں کراہتے تھے تو حضور صلعم کو نیند نہ آتی تھی لیکن مساوات اور انصاف کے پیش نظر یہ مجال نہ تھی کہ ان کو باقی قیدیوں سے الگ کر دیا جائے۔ رسول اللہ صلعم نے تمام قیدیوں کو کپڑے دلوائے۔ حضرت عباس کا جسیم تھے اس لئے ان کے جسم پر کسی کا کرتہ نہ آیا تو عبداللہ بن ابی (سردارِ منافقین) نے اپنا کرتہ دے دیا۔ حضور صلعم نے عبداللہ کے کفن میں اپنا کرتہ دے کر اس کا معاوضہ ادا کر دیا۔

						۲۳۹
۱۶۸۷	۱۷ - (صحابہؓ سے مشورہ کر کے حضور صلعم نے ان قیدیوں کو فدیہ	۱۰	۸	۹	۳-۵	۲۴۰
	لے کر چھوڑ دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عتاب ہوا اور ارشاد	۱۰	۸	۱۰	۱-۲	۲۴۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون

خدا بندی ہوا کہ) نبی کو یہ نہیں چاہیئے کہ اپنے ہاں قیدیوں کو رکھے جب تک کہ ملک میں خوب خونریزی نہ کر لے تم دنیا کا مال چاہتے ہو۔ اور اللہ کے ہاں آخرت زیادہ محبوب ہے۔ اگر ہماری طرف سے فدیہ کے احکام نہ لکھے جا چکے ہوتے تو ہم تم پر بڑا عذاب بھیج دیتے پس تم غنیمت میں سے کھاؤ۔ وہ حلال اور پاک ہے۔ اور جو قیدی تمہارے ہاتھوں میں ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں بھلائی دیکھے گا تو جو تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تم کو دیگا اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اگر انہوں نے آپ سے خیانت کی تو یہ لوگ پہلے اللہ سے خیانت کر کے دیکھ چکے ہیں۔ ان میں سے بعض کو اللہ نے گرفتار کرا دیا۔

٭ جنگ بدر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کھلی ہوئی نشانی ہے ٭

ف ۔ حضرت علامہ عثمانی مدظلہ العالی نے اس آیت کی تفسیر میں حواشی میں تحریر فرمایا ہے:۔

"بدر کی لڑائی سے ستر کافر مسلمانوں کے ہاتھوں میں قید ہو کر آئے۔ حق تعالیٰ نے ان کے متعلق دو صورتیں مسلمانوں کے سامنے پیش کیں۔ قتل کر دینا۔ یا فدیہ لے کر چھوڑ دینا۔ اس شرط پر کہ آئندہ سال اسی تعداد میں تمہارے آدمی قتل کئے جائیں گے حقیقت میں خدا کی طرف سے ان دو صورتوں کا انتخاب کے لئے پیش کرنا۔ امتحان و آزمایش کے طریقہ پر تھا کہ ظاہر ہو جائے۔ کہ مسلمان اپنی رائے اور طبیعت سے کس طرف جھکتے ہیں۔ جیسے ازواج مطہرات کو دو صورتوں میں تخییر دی گئی تھی۔ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ۔ الی آخر الآیۃ (الاحزاب رکوع ۴) یا معراج میں آپ کے سامنے خمر و لبن۔ (دودھ اور شراب) کے دو برتن پیش کئے گئے تھے، آپ نے دودھ کو اختیار فرمایا۔ جبرئیل نے کہا کہ اگر بالفرض آپ شراب کو اختیار فرماتے تو آپ کی امت بہک جاتی۔ بہرحال آپ نے صحابہ سے اس معاملہ میں رائے طلب کی۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! یہ سب قیدی اپنے خویش و اقارب اور بھائی بند ہیں۔ بہتر ہے کہ فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے اس نرم سلوک اور احسان کے بعد ممکن ہے کہ کچھ لوگ مسلمان ہو کر وہ خود اور ان کی اولاد و اتباع ہمارے دست و بازو بنیں۔ اور جو مال بالفعل ہاتھ آئے اس سے جہاد وغیرہ دینی کاموں میں سہارا لگے۔ باقی آئندہ

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون

سال ہمارے ستر آدمی شہید ہو جائیں تو مضایقہ نہیں درجہ شہادت ملے گا۔ نبی کریم صلعم کا میلان بھی فطری رحم دلی اور شفقت وصلہ رحمی کی بنا پر اسی رائے کی طرف تھا۔ بلکہ صحابہؓ کی عام رائے اسی جانب تھی۔ بہت سے تو انہی وجوہ کی بنا پر جو ابو بکرؓ نے بیان فرمائیں اور بعض محض مالی فائدہ کو دیکھتے ہوئے اس رائے سے متفق تھے (کما یظہر من قولہ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا۔ صرح بہ الحافظ ابن حجر وابن القیم رحمہما اللہ) حضرت عمرؓ اور سعدؓ بن معاذ نے اس سے اختلاف کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ یہ قیدی کفر کے امام اور مشرکیت کے سردار ہیں (ان کو ختم کر دیا جائے تو کفر و شرک کا سر ٹوٹ جائے گا تمام مشرکین پر ہیبت طاری ہو جائے گی۔ آئندہ سال مسلمانوں کو ستانے اور خدا کے راستہ سے روکنے کا حوصلہ نہ رہے گا۔) اور خدا کے آگے مشرکین سے ہماری انتہائی نفرت و بغض اور کامل بیزاری کا اظہار ہو جائے گا کہ ہم نے خدا کے معاملہ میں اپنی قرابتوں اور مالی فوائد کی کچھ پرواہ نہیں کی اس لئے مناسب ہے کہ ان قیدیوں میں جو کوئی ہم میں سے کسی کا عزیز و قریب ہو وہ اسے اپنے ہاتھ سے قتل کرے۔ الغرض بحث و تمحیص کے بعد ابو بکرؓ کے مشورہ پر عمل ہوا۔ کیونکہ کثرت رائے ادھر تھی اور خود نبی کریم صلعم طبعی رافت و رحمت کی بنا پر اسی طرف مائل تھے اور ویسے بھی اخلاقی اور کلی حیثیت سے عام حالات میں وہ ہی رائے قرین صواب معلوم ہوتی تھی۔ لیکن اسلام اس وقت جن حالات میں سے گذر رہا تھا ان پر نظر کرتے ہوئے وقتی مصالح کا تقاضا یہ تھا کہ کفار کے مقابلہ میں سخت کمر شکن کارروائی کی جائے۔ تیرہ سال کے ستم کشوں کو طاغوت کے پرستاروں پر ثابت کر دینے کا یہ پہلا موقع ملا تھا کہ تمہارے تعلقات قرابت، اموال، جتھے اور طاقتیں، اب کوئی چیز تم کو خدا کی شمشیر انتقام سے پناہ نہیں دے سکتی۔ ابتداءً ایک مرتبہ ظالم مشرکین پر رعب و ہیبت بٹھلا دینے کے بعد نرم خوئی اور صلہ رحمی کے استعمال کے لئے آئندہ بہتیرے مواقع باقی رہتے تھے۔ ادھر ستر مسلمانوں کے آئندہ قتل پر راضی ہو جانا معمولی بات نہ تھی۔ اسی لئے اس رائے کو اختیار فرمانا وقتی مصالح اور ہنگامی حیثیت سے حق تعالیٰ کے یہاں پسندیدہ نہ ہوا۔ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ۔ میں اسی ناپسندیدگی کی طرف اشارہ ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون:

صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ ایک سخت خطرناک اجتہادی غلطی قرار دی گئی اور جن بعض لوگوں نے زیادہ تر مالی فوائد پر نظر کر کے اس سے اتفاق کیا تھا۔ ان کو صاف طور پر "تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا" سے خطاب کیا۔ یعنی تم دنیا کے خالی اسباب پر نظر کر رہے ہو۔ حالانکہ مومن کی نظر انجام پر ہونی چاہیئے خدا کی حکمت مقتضی ہو تو وہ تمہارا کام اپنے زور قدرت سے ظاہری سامان کے بدون بھی کر سکتا ہے بہرحال فدیہ لیکر چھوڑ دینا اس وقت کے حالات کے اعتبار سے بڑی بھاری غلطی قرار دی گئی اتنا یاد رکھنا چاہیئے کہ روایات سے حضورؐ کی نسبت صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ محض صلہ رحمی اور رحمدلی کی بنا پر آپ کا رجحان اس رائے کی طرف تھا۔ البتہ صحابہؓ میں بعض صرف مالی فوائد کو پیش نظر رکھ کر اور اکثر حضرات دوسری مصالح دینیہ اور اخلاقی داعیہ کے ساتھ مالی ضروریات کو بھی ملحوظ رکھتے ہوئے یہ رائے پیش کر رہے تھے۔ گویا صحابہؓ کے مشورہ میں کلاً یا جزاً مالی حیثیت ضرور زیر نظر تھی کہ کسی درجہ میں مالی فوائد کے خیال سے "بغض فی اللہ" میں کوتاہی کرنا اور اصل مقصد "جہاد" سے غفلت برتنا اور ستر مسلمانوں کے قتل کئے جانے پر اپنے اختیار سے رضامند ہو جانا صحابہؓ جیسے مقربین کی شان عالی اور منصب جلیل کے منافی سمجھا گیا۔ اسی لئے ان آیات میں سخت عتاب آمیز لہجہ اختیار کیا گیا ہے۔

حدیث میں ہے کہ لڑائی میں ایک شخص کے سر پر زخم آیا۔ اسے غسل کی حاجت ہوئی۔ پانی سر پر استعمال کرنا سخت مہلک تھا۔ ساتھیوں سے مسئلہ پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ پانی کی موجودگی میں ہم تیرے لئے کوئی گنجائش نہیں پاتے۔ اس نے غسل کیا اور فوت ہو گیا۔ حضورؐ کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی فرمایا۔ "قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ" الحدیث۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اجتہادی غلطی اگر زیادہ واضح اور خطرناک ہو تو اس پر عتاب ہو سکتا ہے۔ گویا یہ سمجھا جاتا ہے کہ مجتہد نے پوری قوت اجتہاد صرف کرنے میں کوتاہی کی۔"

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۶۸۸	۱۔ مفصل واقعہ کلام مجید میں اس مقام پہ ملاحظہ ہو۔	۴	۳	۱۴-۱۷	سلام رکوعات	۹۴

۵۔ جنگِ اُحد

ف ۔ بدر میں شکست کھا کر کفار نے مسلمانوں کو مٹانے کی مکمل تیاری کی اور شوال ۳ھ میں ایک لشکرِ جرار تیار کر کے مدینہ منورہ کی طرف بڑھے۔ ان کی تعداد تین ہزار تھی جن میں دو سو سوار۔ سات سو زرہ پوش سپاہی اور تین ہزار اونٹ شامل تھے۔ جب اس بات کی اطلاع مدینہ منورہ پہنچی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ ایک گروہ جن میں عبداللہ ابن ابی ۔ رئیس المنافقین بھی شامل تھا یہ رائے رکھتا تھا کہ شہر کے اندر ہی رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ ایک دوسرا گروہ یہ مشورہ دے رہا تھا کہ کفار ہماری کھیتیاں اور باغات برباد کر کے چلے جائیں گے ہمارا شہر میں بیٹھے رہنا مناسب نہیں۔ خود حضور صلعم کی بھی یہ رائے تھی کہ شہر کے اندر رہ کر لڑا جائے۔ لیکن کثرت رائے سے یہی طے پایا کہ شہر کے باہر ہی مقابلہ ہونا چاہیئے۔

آخر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہزار کی جمعیت کے ساتھ حضرت ابن ام مکتوم رضؓ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب بنا کر مقابلہ کے لئے نکلے۔ شہر سے باہر آ کر عبداللہ ابن ابی ایک تہائی آدمیوں کو ساتھ لے کر یہ کہتا ہوا واپس لوٹ آیا کہ جب ہمارا مشورہ نہیں مانا تو ہم خواہ مخواہ مرنے کے لئے تمہارا ساتھ نہیں دیتے۔ حضور صلعم باقی ماندہ سات سو سپاہیوں کو لے کر جن میں صرف پچاس سوار اور پچاس تیر انداز تھے۔ احد کی گھاٹی میں اترے، یہ مدینہ منورہ کے قریب ایک پہاڑ ہے اور اسی جگہ حضرت ہارون علیہ السلام کی قبر بھی ہے۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلامی لشکر کی صف آرائی فرمائی۔ کمسن بچوں کو واپس کر دیا۔ رافع بن خدیج رضؓ اور سمرۃ بن جندب رضؓ دو بچوں کا ایڑیاں اٹھا کر مجاہدین میں شامل ہونے کی کوشش کرنے کا واقعہ اسی موقعہ پر ہوا تھا۔ احد کا پہاڑ مسلمانوں کی پشت پر تھا اور اس طرف سے حملے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے حضور صلعم نے تیر اندازوں کو حضرت عبداللہ ابن جبیر رضؓ کے ماتحت پہاڑ پر پہرے

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

لئے کھڑا کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کو فتح ہو یا شکست تم اپنی جگہ سے نہ ہلنا۔

اُدھر کفار نے بھی لشکر کو ٹھیک ٹھاک کیا۔ ان کے ہمراہ بہت سی عورتیں بھی تھیں جو دف بجاتی ہوئی لشکر میں پھرتی تھیں اور مقتولینِ بدر پر نوحہ خوانی کر کے سپاہیوں کو جوش دلاتی تھیں۔ ان عورتوں کو ساتھ لانے کا یہ بھی مقصد تھا کہ اگر کسی موقعہ پر سپاہی پیچھے ہٹیں تو یہ ان کو غیرت دلا کر آمادہ جنگ کریں

غرض لڑائی شروع ہوئی۔ حضور صلعم نے ابو دجانہ رضؓ کو اپنی تلوار مرحمت فرما کر مقابلہ میں بھیجا۔ اور اس کے بعد یک دم حملہ ہوا۔ بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی جس میں مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا۔ کفار کو بھاگتے ہوئے دیکھکر تیر اندازوں نے یہ خیال کر کے کہ اب تو فتح ہو گئی مالِ غنیمت لوٹنا شروع کر دیا حضرت عبداللہ ابن جبیر رضؓ ان کو بار بار روکتے تھے۔ مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔ اس پر خالد بن ولید رضؓ جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے۔ اور مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے تھے پیچھے کی جانب سے دفعتہً حملہ کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن جبیر رضؓ اور ان کے چند ساتھی مقابلہ میں شہید ہوئے اور خالد اپنے دستہ کے ساتھ آگے بڑھ کر مسلمانوں پر لوٹ پڑے۔ دونوں فوجیں اس طریقے سے مل گئیں کہ بہت سے مسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضؓ جو حضور صلعم کے مشابہ تھے کے شہید ہو جانے سے یہ مشہور ہو گیا کہ آنحضرت صلعم شہید ہو گئے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ کسی شیطان نے یہ آواز دیدی کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) قتل ہو گئے۔ بہرکیف اس پریشانی میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔

۱۶۸۹	۲۔ اللہ تعالیٰ نے تو فتح کا وعدہ پورا فرما دیا تھا۔ مگر مسلمانوں نے نامردی کی اور جھگڑا ڈالا۔ اور نافرمانی کی، بعد اس کے کہ وہ اپنی خوشی کی چیز (فتح) دیکھ چکے تھے۔ بعض ان میں سے دنیا چاہنے لگے۔ اور بعض آخرت، اس طرح انہوں نے خود ایک مصیبت اپنے لئے پیدا کر لی۔	۴	۳	۱۶	۴	۸۸
		۴	۳	۱۷	۱۰	۹۲-۹۱
۱۶۹۰	۳۔ حضور صلعم ان کو پکارتے تھے اور وہ (پریشانی میں) پیچھے مڑ کر	۴	۳	۱۶	۵	۸۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	نہ دیکھتے تھے۔					
۱۶۹۱	۴۔ منافقین نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر بہت فتنہ پھیلایا۔ اور کہنے لگے کہ اگر یہ لوگ لڑائی میں شریک نہ ہوتے تو مارے نہ جاتے	۴	۳	۱۶	۱۳-۱۴	۹۲
۱۶۹۲	۵۔ اس پر ارشادِ خداوندی ہوا کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی موت کو ہٹا کر دکھا دو۔	۴	۳	۱۶	۱۴	۹۲
۱۶۹۳	۶۔ یاد رکھو۔ جو لوگ ہمارے راستے میں قتل کئے جاتے ہیں۔ وہ زندہ ہیں مردہ نہیں ہیں۔ ہمارے پاس سے ان کو رزق ملتا ہے اور وہ اللہ کے فضل سے خوش ہیں۔ اور وہ اپنے بعد والوں کو بشارت دیتے ہیں کہ ان کو ڈر اور غم نہیں ہے۔ بلکہ ان کو تو اللہ کی نعمت اور فضل کی خوشخبری ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔	۴	۳	۱۶	۱۴-۱۶	۹۲ ۹۳
۱۶۹۴	۷۔ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو ایک رسول ہیں، آپ سے پیشتر بہت سے رسول ہو چکے ہیں۔ پھر کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا۔ اور اللہ تعالیٰ شکر گذاروں کو ثواب دے گا۔ اور کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا۔ (بلکہ) ایک وقت مقرر ہے اور جو کوئی دنیا میں بدلہ چاہے گا ہم اس کو دنیا ہی سے دینگے۔ اور جو کوئی آخرت کا بدلہ چاہے گا ہم اس کو اس میں سے دیں گے۔ اور ہم شکر گذاروں (احسان ماننے والوں) کو ثواب دیں گے اور بہت سے نبی ہیں کہ جن کے ساتھ ہو کر بہت سے طالبانِ الٰہی لڑے۔ پھر وہ نہ تو اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچنے سے ہارے اور نہ سست ہوئے اور نہ دبے۔ اور اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہنے والوں سے محبت کرتا ہے اور (یہ طالبانِ الٰہی) کچھ نہیں بولے بلکہ (انہوں نے یہی دعا کی اور) کہا کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے۔ اور ہمارے کام میں ہم سے جو زیادتی ہوئی ہے (وہ معاف فرما) اور ہمارے قدموں کو ثابت رکھ اور ہم کو کفار کی قوم پر مدد دے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کا ثواب بھی دیدیا اور آخرت کا ثواب بھی خوب دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔	۴	۳	۱۵	سالم رکوع	۸۷-۸۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۶۹۵	۸- اے ایمان والو! اگر تم نے کافروں کی پیروی تو وہ تم کو الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔ پھر تم نقصان میں جا پڑو گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار	۴	۳	۱۶	سالم رکوع	۸۸ ۹۰

ہے اور اس کی مدد سب سے بہتر ہے۔ اب ہم کافروں کے دل میں ہیبت ڈالیں گے۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھیرایا جس کی کوئی سند اللہ تعالیٰ نے نہیں اتاری اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ ظالموں کا برا ٹھکانا ہے۔ جب تم کفار کو اللہ کے حکم سے قتل کرنے لگے تو اللہ نے تو اپنا وعدہ (فتح) پورا کر دیا۔ یہاں تک کہ جب تم نے نامردی کی اور کام میں جھگڑا ڈالا۔ اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ تم اپنی خوشی کی چیز (فتح) دیکھ چکے تھے۔ کوئی تم میں سے دنیا چاہتا تھا اور کوئی تم میں سے آخرت چاہتا تھا اور پھر تم کو اُن پر سے الٹ دیا تاکہ تم کو آزما دے۔ اور وہ (اب) تم کو معاف کر چکا۔ اور ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جب تم چڑھے چلے جاتے تھے۔ اور کسی کو پیچھے مڑ کر نہ دیکھتے تھے اور رسول اللہ صلعم تم کو تمہارے پیچھے سے پکارتے تھے۔ پھر تم کو غم کے بدلے غم پہنچا۔ تاکہ تم اس چیز پر جو ہاتھ سے نکل جاوے یا جو کچھ پیش آوے اس پر غم نہ کیا کرو۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ پھر تم پر تنگی کے بعد امن کو اتارا جو اُونگھ تھی کہ اس اُونگھ نے تم میں سے بعض کو ڈھانک لیا اور بعضوں کو اپنی جان کا فکر پڑ رہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے متعلق جاہلوں جیسے جھوٹے خیالات کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارے ہاتھ میں کچھ بھی کام ہے؟۔ (اے میرے حبیبؐ!) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ سب کام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے جی میں چھپاتے ہیں جو آپ سے ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے ہاتھ کچھ کام ہوتا تو ہم اس جگہ مارے نہ جاتے۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن پر اپنے مقام پر مارا جانا لکھ دیا تھا وہ ضرور باہر نکلتے۔ اور اللہ تعالیٰ کو تو جو کچھ تمہارے جی میں ہے اس کو آزمانا تھا اور جو تمہارے دل میں ہے اس کو صاف کرنا تھا اور اللہ تعالیٰ تو تمہارے دلوں کے بھید جانتا ہے۔ بے شک تم میں سے جو لوگ دو فوجوں کے لڑنے کے دن ہٹ گئے ان کو شیطان نے ان کے گناہ کی شامت سے بہکا دیا۔ اب اللہ تعالیٰ ان کو بخش چکا۔ بے شک

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور تحمل کرنے والا ہے۔

ف۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو اپنی غلطی کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھانی پڑی، حضور صلعم کی شہادت کی خبر پر جب مسلمانوں میں بھگدڑ مچی تو حضرت کعب بن مالکؓ نے آپ کو اچانک دیکھ کر خوشی سے پکارا کہ مبارک ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں بخیر و عافیت موجود ہیں۔ یہ سنتے ہی صحابہ رضؓ آپ کی حفاظت کے لئے آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ کفار نے آپ کو شہید کرنے کے ارادے سے حملے میں شدت کی اور بارش کی طرح تیر برسائے۔ حضرت زیاد ابن سکنؓ آگے بڑھ کر مقابلے میں شہید ہوئے۔ لشکر کفار میں سے عبداللہ ابن قمیہ نے آگے بڑھ کر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر تلوار ماری جس سے خود کی دو کڑیاں چہرہ مبارک میں گھس گئیں۔ اور ایک دندانِ مبارک شہید ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہؓ ابن جرّاح نے حضرت ابو بکرؓ سے اجازت لے کر اپنے دانتوں سے وہ کڑیاں پھنچ کر نکالیں اور ریشم جلا کر زخم میں بھرا گیا۔ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ۔ ابو دجانہؓ۔ طلحہؓ۔ ابو طلحہؓ۔ قتادہ بن نعمانؓ کعب بن مالکؓ وغیرہم حضرات کے اسمار گرامی اس جماعت صحابہ میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو حضور صلعم کی حفاظت فرما رہے تھے۔ خود کی کڑیاں نکالنے میں حضرت ابو عبیدہؓ کے دو دانت گر گئے۔ کفار کے حملے کی شدت میں حضور صلعم پیچھے ہٹتے ہٹتے ایک گڑھے میں گر گئے۔ جو کفار نے اسی غرض سے کھودا تھا کہ مسلمان اس میں گریں۔ حضرت ابو دجانہؓ اور حضرت طلحہ رضؓ بالخصوص جھک کر حضور صلعم پر ڈھال بنے ہوئے تھے۔ اور تمام تیروں کو اپنے اوپر لے رہے تھے۔ حضرت طلحہ رضؓ کا ہاتھ کٹ گیا۔ اور آپ کے جسم پر ستر زخم آئے۔ حضرت ابو طلحہ رضؓ ڈھال سے حضور صلعم کی حفاظت کر رہے تھے۔ غرضیکہ کفار نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ حضور صلعم کو شہید کر دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کو سلامت رکھا اور ایسی سختی میں بھی آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں۔

Marfat.com

فتح الباری میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے خون جاری تھا۔ اور آپ اس کو ایک کپڑے سے پونچھتے جاتے تھے اور فرمایا کہ اگر اس خون کا ایک قطرہ زمین پر گر جاتا تو سب پر عذابِ خداوندی نازل ہو جاتا۔

حملے کی شدت سے کفار کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ حضور صلعم شہید ہو گئے۔ اور ابوسفیان نے (کفار کی طرف سے) للکار کر کہا۔ کیا یہاں محمدؐ ہے؟ اس پر حضرت عمرؓ بولنے لگے۔ مگر آپ نے فرمایا خاموش رہو۔ ابوسفیان نے پھر کہا کیا یہاں ابوبکرؓ ہے۔ آپ نے فرمایا خاموش رہو۔ ابوسفیان نے پھر کہا۔ کیا یہاں عمرؓ ہے؟ آپ نے فرمایا خاموش رہو۔ پھر ابوسفیان نے کہا اے ہبل! (بت کا نام ہے) تیرا نام بلند ہو۔ بے شک یوم احد یوم بدر کے برابر ہو گیا۔ اس پر حضور صلعم نے فرمایا کہ اب جواب دو۔ حضرت عمرؓ نے للکار کر کہا کہ "اللہ ہی کا نام بلند ہے اور یہ تینوں تم سے بدلہ لینے کو زندہ موجود ہیں"۔ اس پر ابوسفیان نے کہا کہ اچھا اگلے سال پھر لڑائی اسی میدان میں ہو گی حضور صلعم کے اشارے سے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بہت اچھا۔ (چیلنج منظور ہے۔)

۶۔ غزوۂ حمراء الاسد

ف ۔ فوائد میں (حضرت مولانا بشیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی نے) تحریر فرمایا ہے کہ ابوسفیان جب احد سے مکہ کو واپس گیا تو راستہ میں خیال آیا کہ ہم نے بڑی غلطی کی۔ ہزیمت یافتہ اور زخم خوردہ مسلمانوں کو یونہی چھوڑ کر چلے آئے۔ مشورے ہونے لگے کہ پھر مدینہ چل کر ان کا قصہ تمام کر دیں (۱۶ شوال ۳ھ بروز یک شنبہ) آپ کو خبر ہوئی تو اعلان فرما دیا کہ جو لوگ کل ہمارے ساتھ لڑائی میں حاضر تھے آج دشمن کا تعاقب کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مسلمان مجاہدین باوجودیکہ تازہ زخم کھائے ہوئے تھے اللہ اور رسول کی پکار پر نکل پڑے۔ آپ ان مجاہدین کی جمعیت لے کر مقام حمراء الاسد تک (جو مدینہ سے آٹھ میل ہے) پہنچے۔ ابوسفیان کے دل میں یہ سن کر کہ مسلمان اس کے تعاقب میں چلے آ رہے

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

ہیں سخت رعب و دہشت طاری ہوگئی۔ دوبارہ حملہ کا ارادہ فسخ کر کے مکہ کی طرف بھاگا عبدالقیس کا ایک تجارتی قافلہ مدینہ آرہا تھا۔ ابوسفیان نے ان لوگوں کو کچھ دیکر آمادہ کیا کہ وہ مدینہ پہنچ کر ایسی خبریں شائع کریں جن کو سن کر مسلمان ہماری طرف سے مرعوب و خوف زدہ ہوجائیں۔ انہوں نے مدینہ پہنچ کر کہنا شروع کیا کہ مکہ والوں نے بڑا بھاری لشکر اور سامان مسلمانوں کے استیصال کی غرض سے تیار کیا ہے۔ یہ سن کر مسلمانوں کے دلوں میں خوف کی جگہ جوشِ ایمان بڑھ گیا۔ اور کفار کی جمعیت کا حال سن کر کہنے لگے "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ" ساری دنیا کے مقابلہ میں اکیلا خدا ہم کو کافی ہے اسی پر یہ آیات نازل ہوئیں :-

۱۶۹۶	۱- جن لوگوں نے اللہ اور رسول کا حکم مانا بعد اس کے کہ ان کو زخم پہنچ چکے تھے۔ جو ان میں سے نیک اور پرہیزگار ہیں ان کو بڑا ثواب ہے جن لوگوں نے کہا کہ مکہ والے آدمیوں نے تمہارے مقابلہ کو سامان جمع کیا ہے۔ پس تم ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہوا۔ اور بولے کہ ہم کو اللہ کافی ہے۔ اور کیا خوب کارساز ہے۔ پھر مسلمان اللہ کے فضل اور احسان کے ساتھ چلے آئے۔ اور ان کو کچھ برائی نہ پہنچی۔ اور وہ اللہ کی مرضی کے تابع ہوئے اور اللہ کا فضل بڑا ہے یہ شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے پس تم ان سے مت ڈرو۔ اور مجھ سے ڈرو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ (اے میرے حبیبؐ!) آپ کو وہ لوگ غم میں نہ ڈالیں جو کفر کی طرف دوڑتے ہیں۔ وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے۔ اللہ چاہتا ہے کہ ان کو آخرت میں فائدہ نہ دے۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے جنہوں نے کفر کو ایمان کے بدلے مول لیا۔ وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ ہم جو مہلت دیتے ہیں یہ ان کے حق میں اچھی ہے۔ ہم تو ان کو اس لئے مہلت دیتے ہیں کہ وہ گناہ میں ترقی کریں۔ اور ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے	۴	۳	۱۸	۱ - ۷	۹۳ ۹۴

۷ - غزوہ بدرِ موعد

۱۶۹۷	۱- جنگِ احد کے اختتام پر کفار نے مسلمانوں کو چیلنج دیا تھا کہ اگلے	۴	۳	۱۸	۱ - ۷	۹۳ ۹۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

سال جنگ پھر اسی مقام پر ہوگی اور کفار کا یہ چیلنج بحکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منظور کر لیا گیا تھا چنانچہ اگلے سال مسلمان حسب وعدہ میدان میں پہنچے مسلمانوں کی اس جرات و مستعدی کی خبر سن کر مشرکین راستہ سے لوٹ گئے۔ وہاں بڑا بازار لگتا تھا مسلمان تین دن رات تجارت سے بہت نفع کما کر واپس لوٹے۔ ان آیات کا ترجمہ اوپر ۱۶۹۶ میں گذر چکا۔

۸- غزوہ بنو نضیر

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۶۹۸	۱- مفصل واقعہ کلام مجید میں اس مقام پر ملاحظہ ہو۔	۲۸	۵۹	۱-۲	سالم رکوعات	۷۰۷ ۷۱۰

ف ماہ صفر ۴ھ میں عامر بن مالک ابو براء نے حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام کی خوبیوں کا اقرار ظاہر کیا اور تبلیغ کے بہانے حضرت منذرؓ کو چالیس صحابہؓ کے ہمراہ لے گیا۔ بیر معونہ کے مقام پر پہلے سے جمع شدہ کفار نے ان پر حملہ کر کے سب کو شہید کر دیا۔ صرف حارثؓ اور عمروؓ بچے۔ کیونکہ یہ دونوں جانوروں کو لے کر کہیں گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر کفار نے ان پر حملہ کیا اور حضرت حارثؓ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت عمروؓ وہاں سے واپس لوٹ رہے تھے۔ راستے میں ایک باغ میں دو سوئے ہوئے آدمیوں کو بنو عامر کے آدمی سمجھ کر انہوں نے قتل کر دیا۔ اصل میں یہ دونوں آدمی بنو نضیر کے تھے۔ مدینہ پہنچ کر عمروؓ نے حضور صلعم کو تمام واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے ایسے دو شخصوں کو قتل کیا ہے جن کا خونبہا دینا ضروری ہے۔ چنانچہ حضور صلعم حضرت ابو بکرؓ، عمروؓ و علیؓ کو ساتھ لیکر بنو نضیر کے پاس خونبہا دینے کے لئے پہنچے۔ اور قلعے کی دیوار کے سائے میں تشریف فرما ہوئے۔ بنو نضیر نے بظاہر قبول کر لیا۔ اور در پردہ ارادہ کیا کہ قلعہ کے اوپر سے حضور صلعم پر چکی کا پارٹ گرا کر آپ کو شہید کر دیں۔ مگر حضور صلعم کو اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی اس سازش کی اطلاع دی اور آپ وہاں سے اُٹھ کر چلے آئے۔ اس کے علاوہ بھی یہود بنو نضیر کفار مکہ سے ہمیشہ ساز باز کرتے رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کو مٹایا

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	جائے۔ اسی سلسلے میں کئی دفعہ جنگ بھی ہو چکی تھی۔					
۱۶۹۹	۲- (اس سازش پر حضور صلعم نے یہود بنو نضیر کے خلاف اعلان جہاد فرمایا۔) یہودی قلعے میں محصور ہو گئے۔ منافقین نے بھی یہودیوں سے ساز باز کی اور ان کو ہر طرح سے مسلمانوں کے خلاف ابھارا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اور محاصرہ بدستور رہا۔	۲۸	۵۹	۲	سالم رکوع	۷۰۹ ۷۱۰
۱۷۰۰	۳- آخر (بنی خزرج کی درخواست پر) فیصلہ یہ ہوا کہ یہودیوں کو جتنا مال وہ اٹھا سکیں لے کر نکل جانے دیا جائے۔ چنانچہ یہودیوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو اجاڑا اور جلاوطن کر دئے گئے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جلاوطن ہونا مقدر نہ کیا ہوتا تو ان پر دنیا میں عذاب آتا۔ اب ان کو آخرت میں عذاب ہوگا۔ کیونکہ وہ اللہ اور رسول کے مخالف تھے اور اللہ اور رسول کے مخالفین کے ساتھ ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔	۲۸	۵۹	۱	۱-۴	۷۰۷ ۷۰۸

۹- جنگِ احزاب (خندق)

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۷۰۱	۱- مفصل واقعہ کلام مجید میں اس مقام پر ملاحظہ ہو۔	۲۱	۳۳	۲-۳	سالم رکوع	۵۴۳ ۵۴۶

ف جب یہود بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا گیا تو وہ خیبر میں جا کر آباد ہو گئے اور کفار مکہ سے مدینہ منورہ پر چڑھائی کرنے کے لئے ساز باز کرنے لگے۔ اور شوال[1] ۵ھ میں ابو سفیان بارہ[2] ہزار جنگی سپاہی تین سو گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ لے کر مدینہ منورہ پر چڑھ آیا۔ جب حضور صلعم کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا اور حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے مدینہ منورہ کے ارد گرد خندق کھودنی شروع کی گئی۔ چالیس چالیس مربع گز زمین سب کے حصے میں آئی۔ خود حضور صلعم بھی خندق کھودنے میں شریک تھے بھوک کے مارے صحابہؓ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے اور خود حضور صلعم کے پیٹ پر دو پتھر بندھے تھے۔ حضرت جابرؓ کی دعوت کا واقعہ اسی موقعہ پر پیش

[1] بعض روایات میں ذیقعدہ ۵ھ آیا ہے [2] بعض روایات میں تعداد دس ہزار بھی آئی ہے ممکن ہے بنو قریظہ کو ملا کر یہ تعداد ہو گئی ہو۔

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

آیا۔ آخر چھ دن میں پانچ فٹ گہری خندق تیار ہو گئی۔ اور تین ہزار مجاہدین نے خندق کی آڑ میں مورچے لگا دیئے۔

۱۷۰۲ ۲۔ کفار کا لشکر اتنا زبردست تھا کہ دیکھنے والے گھبرا جاتے تھے اور ان کی نظریں کج ہوئی جاتی تھیں۔ | ۲۱ | ۳۳ | ۲ | ۱-۲ | ۵۴۳

ف ۔ ایسے موقعوں پر منافقین کو نفرت پھیلانے کا موقع مل جاتا ہے اور اس پر مزید یہ کہ یہودی قریظہ جو ابھی تک مدینہ میں آباد تھے اور حضور صلعم کے ہم عہد تھے۔ عہد توڑ کر کفار سے جا ملے اور اس طرح مسلمان ایک طرف اور سارا عرب دوسری طرف تھا۔

۱۷۰۳ ۳۔ یہ مسلمانوں کے امتحان کا بڑا سخت موقع تھا۔ | ۲۱ | ۳۳ | ۲ | ۳ | ۵۴۳

۱۷۰۴ ۴۔ بعض نے جہاد میں نہ جانے کے لئے حیلہ سازیاں شروع کر دیں | ۲۱ | ۳۳ | ۲ | ۴-۷ | ۵۴۳ ۵۴۴

۱۷۰۵ ۵۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو تنبیہ کی اور حوصلہ افزائی فرمائی اور فرمایا کہ تم بھاگ کر موت سے نہیں بچ سکتے۔ اور نہ رحمتِ الٰہی کے بغیر کوئی تمہارا مددگار ہو سکتا ہے۔ | ۲۱ | ۳۳ | ۲ | ۸-۱۲ | ۵۴۴

| ۲۱ | ۳۳ | ۳ | سلم رکوع | ۵۴۶

ف ۔ رات کے وقت کئی مرتبہ چند کفار خندق پار کر کے حملہ کرتے مگر شکست کھا کر واپس جاتے۔ ستائیس دن تک محاصرہ قائم رہا۔ ایک دن عمرو بن عبدود۔ عکرمہ۔ ضرار۔ ہبیرہ اور نوفل خندق سے راستہ نکال کر پار آئے۔ اور ابوسفیان اور خالد ایک دستہ لے کر سامنے جم گئے۔ عمرو بن عبدود نے للکار کر مقابل مانگا۔ عمرو عرب میں ایک ہزار پہلوانوں کے برابر سمجھا جاتا تھا اور کوئی اس کے مقابلے کی تاب نہ لاتا تھا۔ اس کے جواب میں تمام صحابہؓ خاموش رہے۔ اس پر حضرت علیؓ نے حضور صلعم سے پے در پے تین مرتبہ اجازت مانگی تو آپ نے اپنا عمامہ اور تلوار شیر خدا کو دے کر اور زرہ خاص پہنا کر مقابلے پر بھیجا اور دعا فرمائی کہ اے اللہ! عبیدہؓ کو بدر میں اور حمزہؓ کو احد میں مجھ سے چھڑایا۔ یہ علیؓ میرا بھائی ہے۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ ترجمہ (اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑیو اور تو بہتر وارث ہے)

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

شیرِ خدا نے آگے آکر ارشاد فرمایا کہ اے عمرو! میں نے سنا ہے کہ جو تجھ سے تین چیزیں طلب کرے تو ان میں سے ایک ضرور مان لیتا ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ اے عمرو بن عبدود! اسلام قبول کرلے۔ بولا یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا واپس چلا جا۔ وہ بولا کہ عورتیں مجھ پر ہنسیں گی۔ کہ قابو پا کر واپس آگیا۔ فرمایا تو میدان میں آجا۔ وہ بولا مجھے یہ امید نہ تھی کہ کوئی بھی عرب میں میرے مقابلے کا ارادہ کرے گا۔ تم ابھی ناتجربہ کار ہو۔ تم نے ابھی نہ تلواروں کی آنچ سہی ہے۔ نہ مردوں کی حرب وضرب دیکھی ہے۔ تمہارے باپ میرے دوست تھے۔ میں تمہیں چاہتا کہ تمہیں قتل کروں۔ آپ نے جوش میں آکر فرمایا۔ اے دشمنِ خدا! میں تجھے خدا کی رضا کے لیے قتل کرونگا

الغرض عمرو اور حضرت علیؓ کا مقابلہ ہوا۔ عمرو نے ایک تلوار حضرت علیؓ کے ایسے زور سے ماری کہ سپر کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اور کچھ خفیف سی ضرب سر مبارک پر آئی۔ شیرِ خدا نے پلٹ کر ایک ہاتھ ایسا دیا کہ سرِ ناپاک بدن سے جدا ہو کر دور جا گرا۔ حضرت جابرؓ سے منقول ہے کہ مقابلہ اتنی شدت سے ہوا کہ دونوں پہلوان نظر نہ آتے تھے۔ بس گرد ہی گرد نظر آتی تھی۔ نعرہ تکبیر پر ہم سمجھے کہ شیر نے شکار کرلیا۔ اس پر ضرار ابن خطاب لپکا مگر آپ کا شیرانہ حملہ دیکھ کر بھاگا اور کسی نے پوچھا تو کہنے لگا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا موتِ مجسم میری طرف بڑھی آرہی ہے۔ ہبیرہ تاب نہ لاکر زرہ پھینک کر بھاگ گیا حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی ضرار کا پیچھا کیا۔ اور نوفل کو مسلمانوں نے سنگسار کیا حضرت سعدؓ بن معاذ کے ایک تیر لگا۔ آپ نے دعا کی اے پروردگار! اگر تیرے حبیبؐ کو قریش سے لڑائی باقی ہے تو مجھے زندہ رکھ۔ نہیں تو اس قدر مہلت دے کہ ہم بنی قریظہ سے اس عہد شکنی کا انتقام لے لیں۔ پھر شہادت عطا فرما۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اسی دوران میں حضرت نعیمؓ مسلمان ہو کر حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے اسلام کی ابھی کسی کو خبر نہیں۔ فرمائیے کیا خدمت سرانجام دوں۔ اگر حکم ہو تو کسی تدبیر سے کفارِ مکہ اور یہود بنو قریظہ کا ایکا توڑ دوں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ نعیمؓ بنو قریظہ میں آئے اور اپنی پرانی دوستی ظاہر کر کے کہنے لگے کہ تم جو کفار سے ملے ہوئے ہو اگر تم کو فتح ہوئی تو کفارِ مکہ

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

تم سے نصف علاقہ لے لیں گے اور اگر شکست ہوئی تو وہ بھاگ جائیں گے اور تم کو مسلمانوں کے رحم پر چھوڑ جائیں گے۔ اس لئے تم ان سے یہ کہو کہ وہ اپنے لڑکے تمہارے پاس چھوڑ دیں تاکہ تمہیں اطمینان رہے اور وہ بھاگ نہ سکیں۔ اس کے بعد نعیمؓ نے کفار مکہ کے پاس جا کر کہا۔ کہ بنو قریظہ مسلمانوں سے مل گئے ہیں اور تمہارے لڑکے بطور ضمان تم سے لے کر مسلمانوں کے سپرد کر دیں گے۔ اس اثنا میں ابوسفیان نے بنو قریظہ سے کہا کہ تم مسلمانوں پر حملہ کرو۔ یہود نے یوم سبت کا بہانہ پیش کیا اور پھر لڑکے بطور ضمان رکھنے کی شرط سامنے رکھی۔ اس پر نعیمؓ کی بات کی تصدیق ہوئی اور کفار مکہ و یہود بنی قریظہ میں پھوٹ پڑ گئی۔ ابوسفیان نے اپنے غرور میں کہا کہ اگر کوئی ہمارے ساتھ شریک نہ بھی ہو تو بھی ہم مسلمانوں کا فیصلہ کر دینگے اس بات سے مسلمان بہت متردد ہوئے۔ رحمتِ الٰہی کو جوش آیا۔ اور

۶-۱۷۰۶	۶- اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی غیبی مدد فرمائی اور آندھی اور فرشتوں کا لشکر بھیج دیا جس سے کفار شکست کھا کر بھاگ گئے اور مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے فتح نصیب فرمائی۔	۲۱	۳۳	۲	۱	۵۴۳

ف - کفار کے خیمے اور ضروری سامان اڑ گئے۔ آگ بجھ گئی اور دیگچیاں چولھوں پر سے الٹ گئیں۔ ادھر مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر سے صحرا کو گونجا دیا۔ کفار نے سمجھا کہ مسلمانوں نے حملہ کر دیا اور وہ ایسے سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگے کہ پھر کبھی مدینہ منورہ کا رخ نہ کیا۔

۱۰- غزوہ بنو قریظہ

ف - غزوہ بنو قریظہ کا تعلق جنگِ احزاب سے ہی ہے۔ اس غزوہ کا ذکر کلام مجید میں کہیں مستقل طور پر نہیں ہوا۔ لیکن واقعہ چونکہ کافی اہم ہے اس لئے مستقل عنوان کے تحت یہاں پر اس کا ذکر کر دینا ضروری سمجھا گیا۔

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

غزوہ خندق یا جنگِ احزاب سے واپسی پر اسی دن بعد نماز ظہر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ابھی فرشتوں نے ہتھیار نہیں کھولے۔ اور آپ نے کھول دیئے۔ چلئے اور بنو قریظہ پر حملہ کیجئے ہم آگے جاکر ان کے قلعہ کو اس طرح پاش پاش کرتے ہیں جیسے چڑیا کا انڈا پتھر پر پھینکنے سے پاش پاش ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بنو قریظہ سے ہر وقت مسلمانوں کو خطرہ تھا اور جنگِ احزاب میں عہد شکنی کر کے یہودیوں نے جنگ کا دروازہ بھی کھول دیا تھا۔ اور اس موقعہ پر ان پر حملہ کرنا سیاست کے اعلیٰ اصولوں کے عین مطابق تھا۔ پس حضور صلعم نے تیاری کا حکم دیا۔ اور یہود بنو قریظہ کے قلعے کا محاصرہ کر لیا۔ اس غزوہ میں علم بردار حضرت علیؓ تھے۔ اور مدینہ منورہ میں ابن ام مکتومؓ نائب مقرر کئے گئے تھے۔ پچیس ۲۵ دن کے محاصرہ کے بعد حضرت ابو لبابہؓ کو یہود کے پاس بھیجا گیا۔ کیونکہ بنی قریظہ ان کے حلیف تھے۔ بنو قریظہ نے حضرت ابو لبابہؓ سے پوچھا کہ کیا تمہاری رائے یہی ہے کہ ہم محمد (صلعم) کے حکم سے قلعہ بندی چھوڑ دیں۔ اور حصار سے باہر نکل آئیں۔ ابو لبابہؓ ہاں کہہ کر واپس تشریف لے آئے۔ بنو قریظہ مجبور ہو کر بحکم رسول اللہ صلعم حصار سے نکل آئے۔

اس کے بعد بنو اوس[1] نے آنحضرت صلعم سے درخواست کی کہ جس طرح بنی خزرج[2] کی درخواست پر بنو نضیر کے ساتھ معاملہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح ہمارے کہنے پر بنو قریظہ کے ساتھ کیا جائے۔ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہ ہو گے۔ کہ اس امر کا فیصلہ وہ شخص کرے جو تم میں سے ہو۔ بنو اوس نے کہا ہاں۔ اس پر بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعدؓ بن معاذ کو لایا گیا آپ نے دونوں طرف سے اقرار لیا۔ طرفین نے آپ کے فیصلے کو ماننے کا وعدہ کیا۔ پھر حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ یہود کے مرد قتل کئے جائیں اور زن و فرزند لونڈی غلام بنائے جائیں

[1] [2] اوس اور خزرج دو قبیلے مدینہ منورہ میں آباد تھے جو اب مسلمان ہو چکے تھے ان میں سے اوس بنو قریظہ سے اور خزرج بنو نضیر سے ہم عہد ہا کرتے تھے۔

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

اور مال ضبط کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان سے یہی فرمایا ہے۔

اس کے بعد حضرت سعد رضؓ کی رگ اکحل سے پھر خون جاری ہوا۔ یہاں تک کہ آپ شہید ہوئے اور شہدائے جنگ احزاب کے ساتویں عدد کو پورا کیا۔

۱۱ - غزوہ بنی المصطلق اور واقعہ افک

ف - ماہ شعبان ۶ھ میں قبیلہ بنی المصطلق نے مسلمانوں پر حملہ کی تیاری کی۔ ادہر سے مسلمان ان سے مقابلے کے لئے نکلے چشمہ نرسیع پر قدید اور ساحل کے درمیان فریقین کا مقابلہ ہوا۔ اور مشرکین کو شکست فاش ہوئی۔ اس غزوہ میں منافقین نے بڑا طوفان باندھا۔ واقعہ یہ تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ جو اس غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئیں۔ آپ ابھی واپس تشریف نہ لائی تھیں کہ لشکر اسلامی نے کوچ کر دیا۔ خالی ہودہ اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا گیا حضرت عائشہؓ چونکہ بہت ہلکے جسم کی تھیں اس لئے یہ اندازہ نہ ہو سکا۔ کہ آپ ہودہ میں ہیں یا نہیں۔ جب آپ واپس آئیں تو لشکر روانہ ہو چکا تھا آپ بہت پریشان ہوئیں حضرت صفوان بن معطل رضؓ گری پڑی چیز کی خبر گیری کی غرض سے قافلہ کے پیچھے کچھ فاصلہ پر رہا کرتے تھے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ کو دیکھ کر اپنا اونٹ ان کے قریب لا کر بٹھا دیا اور آپ اس پر پردہ کے ساتھ سوار ہو گئیں۔ انہوں نے اونٹ کی نکیل پکڑ کر قافلہ میں جا ملایا۔ اس پر منافقین نے حضرت عائشہ رضؓ پر تہمت لگائی۔

۱۷۰۷	۱ - اللہ تعالیٰ نے آپ کی برئیت کے لئے سورۂ نور میں سالم رکوع نازل فرمایا	۱۸	۲۴	۲	سالم رکوع	۴۵۵ ۴۵۶
۱۷۰۸	۲ - اور منافقین کی ذلت کے لئے سورۂ منافقون نازل فرمائی۔	۲۸	۶۳	۱	〃	۷۱۹ ۷۲۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۱۲- صلح حدیبیہ اور بیعتِ رضوان					
۱۷۰۹	۱- مفصل واقعہ کلام مجید میں اس مقام پر ملاحظہ ہو۔	۲۶	۴۸	۱-۳	سالم رکوعات	۶۶۲ ۶۶۷
۱۷۱۰	۲- (ذیقعدہ ۶ھ میں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ (مع صحابہ کرام کے) مسجد حرام میں داخل ہوئے ہیں۔ (اور اس شان سے داخل ہوئے ہیں جیسے حج یا عمرے کے موقع پر داخل ہوتے ہیں)	۲۶	۴۸	۴	۱	۶۶۷
	ف چنانچہ آپ نے پندرہ سو انصار و مہاجرین کو ساتھ لیکر عمرہ کرنے کے ارادے سے مکہ مکرمہ کا قصد فرمایا۔ مگر قریش نے آپ کو روکنے کے لئے عکرمہ و خالد کو دو سو سواروں کے ساتھ بھیجا آپ نے حدیبیہ میں قیام فرمایا۔ حدیبیہ مکہ معظمہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ایک کنواں ہے اور اسی کے نام سے گاؤں کا نام بھی حدیبیہ مشہور ہے۔					
۱۷۱۱	**۳- بیعتِ رضوان** (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضؓ کو مصالحت کے لئے مکہ معظمہ بھیجا۔ آپ کی واپسی میں تاخیر ہوئی اور آپ کی شہادت کی غلط خبر مشہور ہو گئی اس پر) حضور صلعم نے ایک ببول کے درخت کے نیچے (اپنے بائیں ہاتھ کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیکر کفار سے لڑنے کے لئے) سب مسلمانوں سے بیعت لی۔	۲۶	۴۸	۱	۱۰	۶۶۴
		۲۶	۴۸	۳	۱	۶۶۵ ۶۶۶
	ف **صلح حدیبیہ** اتنے میں حضرت عثمانؓ واپس تشریف لے آئے اور کفار نے سہیل بن عمرو کی معرفت مسلمانوں سے یہ شرطیں طے کیں اور عہد نامہ لکھا گیا جو صحیح بخاری میں موجود ہے شرطیں یہ تھیں :- (۱) اس سال مسلمان واپس چلے جائیں۔ اور آئندہ سال آکر عمرہ کریں۔ تین دن سے زیادہ مکہ معظمہ میں قیام نہ کریں اور تلوار میان سے باہر نہ نکالیں (۲) فریقین ایک دوسرے کے ہم عہد سے تعرض					

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

نہ کریں۔ (۳) قریش میں سے مسلمان ہونے والے مسلمانوں کے پاس نہ بھیجے جائیں اور مسلمانوں میں سے مرتد ہونے والے کفار کے حوالے کر دئیے جائیں (۴) یہ عہد نامہ دس سال تک رہے گا۔

اس عہد نامے کے کاتب حضرت علی رضؓ تھے سہیل نے کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھئے۔ بلکہ اللّٰھُمَّ لکھئے۔ ہم رحمٰن اور رحیم کو نہیں جانتے۔ حضور صلعم نے فرمایا۔ اے علی رضؓ! یہی لکھ دو۔ پھر جب آپ کا اسم گرامی لکھا گیا تو سہیل بولا کہ ہم آپ کو رسول مانتے تو کیوں لڑتے۔ محمد بن عبداللہ لکھئے آپ نے فرمایا اے علی رضؓ! یہی لکھ دو۔ اللہ جانتا ہے کہ میں رسول ہوں۔ حضرت علی رضؓ نے عذر کیا اور کہا کہ میں آپ کے اس وصف کو نہ مٹاؤں گا۔ آپ نے خود وہ کلمہ پوچھ کر اس تحریر میں سے کاٹ دیا

۱۷۱۲	۴۔ جب مسلمان عمرہ کے لئے چلے تھے تو پیچھے رہنے والوں نے خیال کیا تھا کہ یہ واپس نہ آئیں گے اور اسی لئے حیلے بہانے کر کے پیچھے رہ گئے تھے۔	۲۶	۴۸	۲	۲	۶۶۴
		۲۶	۴۸	۲	سالم رکوع	۶۶۵
۱۷۱۳	۵۔ مگر اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کے ذریعے مسلمانوں کو فتح مبین عطا فرمائی۔	۲۶	۴۸	۱	۱	۶۶۲

۱۳۔ غزوہ خیبر

۱۷۱۴	۱۔ کلام مجید میں غزوہ خیبر کا ذکر اس مقام پر موجود ہے۔	۲۶	۴۸	۲	۵-۶	۶۶۵

ف ۔ مدینہ سے یہود بنو نضیر کے خیبر میں جا کر آباد ہونے سے خیبر یہودیت کا مرکز بن گیا تھا۔ اور یہ لوگ سب طرف کے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے تھے۔ محرم ۷ھ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سو پیادہ اور دو سو سواروں کے ہمراہ ان پر جہاد کے لئے کوچ فرمایا۔ بڑی زبردست لڑائی ہوئی۔ باب خیبر پر بہت ہی قوت مجتمع تھی۔ مگر وہ دروازہ اتنا مضبوط تھا کہ ستر آدمیوں کے ہلائے بھی نہ ہلتا تھا۔ آخر شیر خدا حضرت علی رضؓ نے باب خیبر کو تنہا اپنے دست مبارک سے اکھاڑ دیا

Marfat.com

اور بعض روایات کے مطابق آپ نے اس دروازے کو بطور ڈھال کے استعمال کیا (زرقانی)
فتح خیبر کے بعد آپؐ نے فدک کے یہودیوں کی طرف فوجی دستہ بھیجا۔ انہوں نے امان چاہی اور مال و اسباب حضور صلعم کے حوالے کر دیا۔ چونکہ یہ مال بغیر لڑائی کے قبضہ میں آیا اس لئے بلا تقسیم آپ کے قبضے میں رہا اور بیت المال میں شامل کر دیا گیا ٭

۸۔ فتح مکّہ

ف صلح حدیبیہ کے وقت قبیلہ خزاعہ کے لوگ بلا تفریق کفر و اسلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں داخل ہو گئے تھے اور بنو بکر قریش کی پناہ میں۔ قریش نے خلاف معاہدہ قبیلہ خزاعہ کے خلاف قبیلہ بنو بکر کی امداد کی اور ان کو حرم میں بھی پناہ نہ لینے دی۔ اس پر خزاعہ نے حضور صلعم سے مدد کی درخواست کی۔ آپ نے امداد کا وعدہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ابوسفیان مدت صلح کو بڑھانے اور عہد نامہ کو مضبوط کرنے کی غرض سے آ رہا ہے۔ مگر بے نیل و مرام واپس جائے گا اور یہی واقعہ فتح مکہ کا باعث ہو گا۔

خزاعہ کے نمائندے بدیل بن ورقاء کی واپسی پر ابوسفیان راستے میں ملا۔ اور مدینہ منورہ پہنچ کر اپنی بیٹی ام المومنین اُمّ حبیبہ رضؓ کے گھر گیا۔ انہوں نے فرش لپیٹ لیا اور فرمایا کہ یہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا بچھونا ہے، اس پر مشرک نہیں بیٹھ سکتا۔ اس پر ابوسفیان نے کہا کہ اے بیٹی! میرے بعد تو بھی شر میں مبتلا ہو گئی۔ اُنہوں نے فرمایا نہیں۔ بلکہ نورِ اسلام سے منور ہو گئی۔ اس کے بعد ابوسفیان نے مسجد میں آ کر حضور صلعم سے باتیں کرنی چاہیں۔ مگر آپ نے جواب نہ دیا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ کے پاس جا کر سفارش کو کہا۔ انہوں نے بھی انکار فرما دیا۔ پھر حضرت عمرؓ کے پاس جا کر سفارش چاہی۔ آپ نے ارشاد فرمایا "واللہ! اگر مجھ کو یہ معلوم ہو گیا ہوتا کہ آنحضرت صلعم کا کیا ارادہ ہے تو میں تجھ سے آج بٹ لیتا" آخر ابوسفیان ناکام ہو کر مکہ واپس آ گیا۔

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری جنگ کا حکم دیا۔ اور ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ بروز چہارشنبہ عصر کی نماز کے بعد دس ہزار صحابہ کی جمعیت کے ساتھ مدینہ طیبہ سے نکلے۔ مکہ معظمہ پہنچکر آپ نے حضرت خالد رضؓ بن ولید کو (جو اب اسلام لا چکے تھے) ایک حصّہ لشکر کے ساتھ اوپر کی جانب سے مکہ میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص آمادہ قتال نہ ہو اس سے قتال نہ کرنا۔

ادھر دوسری جانب سے خود حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے اور اعلان فرما دیا کہ جو شخص مسجد میں داخل ہو جائے وہ مامون ہے۔ اور جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ مامون ہے۔ اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے وہ مامون ہے۔ البتہ صرف گیارہ مرد اور چار عورتوں کا خون معاف فرما دیا جن کا وجود ہر قسم کے فتنوں کا مجسمہ تھا۔ مگر یہ سب منتشر ہو گئے اور پھر ان میں سے اکثر آدمی بعد فتح مکہ مدینہ طیبہ پہنچ کر مسلمان ہو گئے۔

۱۷ رمضان المبارک یوم جمعہ کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کیا۔ اس وقت تک کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جب آپ کسی بت کے پاس گذرتے تو اس سے اشارہ فرما دیتے تھے۔ اور وہ بت منہ کے بل گر پڑتا تھا اور یہ آیت کریمہ زبان مبارک پر تھی۔ مَاجَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ (سیرت خاتم الانبیاء ص۱)

۱۷۱۵	۱۔ جناب باری تعالیٰ نے حضور صلعم سے فرمایا تھا کہ ہم آپ کو پھر اسی جگہ (مکہ مکرمہ) میں لے جائیں گے جہاں سے آپ کو نکالا گیا تھا۔	۲۰	۲۸	۹	۳	۵۱۲
۱۷۱۶	۲۔ اور یہ کہ فتح مکہ کے بعد آپ دیکھیں گے کہ لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے۔	۳۰	۱۱۰	۱	۱-۲	۷۸۹
۱۷۱۷	۳۔ اور خواب میں یہ دکھایا تھا کہ آپ مسجد حرام میں داخل ہو رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے (یہ دعوے اور) خواب سچا کر دکھایا۔ اور	۲۶	۴۸	۴	۱	۶۶۷
		۳۰	۱۱۰	۱	۱	۷۸۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	اپنی امداد سے فتح عطا فرمائی۔					
۱۷۱۸	۴ - ایک سال پیشتر جب حضور صلعم حدیبیہ میں ٹھیرے تھے۔ اگر اس وقت بھی لڑائی ہوتی تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں ہی کو فتح دیتا۔ کیونکہ اس کی سنت یہی ہے۔	۲۶	۴۸	۳	۵-۶	۹۶۶
۱۷۱۹	۵ - لیکن اس سال لڑائی اس لئے نہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے بیعت رضوان کو مسلمانوں پر انعامات کے نزول کا ظاہرا سبب بنانا تھا	۲۶	۴۸	۴	۱-۳	۹۶۵ ۹۶۶

ف — فتح مکہ کا دن بھی عجیب شان و شوکت اور اسلامی اخلاق کے مظاہرے کا دن تھا۔ بڑے بڑے شقی دشمن جو آپ کے خون کے پیاسے رہتے تھے۔ زنجیروں میں جکڑے ہوئے سامنے موجود تھے ان میں ابوسفیان بھی تھا۔ حضور صلعم نے طواف سے فارغ ہو کر عثمان بن طلحہ شیبی (کنجی بردار کعبہ) کے ہاں سے چابی منگوائی اور اندر تشریف لے گئے۔ پھر باہر تشریف لا کر مقام ابراہیم پر نماز پڑھی۔ ازاں بعد کفار ان قریش سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم جانتے ہو میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں انہوں نے جواب دیا۔ آپ تو مہربان بھائی ہیں اور مہربان بھائی کے بیٹے ہیں (یعنے آپ سے اچھے ہی سلوک کی امید ہے) ارشاد ہوا۔ اقول کما قال اخی یوسف لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (آج میں تم سے وہی بات کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی۔ کہ آج کے دن تم سے کوئی سرزنش نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے) اور سب کو قید سے آزاد فرما دیا۔ ابوسفیان اخلاق محمدی کا یہ مظاہرہ دیکھ کر فوراً حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فہرست میں شامل ہو گئے۔

فتح مکہ کے بعد آپ نے پندرہ دن مکہ معظمہ میں قیام فرمایا۔ اس طویل قیام سے انصار کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اب مکہ ہی میں اقامت نہ فرما لیں۔ جب آپ کو انصار کا یہ خیال معلوم ہوا تو ارشاد فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ بلکہ میرا مرنا اور جینا تمہارے ہی ساتھ ہوگا۔ اور حضرت عتابؓ بن اسید کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرما کر خود مدینہ طیبہ

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	واپس تشریف لائے۔					

سبحان اللہ! کیسے خوش قسمت تھے مدینہ کے بسنے والے
کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر دم تک مدینے والوں کو نہ چھوڑا۔

۹ - جنگِ حُنین

۱۷۲۰	۱ - مفصل واقعہ کلام مجید میں اس مقام پر ملاحظہ ہو۔	۱۰	۹	۴	سلم رکوع	۲۴۶ ۲۴۷

ف حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی نے حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ "فتح مکہ کے بعد فوراً آپ کو اطلاع ملی کہ ہوازن و ثقیف وغیرہ بہت سے قبائلِ عرب نے ایک لشکر جرار تیار کر کے بڑے ساز و سامان سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ یہ خبر پاتے ہی آپ نے دس ہزار مہاجرین و انصار کی فوج گراں لے کر جو مکہ فتح کرنے کے لئے مدینہ سے ہمراہ آئی تھی (۶ شوال ۸ھ کو) طائف کی طرف کوچ کر دیا۔ دو ہزار طلقا بھی جو فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوئے تھے آپ کے ہمراہ تھے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ بارہ ہزار کی عظیم الشان جمعیت کیل کانٹے سے لیس ہو کر میدانِ جہاد میں نکلے۔ یہ منظر دیکھکر بعض صحابہؓ سے نہ رہا گیا اور بے ساختہ بول اٹھے کہ (جب ہم تھوڑے تھے اس وقت ہمیشہ غالب رہے تو) آج ہماری اتنی بڑی تعداد کسی سے مغلوب ہونے والی نہیں یہ جملہ مردانِ توحید کی زبان سے نکلنا "بارگاہ احدیت" میں ناپسند ہوا۔ ابھی مکہ سے تھوڑی دور نکلے تھے کہ دونوں لشکر مقابل ہو گئے۔ فریقِ مخالف کی جمعیت چار ہزار تھی جو سر کو کفن باندھ کر اور سب عورتوں بچوں کو ساتھ لے کر ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے پوری تیاری سے نکلے تھے۔ اونٹ۔ گھوڑے۔ مویشی اور گھروں کا کل اندوختہ کوڑی کوڑی کر کے اپنے ہمراہ لے آئے تھے۔ ہوازن کا قبیلہ تیر اندازی کے فن میں سارے عرب میں شہرت رکھتا تھا۔ اس کے بڑے ماہر تیر اندازوں کا دستہ وادی حنین کی پہاڑیوں میں گھات لگائے بیٹھا تھا۔ صحیحین برا بن عازب

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

کی روایت ہے کہ پہلے معرکہ میں کفار کو ہزیمت ہوئی۔ وہ بہت سا مال چھوڑ کر پسپا ہو گئے۔ یہ دیکھ کر مسلمان سپاہی غنیمت کی طرف جھک پڑے۔ اس وقت ہوازن کے تیر اندازوں نے گھات سے نکل کر ایک دم دھاوا بول دیا۔ آنِ واحد میں چاروں طرف سے اس قدر تیر برسائے کہ مسلمانوں کو قدم جمانا مشکل ہو گیا۔ اول طلقار میں بھگدڑ پڑی۔ آخر سب کے پاؤں اکھڑ گئے۔ زمین باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی۔ کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملتی تھی۔ حضور پُر نور صلعم مع چند رفقائے دشمنوں کے نرغہ میں تھے۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عباسؓ۔ علیؓ۔ عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ رضی اللہ عنہم تقریباً سو یا اسی صحابہؓ بلکہ بعض اہلِ سیر کی تصریح کے موافق کل دس نفوس قدسیہ (عشرہ کاملہ) میدانِ جنگ میں باقی رہ گئے تھے جو پہاڑ سے زیادہ مستقیم نظر آتے تھے۔ یہ خاص موقعہ تھا جبکہ دنیا نے پیغمبرانہ صداقت و توکل اور معجزانہ شجاعت کا ایک محیر العقول نظارہ ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا۔

آپ سفید خچر پر سوار ہیں۔ عباسؓ ایک رکاب اور ابوسفیان رضؓ بن الحارث دوسری رکاب تھامے ہوئے ہیں۔ چار ہزار کا مسلح لشکر پورے جوشِ انتقام میں ٹوٹا پڑتا ہے۔ ہر چہار طرف سے تیروں کا مینہ برس رہا ہے۔ ساتھی منتشر ہو چکے ہیں۔ مگر رفیقِ اعلیٰ آپ کے ساتھ ہیں۔ ربانی تائید اور آسمانی سکینہ کی غیر مرئی بارش آپ پر اور آپ کے گنے چنے رفیقوں پر ہو رہی ہے۔ جس کا اثر آخر کار بھاگنے والوں تک پہنچتا ہے۔ جدھر سے ہوازن و ثقیف کا سیلاب بڑھ رہا ہے آپ کی سواری کا منہ اس وقت بھی اسی طرف ہے۔ اور ادھر ہی آگے بڑھنے کے لئے خچر کو مہمیز کر رہے ہیں۔ دل سے خدا کی طرف لو لگی ہے اور زبان پر نہایت استغنا و اطمینان کے ساتھ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنِ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ جاری ہے یعنی بے شک میں سچا پیغمبر ہوں اور عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔ اسی حالت میں آپ نے صحابہ رضؓ کو آواز دی۔ اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ اِلَیَّ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ خدا کے بندو! ادھر آؤ۔ یہاں آؤ۔ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ پھر آپ کی ہدایت کے موافق حضرت عباس رضؓ نے جو (نہایت جہیر الصوت تھے) اصحاب سمرۃ کو پکارا جنہوں نے درخت کے نیچے حضور کے ہاتھ پر بیعتِ جہاد کی تھی۔ آواز کا کانوں میں پہنچنا تھا کہ بھاگنے والوں نے سواریوں کا رخ میدان جنگ کی طرف پھیر دیا

Marfat.com

جس کے اونٹ نے رخ بدلنے میں دیر کی وہ گلے میں نیزہ ڈال کر اونٹ سے کود پڑا اور سواری چھوڑ کر حضورؐ کی طرف لوٹا۔ اسی اثنا میں حضورؐ نے تھوڑی سی مٹی اور کنکریاں اٹھا کر کفار پر پھینکیں جو خدا کی قدرت سے ہر کافر کے چہرے اور آنکھوں پر پڑی۔ ادھر حق تعالیٰ نے آسمان سے فرشتوں کی فوجیں بھیج دیں۔ جن کا نزول غیر مرئی طور پر مسلمانوں کی تقویت و ہمت افزائی اور کفار کی مرعوبیت کا سبب ہوا۔ پھر کیا تھا۔ کفار کنکریوں کے سبب سے آنکھیں ملتے رہے۔ جو مسلمان قریب تھے انہوں نے پلٹ کر حملہ کر دیا۔ آناً فاناً میں مطلع صاف ہو گیا۔ بہت سے بھاگے ہوئے مسلمان لوٹ کر حضور کی خدمت میں پہنچے تو لڑائی ختم ہو چکی۔ ہزاروں قیدی آپ کے سامنے بندھے کھڑے ہیں اور مال غنیمت کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ۔ اس طرح کافروں کو دنیا میں سزا دی گئی۔ چنانچہ ہوازن وغیرہ کو اس کے بعد توبہ نصیب ہوئی۔ اور اکثر مسلمان ہو گئے۔

جب حق تعالیٰ نے شرک کی قوت توڑ کر جزیرۃ العرب کا صدر مقام (مکہ معظمہ) فتح کرا دیا اور قبائل عرب جوق جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے تب ۹ھ میں یہ اعلان کرا دیا گیا کہ آئندہ کوئی مشرک (یا کافر) مسجدِ حرام میں داخل نہ ہو۔ بلکہ اس کے نزدیک یعنی حدودِ حرم میں بھی نہ آنے پائے۔ کیونکہ ان کے قلوب شرک و کفر کی نجاست سے اس قدر پلید اور گندے ہیں کہ اس سب سے بڑے مقدس مقام اور مرکزِ توحید و ایمان میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ اس کے بعد صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حضور نے جزیرۃ العرب سے مشرکین اور یہود و نصاریٰ سب کے نکال دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضور کی آخری وصیت کے موافق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ حکم عملاً نافذ ہوا۔ اب بطور استیلاء یا توطن کفار کے وہاں رہنے پر مسلمانوں کو رضامند ہونا جائز نہیں۔ بلکہ تطہیر جزیرۃ العرب بقدر استطاعت ان کا فریضہ ہے۔ ہاں حنفیہ کے نزدیک کوئی کافر مسافرانہ عارضی طور پر امام کی اجازت سے وہاں جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ امام اتنی اجازت دینا خلاف مصلحت نہ سمجھے، باقی حج و عمرہ کی غرض سے داخل ہونے کی کسی کافر کو اجازت نہیں۔ کما ورد فی الحدیث لَا یَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ۔

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

حرم میں مشرکین کی آمد و رفت بند کر دینے سے مسلمانوں کو اندیشہ ہوا۔ کہ تجارت وغیرہ کو بڑا نقصان پہنچے گا۔ اور جو سامانِ تجارت یہ لوگ لاتے تھے وہ نہیں آئے گا۔ اس لئے (اللہ تعالیٰ نے) تسلی کر دی کہ اس سے مت گھبراؤ۔ تم کو غنا عطا فرمانا محض اس کی مشیت پر موقوف ہے۔ وہ چاہے گا تو کچھ دیر نہ لگے گی۔ چنانچہ یہ ہی ہوا۔ خدا نے سارا ملک مسلمان کر دیا۔ مختلف بلاد و امصار سے تجارتی سامان آنے لگا۔ بارشیں خوب ہوئیں جن سے پیداوار بڑھ گئی۔ فتوحات و غنائم کے دروازے کھول دیئے۔ اہل کتاب وغیرہ سے جزیہ کی قوم وصول ہونے لگیں۔ غرض مختلف طرح سے حق تعالیٰ نے اسبابِ غنا جمع کر دیئے۔ بے شک خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں"۔

۱۰۔ جنگِ تبوک

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۷۲۱	۱۔ مفصل واقعہ کلام مجید میں ملاحظہ ہو۔	۱۰-۱۱	۹	۶-۱۳	سالم رکوعات	۲۴۹ ۲۶۴

ف۔ فتح مکہ و غزوہ حنین کے بعد ۹ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ شام کا نصرانی بادشاہ (ملک غسّان) قیصر روم کی مدد سے مدینہ پر چڑھائی کرنے والا ہے۔ حضورؐ نے مناسب سمجھا کہ ہم خود حدود شام پر اقدام کر کے اس کا جواب دیں۔ اس کے لئے آپ نے عام طور پر مسلمانوں کو حکم دیا کہ جہاد کے لئے تیار ہو جائیں۔ گرمی سخت تھی۔ قحط سالی کا زمانہ تھا کھجور کی فصل پک رہی تھی۔ سایہ خوشگوار تھا۔ پھر اس قدر بعید مسافت طے کر کے جانا اور نہ صرف ملک غسّان بلکہ قیصر روم کی باقاعدہ اور ساز و سامان سے آراستہ فوج سے نبرد آزما ہونا کوئی کھیل تماشہ نہ تھا۔ ایسی مہم میں مومنین مخلصین کے سوا کس کا حوصلہ تھا کہ جانبازانہ قدم اٹھا سکتا۔ چنانچہ منافقین جھوٹے حیلے بہانے تراش کر کھسکنے لگے بعض مسلمان بھی ایسے سخت وقت میں اس طویل و صعب سفر سے کترا رہے تھے جن میں بہت سے تو آخر کار ساتھ ہو لئے اور گنے چنے آدمی رہ گئے جن کو کسل و تقاعد نے اس شرفِ عظیم کی شرکت سے محروم رکھا۔ جان نثار صحابہؓ نے حسب استطاعت خوب امداد کی حضرت

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کا اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں مقابلہ اسی موقعہ پر ہوا تھا، حضرت عثمان غنی رضؓ نے نو سو اونٹ اور سو گھوڑے امداد میں پیش کئے۔

آخر ماہ رجب ۹ھ میں جمعرات کے روز نبی کریم صلعم تقریباً تیس ہزار سرفروش مجاہدین کا لشکر جرار لیکر حدودِ شام کی طرف روانہ ہو گئے، اور مقامِ تبوک میں ڈیرے ڈال دیئے۔ اُدھر قیصر روم کے نام نامہ مبارک لکھا جس میں اسلام کی طرف دعوت دی گئی تھی حضورؐ کی صداقت اس کے دل میں گھر کر گئی۔ مگر قوم نے رفاقت نہ کی اس لئے قبولِ اسلام سے محروم رہا۔ شام والوں کو جب حضورؐ کے ارادے کی اطلاع ہوئی۔ قیصرِ روم سے ظاہر کیا۔ اس نے مدد نہ کی۔ اس لئے کوئی مقابلے پر نہ آسکا۔ اہلِ ایلہ نے جزیہ دے کر صلح کر لی۔ اکیدر بن عبدالملک والی دومۃ الجندل کو حضرت خالدؓ شکار کھیلتے ہوئے گرفتار کر کے لائے۔ اس نے جزیہ دے کر صلح کر لی۔ اور پندرہ بیس روز کے قیام کے بعد مدینہ منورہ کو واپسی ہوئی۔ یہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ تھا۔ رمضان المبارک ۹ھ میں آپ واپس مدینہ طیبہ پہنچے ۔

۱۱۔ مسجدِ ضرار

۱۷۲۲	۱۔ (مسلمانوں کی پیہم کامیابیاں دیکھ کر منافقین نے ابوعامر	۱۱	۹	۱۳	۸-۱۱	۲۶۳ ۲۶۴

راہب کی تحریک پر مسلمانوں کو بہکانے کے لئے ایک عمارت بنائی اور اس کا نام مسجد رکھا اور سند حاصل کرنے کے لئے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس میں نماز پڑھنے کی درخواست کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو غزوہ تبوک سے واپسی پر ایسا ہو سکے گا۔ جب حضورؐ تبوک سے واپس ہو کر بالکل مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے تو حضرت جبرئیلؑ یہ آیات لے کر آئے کہ) جن لوگوں نے نقصان پہنچانے۔ کفر کرنے اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے اور اس شخص (ابوعامر راہب) کی گھات لگانے کو جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

سے لڑ رہا ہے ایک مسجد بنائی ہے۔ وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہمارا ارادہ تو محض بھلائی کا ہے اللہ تعالیٰ شہادت دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں (اس لئے اے میرے حبیبؐ!) آپ اس میں کبھی کھڑے بھی نہ ہوں۔ البتہ وہ مسجد (قبا) جس کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ بھلا جس شخص نے اپنی عمارت کی بنیاد خوف خدا اور اس کی رضامندی پر رکھی وہ بہتر ہے یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک ایسی گھاٹی کے کنارے پر رکھی جو گرنے کو ہے پھر وہ عمارت اس کو جہنم کی آگ میں لے گری اس عمارت سے جو انہوں نے بنائی تھی ہمیشہ ان کے دلوں میں شبہ رہے گا مگر جب ان کے دل ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

ف۔ جب اللہ تعالیٰ نے منافقین کی ناپاک اغراض پر مطلع کر کے مسجد ضرار کا پول کھول دیا تو آپ نے مالک بن دخشم اور معن بن عدیؓ کو حکم دیا کہ اس عمارت کو گرا کر پھونک زمین بنا دو۔ انہوں نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور اس کو گرا کر اس کے سامان کو خاک سیاہ کر دیا۔ اس طرح منافقین اور ابو عامر فاسق کے سب ارمان دل میں رہ گئے اور ابو عامر قنسرین (ملک شام) میں جا کر تنہا سخت بے کسی کی موت مرا۔

۱۲- ایک عظیم الشان پیشین گوئی

۱۷۲۳	۱- الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ پاس والے ملک میں رومی مغلوب ہو گئے ہیں۔ اور وہ اس مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہوں گے۔ چند برسوں میں۔ پہلے اور پچھلے سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ اور اس دن اللہ کی مدد سے مسلمان خوش ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہی زبردست رحم والا ہے	۲۱	۳۰	۱	۱-۶	۵۲۴ ۵۲۵

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

اللہ کا وعدہ ہو چکا۔ اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرے گا۔ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ۔

ف ۔ قرآن سے یہ ایک عجیب و غریب پیشین گوئی کی جو اس کی صداقت کی عظیم الشان دلیل ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس زمانہ کی بڑی بھاری دو سلطنتیں "فارس" (جسے ایران کہتے ہیں) اور "روم" مدت دراز سے آپس میں ٹکراتی چلی آتی تھیں۔ ۶۰۲ء سے لے کر ۶۱۴ء کے بعد تک ان کی حریفانہ نبرد آزمائیوں کا سلسلہ جاری رہا کیا۔ جیسا کہ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کی تصریحات سے ظاہر ہے۔ ۵۷۶ء میں نبی کریم صلعم کی ولادت شریفہ اور چالیس سال بعد ۶۱۰ء میں آپ کی بعثت ہوئی مکہ والوں میں جنگ روم و فارس کے متعلق خبریں پہنچتی رہتی تھیں۔ اسی دوران میں نبی کریم صلعم کے دعوی نبوت اور اسلامی تحریک نے ان لوگوں کے لئے ان کی جنگی خبروں میں ایک خاص دلچسپی پیدا کر دی فارس کے آتش پرست مجوس کو مشرکین مکہ مذہبًا اپنے سے نزدیک سمجھتے تھے۔ اور روم کے نصاریٰ اہل کتاب ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے بھائی یا کم از کم ان کے قریبی دوست قرار دیئے جاتے تھے۔ جب فارس کے غلبہ کی خبر آتی مشرکین مکہ مسرور ہوتے اور اس سے مسلمانوں کے مقابلہ میں اپنے غلبہ کی فال لیتے اور خوش آئند توقعات باندھتے تھے مسلمانوں کو بھی طبعًا صدمہ ہوتا کہ عیسائی اہل کتاب آتش پرست مجوسیوں سے مغلوب ہوں۔ ادھر ان کو مشرکین مکہ کی شماتت کا ہدف بننا پڑتا تھا۔ آخر ۶۱۴ء کے بعد جبکہ ولادت نبوی کو قمری حساب سے تقریبًا پینتالیس سال اور بعثت کے پانچ سال گذر چکے (خسرو پرویز (کسریٰ ثانی) کے عہد میں فارس نے روم کو ایک مہلک اور فیصلہ کن شکست دی۔ شام۔ مصر۔ ایشیائے کوچک وغیرہ سب ممالک رومیوں کے ہاتھ سے نکل گئے۔ ہرقل قیصر روم کو ایرانی لشکر نے قسطنطنیہ میں پناہ گزین ہونے پر مجبور کر دیا۔ اور رومیوں کا دارالسلطنت بھی خطرے میں پڑ گیا۔ بڑے بڑے پادری قتل یا قید ہو گئے۔ بیت المقدس سے عیسائیوں کی سب سے زیادہ مقدس صلیب بھی ایرانی فاتحین لے اڑے، قیصر روم کا اقتدار بالکل فنا ہو گیا۔ بظاہر اسباب کوئی صورت روم کے ابھرنے اور فارس کے تسلط سے نکلنے کی باقی نہ رہی۔ یہ حالت دیکھ کر

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

مشرکین مکہ نے خوب بغلیں بجائیں مسلمانوں کو چھیڑنا شروع کیا۔ بڑے بڑے حوصلے اور توقعات قائم کرنے لگے حتیٰ کہ بعض مشرکین نے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ سے کہا کہ آج ہمارے بھائی ایرانیوں نے تمہارے بھائی رومیوں کو مٹا دیا ہے۔ کل ہم بھی تمہیں اسی طرح مٹا ڈالیں گے۔ اس وقت قرآن نے سلسلہ اسباب ظاہری کے بالکل خلاف عام اعلان کر دیا کہ بے شک اس وقت رومی فارس سے مغلوب ہو گئے ہیں لیکن نو سال (بضع سنین کا اطلاق حدیث میں تین سے نو تک پر ہوا ہے) کے اندر اندر پھر غالب و منصور ہوں گے۔ اسی پیشین گوئی کی بنا پر حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے بعض مشرکین سے شرط باندھ لی (اس وقت تک ایسی شرط لگانا حرام نہ ہوا تھا) کہ اگر اتنے سال تک رومی غالب نہ ہوئے تو میں سو اونٹ تم کو دونگا۔ ورنہ اسی قدر اونٹ تم مجھ کو دو گے۔ شروع میں حضرت ابو بکرؓ نے اپنی رائے سے "بضع سنین" کی میعاد کچھ کم رکھی تھی۔ بعد نبی کریم صلعم کے ارشاد سے "بضع" کے لغوی مدلول یعنی ۹ سال پر معاملہ ٹھیرا۔ ادھر ہرقل قیصر روم نے اپنے زائل شدہ اقتدار کو واپس لینے کا تہیہ کر لیا اور منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو فارس پر فتح دی تو حمص سے پیدل چل کر ایلیا (بیت المقدس) تک پہنچوں گا خدا کی قدرت دیکھو کہ قرآنی پیشین گوئی کے مطابق ٹھیک نو سال کے اندر (یعنی ہجرت کا ایک سال گذرنے پر) عین بدر کے دن جبکہ مسلمان اللہ کے فضل سے مشرکین پر نمایاں فتح و نصرت حاصل ہونے کی خوشیاں منا رہے تھے۔ یہ خبر سن کر اور زیادہ مسرور ہوئے کہ رومی اہل کتاب کو خدا تعالیٰ نے ایران کے مجوسیوں پر غالب فرما دیا۔ اور اس ضمن میں مشرکین مکہ کو مزید خذلان و خسران نصیب ہوا۔ قرآن کی اس عظیم الشان اور محیر العقول پیشین گوئی کی صداقت کا مشاہدہ کر کے بہت لوگوں نے اسلام قبول کیا اور حضرت ابو بکرؓ نے سو اونٹ مشرکین سے وصول کئے جن کے متعلق حضور نے حکم دیا کہ صدقہ کر دئے جائیں۔ فللہ الحمد علی نعمائہ الظاہرۃ والآیۃ الباہرۃ۔

(فوائد حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی)

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	۱۳۔ حضور صلعم کی ازواجِ مطہرات					
۱۷۴۴	**۱۔ کون کون سی عورتیں آپ کے لئے حلال ہیں۔** اے نبیؐ! ہم نے آپ کے لئے وہ عورتیں حلال کی ہیں جن کے مہر آپ ادا کر چکے۔ یا جو لونڈیاں آپ کو مال غنیمت میں ملی ہیں۔ اور آپ کے چچا کی بیٹیاں۔ پھوپھی کی بیٹیاں۔ ماموں کی بیٹیاں۔ خالہ کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی اور مومنہ عورت جو بغیر مہر اپنے آپ کو آپ کے حوالے کر دے۔ اور آپ کا ارادہ اس سے نکاح کا ہو۔ یہ خالصتہً آپ کے لئے ہے مومنوں کے لئے نہیں۔ ہم کو معلوم ہے جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں فرض کیا ہے۔ تاکہ آپ کو دقت نہ ہو ان میں سے جن کو آپ چاہیں الگ کر دیں اور جس کو چاہیں رکھ لیں اور جن کو الگ کر چکے ہیں ان میں سے جس کو چاہیں واپس بلا لیں۔ کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ قریب تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہوں۔ اور جو کچھ آپ نے ان کو دیا ہے وہ اس سے خوش ہو جائیں۔ اور جو کچھ آپ کے دل میں ہے اللہ جانتا ہے۔ وہ علیم اور حلیم ہے۔ اس کے بعد کوئی عورت آپ پر حلال نہیں اور نہ یہ حلال ہے کہ کسی بیوی کو چھوڑ کر اس کے بدلے دوسری کریں، چاہے ان کا حسن آپ کو اچھا لگے البتہ جو لونڈیاں آپ کو ملیں (وہ جائز ہیں) اور اللہ ہر شے پر نگہبان ہے۔	۲۲	۳۳	۵	۱۰ - ۱۲	۵۵۰ ۵۵۱
۱۷۴۵	**۲۔ زیدؓ متبنیٰ کی بیوی زینبؓ** اور جب آپ (زیدؓ) سے جس پر اللہ نے اور آپ نے انعام کیا تھا یہ کہتے تھے کہ "تم اپنی بیوی (زینبؓ کو جو آپ کی پھوپی زاد بہن تھی) کو اپنی زوجیت میں رہنے دو اور اللہ سے ڈرو" اور اپنے جی میں ایک بات چھپاتے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ڈرتے تھے (کہ وہ ابتلا میں نہ پڑ جائیں) اور اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے پس جب زیدؓ اس سے بے تعلقی کر چکا ہم نے اس کو آپ کی بیوی بنا دیا۔ تاکہ مومنوں کو اپنے لے پالکوں	۲۲	۳۳	۵	۳ - ۶	۵۴۸ ۵۴۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	کے بارے میں جبکہ وہ لے پالک اپنی بیویوں سے قطع تعلق کرلیا کریں۔ دقت نہ رہے۔ اور اللہ کی بات تو ہو کر ہی رہتی ہے۔ جو بات اللہ نے فرض کر دی اس میں نبی پر کوئی تنگی نہیں۔ یہ اللہ کی سنت ان میں بھی تھی جو پہلے گذر چکے اور اللہ کے امر کے قاعدے تو مقرر ہو چکے ہیں جو اللہ کے پیغاموں کو پہنچاتے ہیں۔ اور سوائے اس کے کسی سے نہیں ڈرتے۔ (ان میں یہ طریق اسی طرح رہا ہے)۔ اور حساب کے واسطے اللہ کافی ہے۔ تم لوگوں میں سے حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کسی مرد کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔ اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔					
	۳- پردہ اور تنبیہ					
۱۷۲۶	۱- نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔	۲۱	۳۳	۱	۶	۵۴۲
۱۷۲۷	۲- اس لئے مومن نبی کے انتقال کے بعد آپ کی بیویوں سے شادی نہیں کر سکتے۔	۲۲	۳۳	۷	۶	۵۵۱
۱۷۲۸	۳- نبی کی بیویوں سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگ لیا کریں۔	۲۲	۳۳	۷	۱	۵۵۱
۱۷۲۹	۴- کیونکہ ان کے لئے بھی پردے کے احکام وہی ہیں جو عام عورتوں کے لئے ہیں۔	۲۲	۳۳	۷	۳	۵۵۲
		۲۲	۳۳	۸	۱	۵۵۲
۱۷۳۰	۵- ایک دفعہ حضور صلعم کی بیویوں میں سے ایک بیوی نے راز کی بات دوسری بیوی کو بتا دی اور حضورؐ کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا۔ جب حضورؐ نے اس بات کا ذکر کیا تو بیویوں نے حیران ہو کر پوچھا کہ آپ کو کیسے پتہ چل گیا؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے بتا دیا جو علیم و حکیم ہے۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کی بیویوں کو بڑی زبردست تنبیہ فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اگر تم دونوں اللہ کی طرف جھک جاؤ (تو بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل کج ہو چکے ہیں۔ اور اگر ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو یاد رکھو اس (رسول) کے دوست اور مددگار اللہ تعالیٰ۔ جبرئیل اور تمام	۲۸	۶۶	۱	۳-۵	۶۲۶ ۶۲۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

فرشتے اور نیک مومن ہیں (تمہارے رب کو پورا اختیار ہے کہ) وہ تم کو طلاق دلوا دے۔ اور اس کے لئے اور بیویاں بدل دے۔ جو تم سے بہتر مسلمان۔ مومنہ۔ فرمانبردار۔ توبہ کرنیوالیاں عبادت گذار۔ روزہ دار۔ خاوند دیکھی ہوئی اور بن دیکھی ہوئی ہوں۔

۱۶۳۱ ۱- اے نبی ؐ! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور ۲۱ ۲۲ ۳۳ ۴ سالم رکوع ۵۴۶ ۵۴۷

اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال و متاع دے کر رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ، رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے نیک عورتوں کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اے نبی کی بیویو! اگر تم میں سے کسی نے بے حیائی کی تو دوگنا عذاب دونگا۔ اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اور اچھے عمل کرے تو اس کو دوہرا ثواب دونگا اور ہم نے اس کے لئے اچھا رزق تیار کیا ہے۔

اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں جیسی نہیں ہو۔ اگر تمہارے دل میں خدا کا خوف ہے تو دبی زبان سے بات نہ کرو کہ جس شخص کے دل میں بیماری ہو وہ تم سے کچھ امیدیں وابستہ کرنے اور بات سیدھے سادے طریقے سے کرو۔ اور اپنے گھروں میں رُکی رہو اور جاہلیت کے زمانے کے سے بناؤ سنگار مت کرو۔ نماز کو قائم کرو۔ زکوٰۃ دیا کرو۔ اور اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو۔ اے اہل بیت! اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کر کے تم کو بالکل پاک کر دے۔ پس تم اس چیز کو یاد کرو جو اللہ کی حکمت اور نشانیوں میں سے تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہے۔ بے شک اللہ لطیف، خبیر ہے ٭٭

ف ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ بیویاں تھیں جن میں سے دو سامنے وفات پا گئیں اور نو آپ کی وفات کے وقت زندہ تھیں۔ یہ تعداد صرف حضور صلعم کے لئے خاص تھی۔ امت کے لئے چار سے زائد عورتیں ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں۔ اسمائے گرامی ازواج مطہرات یہ ہیں:-

25 سال

۱ حضرت خدیجہ رضؓ بوقت شادی حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال اور حضور صلعم کی اکیس سال تھی۔ ان سے دو فرزند قاسم اور طاہر اور چار بیٹیاں فاطمہؓ زینبؓ۔ رقیہؓ اور ام کلثومؓ تھیں حضرت زینبؓ آپ کی اولاد میں سب سے بڑی تھیں۔ حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں حضور صلعم نے کسی

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

اور بیوی سے شادی نہیں کی۔ (سیرت خاتم الانبیاء)

۲۔ **حضرت سودہ بنت زمعہ رضؓ** | پہلے سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ (سیرت خاتم الانبیاء)

۳۔ **حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ** | حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی ہیں۔ چھ برس کی عمر میں نکاح ہوا اور ہجرت کے سال نو برس کی عمر میں رخصت ہوئیں۔ اٹھارہ سال کی عمر میں حضور صلعم کا انتقال ہو گیا۔ اتنی قلیل مدت میں بڑے بڑے صحابہؓ سے علم و بصیرت میں سبقت لے گئیں۔

۴۔ **حضرت حفصہ رضؓ بنت حضرت عمرؓ** | پہلے انیسؓ بن حذافہ کے نکاح میں تھیں۔ ازاں بعد ہجرت سے دوسرے یا تیسرے سال آپ کے نکاح میں آئیں۔ (مغلطائی)

۵۔ **حضرت زینب بنت خزیمہ ھلالیہ رضؓ** | ام المساکین کے نام سے معروف ہیں۔ پہلے طفیل بن حارثؓ کے نکاح میں تھیں۔ اس نے طلاق دیدی پھر اس کے بھائی عبیدہؓ سے نکاح ہو گیا جب یہ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تو ۳ھ میں غزوہ احد سے ایک ماہ پہلے حضور صلعم کے نکاح میں آئیں (مغلطائی) اور صرف دو ماہ نکاح میں رہ کر وفات پا گئیں۔ (نشر الطیب)

۶۔ **حضرت ام حبیبہ رضؓ بنت ابوسفیان رضؓ** | پہلے عبید اللہ ابن جحش کے نکاح میں تھیں۔ ان سے اولاد بھی ہوئی۔ یہ دونوں مسلمان ہو کر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ وہاں پہنچ کر عبید اللہ نصرانی ہو گیا اور حبیبہ رضؓ اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ اس وقت حضور صلعم نے نجاشی شاہِ حبشہ کو خط لکھا کہ ام حبیبہ رضؓ کو آپ کی طرف سے پیغامِ نکاح دیں۔ چنانچہ نجاشی نے پیغام دیا اور خود ہی نکاح کا کفیل ہوا۔ اور چار سو دینار مہر بھی خود ادا کر دیئے (سیرت خاتم الانبیاء)

۷۔ **حضرت ام سلمہ رضؓ** | کا نام ہندہ ہے۔ پہلے ابوسلمہ کے نکاح میں تھیں جن سے اولاد بھی ہوئی جمادی الثانیہ ۴ھ میں اور بعض روایات کے مطابق ۳ھ میں آپ کے نکاح میں آئیں۔ (مغلطائی) انہوں نے سب ازواج کے بعد انتقال فرمایا۔

۸۔ **حضرت زینب بنت جحش رضؓ** | ان کا ذکر حوالہ ۱۲۵ میں گذرا ہے حضور صلعم کی پھوپھی کی

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

بیٹی ہیں۔ حضور نے ان کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام زید ابن حارثہ رضؓ سے کر دیا تھا۔ مگر ان کی موافقت نہ ہوئی۔ زید رضؓ نے مجبور ہو کر طلاق دیدی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح حضور صلعم سے کر دیا (سورہ احزاب)

۹۔ **حضرت صفیہ بنت حیی رضؓ** | حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ یہ صرف ان کی خصوصیت تھی کہ ایک نبی کی صاحبزادی اور ایک نبی کی زوجہ تھیں۔ پہلے کنانہ ابن ابی الحقیق کے نکاح میں تھیں۔ ان کے قتل کے بعد آپ کے عقد میں آئیں۔ (سیرت خاتم الانبیا)

۱۰۔ **حضرت جویریہ بنت حارث خزاعیہ رضؓ** | بنی المصطلق کے سردار حارث کی بیٹی ہیں۔ جنگ میں گرفتار ہو کر آئی تھیں۔ پھر آپ کے نکاح میں آئیں اور اس کی بدولت ان کا تمام قبیلہ آزاد ہو گیا۔ اور ان کے باپ مسلمان ہو گئے۔ (سیرت خاتم الانبیاء)

۱۱۔ **حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ رضؓ** | اول مسعود بن عمر کے نکاح میں تھیں اس نے طلاق دیدی تو ابو رہم سے نکاح ہو گیا۔ اس کی وفات کے بعد آنحضرت صلعم کے نکاح میں آئیں۔

ف **تعداد ازواج میں حکمتیں**

۱۔ ایک پیغمبر کی تعلیم جس طرح مردوں کے لئے ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ اور عورتوں کی پردے کی باتوں کی تعلیم بغیر عورتوں کے نہیں ہو سکتی۔ اس لئے عورتوں میں معلمات پیدا کرنے کے لئے لازمی تھا کہ حضور صلعم زیادہ عورتوں کو اپنی صحبت میں رکھتے۔ اور یہ بات بغیر نکاح کے نہیں ہو سکتی تھی۔

۲۔ اہل عرب عورتوں کی ناقدری کرتے تھے۔ رانڈ بیواؤں سے شادی کرنا بے عزتی سمجھتے تھے حضور صلعم نے رانڈوں اور بوڑھی عورتوں سے شادی کر کے اس بات کو دور فرما دیا۔

۳۔ اہل عرب رشتہ دامادی کو مذموم سمجھتے تھے حضور صلعم نے خود داماد بن کر (اور دوسروں کو اپنا داماد بنا کر) اس بات کو دور فرما دیا۔

۴۔ حضور صلعم نے مختلف قبیلوں کی عورتوں سے شادی کر کے مساوات کی تعلیم دی۔

ف **تردید شہوت پرستی**

۱۔ حضور صلعم نے اپنی جوانی کا پورا زمانہ (یعنی ۲۱ سال سے پچاس سال تک کی عمر) صرف ایک بوڑھی عورت حضرت خدیجہ رضؓ کے ساتھ پورا کر دیا۔

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون

۲ - اتنی بیویوں کے باوجود حضور صلعم عبادتِ الٰہی میں اتنا مشغول رہتے تھے کہ نماز میں پاؤں پر ورم آجاتا ہے۔

۳ - حضور سادہ کھانا کھاتے۔ چٹائی پر سوتے اور گھر کے کام میں عورتوں کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ اپنا کپڑا خود سی لیا کرتے تھے اور اپنا جوتہ خود گانٹھ لیا کرتے تھے۔ ایک شہوت پرست انسان ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔

۴ - کفارِ مکہ نے طرح طرح کے اعتراضات کئے مگر شہوت پرستی کا الزام آپ پر کبھی نہیں لگایا۔

۵ - مکہ مکرمہ میں حضور صلعم کے تبلیغی مشن کا فروغ دیکھ کر جب سرداران قریش نے جمع ہو کر کہا کہ اے محمد! صلعم اگر آپ کو حکومت درکار ہو تو ہم سب آپ کو اپنا حاکم تسلیم کر لیتے ہیں۔ اگر دولت مطلوب ہو تو ہم زر و جواہر کے ڈھیر آپ کے قدموں میں لگا دیتے ہیں۔ اور اگر آپ کو عورت کی تمنا ہو تو سارے عرب میں جس لڑکی سے بھی آپ کہیں ہم آپ کی شادی کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن آپ محض ایک خدا کی عبادت کا اعلان چھوڑ دیجئے۔ سید الانبیاء نے جواب میں ارشاد فرمایا۔

"اگر تم سورج کو لا کر میرے دائیں ہاتھ پر رکھ دو اور چاند کو لا کر میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دو۔ تو بھی میں اپنے کام سے باز نہ آؤں گا۔ حتیٰ کہ یا تو میرا کام مکمل ہو جائے اور یا میں مر جاؤں"۔

کیا ایسے شخص سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ اس نے شادیاں شہوت پرستی کے لئے کی ہونگی؟

فاعتبروا یا اولی الابصار !!

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

۱۴ - ختم نبوت و اکمال دین

۱ - حجۃ الوداع

ف - نبوت کے چالیس سال پورے ہونے کو ہیں۔ ذی الحجہ ۱۰ھ کی ۹ تاریخ اور عصر کی نماز کا وقت ہے۔ چالیس ہزار سے زائد اتقیا و ابرار رضی اللہ عنہم کا مجمع کثیر میدان عرفات میں جمع ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ناقۂ مبارکہ پر سوار ایک چھڑی ہاتھ میں لئے ہوئے ان کے درمیان پھر رہے ہیں۔ حضرت جبرئیل امینؑ قرآن کی آخری آیت کے ساتھ یہ بشارت دینے کے لئے تشریف لاتے ہیں کہ وہ بیج جس کو پیشانی آدمؑ میں بویا گیا تھا اور وہ شجر اسلامی جس کو سینچنے کی سعادت سوا لاکھ کے قریب پیغمبران علیہم السلام کو حاصل ہے۔ آج اس کی تکمیل ہو رہی ہے۔ اور عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ! صلعم اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا

اس آیت کریمہ کو سن کر صحابہ رضؓ میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے اور ہر ایک بشاش نظر آتا ہے لیکن اسی مجمع میں ایک بڈھا آدمی جو ہر موقع پر حضور صلعم کے ساتھ ساتھ رہتا ہے سر جھکائے کھڑا ہے اس کا دل غم سے بھرا ہوا ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سمندر امنڈ آیا ہے۔ حضرت علیؓ آگے بڑھ کر پوچھتے ہیں کہ اے صدیق رضؓ! یہ تو خوشی کا دن ہے۔ آپ روتے کیوں ہیں؟ جواب ملتا ہے۔ اے علیؓ! تم نہیں جانتے کہ اس آیت کریمہ کا مطلب کیا ہے!! یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جس کام کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے وہ کام پورا ہو چکا۔ اور اب حضور صلعم عنقریب ہم سے جدا ہونے والے ہیں۔ اتنے میں حضور صلعم ایک مفصل اور بلیغ خطبہ فرماتے ہیں:۔

"اے لوگو! میرا کلام سنو تاکہ میں تمہارے لئے ضروری امور کو بیان کر دوں۔ نہ معلوم کہ

Marfat.com

بنمبر شمار | مضمون

آئندہ سال پھر میں آپ سے مل سکوں یا نہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ مسلمانوں کی جان و مال و آبرو تم پر قیامت تک اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن (عرفہ) اس مہینہ (ذی الحجہ) اور اس شہر (مکہ) کی حرمت ہے۔ اس لئے جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو وہ اس کو ادا کر دے" اس کے بعد ارشاد فرمایا "اے لوگو۔ تمہاری عورتوں کے تم پر کچھ حقوق ہیں اور ان پر تمہارے حقوق ہیں اے لوگو! مسلمان سب بھائی بھائی ہیں۔ کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا مال بغیر اس کی خوشی کے حلال نہیں۔ میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ اس لئے کہ میں نے تمہارے لئے اپنے بعد خدا کی کتاب چھوڑی ہے کہ اگر تم اس کے احکام کو مضبوطی سے پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے" پھر ارشاد فرمایا کہ "اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے اور تمہارے باپ ایک ہیں۔ تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر تقویٰ کے سوا کوئی فضیلت نہیں ہو سکتی۔ یاد رکھو کہ میں تبلیغ کر چکا اور یا اللہ! تو گواہ ہے کہ میں تبلیغ کر چکا۔ حاضرین کو چاہیے کہ یہ کلمات غائبین کو پہنچا دیں۔"

۲۔ مرضِ وفات | حج سے واپس مدینہ منورہ تشریف لائے۔ ۱۸ یا ۱۹ صفر ۱۱ھ[1] کو بدھ کی رات میں جنت البقیع میں جا کر سب اہل قبور کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور فرمایا کہ اے اہل قبور تمہیں اپنا یہ حال اور قبروں کا قیام مبارک ہو۔ کیونکہ اب دنیا میں تاریک فتنے ٹوٹ پڑے ہیں۔" واپس تشریف لائے تو سر میں درد تھا۔ پھر بخار ہو گیا۔ یہ بخار تیرہ روز تک متواتر رہا۔ آپ حسب معمول ازواجِ مطہرات کے حجروں میں منتقل ہوتے رہے لیکن جب مرض طویل اور سخت ہو گیا تو ازواجِ مطہرات سے اجازت لی کہ ایامِ مرض میں صدیقہ عائشہؓ کے گھر میں رہیں۔ سب نے اجازت دیدی۔ (سیرت خاتم الانبیاء)

۳۔ صدیقِ اکبرؓ کی امامت | رفتہ رفتہ مرض اتنا بڑھ گیا کہ آپ مسجد تک بھی تشریف نہ لا سکتے تھے۔ ارشاد فرمایا۔ صدیقِ اکبرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ حضرت صدیقِ اکبرؓ نے تقریباً

[1] سیرت النبی سید سلیمان ندوی صاحب۔

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

سترہ نمازیں پڑھائیں۔ پھر ایک روز اتفاقاً صدیقِ اکبرؓ اور حضرت عباسؓ انصار کی ایک مجلس پر گذرے تو وہ سب رو رہے تھے۔ سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کی مجلس کو یاد کر کے رو رہے ہیں۔ حضرت عباسؓ نے یہ خبر آپ کو پہنچا دی۔ آپ یہ سن کر حضرت علیؓ اور حضرت فضلؓ کے کندھوں پر ٹیک لگائے ہوئے باہر تشریف لائے اور حضرت عباسؓ آگے آگے تھے آپ منبر پر چڑھے لیکن نیچے ہی کی سیڑھی پر جلوہ افروز ہوئے اوپر نہ چڑھ سکے اور بلیغ خطبہ دیا جس کے بعض کلمات یہ ہیں۔

۴۔ آخر الانبیا کا آخری خطبہ

"اے لوگو! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے ڈر رہے ہو۔ کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی ہمیشہ رہا ہے جو میں رہتا۔ ہاں میں اپنے پروردگار سے ملنے والا ہوں اور تم مجھ سے ملنے والے ہو۔ ہاں تمہارے ملنے کی جگہ حوضِ کوثر ہے۔ پس جو شخص یہ پسند کرے کہ بروزِ قیامت اس حوض سے سیراب ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ اور زبان کو لایعنی اور بے ضرورت باتوں سے روکے۔ میں تمہیں مہاجرین کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت کرتا ہوں اور مہاجرین کو باہمی حسنِ سلوک اور اتحاد کی وصیت کرتا ہوں" اور ارشاد فرمایا کہ "جب لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں تو ان کے حکام اور بادشاہ ان کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور جب وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتے ہیں تو وہ ان کے ساتھ بے رحمی کرتے ہیں"

اس کے بعد مکان میں تشریف لے گئے اور وفات سے پانچ یا تین روز پہلے پھر ایک مرتبہ باہر تشریف لائے۔ سر مبارک بندھا ہوا تھا۔ حضرت صدیقِ اکبرؓ ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے منع فرمایا اور خود ابوبکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ نماز کے بعد ایک مختصر خطبہ دیا جس کے دوران میں فرمایا:-

"ابوبکرؓ سب سے زیادہ میرے محسن ہیں۔ اور اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن چونکہ خلیل سوائے خدا کے کوئی نہیں۔ اس لیے ابوبکرؓ میرے بھائی اور دوست ہیں"

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

اور فرمایا کہ "مسجد میں جتنے لوگوں کے دروازے ہیں وہ سب سوائے ابوبکرؓ کے دروازے کے بند کر دیئے جائیں"۔ (صحیح بخاری)

محدث ابن حبانؒ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ اس حدیث میں صاف اشارہ ہے کہ آپ کے بعد صدیق اکبرؓ ہی خلیفہ ہیں۔ (فتح الباری)

اس کے بعد دوسری ربیع الاول ۱۱ھ دوشنبہ کے روز لوگ صبح کی نماز حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپ نے حضرت عائشہ رضؓ کے حجرہ کا پردہ کھول کر لوگوں کی طرف دیکھا اور تبسم فرمایا۔ صدیق اکبرؓ یہ دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگے اور خوشی کی وجہ سے صحابہؓ کے قلوب نماز میں منتشر ہونے لگے۔ آپ نے ان کو ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ نماز پوری کرو۔ اور خود اندر تشریف لے گئے۔ اور پردہ چھوڑ لیا اور اس کے بعد پھر باہر تشریف نہیں لائے اسی روز ظہر کے بعد اس عالم سے انتقال فرما کر رفیق اعلیٰ کے ساتھ واصل ہوئے۔ (سیرت خاتم الانبیا)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

۵۔ آپ کے آخری کلمات | حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ (۱) اس مرض کے دوران میں کبھی کبھی آپ چہرہ انور سے چادر اٹھا کر فرماتے تھے کہ یہود و نصاریٰ پر اس لئے خدا کی لعنت آئی ہے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے۔ غرض یہ تھی کہ مسلمان اس سے بچیں۔ (بخاری) (۲) قریب وفات آنحضرت صلعم چھت کی طرف دیکھتے اور فرماتے تھے

---

۱۲ تاریخ وفات میں مشہور یہ ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو واقع ہوئی۔ اور یہی جمہور مورخین لکھتے چلے آئے ہیں۔ لیکن حساب سے کسی طرح یہ تاریخ تاریخ وفات نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ بھی متفق علیہ اور یقینی امر ہے کہ وفات دوشنبہ کو ہوئی اور یہ بھی یقینی ہے کہ آپ کا حج ۹ ذی الحجہ بروز جمعہ ہوا۔ ان دونوں باتوں کے ملانے سے ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ پر نہیں پڑتی۔ اس لئے حافظ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ تاریخ وفات دوسری ربیع الاول ہے۔ کتابت کی غلطی سے دو کا بارہ اور عربی عبارت میں ثانی شہر ربیع الاول کا ثانی عشر ربیع الاول بن گیا حافظ مغلطائی نے بھی دوسری تاریخ کو ترجیح دی ہے۔ (سیرت خاتم الانبیا)

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ

اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ - یعنی یا اللہ میں رفیق اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں - (۳) آخری لمحۂ حیات میں زبان رسالت پر یہ الفاظ تھے - الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم یعنی نماز کا اور ان لوگوں کے حقوق کا بڑا خیال رکھو جو تمہارے قبضہ میں ہیں - (بیہقی) (سیرت خاتم الانبیاء)

۶ - تدفین بعض مصلحتوں کی بنا پر آپ کی تجہیز و تکفین سے پہلے خلیفہ کا قائم کرنا ضروری سمجھا گیا - اور اس بات کے طے ہونے میں کچھ دیر ہوئی - اور اسی لئے پیر کے بقیہ دن سے بدھ کی رات تک توقف ہوا - بدہ کی رات میں حضرت علی رضؓ اور حضرت عباس رضؓ وغیرہ نے آپ کو غسل و کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھی گئی - قبر شریف حدیث شریف کے موافق حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے حجرہ میں اسی جگہ کھودی گئی جہاں وفات ہوئی تھی - ابو طلحہ رضؓ نے قبر کھودی - اور حضرت علی رضؓ و حضرت عباس رضؓ وغیرہما نے قبر میں رکھا - آپ کی قبر شریف ایک بالشت اونچی رکھی گئی صحیح بخاری کی روایت کے موافق آپ تریسٹھ ۶۳ برس کی عمر میں اس عالم سے انتقال فرما گئے - (سیرت خاتم الانبیاء)

۷ - دلائل ختم نبوت

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
۱۷۳۲	**۱ - تکمیل دین** اللہ تعالےٰ نے دین اسلام کو مکمل کر دیا	۶	۵	۱	۳	۱۳۷ ۱۳۸
۱۷۳۳	**۲ - اتمام نعمت** ا - اور اپنی نعمتیں پوری فرما دیں -	۶	۵	۱۰	۳	۱۳۷ ۱۳۸
	ب - اس نے ظاہر و باطن کی تمام نعمتیں پوری فرما دیں -	۲۱	۳۱	۳	۱	۵۳۵
۱۷۳۴	**۳ - تبلیغ دین اور امت کی ذمہ داری** تم بہترین امت ہو جو عالم میں بھیجی گئی - تم لوگوں کو اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو - اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو -	۴	۳	۱۲	۱	۸۱
	پس تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو نیک کام کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برائی سے	۴	۳	۱۱	۳	۸۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	منع کرتی رہے اور بس یہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔					
	ف ۔ پیغمبر کی بعثت کے دو بڑے مقصد ہوتے ہیں۔ اوّل اللہ تعالےٰ سے احکام اور انعامات کا حاصل کرنا اور دوسرے ان کو بندوں تک پہنچانا۔ اول الذکر کی تکمیل ہو چکی اور موخر الذکر امت کے ذمّے ڈال کر اس کو خیر امت کا خطاب دے دیا گیا۔ سابقہ رسولوں پر جو شریعتیں اتریں ان کو پھیلانے کے لئے بعد میں انبیاء (غیر صاحب شریعت نبی) مبعوث ہوتے رہے۔ اور جب مزید احکام شریعت کے نزول کی ضرورت ہوئی تو پھر کوئی نہ کوئی رسول (صاحب شریعت پیغمبر) آتا رہا اب ان دونوں باتوں میں سے کسی کے لئے بھی نبی یا رسول کی ضرورت باقی نہ رہی اور یہ حضور صلعم کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ جو کام سابقہ زمانے میں انبیاء کرتے تھے۔ اب وہی کام آپ کے امتی کریں اور خیر امت کا خطاب حاصل کریں۔					
۱۷۳۵	**۴۔ ہر امت میں رسول مبعوث ہو چکے**	۱۴	۱۶	۵	۲	۳۵۰
	اب تو کوئی بھی امت ایسی نہیں رہی جس میں نذیر نہ آیا ہو۔	۲۲	۳۵	۳	۱۰	۵۶۷
۱۷۳۶	**۵۔ خاتم النبیین** اور پیغمبروں کے انقطاع پر حضور صلعم کو بھیجا گیا۔	۲۲	۳۳	۵	۶	۵۴۹
	اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کا خطاب دے کر مبعوث فرمایا۔					
	ف ۔ خاتم کا تلفظ کی زبر سے ہو چاہے زیر سے ہر حالت میں مطلب بالکل واضح ہے۔ اگر اس کے معنے مہر کے بھی لیں جب بھی کوئی اشتباہ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مہر بعد از تکمیل ہی لگتی ہے اور مہر لگنے کے بعد جس چیز پر مہر لگائی جائے اس میں کمی بیشی کی گنجائش بالکل باقی نہیں رہتی،					
۱۷۳۷	**۶۔ نرینہ اولاد** اس ختم نبوت والی آیت کو غور سے پڑھیں تو اس کے تین حصے بالکل الگ الگ ہیں اور بظاہر ان میں کوئی جوڑ نظر نہیں آتا۔ اوّل یہ کہ "محمد صلعم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں" دوسرے	۲۲	۳۳	۵	۶	۵۴۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	یہ کہ "بلکہ آپ خاتم النبیین ہیں" اور تیسرے یہ کہ "اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے" حالانکہ اللہ تعالیٰ کا کلام بے جوڑ نہیں ہو سکتا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ حضور صلعم میں آپ کی بعض خصوصی صفات کے علاوہ سابقہ پیغمبروں کی تمام صفات بھی جمع کر دی گئی ہیں۔ سابقہ پیغمبروں میں سے بعض کی صفت یہ بھی ہے کہ ان کے بیٹے نبی ہوئے۔ اگر حضور صلعم کے کوئی صاحبزادے زندہ رہتے اور وہ نبی نہ ہوتے تو حضور صلعم پر مخالفین انگشت نمائی کرتے کہ یہ کیسا پیغمبر ہے کہ ان کا بیٹا بھی پیغمبر نہیں۔ اور حضور صلعم پر سلسلہ نبوت ختم ہو جانے کی وجہ سے آپ کے بعد نبی کوئی ہو نہیں سکتا تھا اور یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کو پہلے سے معلوم تھیں اس لئے اس نے آپ کی کوئی نرینہ اولاد بالغ ہونے تک زندہ ہی نہیں رکھی۔ اور یہی مطلب اس حدیث کا ہے کہ لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔ اس تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ نرینہ اولاد کا زندہ نہ رہنا اس لئے ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور حضرت ابراہیم کی موت اس لئے ہوئی کہ حضور صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اور اس حدیث میں اس فضیلت کی طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر وہ زندہ رہتے تو ان کو نبی بنایا جاتا۔ اور بیٹے کے پیغمبر ہونے کی صفت بھی آپ میں جمع کی جاتی۔ تو گویا حضرت ابراہیم کی موت نبوت میں مانع نہیں ہوئی بلکہ ختم نبوت ان کی زندگی میں مانع ہوئی۔					
۱۴۳۸	۷۔ کافۃً لِّلنَّاسِ | ا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے رسول اور بشیر و نذیر بنا کر بھیجا۔	۵	۴	۱۱	۳	۱۱۶
		۹	۷	۴۰	۱	۲۲۰
		۲۲	۳۴	۳	۷	۵۵۹
	ب۔ اور آپ کو ہر قوم کے لئے ہادی بنا کر مبعوث فرمایا۔	۱۳	۱۴	۱	۷	۳۲۳
	ج۔ اور خاص طور پر کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا کے الفاظ استعمال فرمائے جو آپ کے علاوہ کسی اور پیغمبر کے لئے استعمال نہیں ہوئے۔	۲۲	۳۴	۳	۷	۵۵۹
۱۴۳۹	۸۔ اشراطِ قیامت | قیامت کی نشانیاں آچکیں۔	۲۶	۴۷	۲	۷	۶۵۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
ف	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کی سب سے بڑی نشانی ہیں اور احادیث میں ہے کہ حضور صلعم نے ہاتھ کی دو انگلیاں ملا کر ارشاد فرمایا کہ میری اور قیامت کی مثال ایسی ہے جیسے یہ دو انگلیاں۔ اس سے حضرت مسیح ابن مریمؑ کے نزول میں کوئی اشتباہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تو پہلے سے ہی رسول ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کے نزول سے آپ کے خاتم النبیین ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ بات صرف اس قدر ہے کہ ان کی عمر اتنی ہو گئی ہے کہ وہ حضور صلعم کی امت میں نازل ہوں گے۔ عہدہ نبوت پر وہ پہلے سے فائز ہیں اور فائز ہی رہیں گے۔					
۱۷۴	**۹۔ انبیاء سابقین** ا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بارہا ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت محمد صلعم اور آپ سے پہلے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور قرآن کریم اور سابقہ کتابوں پر ایمان لاؤ۔ یہ پکے مومن کی نشانی ہے۔ یہ کہیں نہیں فرمایا۔ کہ آپ کے بعد بھی کوئی اور رسول یا نبی آنے والا ہے۔ یا کوئی کتاب نازل ہونے والی ہے جس کو ماننا ہوگا۔	۱	۲	۱	۴	۳
		۳	۳	۹	۴	۷۷
		۵	۴	۲۰	۲	۱۲۸ ۱۲۹
		۶	۴	۲۲	۱۰	۱۳۳
		۶	۵	۹	۳	۱۵۱
	ب۔ منافقین اور فاسقوں کے ایمان کا ذکر کرتے ہوئے بھی باری تعالیٰ نے حضور صلعم سے پہلے پیغمبروں ہی کا ذکر فرمایا۔	۵	۴	۹	۱	۱۱۲
	ج۔ پیغمبروں کے کھانا کھانے کا ذکر کرتے وقت بھی سابقہ پیغمبروں ہی کا ذکر فرمایا۔	۱۸	۲۵	۲	۱۱	۴۶۸
	د۔ حضور صلعم کی حوصلہ افزائی کے لئے لوگوں کے طعن و تشنیع کا ذکر کیا تو اس میں بھی سابقہ پیغمبروں ہی کا ذکر کیا۔	۲۴	۴۱	۵	۱۱	۶۲۴
	س۔ وحی الٰہی کا ذکر کرتے وقت بھی سابقہ پیغمبروں ہی کا ذکر فرمایا۔	۶	۴	۲۳	۱	۱۳۳
		۲۴	۳۹	۷	۲	۶۰۳
		۲۵	۴۲	۱	۳	۶۲۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	س - جن پیغمبروں کے واقعات حضور صلعم کو سنائے اور جن کے واقعات نہیں سنائے یہ سب پیغمبر بھی حضور صلعم سے پہلے ہی کے بتائے۔	۶	۴	۲۳	۲	۱۳۴
		۲۴	۴۰	۸	۱۰	۶۱۶
ف	اگر حضور صلعم کے بعد بھی کوئی نبی یا رسول اور آنا ہوتا تو اس کا ذکر بھی باری تعالیٰ ضرور فرماتے اور جس طرح نبی امی کی بشارتیں توریت و انجیل میں موجود ہیں۔ اس ہونے والے نبی کی بشارت بھی ضرور قرآن کریم میں ہوتی۔ مگر ایسا نہیں۔ اس کی مزید تشریح کے لئے حوالہ ۱۲۴۲ معیارِ نبوت میں) ملاحظہ ہو۔					
۱۷۴۱	۱۰- صالح مومن کیا کچھ بن سکتا ہے | ا- جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم ان کو صالحین میں داخل کریں گے۔	۲۰	۲۹	۱	۹	۵۱۴
	ب - اور اللہ اور رسولوں پر ایمان لانے والے ہی صدیق اور شہید ہیں۔	۲۷	۵۷	۲	۹	۷۰۰
	ج - اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کر لیا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے البتہ وہ ان کو خلیفہ بنا دیگا جیسا اس نے اگلوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند کیا ہے جما دے گا اور ان کو ڈر کے بدلے امن دیگا۔	۱۸	۲۴	۷	۵	۴۶۳
ف ۱	تیسری آیت پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ سابقہ خلفا نبی اور رسول ہوتے تھے اس لئے اب بھی نبی اور رسول ہونے چاہئیں۔ اس کے جواب میں یہ حدیث ملاحظہ ہو:- عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء (بخاری و مسلم)					

ترجمہ (بنی اسرائیل کی سیاست ملکی انبیاء کے ہاتھ میں تھی۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ دوسرا نبی بھیج دیتا۔ چونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ لہذا سیاست ملکی کے منتظم عنقریب

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	پارہ	سورت	رکوع	آیت	صفحہ
	خلفاء ہوں گے) اللہ تعالیٰ نے یہ تو ضرور فرمایا ہے کہ۔					
	د "جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے سو وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا۔ نبیوں میں سے اور صدیقوں میں سے اور شہداء اور صالحین میں سے اور ان کی رفاقت بہت اچھی ہے"۔ لیکن یہ کہیں نہیں فرمایا کہ نبی بنا دیں گے۔ اس آیت کریمہ میں چار عہدوں کا ذکر ہے۔ جن کے عہدیداروں کی رفاقت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس سے اوپر حوالہ ا اور ب میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ان میں تین عہدے تم خود حاصل کر سکتے ہو۔ اگر نبوت کا عہدہ بھی اب کسی کو مل سکتا ہوتا تو اس کا ذکر بھی اسی طرح صراحت کے ساتھ ہوتا۔	۵	۴	۹	۱۰	۱۱۴
ف ۲۰	نبوت وہبی ہے کسبی نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میں نیک عمل کرتے کرتے نبی بن جاؤں تو ہرگز نہیں بن سکتا۔ بلکہ نبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ مخصوص بندوں کو عطا ہوئی۔ جن کو عالمِ ارواح ہی میں اللہ تعالیٰ نے اس عہدے کے لئے چن لیا تھا۔ اور ایسے تمام بندوں (نبیوں) سے عہد بھی لیا تھا۔ جو حوالہ ۱۱۳۲ گذرا۔					
	اعتراض۔ اولاد بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہبہ ہوتی ہے۔ پھر میاں بیوی کو محنت کیوں کرنی پڑتی ہے؟					
	جواب۔ پیدائشِ اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے طریقہ ہی یہ رکھا ہے لیکن نبوت کے لئے ایسا طریقہ سارے قرآن میں کہیں بھی مذکور نہیں ہے۔	۲ ۲۹	۲ ۷۶	۲۸ ۱	۳ ۱—۲	۴۴ ۷۵۱ ۷۵۳
ف ۳	ختمِ نبوت کے بارے میں مستقل کتابیں علماء کرام نے لکھی ہیں۔ یہاں پر صرف چند حوالہ جات کلام مجید سے پیش کر دیئے گئے ہیں اور اسی طرح احادیث سے بھی حضور صلعم کے بعد کسی نبی یا رسول کا مبعوث نہ ہونا ثابت ہے بلکہ اپنے بعد مدعیان نبوت کا ذکر حضور صلعم نے دجال اور کذاب کے الفاظ سے فرمایا ہے۔ ایسی احادیث میں سے بعض ذیل میں ہدیۂ ناظرین ہیں					
۱	عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال					

Marfat.com

ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنیٰ بیتا فاحسنہ واکملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون ویعجبون لہٗ ویقولون ھلا وضعت ھذا اللبنۃ وانا خاتم النبیین (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء ومسلم فی فضائل واحمد فی مسندہٖ والنسائیؒ والترمذی)

(ترجمہ) حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیا کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور خوب اچھا بنایا۔ مگر اس کی تکمیل میں کونے کے ایک پتھر کی جگہ چھوڑ دی۔ پس لوگ اس کے گرد پھرتے ہیں۔ اور اس پر متعجب ہوتے ہیں اور کہتے ہیں یہ پتھر کیوں نہ لگایا گیا؟ اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے کتاب الانبیا میں اور مسلم نے فضائل میں اور احمد نے اپنی مسند میں اور نسائی اور ترمذی نے)

۲ وفی مسلم عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیآء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً وطھورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون (ترجمہ) اور مسلم میں حضرت ابی ہریرۃ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی مجھے جامع کلامی عطا ہوئی اور رعب سے میری مدد کی گئی۔ اور مالِ غنیمت کو میرے لئے حلال کیا گیا۔ اور زمین کو میرے لئے پاک اور مسجد بنایا گیا اور مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر نبیوں کو ختم کر دیا گیا (مشکوۃ)

۳ وفی البخاری والمسلم عن جبیر بن مطعم رضؓ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا ماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا حاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی (مشکوۃ)

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

(ترجمہ) اور بخاری اور مسلم میں حضرت جبیر بن مطعم رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ارشاد فرمایا کہ میرے نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع ہوں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں (مشکوۃ)

۴ عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء (بخاری و مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاستِ ملکی انبیاء کے ہاتھ میں تھی۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ دوسرا نبی بھیج دیتا۔ چونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں لہٰذا سیاستِ ملکی کے منتظم عنقریب خلفا ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

۵ عن سعد بن ابی وقاص رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ (مشکوۃ)

ترجمہ۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ سے ارشاد فرمایا کہ تمہارا تعلق مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا حضرت ہارونؑ کا حضرت موسیٰؑ سے تھا۔ مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں (بخاری و مسلم مشکوۃ)

۶ عن ثوبان رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم ترفع عنھا الی یوم القیمۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین لا یضرھم

Marfat.com

نمبر شمار | مضمون

من خالفهم حتى يأتي امر الله - رواه ابوداود والترمذي (مشكوة)

(ترجمہ) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک نہ اٹھائی جائیگی اور نہ قیامت قائم ہوگی حتیٰ کہ میری امت میں سے کچھ گروہ مشرکین سے جا ملیں اور حتیٰ کہ میری امت کے کچھ گروہ بتوں کو پوجنے لگیں اور یہ کہ میری امت میں عنقریب تیس جھوٹے ہوں گے اور ان میں کا ہر ایک یہ دعوےٰ کریگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ اور میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت میں سے ایک جماعت حق پر لڑتی رہے گی۔ ان کے مخالف ان کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے (مشکوۃ)

۷ عن عقبة بن عامرؓ قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب رواه الترمذي (مشكوة)

(ترجمہ) عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر بن خطاب ہوتے۔ (ترمذی)

۸ (۸) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي (ترمذي)

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی (ترمذی)

۹ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهبت النبوة وبقيت المبشرات (ابن ماجه)

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نبوت چلی گئی اور مبشرات باقی ہیں (ابن ماجہ)

۱۰ وعن ابي هريرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل قصر احسن بنيانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظارة يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع اللبنة ختم بي البنيان وختم بي الرسل وفي رواية فانا اللبنة وانا خاتم النبيين متفق عليه (مشكوة)

(ترجمہ) اور حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری اور انبیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک محل کہ اس کی تعمیر بہت عمدہ ہوئی مگر کونے کا ایک پتھر چھوڑ دیا گیا۔ دیکھنے والے اس کے گرد پھرتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ ایسی عمدہ عمارت اور یہ پتھر نہیں! میں نے اس پتھر کی جگہ کو پر کر دیا میرے ذریعے عمارت پوری ہو گئی اور مجھ پر رسول ختم ہو گئے اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ پتھر میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (بخاری مسلم مشکوۃ)

تمام شد باب ۲

Marfat.com

جذباتِ تشکر

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ

سب سے پہلے میں اپنے استاذ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب مدظلہ العالی بی اے۔ بی ٹی سیکنڈ ماسٹر ڈی بی ہائی سکول بنگہ ضلع جالندہر (حال ڈی بی ہائی سکول گوجرہ ضلع لائل پور) اور اپنے شیخ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جن کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خدمت کے لئے کمربستہ ہونے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائی۔ ازاں بعد اپنے استاذ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ نکودری مولوی فاضل و فاضل دیوبند کا مشکور ہوں جنہوں نے میری اس خدمت کا تعارف اپنے استاذ حضرت مولانا الحاج الحافظ محمد اعزاز علی صاحب مدظلہ شیخ الادب دارالعلوم دیوبند سے کرایا۔ حضرت شیخ الادب صاحب کا شکریہ تو میں ادا ہی نہیں کر سکتا کہ انہوں نے کتاب کے مطالعہ کے بعد تصحیح فرما کر میرے لئے ایک بہت بڑے سکون و اطمینان کا ذریعہ پیدا فرمایا۔ ازاں بعد میں اپنے دادا استاذ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی، اپنے کرم فرما بزرگ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند اور اپنے مخلص و کرم فرما بزرگ دوست حضرت مولانا محمد احتشام الحق صاحب تھانوی کا بیحد مشکور ہوں کہ انہوں نے پاکستان میں آنے کے بعد اس کتاب کی اشاعت کے لئے بالخصوص میری حوصلہ افزائی فرمائی اور اپنی دعاؤں اور مفید مشوروں سے مجھے نوازا۔ آخر میں میں ان تمام احباب کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے اس کارِ خیر میں کسی نہ کسی طرح میری معاونت فرمائی اور ثوابِ دارین کے مستحق ہوئے۔ ان حضرات کے اسمائے گرامی طوالت کے خوف سے یہاں درج نہیں کئے گئے۔

آخر میں میں ایک دفعہ پھر اپنے بزرگوں اور دوستوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مساعی حسنہ سے یہ نایاب اور بیش بہا علمی ذخیرہ مسلمانوں کے اردو داں طبقے کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں اور اس کتاب کے مطالعہ کرنے والوں سے مستدعی ہوں کہ وہ ان تمام حضرات اور اس عاجز کے لئے عافیت دارین کی دعا فرماتے رہیں۔

ابوالبشیر پالوا عفی عنہ

۲۳/۹ جیکب لائنز۔ کراچی۔ (پاکستان)

Marfat.com

تسہیل الفرقان

کے متعلق

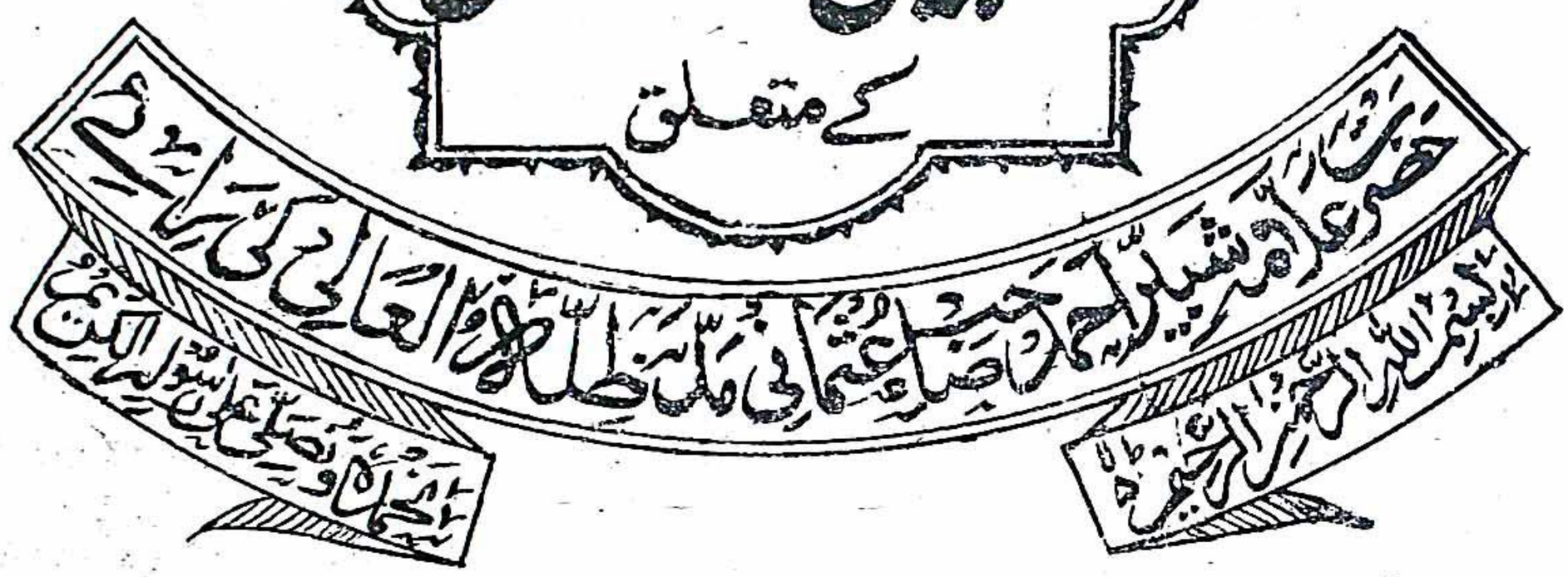

امابعد۔ قرآن کریم کے جہاں اور بہت سے لفظی و معنوی اعجاز ہیں وہاں یہ خصوصیت بھی قرآن کریم کا ایک مستقل معجزہ ہے کہ ساڑھے تیرہ سو سال کی طویل مدت میں بے شمار عنوانات سے اس کتاب حکیم کی خدمات کی جاچکی ہیں اور ہر خدمت پر یقین سا ہو جاتا ہے کہ اب تمام پہلوؤں سے خدمات کی تکمیل ہو چکی اور اب کوئی عنوان باقی نہیں رہا۔ لیکن حق تعالیٰ جن کو یہ امتیازی سعادت عطا فرمانا چاہتے ہیں بالکل وہبی اور الہامی طریقہ پر خدمت کا کوئی نہ کوئی نیا عنوان دلوں میں ڈال دیتے ہیں ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ اللہ کے انہی مقبول بارگاہ بندوں میں سے جن کو قرآن کریم کے اشتغال اور کسی نئی خدمت کا موقع عنایت فرمایا گیا ہے۔ جوانِ صالح۔ فہیم و فطین اور پُرجوش مبلغ مولوی محمد حسین صاحب پالوا بھی ہیں جنہوں نے اپنی سرکاری اور محکمہ جاتی مصروفیات کے باوجود انتہائی ذوق و شوق اور بڑی کاوش و محنت کے ساتھ قرآن کریم کی یہ انوکھی خدمت پیش کی ہے حق تعالیٰ اس علمی سرمایہ کو ہدایت عام و خاص کا ذریعہ بنادیں۔ اور مولف سلمہٗ کو اجر جزیل عطا فرماویں۔ آمین۔

اس کتاب کی ندرت اور جدت کو دیکھ کر جی چاہا کہ لفظاً لفظاً پوری کتاب کا مطالعہ کیا جائے لیکن افسوس ہے کہ میری گوناگوں مصروفیات نے مجھے اس حظ سے محروم رکھا تاہم سرسری طور پر جہاں کہیں سے دیکھا یہ چند خصوصیات نظر پڑیں:

(۱) ماشاء اللہ قرآن کریم کی کوئی آیت چھوٹی نہیں لیکن ترتیب ایسی کہ وہ مستقل ایک عنوان کے تحت نہایت ٹھوس مضمون اور نوٹ علیحدہ علیحدہ آیتیں ہیں (۲) ہر آیت پر حوالہ و استشہاد بھی دیا گیا ہے۔

(۳) تبویب ابواب اس طرح پر کی گئی ہے کہ ہر مسئلہ جس کی نوعیت معلوم ہو وہ اسی قسم کے باب میں آسانی سے نکل سکتا ہے

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل سیرت قرآن کریم سے مستقل ایک باب میں لکھی گئی ہے۔

(۵) ہر باب میں مسائل کو حل کیا گیا ہے اور جدید مباحث پر بھی سیر حاصل بحث موجود ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اہل علم اس قیمتی سرمایۂ علم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

فقط (دستخط حضرت مولانا) شبیر احمد عثمانی (مدظلہ العالی)

۲۶۔ جیکب لائنز۔ کراچی۔

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اور بیشک ہم نے آسان کر دیا قرآن کو ۔ دعوتِ تفہیم دیتے ہیں ہر اک انسان کو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ

مَضَامِيْنُ الْقُرْاٰن

مُسَمّٰی بِہٖ

تَسْهِيْلُ الْفُرْقَان

جِلْدِ اَوَّل

تالیف

ابُوالبشیر مولوی محمد حسین صاحب پالواجالندہری

زیرِ اہتمام

میاں بشیر حسین پالوا

منجانب

پالوا برادرز ناشران تسہیل الفرقان بلڈنگ ۲۳ کورنگی روڈ کراچی

رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ — جولائی ۱۹۴۹ء

طبع شد

(مشہود آفسٹ پریس کراچی)

Price Rs. 8-0-0

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی

Marfat.com